Presented by: https://jafrilibrary.org

# قرآنی معارف

مؤلف
آیت اللہ سید عبدالحسین دستغیب شہید محرابؒ

ناشر: مکتب اہل البیت ی-۱۲، رضویہ سوسائٹی

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# قرآنی معارف

## تفسیر سورہ حدید

تالیف

(رضوان اللہ علیہ)
آیت......سید عبدالحسین دستغیب شہید محراب

مترجم

مولانا سید سجاد حیدر رضوی

ناشر

مکتب اھلِ البیت C-12 رضویہ سوسائٹی کراچی

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

باسمه تعالیٰ


# جملہ حقوق محفوظ ہیں!



نام کتاب ............................ قرآنی معارف جلد دوّم

تالیف ............................ آیت......سید عبدالحسین دستغیب شیرازی

مترجم ............................ مولانا سید سجاد حیدر رضوی

طباعت ............................ محرم ۱۴۲۵ھ / ماہ فروری ۲۰۰۴ء

تعداد ............................ 1000

مطبع ............................ شوکت علی سنز سندھ آفسٹ پریس

ہدیہ ............................ =/120 روپے

مکتب اہل البیتؑ C-12 رضویہ سوسائٹی کراچی


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

باسمہ تعالیٰ

# فہرست


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| تقریر ۱۵ | |
| دوزخ کی ذلت سے بچنے کے لئے ایمان میں خشوع پیدا کرنا | ۱ |
| اس دن کا خوف جس دن بچہ بوڑھا ہو جائے گا | ۵ |
| ایک پاک دل بچہ اور قرآنی آیت کا اثر | ۷ |
| حضرت محمدؐ تم کو تاریکی سے روشنی کی طرف لے جاتے ہیں | ۸ |
| آئمہؑ کا نمونہ انفاق | ۱۰ |
| بیس حج پا پیادہ | ۱۴ |
| تقریر ۱۶ | |
| بعثت محمدؐ انسان کے لئے لطف و کرم خداوندی ہے | ۱۷ |
| مٹی سے خلق کیا ہے اور مٹی ہی میں واپس جانا ہے | ۱۸ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۱۹ | نیند خدا کی عجیب نشانیوں میں سے ہے |
| ۲۱ | تمام نعمات آیات خداوندی ہیں |
| ۲۱ | خدا تم کو تاریکی سے روشنی کی طرف کھینچ کر لاتا ہے |
| ۲۲ | خدا کی راہ میں خرچ کیوں نہیں کرتے؟ |
| ۲۳ | جناب مفضل کا دو افراد میں صلح کرانا |
| ۲۵ | صرف ذات خدا باقی رہنے والی ہے |
| ۲۶ | اخلاص انفاق کی بنیادی شرط ہے |
| ۲۶ | مسجد کی تعمیر اپنے لئے یا خدا کے لئے |
| ۲۷ | تنگدستی میں انفاق کرنا اخلاص سے نزدیک تر ہے |
| ۲۹ | قرض، صدقے سے زیادہ افضل ہے |
| ۳۰ | جنت میں گھر اور اس کی چاردیواری |
| ۳۳ | علیؑ دینے والے کو لوٹا دیتے ہیں |
| | تقریر ۱۷ |
| ۳۶ | خدا کے مال سے خدا کو قرض دو |
| ۳۷ | خدا کا یہ عظیم کارخانہ قدرت |
| ۳۷ | اس عالم میں کروڑوں کہکشائیں موجود ہیں |
| ۳۹ | پروردگار کا تمام عالم ہستی کو رزق فراہم کرنا |
| ۴۰ | موجودات زمین کی خوراک زمین سے فراہم کی جاتی ہے |
| ۴۱ | خدا کا دائمی انفاق بشر کے لئے سزاوار ہے |



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| موت کے بعد باقی رہنے والی عطاء کے لئے تیاری ضروری ہے | ۴۲ |
| اپنی زبان سے فائدہ اٹھائیں | ۴۳ |
| تقریر ۱۸ | |
| مخلوق کو پیدا کرنے کا مقصد امر باقی ہے | ۴۶ |
| برق ایجاد کرنے والا اور جراثیم دریافت کرنے والا | ۴۸ |
| بغیر احسان اور اذیت کے عطاء کرنا | ۴۹ |
| پتھر پر خاک اور باغ پر بجلی گرنا | ۵۰ |
| صدقہ چھپا کے دینا بہتر ہے | ۵۲ |
| اخلاص عمل علی سے سیکھو | ۵۳ |
| اپنے بہترین مال میں سے صدقہ نکالیں | ۵۴ |
| غریبوں کے لئے بہترین کھجوروں کے باغ | ۵۵ |
| زبیدہ اور قیمتی قرآن کریم | ۵۵ |
| صدقہ صحت مندی اور زندگی میں زیادہ افضل ہے | ۵۶ |
| صدقہ تہذیب نفس کا باعث ہوتا ہے | ۵۸ |
| شب قدر کی شب قبر کے لئے قدر کریں | ۵۹ |
| تقریر ۱۹ | |
| قرآن میں دار الآخرت کا ذکر | ۶۲ |
| ہم قرآن سے لطف کیوں نہیں اٹھاتے | ۶۴ |
| روزہ کی قبولیت گناہ کے پرہیز سے مشروط ہے | ۶۵ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| ہر شخص کے سرمائے کے لحاظ سے نور افشانی | ۶۷ |
| ولایت کا نور عبادت سے برتر ہے | ۶۸ |
| اہل بہشت کے لئے باغوں اور جاری نہروں کی بشارت | ۶۹ |
| پل صراط پر بے ایمان لوگوں کی بے نوری | ۷۰ |
| مومنین کے لئے نور کی دیوار اور کفار کے لئے آگ کی دیوار | ۷۲ |
| بیہودہ آرزوؤں نے تمہیں فریفتہ کر دیا | ۷۳ |
| فارغ اوقات میں مسجد میں یاد خدا میں مشغول ہونا | ۷۴ |
| عقرب کا سانپ کو کاٹنا | ۷۵ |
| **تقریر ۲۰** | |
| قیامت کے دن باطنی کیفیت آشکار ہو جائے گی | ۷۷ |
| تین روحانی نعمات جنت کی نعمات سے بڑھ کر ہوں گی | ۷۸ |
| فضائل علیؑ اور گناہوں کا کفارہ | ۸۰ |
| شب قدر اور توبہ کرنے والے گناہگاروں کا نظارہ | ۸۰ |
| غفلت اور لاپرواہی کے اسباب بہت زیادہ ہیں | ۸۱ |
| موت تبدیلی لباس اور سانچے کا نام ہے | ۸۲ |
| حضرت ابراہیم علیہ السلام اور مومن اور کافر کی جان کنی | ۸۳ |
| عبادت علیؑ اور ان کے سامنے توبہ کرنا | ۸۵ |
| **تقریر ۲۱** | |
| علیؑ سب کے حقوق کا خیال کرتے ہیں | ۸۶ |



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| اہلبیتؑ کی محبت آفات و بلیات سے محفوظ رکھتی ہے | ۸۸ |
| ایمان اور نیک اعمال روحانی زندگی کا موجب ہیں | ۹۰ |
| عزت صالح مومن کے لئے ہے | ۹۲ |
| جناب ابوذرؓ ایمان میں طاقتور تھے | ۹۳ |
| انسان کو صرف اپنے گناہوں سے خوف کھانا چاہیے | ۹۴ |
| تقریر ۲۲ | |
| جنت اور دوزخ والوں کی آپس میں گفتگو | ۹۷ |
| آرزوؤں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی | ۹۹ |
| چیونٹا اور دانہ گندم چڑیا کی خوراک | ۱۰۰ |
| مومن کا ظاہر اور باطن ایک ہوتا ہے | ۱۰۱ |
| اگر آپ چاہتے ہیں کہ پیغمبر گرامیؐ کے ہمسائے بنیں | ۱۰۲ |
| منافق کے دو چہرے اور دو رنگ ہیں | ۱۰۳ |
| مولا کے سولہ معانی ہیں | ۱۰۴ |
| تمام عوالم میں عدل الٰہی | ۱۰۴ |
| وہ دل جو عذاب کی آیت سننے کی طاقت نہیں رکھتا | ۱۰۶ |
| حضرت عیسیٰؑ اپنی ماں کے جنازے پر | ۱۰۷ |
| یک شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے | ۱۰۹ |
| تقریر ۲۳ | |
| ایمان کا نور اور شک کی تاریکی | ۱۱۱ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| چور بڑی ہمدردی کے ساتھ مال اڑا لیتا ہے | ۱۱۲ |
| مال حلال مشکلات نہیں ہے | ۱۱۴ |
| جاہ طلبی اور عورت بھی فریب دینے والے ہیں | ۱۱۵ |
| اللہ اکبر کہنے سے کلیسا کا لرزنا | ۱۱۶ |
| کیا خضوع وخشوع کا موقع ابھی نہیں آیا ہے | ۱۱۷ |
| زر پرستی نے مسلمانوں کو لاچار بنا دیا ہے | ۱۱۸ |
| لہو ولعب اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے | ۱۱۸ |
| اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت قبر کو یاد کریں | ۱۲۱ |
| موت کو یاد کرنا دل کی سختی کا علاج | ۱۲۲ |
| ابن بطوطہ کے سفرنامے کا ایک مختصر حصہ | ۱۲۲ |
| تقریر ۲۴ | |
| راہِ معرفت خدا میں حیات میں غور وفکر کرنا | ۱۲۴ |
| حقیقتِ حیات کا ادراک ممکن نہیں ہے | ۱۲۵ |
| بدن انسانی میں حیات کے آثار | ۱۲۶ |
| درخت کی جڑ پتھر کو بھی شگافتہ کر دیتی ہے | ۱۲۷ |
| اس بے رنگ پانی سے ہزاروں رنگ پیدا کرنا | ۱۲۸ |
| دکھائی نہ دینے والے پودے | ۱۲۸ |
| حیوان خور درخت | ۱۲۸ |
| آنکھیں عجائبات کو دیکھنے کے لئے اور قوت شامہ...... | ۱۲۹ |



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| حیات نباتی اور حیوانی کے مراتب | ۱۳۰ |
| حیات انسانی روح ایمانی ہوتی ہے | ۱۳۱ |
| فضول خرچی اور ایمان سے دوری | ۱۳۲ |
| شراب ایمان کی ضد | ۱۳۳ |
| نعمات خدا کے عوض دین کی خدمت کریں | ۱۳۳ |
| ظلم کے باعث مردہ زمین کو عدل سے زندہ کیا جائے گا | ۱۳۴ |
| رشتہ جوڑنے میں بے جا عیب نکالنا ظلم ہے | ۱۳۶ |
| علاء بن زیاد بصری کو حضرت علیؑ کی نصیحت | ۱۳۷ |
| امام مہدی (عج) عدل کے علمبردار | ۱۳۸ |
| اصلاح کے لئے جنگ اور قحط | ۱۳۹ |
| ندائے آسمانی اور حضرت عیسیٰؑ کا نزول | ۱۴۰ |
| عقل کامل کے ساتھ لوگ مصلح غیبی کے ساتھ ہو لیں گے | ۱۴۱ |
| ظہور حجتؑ کی دعا اثر رکھتی ہے | ۱۴۱ |
| **تقریر ۲۵** | |
| معرفت خدا عقلاً واجب ہے | ۱۴۳ |
| صرف اپنے ارادے سے حرکت کرنا یہ قدرت حیات ہے | ۱۴۵ |
| جانوروں میں سمجھ روح حیوانی کے سبب ہے | ۱۴۵ |
| بندر و بکری اور دہی کا برتن | ۱۴۶ |
| جان دینا اور لینا خدا کے اختیار میں ہے | ۱۴۷ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| عدل زمین کو حیات معنوی بخشتا ہے | ۱۴۹ |
| خداوند کریم دل کی زمین کو زندہ کرتا ہے | ۱۴۹ |
| صدقے کے ذریعے آتش جہنم سے نجات حاصل کریں | ۱۵۰ |
| شوہرداری میں کوتاہی ہلاکت کا سبب ہے | ۱۵۲ |
| قرض حسنہ کی تین شرائط | ۱۵۳ |
| خدا کی راہ میں دو ہاتھوں کو قربان کرنے کے بدلے دو پروں کا ملنا | ۱۵۴ |

تقریر ۲۶

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| ہماری دعا مستجاب کیوں نہیں ہوتی | ۱۵۶ |
| اطاعت گذار بندے کی دعا جلد قبول ہوگی | ۱۵۸ |
| اجابت اسباب کے وسیلے سے بتدریج ہوتی ہے | ۱۶۰ |
| ایک عابد کا شریف زادی سے نکاح | ۱۶۱ |
| کبھی استجابت دعا میں تاخیر مصلحتاً ہوتی ہے | ۱۶۳ |
| آگ اور پانی اور خواب کی عجیب تعبیر | ۱۶۴ |
| چالیس سال بعد خدا نے دعا مستجاب فرمائی | ۱۶۶ |
| انفاق کا بدلہ دنیا میں کیوں نہیں ملتا | ۱۶۷ |
| حلال مال کو حلال مصرف میں صرف کریں | ۱۶۸ |
| صدقے کا عوض بعض اوقات آفت سے بچاتا ہے | ۱۶۹ |

تقریر ۲۷

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| حقیقی ایمان عمل سے جدا نہیں ہے | ۱۷۰ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| صفحہ | عنوان |
| --- | --- |


| | |
| --- | --- |
| صدیق بہت راست گو اور باکردار ہوتا ہے | ۱۷۱ |
| انسان مال سے زیادہ مخلص ہے | ۱۷۲ |
| غیر خدا سے امید لگانے سے رسوا ہو جاتا ہے | ۱۷۳ |
| صدیقین کے سردار علی مرتضیٰ کے ساتھ محشور ہوں گے | ۱۷۴ |
| مومنین میں صلح کرانے میں جھوٹ کی ممانعت نہیں ہے | ۱۷۶ |
| آئمہؑ اپنی امت پر گواہ ہیں | ۱۷۶ |
| کافر دوزخ میں ضرور جائیں گے | ۱۷۷ |
| عالم برزخ کی جنت کا مشاہدہ اور اس کے فراق میں نالہ وفریاد | ۱۷۹ |
| ہم سب کو اپنی عاقبت سے ڈرنا چاہئے | ۱۸۱ |
| شفاعت اہلبیتؑ اور رحمتِ خداوندی | ۱۸۴ |
| **تقریر ۲۸** | |
| حقیقت شناسی انسان کی خصوصیات میں سے ہے | ۱۸۵ |
| دنیا کے معنی نزدیک تر یا پست تر ہیں | ۱۸۶ |
| 'لعب' ایک محنت طلب لیکن بے فائدہ کام ہے | ۱۸۶ |
| موت اور کھیل کا خاتمہ | ۱۸۸ |
| لہو ایسا شغل ہے جو ہدف سے پیچھے ہٹا دیتا ہے | ۱۸۸ |
| زینت دل لبھانے والی چیز ہے | ۱۹۰ |
| حجاب حقوق زوجین کو دوام بخشتا ہے | ۱۹۲ |
| مکان میں زینت ہے | ۱۹۳ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |


| عنوان | صفحہ |
| --- | --- |
| پیغمبر گرامیؐ کے حضور نسب پر فخر کرنا | ۱۹۳ |
| ایک چوہا اور سونے کی اٹھارہ اشرفیاں | ۱۹۵ |
| **تقریر ۲۹** | |
| نماز جماعت بزرگ ترین شعارِ اسلام | ۱۹۸ |
| اپنی زبان سے فائدہ اٹھانا بھی نعمت خدا ہے | ۱۹۹ |
| اخروی امور میں فکر کرنا قلبی عبادت ہے | ۲۰۱ |
| انسانی کمال کے لئے روزہ ایک عظیم عبادت ہے | ۲۰۲ |
| روزہ عام و خاص اور خاص الخاص | ۲۰۶ |
| لکھے ہوئے گناہ مٹ جاتے ہیں | ۲۰۷ |
| **تقریر ۳۰** | |
| روزے کی حالت میں ذکر خدا کی لذت کا ادراک کرنا | ۲۰۸ |
| حضرت موسیٰ نے چالیس روز تک نہ کچھ کھایا نہ پیا | ۲۰۹ |
| ابن بابویہ ؒ کا ہزار سالہ تازہ جسد | ۲۱۰ |
| بغیر خود شناسی کے خلقت کی شناخت کا کوئی فائدہ نہیں | ۲۱۱ |
| انسان کے اندر روحانی اور حیوانی دونوں کشمکش پائی جاتی ہیں | ۲۱۲ |
| تو میرے بندہ کا غلام ہے | ۲۱۵ |
| معاویہ کا مال ابوذرؓ کو متاثر نہ کر سکا | ۲۱۵ |
| مشتبہ چیزوں میں توقف اور احتیاط کرنا چاہیے | ۲۱۷ |
| حضرت علیؑ نفس کے اسیر کبھی نہیں رہے | ۲۱۸ |


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|


| | |
|---|---|
| انسان کوراستہ اور گڑھا معلوم ہے | ۲۱۹ |
| خدا کی طرف سے کوئی جبر نہیں ہے | ۲۱۹ |
| جس کی چھت جتنی بڑی ہوتی ہے اتنی برف پڑتی ہے | ۲۲۰ |
| شریح قاضی سونے کی اشرفیوں کا اسیر | ۲۲۰ |
| تقریر ۳۱ | |
| مدرکات کا وجود روح کے تجرد کی دلیل ہے | ۲۲۳ |
| خوارزم شاہ کا روح کی طاقت سے علاج | ۲۲۴ |
| وہ پھانسی کے خوف سے ہلاک ہوگیا | ۲۲۵ |
| روح کے امور میں دوسرے کام رکاوٹ نہیں بنتے | ۲۲۷ |
| طاقت خداوندی موت کے وقت ظاہر ہو جاتی ہے | ۲۲۸ |
| سکندر اعظم کا جنازہ اور کھلے ہوئے خالی ہاتھ | ۲۲۹ |
| قبرستان میں بہلول کا حکیمانہ جواب | ۲۳۰ |
| انسان اپنی روح کے اثر سے معرفت حاصل کر سکتا ہے | ۲۳۱ |
| انسان کی روح کا کوئی مقام نہیں ہے | ۲۳۲ |
| پروردگار کی حقیقت کو حقیقت روح کی طرح نہ سمجھیں | ۲۳۳ |
| حضرت عزرائیلؑ کا کام حیرت انگیز ہے | ۲۳۴ |
| روح تنہا ہوتے ہوئے بھی ہزاروں کام انجام دیتی ہے | ۲۳۶ |
| روح کے کام بدن کے وسیلے سے | ۲۳۷ |
| خواب تجرد روح کی علامت ہیں | ۲۳۸ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۲۴۰ | تمہیں تلوار اصلاح کرنے کے لئے دی گئی تھی |
| ۲۴۲ | اپنی روح کی حفاظت کریں |
| ۲۴۳ | دنیا تم کو یاد خدا سے غافل نہ کردے |
| | تقریر ۳۲ |
| ۲۴۵ | صفات وافعال خدا اور توحید اسلامی |
| ۲۴۶ | شکم مادر میں بچے کو خدا کا رزق فراہم کرنا |
| ۲۴۷ | یہ تمام نعمات خدا کی جانب سے ہیں |
| ۲۵۰ | معاویہ کا شکم اور ھاویۂ جہنم |
| ۲۵۲ | توحید پر ایمان لانا شرک سے توبہ کا باعث ہوتا ہے |
| ۲۴۵ | صرف رحمت خدا سے امید لگانا اور گناہ کا خوف رکھنا |
| ۲۵۵ | اہل توحید اپنے دوست پر جان بھی فدا کردیتا ہے |
| | تقریر ۳۳ |
| ۲۵۸ | خدا کا اپنے بندوں کی تربیت کرنے پر یقین |
| ۲۵۹ | خدا کا ہمیشہ ساتھ رہنے پر یقین رکھنا |
| ۲۶۱ | ایک گھڑی کا ایمان گناہ سے بچا لیتا ہے |
| ۲۶۳ | نجاشی کے دربار میں مہاجرین کا کردار |
| ۲۶۶ | فرعون کا جادو اور ایمان کی طاقت |
| ۲۶۷ | کس طرح مومنین کو زندہ جلایا گیا |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| | **تقریر ۳۴** |
| ۲۶۹ | تہذیب اور تمدن کے نام پر حیوانیت |
| ۲۷۱ | حکم لعب کا تعلق عنوان ثانوی سے ہے |
| ۲۷۴ | مومن خدا کے کاموں پر حیران ہوتا ہے |
| ۲۷۵ | شعر کی تشریح: |
| ۲۸۲ | مامون کی موت کا وقت اور لشکر کا معائنہ |
| ۲۸۳ | اخلاص عمل علیؑ سے سیکھو |
| ۲۸۴ | سہاگ رات اور سپاس خداوندی |
| ۲۸۵ | عاقل لوگ حیات رحمانی اپناتے ہیں |
| | **تقریر ۳۵** |
| ۲۹۱ | اطاعت اور توبہ کے سبب انسان کی مغفرت |
| ۲۹۲ | امام سجادؑ کی زہری سے گفتگو |
| ۲۹۳ | آسمان اور زمین کے برابر جنت کی وسعت |
| ۲۹۴ | نیکی میں سبقت کرنا ایمان کا نتیجہ ہے |
| | **تقریر ۳۶** |
| ۲۹۶ | آخرت کے لئے جلدی کرنا بہتر ہے |
| ۲۹۷ | جنت آپ کے لئے موجود ہے |
| ۲۹۸ | علامہ مجلسیؒ اور بہشتی طعام سے شفایابی |
| ۲۹۹ | ہمیشہ کا ثواب صرف فضل خداوندی ہے |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ایک انار روزانہ اور ستر سال عبادت | ۲۹۹ |
| کئی عمر عبادات کا عوض دو آنکھیں | ۳۰۰ |
| کتاب الٰہی میں تمام حوادث درج ہیں | ۳۰۱ |
| مقدرات الٰہی انسانی اختیار کے ساتھ ہیں | ۳۰۳ |
| مادی امور پر خوش ہونا غلطی ہے | ۳۰۴ |
| سچے خواب مقدرات کی دلیل ہیں | ۳۰۶ |
| مردہ داماد اور قبر حسینؑ کی زیارت | ۳۰۷ |
| مال یتیم اور سود خوری | ۳۰۸ |
| **تقریر ۳۷** | |
| قرآن کی تعلیم دنیا اور آخرت میں راحت کا باعث ہے | ۳۱۲ |
| جنگل و بیابان لیکن دل زندہ اور روشن | ۳۱۴ |
| اپنے مردہ بیٹے کو لپیٹ دیا لیکن خود...... | ۳۱۵ |
| موت مرنے والے اور اس کے پسماندگان کے لئے بہتر ہے | ۳۱۷ |
| **تقریر ۳۸** | |
| کرات آسمانی میں خدا کا عدل | ۳۲۳ |
| زمین کے گرد حصار عدل الٰہی کا مظہر ہے | ۳۲۴ |
| خدا نے ہر حیوان کو اس کی ضرورت کے مطابق عطا کیا ہے | ۳۲۵ |
| آنکھوں کی پلکیں اور اس کے بے انتہا فوائد | ۳۲۶ |
| قوانین الٰہی انسان کے لئے ہیں | ۳۲۷ |



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| صفحہ | عنوان |
|---|---|
| ۳۲۸ | قوانین وضع کرنا خدا کی شان ہے |
| ۳۳۰ | عبادت کے لئے بھی میزان معین ہے |
| ۳۳۱ | فقہ اسلامی کے جامع ترین قوانین |
| | تقریر ۳۹ |
| ۳۳۳ | پیغمبروں کے معجزات ان کی صداقت کی دلیل ہیں |
| ۳۳۵ | موسیٰؑ کا خدا جاگ رہا ہے |
| ۳۳۷ | پیغمبر گرامیؐ کو مشرکین کی درخواست اور تجویز |
| ۳۳۸ | ایک دھوکے باز شخص اور تین روز خربوزے کا معجزہ |
| ۳۴۰ | پیغمبر اسلامؐ کا معجزہ ہمیشہ کے لئے ہے |
| ۳۴۲ | پیغمبروں کے ساتھ کتاب الٰہی |
| ۳۴۴ | میزان عدل کو پھیلانے کے لئے ہے |
| ۳۴۵ | لوہے کے ذریعے دشمن سے بچاؤ اور فائدہ حاصل کرنا |
| ۳۴۷ | دشمنان دین کے ساتھ اسلحے سے جنگ کرنا |
| ۳۴۹ | جنت کا راستہ بہت دشوار گذار ہے |
| | تقریر ۴۰ |
| ۳۵۳ | جتنی زیادہ انسان کی ضرورت ہے اتنی زیادہ وہ چیز خلق کی گئی ہے |
| ۳۵۵ | تیرا شکر کرنے کی توفیق بھی تیری ہی جانب سے ہے |
| ۳۵۵ | نصرت خدا سے مراد نصرت اسلام ہے |
| ۳۵۷ | خدا غیب مطلق ہے |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| گدھے کی راہ میں جان دینا | ۳۵۸ |
| خدا کو آپ کی نصرت کی کوئی ضرورت نہیں | ۳۵۹ |
| ضرب کھاتے ہوئے ابراہیم ادھم کی عجیب نصیحت | ۳۶۱ |
| حضرت نوحؑ شیخ الانبیاء اور ان کا سن مبارک | ۳۶۲ |
| بت پرستی کو کیوں دوام حاصل ہوا | ۳۶۳ |
| مجسمہ بت پرستی کی شروعات ہے | ۳۶۵ |
| اکثر لوگ اپنے راستے سے ہٹ چکے ہیں | ۳۶۷ |
| حضرت عیسیٰؑ کی مختصر آپ بیتی | ۳۶۷ |
| پہلے زمانے میں مسلمان قرآن پڑھتے اور حفظ کرتے تھے | ۳۶۹ |
| تقریر ۴۱ | |
| زمین حجت خدا سے ہرگز خالی نہیں ہے | ۳۷۳ |
| حضرت عیسیٰ کی پیروی کی بدولت عیسائیوں میں مہربانی | ۳۷۴ |
| عیسائیوں میں رھبانیت کی ابتداء | ۳۷۵ |
| یہ محمدؐ پر ایمان کیوں نہیں لائے | ۳۷۷ |
| مسجد ضرار اور ابو عامر راہب | ۳۷۸ |
| ابو عامر کے ہتکنڈے اور تنہائی میں ہلاکت | ۳۷۹ |
| کسی کے گناہ بخشنا ایک عظیم خیانت ہے | ۳۸۰ |
| جنت فروشی کی دکان بند کروادی | ۳۸۲ |
| کلیسا کی خرابی کی وجہ سے کمیونزم زیادہ پھیلا ہے | ۳۸۳ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ہمارے زمانے کا روح اللہ خمینی ہے | ۳۸۴ |
| علیؑ نے ایک بھاری پتھر کو اٹھایا اور چشمہ آب جاری ہو گیا | ۳۸۴ |
| راہب علیؑ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا | ۳۸۵ |
| تقریر ۴۲ | |
| جب آپ کا ایمان پختہ ہے تو تقویٰ اختیار کریں | ۳۸۸ |
| گناہ کرتے وقت حق تعالیٰ کو حاضر و ناظر جاننا | ۳۹۰ |
| تمام طبقات میں تقویٰ پیدا ہونا چاہئے | ۳۹۰ |
| حضرت زہراؑ خواتین کے لئے مشعل راہ ہیں | ۳۹۳ |
| اپنی شادیوں میں سادگی کو اپنائیں | ۳۹۵ |
| حضرت امام رضاؑ کا غلاموں کے ساتھ کھانا تناول فرمانا | ۳۹۶ |
| معنوی منصب سے عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے | ۳۹۷ |
| عوام کی نمائندگی سرداری نہیں خدمت گزاری ہے | ۳۹۸ |
| اگر بندہ خدا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا | ۳۹۹ |
| محمدؐ سب سے زیادہ بندگی کے حامل ہیں | ۴۰۰ |
| اہل مدائن کا حضرت علیؑ کا احترام کرنا | ۴۰۱ |
| یہ اژدھا ہے کیسے مر سکتا ہے | ۴۰۲ |
| تقریر ۴۳ | |
| متدین مومن پرہیزگار ہے | ۴۰۴ |
| متقین کے سردار کی زبان سے تقویٰ کے آثار | ۴۰۵ |




Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| ولایت اور حکومت کے امر میں رسولؐ پر ایمان | ۴۰۷ |
| دین دار شخص رحمت خدا سے دو فائدے اٹھاتا ہے | ۴۰۹ |
| نور باطل سے حق کو پہچاننے کے لئے ہے | ۴۱۰ |
| خداوند کریم کا دین دار مومن کو بخشنا | ۴۱۱ |
| اہل کتاب گمان نہ کریں کہ مسلمان فضل خدا سے دور ہیں | ۴۱۲ |
| ان کا مطمع نظر اسلحہ فروخت کر کے مال کمانا ہے | ۴۱۳ |
| تقریر ۴۴ | |
| یہود و نصاریٰ کے پاس فضل خدا میں سے کوئی چیز نہیں | ۴۱۵ |
| قرآن جو وحی الٰہی ہے مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے | ۴۱۸ |
| حرف زائد بلاغت قرآن کے خلاف ہے | ۴۱۹ |
| کمالاتِ معنوی | ۴۲۰ |
| کیا حضرت عیسیٰؑ تین روز تک آگ میں جلتے رہے | ۴۲۲ |
| عطاء خدا اسی کی طرح بزرگ و برتر ہے | ۴۲۳ |



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عرض ناشر

محترم قارئین!

السلام علیکم

ادارہ کی جانب سے معرکتے الآراء تفسیر سورہ حدید جو کہ آیت اللہ سید عبد الحسین شہید دستغیب کی تقاریر کا مجموعہ ہے آپ کی خدمت میں ترجمہ شائع کیا جارہا ہے جلد اوّل کی اشاعت کے بعد شدت سے احساس کیا گیا کہ قرآنی معارف (تفسیر سورہ حدید) جلد دوّم آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں لہٰذا ادارے نے جلد شائع کرنے کے لئے جتنی ممکن ہوسکا کام کو پایا تکمیل تک پہنچایا گیا اور آپ کے تعاون سے یہ کام مکمل ہونے پر آپ کی خدمت میں قرآنی معارف جلد دوم حاضر ہے۔

فارسی زبان سے اردو قالب میں ڈھال کر کتاب کو شائع کیا جانا خاصا مشکل کام تھا لیکن علماء کے تعاون سے یہ احسن ہوسکا ہے۔ ترجمہ دوران احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ زبان و بیان میں کوئی خامی نہ رہنے پائے اور ترجمہ کے بعد نظر ثانی بھی کی گئی ہے۔

لیکن ادارہ صاحب نظر حضرات کی جانب سے کسی قسم کی خامی کی نشاندھی کو اپنی راہنمائی تصور کرتی ہوئے قبول کریگا۔

آخر میں ادارہ دعا گو ہے کہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائیں اور زمانے کے امامؑ کو ہم سے خوشنود فرمائے۔

ادارہ

مکتب اهل البیت

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۱۵

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰن الرَّحیم

آمنوا باللّٰہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالّذین آمنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر و مالکم لا تومنون باللّٰہ والرّسول یدعوکم لتومنوا بربّکم وقداخذ میثاقکم ان کنتم مومنین.

ترجمہ: لوگو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور (راہ خدا میں خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا اجر ہے اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو حالانکہ رسولؐ تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو یقین کرو کہ خدا تم سے (اس کا) اقرار لے چکا۔

### دوزخ کی ذلت سے بچنے کے لئے ایمان میں خشوع پیدا کرنا

گذشتہ روز ہماری گفتگو اس آیت شریفہ کے ذیل میں ہو رہی تھی 'مالکم لا تومنون باللّٰہ' اے مسلمانوں کتنے سال ہو گئے پیغمبرؐ تمہارے سامنے کلام خدا کی تلاوت کر رہے ہیں تمہیں خدا کی پہچان کروا رہے ہیں کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تم ایمان لے آؤ؟ یہ حکم صدر اسلام کا ہے۔ اور اس زمانے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بھی آیات قرآنی ربوبیتِ الٰہی کے شواہد، پیغمبر اکرمؐ کے ذریعے ایمان کا حکم یہ سب تم لوگوں کے سامنے بیان کیا جاچکا کیا وہ وقت نہیں پہنچا کہ تمہارے دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہو جائے زبانی دعویٰ اسلام کی کوئی قیمت نہیں اس زبانی اسلام کا نتیجہ صرف طہارت بدن، صحت وتندرستی، نکاح اور وراثت تک محدود ہے لیکن مرنے کے بعد کیا ہوگا آخرت کے اعمال کی کچھ خبر نہیں جو وہاں کام آئیں گے انسان اس کو انجام دینے کے لئے تیار نہیں۔

اگر ایمان دل میں راسخ ہو جائے تو خضوع وخشوع اس کا لازمہ ہے بندہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل اور حقیر سمجھتا ہے وہ اپنے پروردگار کی حکم عدولی سے ڈرتا ہے۔ اگر کسی کے دل میں یہ ایمان پیدا ہو جائے کہ اس کا خدا اس کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے (تو سورۂ حدید کا یہ جملہ جو ہمارا موضوع بحث ہے کافی ہے) وھو معکم اینما کنتم۔ اے مسلمان تو یہ جان لے کہ تو جہاں جائے گا اپنے خدا کو پائے گا خداوند کریم ہر حال میں تیرے اعمال کا شاہد ہے اگر یہ ایمان پیدا ہو جائے تو وہ ہمیشہ خشیتِ الٰہی سے سرشار رہے گا چاہے وہ تنہا ہو یا کسی کے ساتھ ہو فرق نہیں پڑتا وہ کہتا ہے خدا حاضر وناظر ہے البتہ خشیتِ الٰہی کے بھی چند مراتب ہیں جیسے علامہ مقدس اردبیلی اعلی اللہ مقامہ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اپنی عمر کے آخری چالیس سال تک اپنے گھر میں پیر پھیلا کر نہ بیٹھے اور نہ لیٹے اپنے پروردگار کا اتنا لحاظ کرتے تھے جتنا ایک غلام اپنے مالک کا احترام کرتا ہے یعنی اپنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پاؤں تک دراز نہ کئے یہاں تک کہ اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ اس کو بے ادبی سمجھتے تھے۔

جیسا کہ خدا فرما رہا ہے 'مالکم لاتومنون باللّٰہ' یہ مجھ سے اور آپ سے خطاب ہے نہ کہ کفار سے وہ لوگ جو مدتوں سے دین اور اسلام کا دم بھر رہے ہیں اپنے پروردگار پر کلی طور پر ایمان کیوں نہیں لاتے یعنی وہ ایمان جو تم کو خدا کا ادب واحترام سکھائے جو تم کو اپنے رب العالمین کے حضور خضوع وخشوع کا سلیقہ بتائے اپنے رب جلیل کے سامنے اپنے آپ کو عبد ذلیل تصور کرو اور کبھی بھی ایک ذلیل بندہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنی آواز کو بلند نہیں کرتا آپ دعائے سحر میں پڑھتے ہیں 'اللّٰھم انّی اسئلک خشوع الایمان قبل خشوع الذّل فی النّار' جس نے اس دنیا میں اپنے اندر خشوع پیدا کرلیا وہ خوش نصیب بندہ قرار پائے گا اور جو خدا کے سامنے خاشع نہیں ہوا اس کو کل قیامت کے دن اذیت اور تکلیف دے کر متواضع بنایا جائے گا انسان کو چاہیئے بہر حال وہ اپنے پروردگار کے آگے فروتنی کا مظاہرہ کرے اگر اس نے یہاں اپنے اندر ایمان، خضوع وخشوع انکساری کو پیدا کرلیا تو وہ کامیاب ہے ورنہ قیامت کے دن وہ ذلیل ورسوا ہو جائے گا اور جہنم میں جلنے والوں کے ساتھ ڈال دیا جائے گا جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے (سورۂ عبس: آیت ۴۱) متکبرین، بے ایمان غیر متواضع لوگ جب اپنا سر قبر سے باہر نکالیں گے ہیبت الٰہیہ اور قیامت کے آثار اسے گھیر لیں گے اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

برزخ میں بھی اس کا یہی حال ہوگا، ذلت، غبار آلود سیاہ چہرہ اور بدصورتی اس کا مقدر ہوگی اور جن لوگوں نے چالیس سال تک اپنے سر کو اپنی نظروں کو آنے پروردگار کے آگے جھکا کے رکھا 'خاشعة ابصارهم' وہ مومن کامیاب ہیں جنہوں نے نماز میں خضوع وخشوع پیدا کیا پھر ان کو قیامت کے دن اذیت دے کر منکسر اور متواضع بنانے کی ضرورت نہیں جس نے اس دنیا میں اپنے آپ کو منکسر المزاج بنالیا ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا ہاں اگر اس دنیا میں کسی نے اپنے آپ میں خضوع وخشوع پیدا نہیں کیا (جیسے کے بے نمازی) تو وہ منتظر رہے قیامت کے دن اسے خاشع بنایا جائے گا جس نے اپنے عمر کے چالیس سال ایسے ہی گذار دیے 'خاشعة ابصارهم' اپنی آنکھوں میں ذرہ برابر بھی عاجزی وانکساری پیدا نہیں کی اس کے لئے ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں وہ بھی ایک دن یا ایک سال نہیں قیامت کے روز پہلے مرحلے میں چالیس سال تک اسے اذیت ناک سزا کے ساتھ خاشع بنایا جائے گا 'اللّٰھم انّی اسئلک خشوع الایمان' خدایا مجھے اس دنیا ہی میں اپنے ایمان میں خشوع عطا کردے 'قبل خشوع الذّل فی النّار' میں نہ جہنم میں نہ قبر اور نہ برزخ میں خاشع بننا چاہتا ہوں بلکہ اس دنیا میں مجھے خضوع وخشوع عطا کردے۔ خدا کے قید خانے آخرت میں تو یہ عالم ہوگا کہ ہزاروں نالہ وفریاد کرے کوئی سننے والا نہیں ہوگا آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اگر کوئی طاقتور شخص کسی کو خائن سمجھ کر اس دنیاوی قید خانے میں ڈال دے تو وہ ہوا نسان بن جاتا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے اس کی ساری اکڑ نکل جاتی ہے کیسا سیدھا اور متواضع بن جاتا ہے خاص طور پر جب دنیا کے سارے دروازے اس پر بند کردیے جائیں تو وہ کیسا قانع اور منکسر المزاج بن جاتا ہے میرا مطلب ہے انسان اپنے پروردگار کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل و حقیر سمجھے اگر اس نے دنیا میں عاجزی و انکساری پیدا کرلی تو کل قیامت کے روز خوشی اور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

## اس دن کا خوف جس دن بچہ بوڑھا ہو جائے گا

ایک عباسی خلیفہ کے زمانے میں نوکروں کو یہ حکم تھا کہ صبح اندھیرے منہ محل میں جھاڑو دیں اور اندھیرے منہ ہی باہر نکل جائیں یعنی صبح کی روشنی سے پہلے محل سے باہر نکل جائیں ایک دن ایک نوکر جو بالکل جوان تھا جس کے سر ودا ڑھی کا ایک بال بھی سفید نہیں تھا کسی وجہ سے باورچی خانے میں کام کرتے کرتے دیر ہوگئی اور جب وہ محل کی جھاڑو دینے کے لئے باورچی خانے سے باہر آیا تو دیکھا سورج کی روشنی پھیل چکی ہے اور اندھیرا باقی نہیں رہا اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ باورچی خانے سے باہر قدم نکالے چنانچہ خلیفہ کے خوف سے وہ وہیں باورچی خانے میں ٹھہر گیا اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح محل سے باہر نکل جائے لیکن وہ کامیاب نہیں ہوسکا بالآخر اسے دن بھر اسی باورچی خانے کے دھوئیں آلود ماحول میں محبوس رہنا پڑا اور انتظار کرنے لگا کہ رات جلدی سے آئے چوبیس گھنٹے وہ باورچی خانے کی آگ اور دھوئیں کی تپش میں رہا دوسرے دن اذان صبح کے وقت وہ نیچے آیا جب اندھیرا تھا اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اپنے گھر کی طرف چل پڑا اور جب گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اس کی بیوی نے اس کو اجنبی جان کر دروازہ نہیں کھولا اس نے بہت قسمیں کھائیں اور یقین دلایا کہ میں صاحب خانہ ہوں کل رات کو میں گھر نہیں آسکا مشکل سے اس عورت نے دروازہ کھولا اور جب وہ اندر داخل ہو گیا تو وہ اس کے لئے آئینہ لائی اور اسے اس کی صورت دکھائی کہ اسی لئے وہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی جب اس نے آئینے میں اپنی صورت دیکھی تو اس کے سر اور چہرے پر ایک بال بھی سیاہ موجود نہ تھا سب خلیفہ کے خوف سے سفید ہو چکے تھے (گلزار اکبری) اسے کہتے ہیں خشوع۔

یہ ہے خوف جس کے لئے قرآن میں پروردگار نے ارشاد فرمایا 'واتقوا یوما یجعل الولدان شیبا' یعنی اس دن سے ڈرو جو دن بچے کو بوڑھا کر دے گا۔ وہ دن کتنا خوفناک اور ہولناک ہوگا کہ قرآن نے جس کی حقیقت کو اس طرح بیان کیا ہے قرآن مبالغہ آرائی نہیں کرتا اس کی ہر آیت واقعی اور حقیقی ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو انسان کہتے ہیں مومن کہتے ہیں تو آپ کا خوف الٰہی کہاں گیا؟ اور وہ گناہ جو آپ سے سرزد ہوئے ہیں کیا وہ قانون الٰہی سے تجاوز نہیں ہے؟ اور جو آپ اپنی زبان سے گالی گلوچ کرتے ہیں کیا یہ خدا کے حضور خیانت نہیں ہے۔ اس کی ملکیت میں بے جا تصرف نہیں ہے آپ کو گناہوں سے کتنا خوف کرنا چاہئے۔ خدا کا دین مقدس ہے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو دین مقدس الٰہی کو بڑی جسارت کے ساتھ پامال



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرتے ہیں۔

## ایک پاک دل بچہ اور قرآنی آیت کا اثر

زمخشری نیشاپوری نقل کرتے ہیں کہ ایک مومن نے اپنے بچے کو دینی تعلیم کے لئے مدرسے میں داخل کیا۔ اگرچہ وہ بچہ غیر مکلّف تھا۔ احکام خداوند اس پر لاگو نہیں ہوتے تھے۔ ایک روز جب وہ مدرسے سے اپنے گھر واپس آیا تو اس کے باپ نے دیکھا کہ اس کا نابالغ بچہ بیمار ہو چکا ہے۔ اس کے بچے میں عاجزی اور انکساری کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کے باپ نے سوچا کہ صبح تو یہ صحیح و سالم مدرسہ گیا تھا اور جب واپس آیا تو وہ بخاری تپش اور تواضع اور انکساری سے نڈھال ہوا جا رہا تھا۔ بالآخر اس کے باپ نے پوچھا بیٹا کیا بات ہے تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا کہ تمہاری یہ کیفیت ہو گئی۔ وہ بچہ رونے لگا اور اس نے بتایا کہ بابا آج مدرسے میں مجھے یہ آیت پڑھائی گئی ہے۔

واتقوا یومًا یجعل الولدان شیبًا

اس دن سے ڈرو جس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

بابا اس خوف نے مجھے پریشان کر دیا۔ ہائے وہ کیسا دن ہو گا؟ کہ جس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ ہمارے اور آپ کے لئے یہ باتیں سبق آموز حکایات ہیں (میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں 'مالکم لاتؤمنون' یہ آیت میرے اور آپ کے لئے ہے)



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

راوی یہ کہتا ہے کہ بالآخر وہ بچہ بخار میں مبتلا ہوگیا اور اس آیت کی تاب نہ لا سکا۔ اور آخرت کے خوف اور ہولناکی سے دل برداشتہ ہوکر وہ دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اس کا باپ گریہ کرنے لگا کہ اے میرے بچے قیامت کے خوف سے تیرے بوڑھے باپ کو مرجانا چاہئے تھا جو سرتاپا گناہوں میں غرق ہے۔ خوشی اور سعادت تیرے لئے ہے اے میرے لال کہ اس سے قبل کے تو اپنے باپ کی طرح گناہ آلود ہوتا اور قساوت قلبی پیدا کرتا اس جہان سے رخصت ہوگیا۔

مالکم لا تومنون باللّٰہ. کیوں سستی کرتے ہو؟ کیوں خدا پر ایمان نہیں لاتے' والرسول یدعوکم لتومنوا بربکم' محمدؐ تم کو پکار رہے ہیں تمہیں ایمان کی دعوت دے رہے ہیں' وقد میثاقکم ان کنتم مومنین ۔ اخذ میثاق کے بارے میں کل عرض کیا تھا۔ انسان کے لئے بہترین صورت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے خدا اور رسولؐ کے ساتھ عہد و پیمان کرے آپ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہی ہے کہ آپ نے سب سے پہلے یہ کلمہ نہیں پڑھا 'اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ' یہ عہد و پیمان ہی تو ہے کیا شروع سے آپ یہ نہیں پڑھ رہے 'اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ ۔ اگر آپ پروردگار کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں حضرت محمدؐ کی رسالت پر بھی ایمان لے آئیں اور ان کی اطاعت بھی لازم ہے۔

## حضرت محمدؐ تم کو تاریکی سے روشنی کی طرف لے جاتے ہیں

ھو الذی ینزل علی عبدہ آیات بینات لیخرجکم من



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

الظلمات الی النور و انّ اللہ بکم لرؤف رحیم۔ وہ خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر اکرمؐ پر آیات نازل کیں جو بینات میں سے ہیں جو حقائق اور معارف کو آشکار کرنے والی ہیں۔ حلال وحرام اور سعادت ابدی کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ آنحضرتؐ نے تمہارے سامنے ظلمت و نور کے مصداق بیان کر دیئے جو بخل اور انفاق ہیں جن کو بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا ہے 'مالکم ان لاتنفقوا فی سبیل اللہ' وہ محمدؐ کہ جس نے ان آیات کو تمہارے سامنے روشن کر کے بیان کر دیا تم اللہ کی راہ میں انفاق کیوں نہیں کرتے؟ کیوں تم نے جود و سخاو بخشش کو ترک کر دیا ہے؟ اگر تمہارے دل میں ایمان ہے تو کیوں تم اپنے آپ کو بندے کے بجائے مالک شمار کرتے ہو؟ ایمان بخل کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا ہر بخیل بے ایمان ہوتا ہے یقین کریں مومن ہمیشہ سخی ہوتا ہے ایمان اور بخل ایک دوسرے کی ضد ہیں یہ مال خدا کا ہے اس نے تمہارے حوالے کیا ہے کہ اس کے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دو کیا آپ خمس میں بخل کر سکتے ہیں میں آپ کو سید بن طاووسؒ کی ایک حکایت بیان کرتا ہوں۔ سید بن طاوس کی حلہ میں کچھ زرعی زمینیں تھیں جب فصل کاٹنے کا وقت آتا اور زکوۃ کی نوبت آتی تو فرماتے تھے اس فصل کا دسواں حصہ اپنے لئے رکھوں گا اور باقی نو حصے میں راہ خدا میں انفاق کرتا ہوں یہ ہوتا ہے انفاق کا شوق اگر انسان مومن ہو اس کو شکر کرنا چاہئے سید کا ہاتھ چومنا چاہئے اس کو التماس کے ساتھ خمس دینا چاہئے نہ یہ کہ وہ سید اس سے خمس کی التماس کرے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## آئمہ کا نمونہ انفاق

حضرت سجادؑ کے بارے میں درج ہے کہ جب ایک سائل ان کے دروازے پر آیا آپ بہت پریشان ہوئے سائل کی حالت پر افسوس کرنے لگے اور جو کچھ گھر میں موجود تھا اس سائل کے ہاتھوں پر رکھ دیا اور پھر وہ پیسے اس سے واپس لے کر ان کو چوما آنکھوں سے لگایا پھر دوبارہ اس سائل کو دے دیئے اس سائل نے پوچھا مولا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا خدا قرآن میں فرماتا ہے 'وھو یا خذ الصدقات' خدا صدقات کو وصول کرتا ہے (امالی الاخبار)

ایک اور روایت میں سائل کی دست بوسی کے بارے میں ہے کہ روز عرفہ تھا حضرت امام رضاؑ مشہد میں تھے انہوں نے اپنے گھر کے دروازے مستحقین کے لئے کھول دیئے اور جو کچھ بھی گھر میں موجود تھا راہ خدا میں انفاق کر دیا اس طرح کہ جناب فضل بن ربیع جب آئے اور امامؑ کے گھر کی یہ حالت دیکھی تو کہا یا بن رسول اللہ' 'ان ھذا اغترم' فرزند رسولؐ یہ کیا غربت کا عالم ہے آپؑ نے فرمایا 'ھو الغیمہ' وہ مال غنیمت تھا جو میں نے لوٹا دیا ہے (عیون اخبار الرضاؑ) جناب زہری جو مدینے کے ایک عالم اور امام زین العابدینؑ کے مخلصین میں سے تھے وہ فرماتے ہیں میں تاریکی شب میں مدینے کی گلیوں سے گذر رہا تھا کہ میری نظر امام سجادؑ پر پڑی میں نے دیکھا کہ کچھ سامان ان کے پاس تھا جو وہ اپنی پشت پر لادے ہوئے تھے میں نے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سلام کیا اور پوچھا یا بن الرسول اللہ آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا میں اپنے سفر کی فکر میں ہوں اور یہ میرا زاد راہ ہے ایک جائے امن میرے پیش نظر ہے میں چاہتا ہوں اس زاد راہ کو وہاں رکھ دوں تا کہ جب میں سفر پر روانہ ہوں تو یہ میرے کام آئے۔

اس موقع پر میں یہ چاہتا ہوں کہ امام حسن مجتبیٰؑ کے حوالے سے بھی کچھ عرض کر دوں کیونکہ آج پندرہ رمضان ہے امامؑ کی ولادت بھی ہے یہاں تک کہ سنی حضرات جن میں خواجہ ابو نعیم شامل ہیں نقل کرتے ہیں حلیۃ الاولیاء اور صحیح ترمذی میں بھی یہ روایت درج ہے 'وکان حسن" قاسم ربّہ ثلاث مرّات حتیٰ الفعل بالفعل حسن مجتبیٰ" کہ عین ایمان حقیقی تھے ایسی رغبت رکھتے تھے کہ آپؑ نے اپنی تمام عمر میں تین مرتبہ جو کچھ گھر میں تھا وہ غرباء میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اپنی نعلین بھی دے دی گویا آپ نے اپنی زندگی کا آدھا سرمایہ خدا کی راہ میں انفاق کر دیا یہ تین مقامات تو مسلم ہیں اور ان تین موقعوں کے علاوہ بھی جو کچھ آپ کے پاس تھا وہ آپ نے راہ خدا میں دے دیا۔

ایک عرب آقا کی خدمت میں حاضر ہوا جو بہت پریشان حال تھا کہنے لگا آقا میرا ایک سخت دشمن پیدا ہو گیا ہے جو میرے بڑھاپے کا لحاظ بھی نہیں کرتا۔ آپ نے پوچھا وہ کون دشمن ہے؟ اس نے کہا وہ بدترین دشمن میرا فقر و فاقہ ہے امامؑ نے فرمایا میں ابھی اس کا علاج کیے دیتا ہوں آپؑ نے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اپنے غلام کو حکم دیا جو کچھ گھر میں موجود ہے وہ لے آ ؤ پچاس ہزار درہم اور پانچ سو دینار آپؑ نے اس فقیر کو عطا کیے ان پیسوں کو لے جانے کے لئے مزدور کی ضرورت پڑی مزدور کو بلایا گیا مزدور کو کرایہ دینے کا سوال پیدا ہوا۔ امام کے پاس اس کو کرایہ دینے کے لئے پیسے نہیں تھے کیوں کہ وہ مال امام کا عطا کردہ تھا اس لئے امام پر لازم تھا کہ وہ اس مزدور کا کرایہ بھی ادا کریں لیکن امامؑ کے پاس پیسے ختم ہو چکے تھے بالآخر امام نے اپنی عباء اس مزدور کو دے کر فرمایا یہ تمہارے حمل برداری کی اجرت ہے (بحارالانوار جلد ۱۰) ایک دوسرا غریب آیا اس نے بھی اپنی تنگدستی کا ذکر کیا امامؑ نے حکم دیا کہ جو کچھ مال گھر میں ہے وہ حاضر کیا جائے اس مرتبہ بیس ہزار درہم سے زیادہ نہیں تھے لہٰذا امامؑ نے وہ دے کر اس غریب آدمی سے معذرت کی کہ میرے پاس اس وقت اتنی رقم ہے۔

ایک سفر کے موقع پر امام حسن مجتبیٰؑ امام حسینؑ اور جناب عبداللہ بن جعفر یہ تین اپنے زمانے کے سخی ترین افراد تھے جا رہے تھے کہ راستے میں اپنے قافلے سے پیچھے رہ گئے تینوں حضرات بھوک پیاس اور خستگی کے عالم میں چلے جا رہے تھے کہ دور سے ایک خیمہ دیکھا وہ لوگ اس خیمے کے نزدیک آئے تو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت ہے جس کے پاس ایک بکری ہے آپؑ نے فرمایا ہم قریش کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور بھوکے اور پیاسے ہیں آیا تمہارے پاس کچھ ہے جو ہماری بھوک کو مٹا سکے اس نے کہا اس بکری کا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دودھ دوھ لو انہوں نے کچھ مقدار دودھ پیا پھر فرمایا ہم لوگ بھوکے ہیں اس بوڑھی عورت نے کہا میرے پاس اس بکری کے بچے کے علاوہ کچھ نہیں ہے تم اس کو ذبح کر کے گوشت بناؤ تاکہ میں تمہارے لئے کباب بھونوں ان حضرات نے کھانا کھایا اور سو گئے دوسرے دن امام حسنؑ نے اس عورت سے فرمایا اگر تمہارا مدینے آنا ہو تو ہمارے پاس ضرور آنا تاکہ ہم تمہارے اس احسان کا بدلہ اتار دیں یہ کہا اور تینوں حضرات اپنے سفر پر روانہ ہو گئے اس عورت کا جب شوہر آیا تو اس نے بکری کے بچے کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ قریش کے شرفاء میں سے تین افراد آئے تھے میرے پاس کوئی اور چیز نہ تھی لہذا میں نے یہ گوسفند ذبح کروا کر ان کو کھلا دیا۔

وقت گذرتا گیا یہاں تک کہ ان دونوں میاں بیوی کو تنگدستی نے گھیر لیا وہ دونوں پریشان حال مدینے آ گئے جب راستے میں امام حسنؑ نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا تو اس کے قریب گئے اور فرمایا کیا تم نے مجھے پہچانا اس عورت نے کہا نہیں میں نے آپؑ کو نہیں پہچانا امامؑ نے فرمایا کہ میں وہی مہمان ہوں جو تمہارے پاس ایک روز آیا تھا پھر امامؑ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اسے ایک ہزار دنبے اور ایک ہزار دینار عطاء کئے اور غلام کو حکم دیا کہ ان خاتون کو میرے بھائی حسینؑ کے پاس لے جاؤ امام حسینؑ نے بھی ایک ہزار گوسفند اور ایک ہزار دینار عطاء کئے اور جناب عبداللہ بن جعفر نے بھی اتنا ہی مال عطاء کیا ان بزرگان دین کی راہ میں خرچ کرنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جو لوگ امام حسینؑ کے نام پر دستر خوان بچھاتے ہیں جانتے ہیں امام حسینؑ ان کا کیا بدلہ دیں گے قیامت کے روز آپ تو ان کے نام پر فانی چیزیں دیتے ہیں وہ آپ کو باقی چیزیں عطاء کریں گے جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے آپ کو انشاء اللہ آب کوثر سے سیراب کریں گے وہ آب کوثر جس کے ایک ہزار مختلف ذائقے ہیں۔

## بیس حج پا پیادہ

آج امام حسنؑ کے بارے میں عرض کروں کہ آپؑ کا راہ خدا میں انفاق کتنا بڑھا ہوا تھا کہ بیس حج پا پیادہ اور پا برہنہ ادا کئے مکہ مدینے سے اسی فرسخ دور ہے۔ آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ یہ خلاف ادب ہے کہ میں اپنے خالق کی بارگاہ میں سوار ہو کر جاؤں اور بعض نے امام حسینؑ کے بارے میں بھی ان ہی پا پیادہ حج کا ذکر کیا ہے۔ امام حسنؑ کے بارے میں درج ہے کہ پتھروں پر ننگے پاؤں سفر کرنے کی وجہ سے آپ کے پیر زخمی ہو جاتے تھے کسی نے کہا کہ مولاؑ پیر میں دوا تو لگالیں تو آپؑ نے فرمایا کہ ابھی وہ منزل آنے والی ہے جہاں ایک شخص کے پاس ان زخموں کی دوا موجود ہے تھوڑا آگے چلے تھے کہ ان کو ایک عرب نظر آیا امامؑ کے ہمراہ کچھ لوگ اس شخص کے پاس گئے اور کہا کہ تمہیں فرزند رسولؐ یاد فرما رہے ہیں وہ عرب امام کے پاس حاضر ہوا امام نے اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی تیل موجود ہے اس نے کچھ مقدار امام کو دی جو امام نے اپنے پیروں میں لگائی جس سے امام کو فوراً شفا ہو گئی۔ امامؑ نے اس سے فرمایا تمہیں اس کے عیوض جو چاہئے بیان کرو میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تمہیں عطاء کروں گا اس شخص نے کہا مولاؑ میری ایک ہی حاجت ہے کہ جب میں گھر سے چلا تھا تو میری زوجہ حاملہ تھی آپؑ دعا فرمائیں کہ خدا مجھے بیٹا عطاء فرمائے امامؑ نے اسے خوشخبری دی کہ خدا تجھے ایک فرزند عطاء کرے جو ہم اہلبیتؑ کا چاہنے والا ہوگا۔ (بحارالانوار جلد ۱۰)

میرا مطلب یہ ہے کہ امام اتنی عبادات انجام دینے کے باوجود جب دنیا سے رخصت ہونے لگے تو گریہ فرمانے لگے لوگوں نے پوچھا فرزند رسولؐ آپ کے گریہ کا سبب کیا ہے آپؑ نے فرمایا ''ابکی لخصلتین لھول المطلع و مفارقة الاحبه'' (بحار ۱۰) میں دو سبب سے گریہ کر رہا ہوں ایک عالم بالا کا خوف ہے جس کو اللہ نے ایک عظیم دن قرار دیا اور دوسرے دوستوں سے جدائی کا غم مجھے رلا رہا ہے۔ یعنی حسینؑ جیسی ہستی سے میں رخصت ہو رہا ہوں۔ امام نے یہ بھی فرمایا کہ رسول خدا سے ملاقات کے شوق نے بھی مجھے گریہ پر مجبور کیا ہے۔ وہ مثل مار گزیدہ تڑپ رہے تھے پھر مولا جنت اور دوزخ کو یاد کر کے گریہ فرمانے لگے جانتے تھے کہ روز قیامت ایک عظیم دن ہے جس سے آپ اور ہم بے خبر ہیں۔

روایت میں مشہور ہے ایک مرتبہ پیغمبر اکرمؐ تشریف فرما تھے امام حسنؑ آپ کے دائیں طرف اور امام حسینؑ آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ خدایا تو گواہ رہنا میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں اور جو شخص میرے ان دونوں فرزندوں کو دوست رکھے گا میں بھی اسے دوست رکھوں گا (بحارالانوار جلد ۱۰)



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۱۶

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰن الرَّحیمِ

هو الّذی ینزل علی عبده
آیات بینات لیخرجکم من
الظلمات الی النّور
و انّ اللّٰه بکم لرؤف
رحیم ○

ترجمہ: ''جو اپنے بندے (محمدؐ) پر واضح و
روشن آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم لوگوں کو
(کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان
کی) روشنی میں لے جائے اور بے شک
خدا تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وما لکم الا تنفقوا فی
سبیل و للّٰه میراث
السّموات والارض
لا یستوی منکم من انفق
من قبل الفتح و قاتل
اولٓئک اعظم درجة

اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) خدا کی
راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سارے
آسمان اور زمین کا مالک و وارث خدا ہی
ہے تم میں سے جس شخص نے فتح (مکہ)
سے پہلے (اپنا مال) خرچ کیا اور جہاد کیا
(اور جس نے بعد میں کیا) برابر نہیں۔ ان
کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

من الّذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعداللّٰہ الحسنیٰ واللّٰہ بما تعملون خبیر ○ (سورۂ حدید: آیت ۹۔۱۰)

جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور (یوں تو) خدا نے نیکی اور ثواب کا وعدہ تو سب سے کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔"

## بعثت محمدؐ انسان کے لئے لطف وکرم خداوندی ہے

وما لکم لاتومنون باللّٰہ والرّسول یدعو کم لتومنوا بربّکم

اے گروہ مومنین ہمارا رسولؐ اتنا تمہیں دعوت دیتا ہے کہ آجاؤ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ ہم نے بار بار عرض کیا ایمان یعنی عقیدہ، اطاعت نفسانی خواہشات سے دوری اختیار کرنا اور اپنے پروردگار کی طرف مائل ہونا۔

الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لاتعبدوا الشّیطان انّہ لکم عدو مبین
(سورۂ یٰسین ۳۶: آیت ۶۰)

ترجمہ: اے بنی آدمؑ کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ یقیناً تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

کیا ہم نے تم سے عہد نہیں لیا تھا تم نے کہا تھا "القرآن کتابی" قرآن میری کتاب ہے یہ عہد ہی تو ہے یعنی میں اپنے قرآن کا فرمانبردار



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوں۔" ھوالّذی ینزل علی عبدہ آیات بینات "خدا وہ ہے جس نے اپنے بندے (پیغمبر مکرمؐ) پر اپنی رحمت اور مہربانی سے (بعد میں فرماتا ہے "الروف الرحیم" خدا اپنے بندے پر بڑا مہربان اور رحیم ہے) وہ عظیم نور جو عرش پر موجود تھا عالم بالا سے دنیا میں نازل کیا اور اسے زمین پر اتارا یعنی سب سے پہلے، عقل کل، ہادی سبل، محمد مصطفیٰؐ کو جن سے بڑھ کر کوئی پیغامبر نہیں ہوسکتا اپنے بندوں پر مہربانی کی اور اپنی عنایت خاص اور رحمت و مہربانی سے انسان کو کمال تک پہنچانے کے لئے بزرگ ترین واول ترین ہستی کو وجود عبد مطلق و خالص بخشا اور اپنے بندوں میں مبعوث فرمایا پھر حضرت محمدؐ نے خدا کی آیات کو ان تک پہنچایا (آیات یعنی نشانیاں) وہ آیات جو خدا کی معرفت کے بارے میں ہیں شرعی احکام کے بارے میں ہیں اور دینی معارف کے بارے میں ہیں اور مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں جس میں آفاق کی نشانیوں کا بھی ذکر ہے اور انسان کے اپنے نفس میں موجود نشانیوں کا ذکر ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(سورۂ فصلت ۴۱: آیت ۵۳)

## مٹی سے خلق کیا ہے اور مٹی ہی میں واپس جانا ہے

اگر ہم مثال دیں گے تو دوسرے موضوعات کی طرف چلے جائیں گے اور اپنے اصلی مطلب سے دور ہوجائیں گے صرف اشارہ کرتے ہوئے گذر جائیں گے مثال کے طور پر پروردگار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے کہ اس نے ہمیں خاک سے خلق فرمایا۔

ومن آیاته ان خلقکم من تراب (سورۂ روم ۳۰: آیت ۲۰)

اور اس (خدا) کی آیت میں سے ہے کہ (اس نے) تم سب کو
مٹی سے خلق کیا ہے۔

اور اس عجیب ہستی (انسان) کو خلق فرمایا ہر فرد اپنی اصل کی طرف پلٹایا جائے گا۔ "منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخری" اُس نے ہمیں اس مٹی سے اٹھایا اور بعد میں بھی ہم اسی خاک کا پیوند ہو جائیں گے اور قیامت کے روز بھی اسی مٹی سے ہمیں اٹھایا جائے گا وہ نشانیاں جن کا خدا ذکر فرماتا ہے "آیات بینات" اور یہ واضح اور روشن نشانیاں اس لئے ہیں کہ تم اس ذات پر ایمان لے آؤ جس نے تمہیں ایک مٹھی بھر خاک سے اس منزل تک پہنچایا ہے۔

ای همه هستی از تو پیدا شده
اے وہ ذات کہ جس نے تمام ہستی کو پیدا کیا
خاك ضعیف از تو توانا شده
اور ایک کمزور مٹی کو توانائی بخشی

## نیند خدا کی عجیب نشانیوں میں سے ہے

ومن آیاته منامکم باللیل والنهار

(سورہ روم ۳۰: آیت ۲۳)

"اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تمہاری رات اور دن کی نیند ہے۔"



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کی آیات بینہ میں سے ایک نیند ہے۔ آپ دن رات کتنا سوتے ہیں اور بیدار ہوتے ہیں عام طور پر لوگ ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں سوتے ہیں یہ خواب اور بیداری کس کی طرف سے ہے؟ کیا یہ آپ کے ہاتھ میں ہے؟ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو کوئی کام ہوتا ہے اور پھر بھی اس پر نیند غالب آجاتی ہے یہ اس لئے ہے کہ انسان اپنی عاجزی کو درک کرلے کہ وہ کتنا مجبور ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔

حضرت لقمان حکیم نے اس بارے میں بڑی حکمت آمیز بات بیان فرمائی ہے: مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو بعد از موت دوبارہ زندگی اور اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے اور اس حشر اور نشر پر یقین نہیں رکھتا حالانکہ وہ روزانہ ایک مرتبہ رات اور دن کو جیتا اور مرتا ہے۔ "النوم اخ الموت" (نیند موت کا بھائی ہے) کیا نیند موت کے علاوہ کوئی چیز ہے؟ صرف فرق یہ ہے کہ موت ہمیشہ کی نیند ہے اس میں انسان بیدار نہیں ہوتا سانس نہیں لیتا لیکن نیند ایک ایسی ناقص اور عارضی موت ہے جس میں انسان سانس لیتا رہتا ہے اس کا بدن حرکت کرتا رہتا ہے وہ اپنے بدن کے امور کو انجام دیتا رہتا ہے۔

رسول اللہؐ جب رات کو سوتے تھے اور نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اپنا سر سجدہ میں رکھ کر عرض کرتے تھے "الحمد اللہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ البعث والنشور"۔ اس خدا کا شکر ہے جو مجھے روز مارتا ہے اور اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے بعد دوبارہ زندہ کرتا ہے۔(مفاتیح الجنان حاشیہ آداب نیند و بیداری)

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نیند کے بعد دوبارہ بیدار نہیں ہو پاتے سوتے سوتے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا (سورۂ زمر۳۹: آیت۴۲)

ترجمہ: خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرتے (ان کی روحیں) ان کی نیند میں کھینچ لی جاتی ہیں

## تمام نعمات آیات خداوندی ہیں

اس خدا پر ایمان رکھو جس نے تمہاری لئے جوڑا پیدا کیا مرد اور عورت دونوں خدا کی آیات ہیں اور نعمت وقدرت خدا کی نشانی ہیں انسان تنہا زندگی نہیں گذار سکتا وحشت، اضطراب اور پریشانی سے دوچار ہوتا ہے اسے سکون اور سہارا چاہئے عورت مرد کے لئے باعث سکون ہوتی ہے۔

## خدا تم کو تاریکی سے روشنی کی طرف کھینچ کر لاتا ہے

"ھو الذی ینزل علی عبدہ آیات بینات" وہ خدا ہے جس نے قرآن میں آیات بینات نازل فرمائیں واضح اور روشن نشانیاں جو توحید، قیامت، اور اسماء وصفات خداوندی کو واضح کرنے والی ہیں۔

لیخرجکم من الظلمات الی النور۔تا کہ وہ تمہیں جہالت کی تاریکی اور لاعلمی سے باہر نکال لائے علم کی روشنی، ایمان کی روشنی اور خداشناسی کے نور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کی طرف ان اللہ بکم لرؤف رحیم. خداوند کریم تم پر بڑا مہربان ہے یہ اس کی مہربانی ہی ہے کہ اس نے واضح آیات نازل فرمائیں تا کہ انسان اپنے پروردگار کی معرفت حاصل کر سکے۔

اور اس نے دوسرے حصے میں احکام سے متعلق آیات و بینات نازل فرمائیں جس میں پروردگار عالم نے اپنے احکام مقرر فرمائے ہیں جن پر عمل کرنا واجب قرار دیا تا کہ آپ ان پر عمل کر کے تقویٰ کی روشنی حاصل کر لیں اور آخرت، صراط، قیامت اور محشر کے اندھیرے نے جو گناہ کے نتیجہ کے عیوض انسان اپنے لئے کماتا ہے، اپنے آپ کو اس اندھیرے سے بچائے اور نور کی طرف آ جائے۔ یخرجکم من الظلمات الی النور وہ تم سے فرماتا ہے کہ اے انسان زنا حرام ہے تا کہ تمہیں تاریکی سے نجات دلائے وہ فرماتا ہے: ایھا الناس شراب، جوا، فتنہ وفساد، جھوٹ، غیبت، تہمت، سودخوری یہ سب حرام ہے یخرجکم من الظلمات الی النو ولہذا ہم نے تمہارے لئے روشن نشانیاں نازل کر دیں تا کہ تم اپنے خدا پر ایمان لے آؤ اور خدا کے بندے بن جاؤ اس کی پناہ میں آ جاؤ دنیا کا چکر چھوڑ کر آخرت کی طرف گردش کرو۔

## خدا کی راہ میں خرچ کیوں نہیں کرتے؟

پھر فرماتا ہے مالکم ان لا تنفقوا فی سبیل اللہ اے مسلمانوں تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اتنے بخیل ہو پیسے خرچ نہیں کرتے خدا کی راہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں خرچ کرنے سے کتراتے ہو اس نے ایمان اور معرفت کا اس قدر شوق دلایا جس کالازمہ ایمان ہے اگر انسان خدا کو پہچان کر اس پر پختہ ایمان لے آئے تو وہ اپنی جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا چہ جائے کہ مال اس کی راہ میں خرچ کرنے سے کترائے۔ اپنے خدا کی معرفت رکھنے والا اپنی جان دینے پر تیار ہو جاتا ہے مال اس کے نزدیک کیا حیثیت رکھتا ہے اگر کوئی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے گریز کرتا ہے تو یقیناً وہ ایمان نہیں رکھتا وہ اپنے پروردگار کی طرف مائل نہیں ہے اس کا خدا اس کا مال ہے اس کا ایمان اس کی خواہشات نفسانی ہیں جس کی وجہ سے وہ راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔ و مالکم ان لاتنفقوا فی سبیل اللہ تم انفاق کیوں نہیں کرتے تم نے اپنی مال کو سینے سے لگایا ہوا ہے ایک شخص ایک روپیہ بھی راہ خدا میں بخشنے کے لئے تیار نہیں اور اپنے قرض کو ادا کرنے کے لئے بخشش کا طلب گار ہے درگذر کا طالب ہے انسان کو ظلم کا بار سر پر نہیں اٹھانا چاہئے۔ عفوو درگذر بھی صدقہ ہے تم راہ خدا میں خرچ کرو چاہے جو بھی طلب گار ہو تم اسے خدا کے خاطر عطاء کرو۔

## جناب مفضل کا دو افراد میں صلح کرانا

جناب مفضل ایک دن بازار کوفہ سے گذر رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا دو محبان اہلبیتؑ کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا جناب مفضل (جو امام جعفر صادقؑ کے جلیل القدر صحابی تھے) ان کے قریب گئے اور ان دونوں سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تنازع کی وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے وراثت کے بارے میں جھگڑا ہو رہا تھا اور چار سو درہم اس سے طلب کر رہا تھا جناب مفضل دونوں کو اپنے گھر لے گئے اور ان میں سے جو چار سو درہم کا دعویدار تھا اسے دے دیئے اور ان دونوں کو آپس میں گلے ملنے کے لئے کہا اور ان کو رخصت کرتے وقت فرمایا جان لو کہ یہ رقم جو میں نے تمہیں دی ہے میری نہیں ہے میرے مولا امام جعفر صادقؑ کی ہے جنہوں نے مجھے اختیار دے رکھا ہے کہ تم دو افراد میں صلح کی غرض سے یہ پیسے خرچ کر سکتے ہو۔ (بحار الانوار جلد ۱۱)

انسان کس بات پر جھگڑا کرتا ہے؟ اس کی زندگی کب تک وفا کرے گی یہ مال اس کے کسی کام کا نہیں ہے کیوں انسان مال دنیا کے لئے اس قدر جنگ و جدال کرتا ہے (بقول حضرت علیؑ کے اگر تمہارا یہ مال رہ بھی جائے تو تم اس کے لئے باقی نہیں رہو گے۔ مترجم) تمہیں تو آخرت کی فکر کرنا چاہئے پروردگار، قرآن کریم میں انسان کو آخرت کی طرف متوجہ کر رہا ہے کون ہے جو فکر آخرت میں غرق ہے؟ راہ خدا میں خرچ کیوں نہیں کرتے اپنے نفس کی خواہشات میں اتنی سرگرمی دکھاتے ہو اور نیک کاموں میں کتنی سستی دکھاتے ہو۔ اپنے عارضی دنیاوی گھر کو تم نے کتنی زیب و زینت کے ساتھ آراستہ کر رکھا ہے۔ گھر کتنا خوبصورت بہترین قالین پردے اور خوبصورت باغیچہ لیکن آخرت کا گھر جہاں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے تم نے کتنا ویران کر رکھا ہے خدا کے نام پر کار خیر سے تعمیر ہونے والے گھر سے تم نے کتنی غفلت اور لاپرواہی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے کام لیا ہے۔

## صرف ذات خدا باقی رہنے والی ہے

تم کیوں خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو وللہ میراث السموات والارض وہ تمہیں خوب جھنجوڑ کر کہہ رہا ہے جان لو کہ تمام اشیاء کا وارث خدا ہے زمین اور آسمان کا ورثہ خدا کا ہے یعنی سب کچھ فنا ہو جائے گا آخر میں اسی کی ذات باقی رہنے والی ہے۔

اندر دو جہان خدائی میماند و بس

باقی همه کل من علیها فان

یعنی اس دو جہاں میں صرف خدا باقی رہ جائے گا اور بس اور جو کچھ اس روئے زمین پر ہے وہ فنا ہو جائے گا۔

ان تمام چیزوں کا وارث خدا ہے پس آؤ اور اپنی زندگی میں اپنے اختیار اور ارادہ سے اپنے دار الآخرت کے لئے اعمال اور آگے بھیج دو تا کہ وہ مال آخرت میں تمہارے لئے ذخیرہ قرار پائے خدا فرماتا ہے اے مسلمانوں میں تم سب کا وارث ہوں تم اپنے ہاتھوں سے اس کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ کر دو تا کہ میں وہی مال تمہارے لئے آخرت میں ذخیرہ کر کے رکھ لوں جو بعد میں تمہارے کام آئے و اللہ میراث السموات والارض اور اس کے بعد اخلاص کے باب کو بیان کر رہا ہے یہ نکتہ تمام افراد کے لئے جاننا بے حد ضروری ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## اخلاص انفاق کی بنیادی شرط ہے

خدا کی راہ میں انفاق کے لئے پہلی شرط اخلاص ہے چاہے ایک روپیہ ہو چاہے دس لاکھ روپے ہوں اگر انسان راہ خدا میں انفاق کرنا چاہتا ہے تو کوئی اور چیز اس کے پیش نظر نہیں ہونا چاہئے خالص اللہ کے لئے خرچ کرے صرف اس کی محبت اور خوشنودی کی خاطر اپنا مال خرچ کرے اس کے پیش نظر اپنے تمام سرمائے سے زیادہ عزیز خدا کی ذات ہونی چاہئے ایک شخص اگر اپنی تعریف اور خودنمائی کی خاطر اپنا مال خرچ کرتا ہے تو اس سے زیادہ پست بات اور کیا ہو سکتی ہے خدا بہت عظیم اور بلند تر ہے اس کے اس انفاق سے کوئی فائدہ نہیں خدا کے ہاں ایسی ریاکاری قابل قبول نہیں بلکہ خدا کی بارگاہ میں گناہگار سمجھا جائے گا کیوں کہ اس نے ریاکاری کی ہے اگر انسان ریا کی خاطر مسجد، امام بارگاہ، ہسپتال دینی مدرسہ کے لئے مال خرچ کرتا ہے تو اس کا اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا ہاں اگر خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے تو یہ بہت خوش نصیبی کی بات ہے۔

## مسجد کی تعمیر اپنے لئے یا خدا کے لئے

بہلول اور ہارون کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ بہلول ایک مقام سے گذر رہے تھے ہارون بغداد میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرا رہا تھا اور اس کا معائنہ کر رہا تھا کہ بہلول نے آواز دے کر پوچھا اے ہارون کیا کر رہا ہے وہ کہنے لگا خانہ خدا بنا رہا ہوں۔ بہلول نے کہا کہ یہ مسجد تو اللہ کے لئے بنا رہا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے؟! کہنے لگا ہاں! بہلول نے کہا اگر ایسا ہے تو اپنے کارندوں کو حکم دے کہ وہ مسجد کے صدر دروازے پر ''مسجدِ بہلول'' لکھ دیں۔ ہارون کہنے لگا بے وقوف پیسے میں خرچ کروں اور نام تمہارا لکھوں! بہلول کہنے لگا احمق تو ہے یا میں؟ تو اپنے لئے مسجد تعمیر کر رہا ہے اور نام اللہ کا لکھوا رہا ہے (یعنی اپنے نام و نمود کی خاطر خانہ خدا تعمیر کر رہا ہے اور نام اللہ کا استعمال کر رہا ہے)۔

## تنگدستی میں انفاق کرنا اخلاص سے نزدیک تر ہے

اس تمہید کو جاننے کے بعد یہ بات جان لینا چاہئے کہ تنگدستی اور پریشانی کی حالت میں راہ خدا میں خرچ کرنا اخلاص سے زیادہ قریب ہے اگر کوئی اپنا مال پریشانی کے دوران خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو یہی حقیقی اخلاص ہے خوشحالی میں انفاق کرنے سے خلوص کا پتہ نہیں چل پاتا تنگی اور پریشانی میں خلوص کی ایک مثال عرض کرتا چلوں۔

جناب امیر المومنینؑ گھر میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا کہ جناب فاطمہؑ کسی سوچ میں غرق ہیں آپؑ نے حسنؑ اور حسینؑ کے حال پوچھے تو جناب فاطمہؑ نے فرمایا دونوں شہزادے بھوکے ہیں (امیر المومنینؑ مدینے سے باہر گئے ہوئے تھے گھر کے بارے میں ان کو علم نہیں تھا) فرمایا تین دن سے بچوں نے کچھ نہیں کھایا۔ حضرت علیؑ فوراً عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس گئے اور فرمایا مجھے ایک دینار قرض چاہیے عبدالرحمٰن نے کہا مولا آپ قرض کے عنوان سے کیوں لے رہے ہیں ایسے ہی لے لیں آپؑ نے فرمایا ہرگز نہیں اور قرض



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حسنہ کے عنوان سے مولا نے ایک دینار (ایک مثقال سونا) عبدالرحمٰن سے لیا تا کہ جناب فاطمہؑ اور حسنینؑ کے لئے کھانے کا بندوبست کریں جب آپ تشریف لے جارہے تھے تو آپ نے دیکھا جناب مقدادؓ راستے میں کھڑے ہوئے ہیں اس حالت میں کہ زمین اور آسمان سے گرمی نکل رہی تھی اور سورج کی تپش نے زمین کو اور جھلسا دیا تھا امیرالمومنینؑ نے ان سے حال پوچھا اور فرمایا تم اس سخت گرمی میں یہاں کیا کر رہے ہو؟ مقدادؓ حقیقت بیان کرنے میں شرم محسوس کرنے لگے اور انہوں نے مولا کو جواب دینے میں گریز کیا مولا نے پھر ان سے پوچھا دوسری بار بھی وہ عزت نفس کی وجہ سے اپنی حقیقت بیان نہ کر سکے۔ مولاؑ نے جب تیسری بار اصرار کیا تو مقداد مجبور ہو کر کہنے لگے مولاؑ اپنے بچوں کی بھوک اور پیاس سے بلند ہونے والی نالہ و فریاد کی آوازیں مجھ سے سنی نہیں گئیں ناچار میں بے چین ہو کر اس گرمی کی تپش میں باہر کھڑا ہوں۔

جب مقدادؓ کا یہ حال سنا تو حضرتؑ گریہ فرمانے لگے اے مقدادؓ میرے گھر میں بھی یہی حال ہے میں بھی ایک دینار قرض لے کر آرہا تھا لیکن میں تم کو اپنے سے زیادہ مستحق سمجھتا ہوں یہ دینار لو اور جاؤ اپنے بچوں کو بھوک سے نجات دلاؤ۔ حضرتؑ مسجد تشریف لے گئے ظہر و عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد بھی اپنے گھر نہیں گئے نماز مغرب کے بعد جب وحیٔ الٰہی کے ذریعے پیغمبرؐ خدا جناب سیدہؑ کے گھر کے حالات سے مطلع ہوئے تو آپ نے مولا علیؑ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کی طرف رخ کیا اور فرمایا اے علیؑ کیوں نہ آج رات کا کھانا میں تمہارے گھر تناول کروں۔ حضرت علیؑ کو منع کرتے ہوئے شرم آئی دونوں ایک ساتھ خانۂ سیدہ میں تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا جیسے ہی نماز مغرب سے فارغ ہو کر پلٹیں تو دیکھا ایک خوان ہے جس میں بہترین گرم کھانا رکھا ہوا ہے آپؑ نے وہ کھانا اٹھایا اور پیغمبرؐ اور علیؑ کے سامنے لے جا کر رکھ دیا۔ رسولؐ نے جناب فاطمہؑ سے پوچھا بیٹی یہ کھانا کہاں سے آیا کہ آج تک میں نے ایسے رنگ کا کھانا کبھی نہ دیکھا اور نہ اتنا پاکیزہ کھانا میں نے کبھی کھایا پھر آپؐ نے علیؑ کے شانے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اے علیؑ یہ خوراک تمہارے دینار کا عوض ہے (جو مقداد کو دیا تھا) (بحارالانوار جلد ۹) (یہ جنتی خوراک مولا علیؑ کے انفاق کا عوض تھا جو انہوں نے راہ خدا میں کیا تھا)۔

جناب مقدادؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں جو صدر اسلام کے چوتھے مرد اسلام ہیں اوّل سلمانؓ، دوم ابوذرؓ سوم عمارؓ اور چہارم مقدادؓ اور بعض روایات کے مطابق جناب مقدادؓ ان تمام اصحاب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے امامؑ فرماتے ہیں ان کا دل فولاد کی مانند تھا ان کی قبر شام میں ہے۔ اگر کوئی صحیح ایمان رکھتا ہے وہ ان روایت کو سن کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس کے دل میں بھی شوق پیدا ہوگا کہ راہ خدا میں انفاق کرے۔

## قرض، صدقے سے زیادہ افضل ہے

امامؑ نے فرمایا قرض حسنہ کے اٹھارہ ثواب ہیں اور صدقے کے دس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ثواب ہیں یعنی کوئی عزت دار شخص آپ کے پاس آئے اور آپ سے کہے کہ مجھے سو روپے قرض چاہئے اگر آپ اس کو جانتے ہوں گے کہ یہ ایک معزز شخص ہے تو آپ اس کو سو روپے بطور قرض دے دیں گے ایک غریب مستحق شخص آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو بھی سو روپے صدقے کے عنوان سے دے دیئے۔ شرع اسلام میں وہ صدقہ جو آپ واپس بھی نہیں لے رہے ہیں اسکا ثواب دس گنا ہے اور وہ رقم جو آپ نے بطور قرض دی ہے اور آپ کو واپس بھی مل جائے گی اس کا ثواب اٹھارہ گنا ہے اور اس کا راز خود روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ وہ افراد عام طور پر لیتے ہیں جن کی کوئی خاص عزت نہیں ہوتی اور قرض وہ شخص لیتا ہے جو عزت نفس کا مالک ہوتا ہے۔ جس کو آپ نے صدقہ دیا ایک بھوکے کا پیٹ بھرا بہت اچھا اور نیک کام کیا اور جس کو آپ نے قرض دیا اس کی عزت آپ نے محفوظ رکھی یہ زیادہ افضل اور احسن عمل ہے۔

## جنت میں گھر اور اس کی چار دیواری

جبل عامل (لبنان کے جنوب میں واقع ہے) کے ایک نیک اور شریف بزرگ مومن ہر سال امام جعفر صادقؑ کی زیارت کو مدینے آیا کرتے تھے اور مدتوں امامؑ کی خدمت میں رہتے تھے اور امامؑ کے علوم سے کسب فیض کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک روز سوچا کہ میں ہر سال امامؑ کے لئے باعث زحمت بنتا ہوں جب کہ میں خود صاحب حیثیت ہوں کیوں نہ اپنے لئے مدینے میں ایک گھر بنوالوں چنانچہ یہ سوچ کر انہوں نے امام صادقؑ کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دس یا بارہ ہزار درہم دیئے اور کہا مولاؑ میں چاہتا ہوں کہ مزید آپؑ کو زحمت میں نہ ڈالوں میرے لئے مدینے میں ایک مکان خرید فرما دیجئے تاکہ جب میں آپؑ کی زیارت کے لئے مدینے آؤں میں اپنے گھر میں قیام کروں اور آپؑ کو زحمت نہ دوں امامؑ نے کچھ سوچ کر اسکے پیسے لے لئے لہٰذا جب وہ بزرگ اپنے وطن واپس لوٹ گئے امامؑ اپنے شیعوں کو اچھی طرح پہچانتے تھے لہٰذا امامؑ نے ان بزرگ سے پوچھے بغیر وہ بارہ ہزار درہم مدینے کے مستحق سادات میں تقسیم کر دیتے جب وہ بزرگ دوبارہ مدینے آئے تو امامؑ سے عرض کی مولا کیا آپ نے میرے لئے کوئی مکان خریدہ؟ امامؑ نے فرمایا ہاں میں نے اس مکان کی دستاویز بھی تیار کر کے رکھی ہوئی ہے۔ ان بزرگ نے وہ دستاویز لی تا کہ اپنے نئے گھر جائیں جب اس دستاویز کو پڑھنا شروع کیا تو اس میں درج تھا" جعفر بن محمدؑ کی طرف سے جبل عامل کے رہنے والے فلاں شخص کو فروخت کیا گیا مکان جو جنت میں واقع ہے ایسا مکان جسے نہ فنا و زوال ہے اور نہ کوئی شے اسے خراب کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کے مالک کو بے دخل کیا جائے گا اس مکان کی چار دیواری ہے جس کی ایک حد میرے جد بزرگوار محمد مصطفیٰؐ کے گھر سے متصل ہے دوسری دیوار میرے جد علی مرتضیٰؑ کے گھر کی دیوار سے ملی ہوئی ہے اور تیسری حد امام حسنؑ کے گھر کے ساتھ ہے اور چوتھی حد امام حسینؑ کے مکان سے متصل ہے آخر میں امامؑ نے اپنے دستخط کئے ہوئے تھے وہ بزرگ اس قدر خوش ہوئے امامؑ کو دعائیں دیں کیوں کہ یہ کوئی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

معمولی معاملہ نہیں تھا بلکہ ایک عظیم دستاویز تھی۔ امامؑ یہ بھی جانتے تھے کہ ان بزرگ کی عمر کا یہ آخری سال ہے چنانچہ جب وہ بزرگ اپنے وطن سے واپس پہنچے تو بیمار پڑ گئے اسی بیماری کی حالت میں انہوں نے وصیت کی کہ اس دستاویز کو میرے کفن میں رکھ دینا چنانچہ ان کی وفات کے بعد ایسا ہی کیا گیا دفن کے دوسرے روز جب مرحوم کے لواحقین قبر پر فاتحہ پڑھنے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی دستاویز چند سطروں کے اضافے کے ساتھ قبر کے اوپر موجود ہے جس پر لکھا تھا "قد وفی لی جعفرؑ" امام جعفرؑ نے میرے ساتھ وفا کی کیوں کہ امامؑ جنت میں اس مرحوم کے مکان کے ضامن تھے لہذا انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ (بحار الانوار حالات امام صادقؑ)

اپنے پروردگار کے ساتھ معاملہ اور کاروبار کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ اس کی دنیا بھی بہتر ہو جاتی ہے قرآن میں بھی موجود ہے "وھو نخلفه" پروردگار اسی دنیا میں نیکی کا بدلہ دے دیتا ہے اور وہ چیز جو تم نے راہ خدا میں دی آخرت کے اجر کے علاوہ اس سے بہتر چیز تمہیں لوٹا دی جائے گی اور روایت میں ہے کہ اپنے بیمار کی شفایابی کے لئے صدقہ نکالا کرو "داؤ و مرضاکم بالصدقه" اپنے مریض کا صدقے کے ذریعے مداوا کرو۔ میں آپ کو یہاں ایک معجزہ سناتا چلوں آپ کی سستی بھی دور ہو جائے اور میرا مطلب بھی روشن ہو جائے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## علیؑ دینے والے کو لوٹا دیتے ہیں

آیت اللہ علی ابن جوزی اور دیگر علماء دور حاضر کے نقل فرماتے ہیں کہ کوفہ میں ابو جعفر نام کا ایک تاجر رہا کرتا تھا اس کی خاصیت یہ تھی وہ سال بھر روزانہ جو بھی غریب سید اس کے پاس کوئی چیز لینے آتا یا ضرورت کے لئے آتا تو وہ اس کو دے دیتا اور حضرت علیؑ کے نام سے رجسٹر میں درج کر لیتا اور سال کے آخر میں اپنے نکالے ہوئے خمس سے حساب کر لیتا کیوں کہ وہ اچھے اخلاق و کردار کا مالک تھا سادات زیادہ تعداد میں اسی کی طرف رجوع کرتے تھے اتفاق ایسا ہوا کہ ابو جعفر کوفی کسی وجہ سے دیوالیہ ہو گیا جس کے سبب غربت نے اسے مکمل طور پر گھیر لیا اور وہ پائی پائی کو محتاج ہو گیا اور اپنے گھر میں محدود ہو کر رہ گیا وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے پرانے رجسٹر کو دیکھتا رہتا اور اپنے مقروض افراد کو تلاش کرتا جو مر چکے ہوتے ان کا نام کاٹ دیتا اور جو مل جاتا اس سے اپنی حالت بیان کر کے اپنے قرض کا تقاضا کرتا اور وہ مقروض اسے قرض لوٹا دیتا اسی طرح اس کی گذر اوقات ہوتی رہی۔ ایک روز وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ادھر سے ایک ناصبی گذرا اور کہنے لگا اب جب کہ تمہارا سارا سرمایہ ختم ہو گیا تم اپنے سب سے بڑے قرضدار (علیؑ) سے تقاضا کیوں نہیں کرتے وہ اس کا مذاق اڑانے لگا اس تاجر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ غم و غصہ کی حالت میں وہاں سے اٹھا اور گھر میں آ کر رونے لگا یہاں تک کہ گریہ کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی عالم خواب


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں کیا دیکھتا ہے کہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیؐ، امام حسنؑ، امام حسینؑ تشریف فرما ہیں آنحضرتؐ نے حسنینؑ کی طرف رخ کر کے پوچھا تمہارے والد علیؑ کہاں ہیں اتنے میں حضرت علیؑ حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا اے علیؑ تم اپنا قرض کیوں نہیں اتارتے حضرت نے عرض کی یارسول اللہؐ ابھی لایا ہوں حضرتؑ نے اس تاجر سے فرمایا اپنا ہاتھ آگے بڑھاؤ ایک اشرفیوں سے بھری تھیلی اس کے ہاتھ میں رکھ دی اور فرمایا تمہاری آخرت بھی محفوظ ہے پھر وہ تاجر نیند سے بیدار ہو گیا اس نے دیکھا وہ تھیلی اس کے پہلو میں رکھی ہے اس نے تھیلی کو اندھیرے میں ٹٹولا اور محسوس کیا کہ تھیلی اشرفیوں سے بھری ہوئی ہے اس نے اپنی زوجہ سے چراغ منگوایا جب تھیلی کھول کر دیکھی تو اس میں سونے کی اشرفیاں بھری ہوئی تھیں اس کی زوجہ کو یقین نہیں آیا تاجر نے کہا یہ میرے مولا علیؑ کی عطاء ہے اگر تم یہ جاننا چاہتی ہو کہ میں درست کہہ رہا ہوں میرے حساب کا رجسٹر لے آؤ اس میں میں نے مولا علیؑ کے قرض کا حساب لکھا ہوا ہے اس نے تمام حساب کو جمع کیا اور ان اشرفیوں کو گنا تو نہ ایک درہم زیادہ تھا اور نہ کم جو قرض میں نے علیؑ کے نام لکھا ہوا تھا وہ پورا تھا۔

میں عرض کروں گا کہ اگر دنیا میں آپ کو بدلہ نہ ملا تو یہ بھی آپ کے حق میں بہتر ہے (مثال کے طور پر آپ کی زندگی تھوڑی ہے آپ کو دنیا میں عیوض نہ مل سکا) خدا کی راہ میں مشکل حالات میں خرچ کریں اور وہ بھی اخلاص کے ساتھ وہ مومن کے لئے باعث سعادت ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

"ولا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل"

یعنی جولوگ کشادگی سے پہلے یا بعد میں اپنا حق ادا کرتے ہیں دونوں حالتوں میں خدا ان کو اجر عطا کرے گا لیکن وہ شخص جس کے پاس ایک روٹی ہے وہ بہتر ہے یا وہ جس کے پاس کئی روٹیاں ہیں وہ ایک راہ خدا میں دے دے وہ شخص زیادہ بہتر ہے جس کے پاس ایک ہی روٹی ہے اور وہ راہ خدا میں انفاق کر دے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۱۷

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاعفہ لہ ولہ اجر کریم

(سورہ حدید)

ترجمہ: "کون ایسا ہے جو خدا کو خالص نیت سے قرض حسنہ دے۔ خدا اس کے لئے (جزا) کو دگنا کردے اور اس کے لئے بہت معزز صلہ (جنت) تو ہے۔"

### خدا کے مال سے خدا کو قرض دو

کون ہے جو خدا کو قرض دے؟ بہت مشکل کام ہے خدا خود فرماتا ہے اے بندے میرے ہی مال سے مجھے قرض دے تاکہ میں تجھے کئی گنا زیادہ عطا کروں یہ خدا کا کرم نہیں تو اور کیا ہے۔ اس بندے کے لئے کتنا باعث شرم ہے جو بخل سے کام لیتا ہے اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کتراتا ہے بڑے ہی افسوس کا مقام ہے آج میں آپ کو خدا کو قرض دینے سے متعلق بیان کروں گا کہ خدا کو قرض دینے کا مطلب کیا ہے؟ ضمنی طور پر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عرض کروں کہ معمولی چیز خدا کی راہ میں ہرگز نہ دیں۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

(سورہ آل عمران: آیت ۸۶)

یعنی تم ہرگز نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ چیز خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو جو خود اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

## خدا کا یہ عظیم کارخانہ قدرت

علمِ ہیت ستارہ شناسی، فلک شناسی یہ بہت اہم علم ہے جو پروردگار عالم کی معرفت میں معاون ثابت ہوتا ہے بقول شیخ الرئیس ابوعلی سینا "من لم یعرف الھیہ و التشریح فھو عنین فی المعرفۃ" جو شخص علم ھیت و تشریح نہیں جانتا، جو شخص اپنے بدن کی عمارت سے بے خبر ہے وہ معرفت خداوندی میں کمزور اور ضعیف ہے وہ شخص صحیح خداشناس نہیں ہے۔ "یامن فی السماء عظمہ" اگر آپ چاہتے ہیں کہ عظمتِ الٰہی کو سمجھیں تو آپ کو چاہئے کہ جدید علم ہیت سے آگاہی حاصل کریں پرانے زمانے میں یہ کہا جاتا تھا کہ یہ عالم تو سیاروں تک منحصر ہے اب جدید دور میں دیکھیں سائنس نے کہاں تک ترقی کی ہے ہر سال ایک سے ایک طاقت ور بڑی دوربینیں نصب کر کے مختلف اور نئے نئے انکشافات سامنے آرہے ہیں۔

## اس عالم میں کروڑوں کہکشائیں موجود ہیں

اب تک اس ٹیلی اسکوپ کے ذریعے عجیب وغریب چیزیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دریافت کی ہیں اس کے باوجود یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ ہمارے انکشافات بہت زیادہ ہیں لیکن اس کی نسبت ہماری تحقیق محدود ہے ان چیزوں کا ادراک ہماری سمجھ سے باہر ہے ان انکشافات کی نسبت ہم عشر عشیر بھی سمجھ نہیں پاتے ہیں مثلاً کہکشاں ہی کو لے لیں یہ ستارے کے مجموعے کا نام ہے جو ایک دوسرے کے قریب ہیں مجری سے مراد جاری پانی یعنی وہ سفید پانی جو سیاہ زمین پر بہتا ہے فارس میں ہم جسے کہکشاں کہتے ہیں یہ کاہ کشاں کا مخفف ہے جب بھوسے کو دیہات سے ٹرکوں پر لاد کر لایا جاتا ہے تو راستے میں اس کے ذرات اڑتے ہیں اور سیاہ سر پر باریک ستاروں کی مانند نظر آتے ہیں جن کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے یہ دیکھنے میں تو ایک دوسرے کے نزدیک نظر آتے ہیں مگر ان کے درمیان فاصلہ کتنا ہے یہ خدا ہی جانتا ہے جب انسان دور سے دیکھتا ہے تو اسے بھوسے کا مجموعہ نظر آتا ہے اسی وجہ سے اسے کہکشاں کہتے ہیں۔

ہر کہکشاں میں لاکھوں ستارے موجود ہیں ہماری کہکشاں میں ایک سو پچاس ملین ستارے موجود ہیں اور یہ اب تک ٹیلی اسکوپ کے ذریعے دریافت ہوئے ہیں اور ایسی دو ہزار کہکشائیں دریافت ہو چکی ہیں ہوسکتا ہے یہ تعداد پانچ سو ملین تک پہنچ جائے فی الحال دو ہزار کہکشاؤں کا انکشاف ہوا ہے ہر کہکشاں میں لاکھوں ستارے موجود ہیں ان کہکشاؤں میں ایک کہکشاں ہماری ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اور یہ سورج جو ہمیں دکھائی دیتا ہے ایک معتدل کرہ ہے دوسرے کرات کی نسبت نہ زیادہ بڑا ہے نہ زیادہ چھوٹا ہے لیکن قدیمی ہونے کی وجہ سے یہ کمزور اور پیلا دکھائی دیتا ہے کہتے ہیں کہ سورج بوڑھا ہے۔

اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت

(سورۂ تکویر۸۱: آیت ۱،۲)

قیامت نزدیک ہے سورج کی روشنی مدھم ہوتی جارہی ہے قریب ہے کہ زمین کی حرکت ماند پڑ جائے یہ کرہ زمین بھی اسی دورافتادہ نظام شمسی کا حصہ ہے اور اس نظام شمسی میں ایک سو پچاس ملین کہکشاؤں میں سے ایک ہے۔

## پروردگار کا تمام عالم ہستی کو رزق فراہم کرنا

ہمارے پروردگار کا جود وسخا دائمی اور لطف وکرم ثابت ہے اور اس کا رزق تمام مخلوق کے لئے جاری وساری ہے اس کی نعمات کے مختلف شعبے ہیں جن میں سے ایک نعمت سورج ہے۔ کہتے ہیں کہ سال بھر میں چار سو پچاس ہزار ملین ٹن اجرام اس کرہ آفتاب سے حرارت اور روشنی میں تبدیل ہوتے ہیں اور اس سورج کی روشنی سے زمین اور دوسرے چند کرے دائمی طور پر استفادہ کررہے ہیں یہ سورج کے خاندان میں سے ہیں ایک اخبار کے مقالہ کا عنوان تھا "دلخرچی خورشید" مجھے اس عنوان پر ہنسی آئی کہ لکھنے والا یہ گمان کررہا ہے کہ سورج اپنے آپ سے پیدا ہوگیا۔ یہ رزق ونعمت کون مہیا کرتا ہے خدائے بزرگ ہے جو سورج کو حرارت اور روشنی بخشنے والا ہے تاکہ اس کے نور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے بندہ بشر استفادہ کر سکے۔ اس کے نور کا ایک حصہ ہے جو سورج کے ذریعے مختصر طور پر نظام شمسی کے کرات کو توانائی فراہم کرتا ہے اور باقی لامحدود فضاؤں کو مہیا کیا جاتا ہے۔

## موجودات زمین کی خوراک زمین سے فراہم کی جاتی ہے

ہر سال کئی ہزار ارب ٹن خوراک درختوں کی جڑوں کو فراہم کی جاتی ہے یہ تمام رزق خدا کی جانب سے ہے اور اس زمین سے مختلف سبزیوں کی شکل میں غذائی مواد حاصل کیا جاتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ سال میں اربوں ٹن سمندروں کا پانی بخارات میں تبدیل ہوتا ہے اس عمل تبخیر کے ذریعے فضا میں بادل وجود میں آتے ہیں پھر بارش برستی ہے جو مردہ زمین کو سیراب کرتا ہے۔ خشک درختوں کو شاداب اور ہرا بھرا بنا دیتی ہے یہ سب انفاق خدا کے بے کراں سمندر کی بدولت ہے۔

سبزی جات اور گھاس پھوس کی شکل میں رزق ہر سال کتنے بچے حیوانات کا چارہ بنتے ہیں اور کتنے پھل پیدا ہوتے ہیں جو ان نباتات کے ذریعے حیوانات کی غذا بنتے ہیں۔

حیوانات میں بھی صرف وہ جانور جو دودھ دیتے ہیں بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ جو ہر سال کروڑوں ٹن دودھ رزق کی صورت میں انسان کو فراہم کیا جاتا ہے. جی ہاں اس میں گوشت اور کھال بھی شامل ہے جو انسان کے لئے مورد استفادہ قرار دیئے جاتے ہیں یہ سب نعماتِ خداوندی ہیں کروڑوں ٹن



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گوشت انسان کو فراہم کیا جاتا ہے یہ سب لطف الٰہی ہے۔

نعمات خداوندی کو شمار نہیں کیا جا سکتا ان میں سے چند نمونوں کا ذکر ہم نے اوپر کر دیا ہے مٹی، پانی، نباتات وغیرہ روزانہ کروڑوں شہد کی مکھیاں شہد تیار کر کے انسان کو شیریں شہد فراہم کرتی ہیں یہ تمام اشیاء پروردگار کے انفاق کا نمونہ ہیں۔

## خدا کا دائمی انفاق بشر کے لئے سزاوار ہے

وہ انفاق جو لائق مقام ربوبیت ہے وہ ان مادی اشیاء سے یکسر مختلف ہے کیونکہ یہ تمام چیزیں عارضی اور فانی ہیں جو چیزیں سورج، زمین، سبزہ حیوانات، سمندر کے ذریعے انسان کو میسر ہوتی ہیں یہ تمام کی تمام فانی ہیں ختم ہونے والی ہیں جو چیز پروردگار عالم کے لائق انفاق ابدی ہے وہ اس کی فنا نہ ہونے والی عطاء و بخشش ہے وہ بخشش جس کی کوئی حد نہیں ہے وہ لائق بشر ہے کیوں کے بشر کے علاوہ جو موجودات مادی نہیں وہ سب فانی ہیں اور جو باقی رہنے والی ہے وہ ذات خداوندی ہے یا اس کا امر یعنی روح انسانی ہے "خلقتم لبقاء لاللفناء" یعنی تم کو بقا کے لئے خلق کیا گیا ہے نہ کہ فنا کے لئے (علم الیقین فیض) پروردگار نے ہمیں ہمیشہ کے لئے خلق کیا ہے میں تو کہتا ہوں انسان کے لئے موت ہے ہی نہیں انسان سے میری مراد روح انسانی ہے نہ کہ بدن جب شکم مادر میں چار ماہ کے بعد جسم میں روح داخل کی جاتی ہے اور اس کے بعد انسان مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد اس کی روح دائمی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہو جاتی ہے۔ اسے موت عارض نہیں ہوتی خلاصہ یہ کہ آدمی کی روح اپنے خالق کی بدولت باقی ہے جس طرح خود پروردگار باقی ہے روح بھی باقی ہے مومن کی موت کے وقت اس سے یہی خطاب ہوتا ہے "یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة" بدن کی موت تکمیل حیات روح کی اول ہے میں کہنا چاہتا ہوں یہ ساری نعمات خداوندی آپ کے لئے ہیں خدا نے آپ کو محترم و مکرم قرار دیا ہے۔ لقد کرمنا بنی آدم ہم نے بنی آدم کو مکرم قرار دیا ہے۔ (سورہ اسراء ۱۷: آیت ۷۲)

## موت کے بعد باقی رہنے والی عطاء کے لئے تیاری ضروری ہے

خدا کی ابدی نعمات کی کوئی حد نہیں ہے روایت میں ہے کہ جو کوئی موت کے وقت عذاب میں مبتلا نہیں کیا جاتا یعنی اس کے اعمال اچھے ہوں تو پھر اس کے لئے موت مصیبت نہیں راحت بن جاتی ہے موت کی گھڑی مومن کے لئے ابدی عطاء ہے لیکن عطاء کو حاصل کرنے کے لئے استعداد کی ضرورت ہے تیاری کی ضرورت ہے شروع میں آدمی اس عظیم باقی نعمات کی استعداد نہیں رکھتا۔

اس کی تیاری اس طرح کی جاسکتی ہے جو کچھ خدا نے اسے مال، سلامتی، عزت کی شکل میں دی ہے اسے وہ خدا کی مرضی سے صرف کرے بہت ہی آسان کام ہے لیکن اس کے لئے تھوڑا سا اپنے ہوائے نفس کو پیروں تلے روندھنا ہوگا جس سے اس کے تمام مشکل کام آسان ہوجائیں گے اگر مرضی رب حاصل کرلی تو اس کی بزرگی میں اضافہ ہوجائے گا اور جیسے ہی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بزرگ ہوا اس کی روح میں وسعت پیدا ہو جائے گی اس کا وجود بڑا ہو جائے گا وہ اپنے عظیم خدا سے عظمت حاصل کرلے گا جو خدا کے ساتھ کاروبار کرے گا وہ بزرگ ہے اور اس قدر بزرگ ہو جاتا ہے کہ اس کا تعلق عالم غیب سے پیدا ہو جاتا ہے۔ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله

(سورہ نور: آیت ۳۷)

انسان بہادر ہو جاتا ہے وہ راہِ خدا کے خرچ کرنے میں مردانگی دکھاتا ہے یعنی وہ طاقت جو خدا نے آپ کو عطاء کی ہے وہ مال جو خدا نے آپ کو دیا ہے وہ خدا کے اکاونٹ میں جمع کرتے رہتے ہیں ترقی اور برکت ہوتی ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ہوتی ہے جب اپنا سب کچھ آپ خدا کی طرف بھیج دیتے ہیں اس وقت آپ اس کی سلطنت ابدی کی طرف جانے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں اس کے ابدی عطاء و نعمات کی جانب جب آپ اپنے پروردگار کی طرف ہو جاتے ہیں "من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا" جس نے اللہ کو قرض دیا نہ یہ کہ خدا محتاج ہے بلکہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کی ابدی نعمات کو حاصل کریں جو آپ اس دار فانی میں دیں گے دار باقی میں مل جائے گا" فیضا عفه له اضعافا مضاعفه"

## اپنی زبان سے فائدہ اٹھائیں

میں ایک مثال دے دوں تاکہ آپ الجھیں نہیں پروردگار عالم نے ایک گوشت کا ٹکڑا زبان کی شکل میں ہمیں عطاء کیا ہے یہ زبان ہمیں عارضی طور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پر دی گئی ہے بالآ خر ایک روز ایسا آ ئے گا کہ اس زبان سے دنیا میں ہر چیز بول سکتے تھے لیکن موت کے وقت لا الہ الا اللہ بھی نہیں بول سکتے۔ انسان موت کے وقت اس زبان سے استفادہ نہیں کر سکتا پس آ یئے اپنی زبان اپنے الفاظ کو بھی خدا کے لئے وقف کر دیں اس زبان سے وہی کہیں جس میں اللہ کی رضا ہو خدا کے ساتھ قرض کے معنی یہی ہیں آپ کہیں سے گذر رہے ہیں آپ نے دیکھا راستے میں دو افراد جھگڑ رہے ہیں آپ ٹھہر جائیں اس زبان سے ان دونوں کے درمیان صلح کرا دیں میاں، بیوی میں آپس میں نزاع ہو گئی وہ فیصلے کے لئے کورٹ تک چلے جاتے ہیں ان کو کورٹ نہ جانے دیں خدا کی دی ہوئی عدالت کی زبان سے فائدہ اٹھائیں اور ان دونوں میں صلح کرا دیں۔

اپنی زبان سے اچھائی کے سوا کچھ نہ بولیں اس سے رحمت کے پھول برسائیں ہمیشہ اتحاد کی حفاظت کے لئے بولیں افسوس ہے ان افراد پر جو اختلاف کی بات کرتے ہیں خبردار! اس زبان سے کسی کے دل کو رنجیدہ نہ کریں تم پر لعنت کی جائے گی اگر تم شیطان کی زبان بولو گے کسی کو رسوا کرو گے کسی کے عیب بیان کرو گے جس چیز کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو اس کے بارے میں بولو گے گویا تم نے شیطان کو قرض دے دیا شیطان کے ساتھ معاملہ کر لیا اس زبان سے انسان اپنے خدا سے بھی معاملہ کر سکتا ہے۔ اور شیطان سے بھی کاروبار کر سکتا ہے لیکن "من ذاالذی یقرض اللہ قرضا حسنا" یہ معاملہ کس کے ساتھ ہے کون ہے جو اپنی زبان کو خدا کے اکاؤنٹ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں ڈال دے؟

ان میں سے ایک آنکھ ہے اے مومنو اپنی آنکھیں تم نے کس حساب میں ڈالیں ہیں مجھے نہیں معلوم کہ تم نے اپنی آنکھوں کا قرض رحمٰن کو دیا ہے یا شیطان کو؟ اور اسی طرح انسان کے تمام اعضاء و جوارح یہاں تک قوت عقل وفکر اس قوت عقلیہ سے پروردگار کے آثار وضعیہ میں غور وفکر کر دیا وہم اور شبہات میں اپنے آپ کو ڈال دو یہ تمہارے اختیار میں ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کو قرض دینا صرف مال پر منحصر نہیں ہے بلکہ یہ تو قرض کی ایک قسم ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۱۸

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

من ذاالّذی یقرض اللّٰه قرضا حسناً فیضاعفه له وله اجر کریم ○ یوم تریٰ المومنین والمومنات یسعی نورهم بین ایدیهم وبایمانهم بشراکم الیوم جنّات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ذالک هو الفوز العظیم۔

(سورہ حدید)

ترجمہ: ''جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

## مخلوق کو پیدا کرنے کا مقصد امر باقی ہے

جو شخص اس لامحدود کائنات کے بارے میں علم رکھتا ہے اور قدرت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے اس عظیم کارخانے کی خلقت کو اپنی عقل سے سمجھ سکتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس کائنات کی خلقت کی غرض اور مقصد دائمی امر کے لئے ہے نہ کہ ان فانی اور جلد ختم ہو جانے والی چیزوں کے لئے یعنی سورج کو اس عظمت کے ساتھ جس کی تفصیل گذشتہ روز میں عرض کی تھی مادی امر کے لئے نہیں پیدا کیا۔ پروردگار عزت وعظمت والا ہے ایک ہدف فانی کے لئے ایسی عظیم چیز کو خلق کرے یہ محال ہے عقل کے حکم کے مطابق وہ خدا جس کی علم وحکمت اس کی ہر خلقت میں ظاہر اور آشکار ہے ایک عضو اضافی بھی بغیر کسی خاصیت کے خلق نہیں فرمایا آیا ان تمام چیزوں کا ہدف اور نتیجہ بے کار ہو سکتا ہے۔ "افحسبتم انما خلقنا کم عبثا" کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ میں نے تمہیں عبث اور بے کار پیدا کیا ہے؟ (سورہ مومنون: آیت ۱۱۷) یہ سب عالم باقی کے لئے تمام اشیاء آدمی کے لئے اور آدمی کو باقی رہنے والے امر کے لئے خلق کیا ہے اس زمین پر چند سال اپنے ابدی خدا کے ساتھ کاروبار کرو تا کہ تم بھی ابدی ہو جاؤ انسان اپنے بڑائی سے کوئی کام نہ رکھے یہ بڑائی کچھ کام نہ آئے گی اپنے خدا سے سروکار رکھے۔ گذشتہ روز میں نے عرض کیا تھا کہ یہ خدا کے ساتھی قرض کا معاملہ قرآن میں کئی مقام پر ذکر کیا گیا ہے ایسی سعادت جو ہر طرح سے نحوست سے پاک ہے اگر حقیقی بادشاہ بننا چاہتے ہو تو ملک الملوک کے ساتھ معاملہ کرو لین دین کرو۔ گذشتہ روز میں مختصر طور پر عرض کر چکا دوبارہ تکرار نہیں کرنا چاہتا آپ کے دل میں جب خدا، حب محمدؐ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

و آلِ محمدؐ اور حب آخرت ہونی چاہئے۔ جو اعضاء و جوارح آپ کو دیئے ہیں وہ خدا کے ساتھ معاملات میں لگا دیں اپنی زبان کو ذکر خدا، آنکھوں کو رضائے الٰہی کے لئے، کانوں کو خدا کے لئے استعمال کریں ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء و جوارح اسی کے لئے وقف کر دیں اگر آپ کے پاس مال ہے یا اور کوئی چیز ہے وہ راہ خدا میں خرچ کریں کس نیک کام میں یہ سب قرض خدا ہے "ما عند کم ینفد و ما عند اللہ باق" (سورہ نحل:۹۶) ابھی اس وقت انفاق کا نور آپ کے حصے میں آجائے یا موت کے وقت یہ قرض نورانی تمہیں واپس مل جائے گا۔

## برق ایجاد کرنے والا اور جراثیم دریافت کرنے والا

اس آیت میں کلمہ "حسنا" بہت اہم ہے اگر کوئی اپنے پروردگار سے معاملہ کرنا چاہتا ہے تو ایسے معاملے میں غیرت الٰہی مانع ہے جس میں کسی کو شریک کیا جائے خدا کہتا ہے اگر تم مجھے قرض دینا چاہتے ہو تو ریاکاری نہ کرو جو بھی قرض ہو خواہ وہ ہسپتال کی شکل میں ہو یا دینی مدرسہ ہو اگر آپ کی نیت شہرت ذاتی ہو اخبار میں تصویر چھپے نام شائع ہو یہ معاملہ باطل ہے اس میں ریاکاری جھلک رہی ہے اپنی بڑائی کا تصور ہے اس قرض میں خدا کے ذمہ آپ کا کوئی حساب نہیں آپ نے اپنے نام کے لئے کیا ہے اللہ کے لئے نہیں کیا۔

ہمارے بعض نوجوان ہم سے پوچھتے ہیں یہ بجلی ایجاد کرنے والے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اور بیماریوں کے جراثیم کشف کرنے والے کیسے جہنم میں جائیں گے جب کہ جن لوگوں نے کوئی بھی چیز ایجاد نہیں کی وہ تو جنت میں جائیں اور جنہوں نے ان کی سہولت کے لئے یہ چیزیں ایجاد کی ہیں وہ جہنم میں جائیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

ہمارا جواب: یہ دیکھنا پڑے گا جن لوگوں نے یہ چیزیں ایجاد کی ہیں ان کا مقصد دیکھنا پڑے گا ان کی نیت دیکھنا پڑے گی جیسی نیت ہوگی ویسے ہی اس کو صلہ ملے گا آپ اس کارنامے کو نہ دیکھیں اس کی نیت کو دیکھیں کہتے ہیں کہ کسی نے کسی درد کی دوا ایجاد کردی جب اس سے پوچھا جائے کہ یہ دوا کہاں سے آئی اس میں شفا کس نے رکھی جواب ندارد۔ عمل سب کے تابع ہے یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ کام خلق کے لئے کیا گیا ہے یا خالق کے لئے اگر چہ اس نے بہت عظیم کارنامہ انجام دیا لیکن یہ دیکھیں کس کی خوشنودی کے لئے ہے؟ لوگوں کے دکھانے کے لئے یا خدا کو دکھانے کے لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر آپ ایک کانٹا بھی اللہ کی خاطر راستے سے ہٹا دیں تو یہ آپ کے لئے کافی ہے انسان کا خدا اور آخرت پر پختہ ایمان ہونا چاہئے اور جو کام بھی انجام دے وہ خدا اور آخرت کے لئے ہونا چاہئے۔ ورنہ خدا کے ذمہ آپ کا کوئی قرض نہیں ہے۔

## بغیر احسان اور اذیت کے عطاء کرنا

دوسری اور تیسری شرط قرض حسنہ کے صحیح ہونے کی یہ ہے کہ جس کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دے رہا ہے اس پر احسان نہ جتائے اس کو کوئی اذیت ناک بات نہ کہے جس سے اس کا ثواب جاتا رہے ادھر اس نے احسان جتایا ادھر معاملہ باطل ہو گیا۔

یا ایھا الذین آمنوا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی

(سورہ بقرہ: آیت ۲۶۶)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان اور اذیت کے ذریعے باطل نہ کرو۔ ہرگز کسی مومن پر دیتے وقت احسان نہ جتاؤ اور اس کو زبانی اذیت نہ دو کسی کو کوئی چیز دو تو اچھے اخلاق کے ساتھ دو انشاء اللہ تمہارے رزق میں برکت پیدا ہوگی خلاصہ یہ کہ وہ ضرورت مند تمہارے برتاؤ سے رنجیدہ نہ ہو۔ آپ اس کو کچھ نہ دیں لیکن اذیت نہ دیں۔ آپ کسی غریب پر خرچ بھی کر رہے ہیں اور آپ کو یہ بیماری بھی ہے کہ ہر ایک سے کہتے پھر رہے ہیں میں نے فلاں شخص کو مکان خرید کے دیا ہے بعض مکان بھی دے رہے ہیں اور اسے منہدم بھی کر رہے ہیں ان لوگوں کی طرح "کالذی ینفق ماله رئاء الناس"۔

## پتھر پر خاک اور باغ پر بجلی گرنا

پروردگار بڑی لطیف اور شیریں مثال بیان کرتا ہے "کمثل صفوان علیه تراب فاصابه وابل فترکه صلدا" ایک صاف پتھر پر خاک پڑ جائے تو بارش اسے دھو ڈالتی ہے مثال کے طور پر ایک مومن دس لاکھ روپے کسی کو دے اور ساتھ میں احسان بھی جتائے یا اس کو اذیت دے کر دے تو اس نے اپنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کیے کرائے پر پانی پھیر لیا۔ دوسری مثال پروردگار بیان فرمارہا ہے کوئی باغ کا مالک ہے درخت، پھل لگے ہوئے ہیں "فاصابھا اعصار فیہ نار فاحترقت" ایک مرتبہ آدھی رات کو بجلی چمکی اس نے سارے باغ کو جلا دیا۔

احسان جتانے اور اذیت دینے کے سلسلے میں ایک عجیب واقعہ میں آپ کو سناتا ہوں ایک شریف آدمی بیان کرتا ہے کہ میں سورہا تھا کہ میں نے عالم خواب میں دیکھا ایک عظیم الشان محل ہے میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے کسی نے کہا یہ فلاں نجار کا ہے پھر اس نے دیکھا ایک مرتبہ آسماں سے بجلی کڑکی اور اس نے اس سارے محل کو جلا کے راکھ کر دیا میں جب نیند سے بیدار ہوا تو اس بڑھئی کی دکان پر گیا اور میں نے اس سے پوچھا سچ سچ بتاؤ رات کو تم نے کون سے فعل انجام دیا ہے میں نے اس کو قسم دی تو اس نے بتایا کل آدھی رات کو میری بیوی اور ماں میں نوک جھوک ہو رہی تھی میں نے اپنی بیوی کی طرف داری کی اور اپنی ماں کو زدوکوب کیا۔ وہ مومن کہتا ہے میں نے اس نجار کو بہت لعنت ملامت کی تو بہت بدقسمت آدمی ہے کہ تو نے اپنا سب کچھ جلا کر راکھ کر ڈالا اپنی وجود کو جلا ڈالا اپنی ساری عمر جو کچھ نیکیاں کمائی تھیں اپنی ماں کو ایک چھڑی مارنے پر اپنے ہاتھوں سے سب کچھ جلا ڈالا۔ واقعاً یہ سچ ہے کہ یہ بہت مشکل کام ہے کہ انسان خدا کو قرض دے اور اس کی حفاظت بھی کرے اس قرض کو ریاکاری، اذیت، احسان، تکلیف کے ذریعے اپنی محنتوں پر پانی نہ پھیرے مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر کہ وہ نیک کاموں میں اتنی زحمت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اٹھاتے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے ان نیکیوں کو برباد کردیتے ہیں پروردگار تو جو کچھ بھی ہمیں عطا فرما اس کی حفاظت بھی فرما خدایا ہم ریاکاری سے پناہ مانگتے ہیں دعا ابوحمزہ ثمالی میں ہم پڑھتے ہیں۔ اعوذبک من الشک والشرک والریاء.

## صدقہ چھپا کے دینا بہتر ہے

صدقہ کامل وہی ہوتا ہے جو چھپا کر دیا جائے جو نیک کام کریں ایسے کریں کہ کسی کو پتہ نہ چلے تو آپ کے حق میں بہتر ہے "صدقة السّر تطفي غضب الرب" پوشیدہ صدقہ غضب پروردگار کو محو کردیتا ہے (بحار الانوار جلد ۲) یعنی غضب پروردگار کی آگ کو ٹھنڈا کردیتا ہے اگر کوئی گناہ کبیرہ آپ سے سرزد ہوگیا ہے جو خدا کے غیظ و غضب کا باعث ہوا ہے اگر آپ صدقہ دے دیں تو غضب خدا کی آگ ٹھنڈی ہوسکتی ہے اسی طرح اپنے اوپر آتش جہنم کو ٹھنڈا کرنا بھی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ میں مثال عرض کروں "صدقۃ السر" فرض کریں کوئی دس ہزار روپے کا مقروض ہے اور اس کے قرضہ ادا کرنے کی تاریخ آگئی ہے اور وہ ادا کرنے پر قادر نہیں آپ کو پتہ چلا آپ گئے آپ نے خاموشی سے اس کے نام کا چیک کاٹا یا نقد رقم لے کر اس قرض خواہ کے پاس گئے اپنا چہرہ بھی اس سے مخفی رکھ کر کہ وہ پہچان نہ لے اس مقروض کا قرض ادا کردیا "صدقۃ السر" اسے کہتے ہیں یعنی کسی کو خبر بھی نہ ہو لیکن آپ نے اگر کسی سے تذکرہ کردیا تو وہ خدا کے اکاؤنٹ میں جمع نہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہو پائے گا۔

میں چند روز پہلے کسی درس میں امام سجادؑ کا واقعہ زہری کی زبانی عرض کیا تھا کہ امامؑ کس طرح مخفی طور پر چہرے پر نقاب ڈال کر لوگوں کے گھروں میں راشن پہنچاتے تھے۔ بعض امامؑ کے رشتہ دار امامؑ کا نام لے کر کہتے تھے جسارت کرتے تھے کہ آقا خود کھاتے ہیں لیکن ہمیں یاد نہیں رکھتے ان کو اس وقت پتہ چلا جب ۲۵ محرم کی رات آئی جو رات کو کھانا لاتا تھا آج نہیں آیا تب پتہ چلا کہ آقا دار فانی سے کوچ کر گئے۔

## اخلاص عمل علیؑ سے سیکھو

جناب امیرؑ کے پوشیدہ صدقے کو آپ جانتے ہیں کہ جب حسنینؑ آپؑ کے دفن کے بعد واپس لوٹ رہے تھے ایک ویرانہ سے کسی کی آواز بلند ہو رہی تھی قریب گئے تو دیکھا ایک بیمار شخص پڑا ہوا ہے امامؑ نے اسکا سر اپنے زانو پر رکھا اور اس کا حال پوچھا اس نے بتایا کہ میرا کوئی پرسان حال نہیں ہے سوائے ایک شخص کے جو روزانہ آتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے مجھے غذا کھلاتا ہے امامؑ نے کہا کبھی تم نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اس نے بتایا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اسے کبھی نہ دیکھا البتہ اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو اس نے یہی جواب دیا کہ میں ایک بندہ خدا ہوں دونوں اماموںؑ نے پوچھا اس کی کوئی نشانی ہے اس نے بتایا جب وہ اس ویرانے میں آتا تھا اور ذکر خدا بجالاتا تھا تو در و دیوار اس کے ہمنوا ہو جاتے تھے اس کے ساتھ ساتھ تسبیح خدا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں مشغول ہو جاتے ایک مرتبہ امام حسنؑ کا گریہ بلند ہونے لگا امامؑ نے فرمایا وہ ہمارے بابا علیؑ تھے جن کی تدفین سے ہم ابھی ابھی فارغ ہو کر آ رہے ہیں یہ سننا تھا کہ اس غریب بیمار نے بھی گریہ کرنا شروع کر دیا اور ان سے التماس کی کہ ممکن ہو تو اسے بھی قبر مولا تک پہنچا دیں امامؑ کے حکم سے اس مریض کو مولا علیؑ کی قبر تک پہنچایا گیا اس نے امیر المومنینؑ کی قبر پر اس قدر گریہ کیا کہ اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

## اپنے بہترین مال میں سے صدقہ نکالیں

اگر آپ اپنے پروردگار سے کاروبار کریں تو اول یہ کہ مخفی طور پر صدقہ نکالیں تا کہ آپ کے اندر بڑائی پیدا ہو حق تعالی کی بزرگی آپ کے اندر اجاگر ہوگی دوسرے یہ جس مال سے صدقہ دیں وہ پاک و پاکیزہ اور بہترین مال ہو افسوس ہے ان لوگوں پر جن کی مذمت میں آیت قرانی نازل ہوئی ہے جو راہ خدا میں خراب کھجور دیتے ہیں اچھی کھجوروں میں خراب کھجوریں ملا کر دیتے ہو آیت میں ہے کہ تم اپنے لئے ایسی خراب کھجور پسند نہیں کرتے۔ خدا کی راہ میں نہ یہ کہ اچھی بلکہ بہت ہی بہترین چیز انفاق کرو۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

(سورہ آل عمران: آیت ۱۶)

تم ہرگز نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو راہ خدا میں خرچ کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ کوئی شخص امام زین العابدینؑ کے لئے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تازہ انگور لے کر آیا امامؑ نے ایک خوشہ انگور اٹھایا ہی تھا کہ ایک سائل نے صدادی۔ حضرتؑ نے وہی انگور اٹھا کر اس سائل کو دے دیئے راوی نے عرض کی مولا نئی فصل کے انگور میں خاص طور پر آپ کے لئے لایا تھا مولا سائل کو پیسے دے دیں اور یہ انگور آپ خود تناول فرمائیں آپؑ نے فرمایا کہ تم نے وہ آیت نہیں پڑھی۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ کیونکہ مجھے انگور پسند ہیں یہ انفاق ان پیسوں سے بہتر ہے۔

## غریبوں کے لئے بہترین کھجوروں کے باغ

اس آیت کے ذیل میں کئی روایات ہیں اس آیت کے نزول کے وقت ابوطلحہ رسول خداؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے میرے پاس ایک بہترین کھجوروں کا باغ ہے جسمیں پانی کا چشمہ بھی ہے اور اس کے درخت بھی اچھے ہیں میں یہ باغ راہ خدا میں دینا چاہتا ہوں رسول خداؐ نے ان کے حق میں دعا کی اور فرمایا کہ تم اس باغ کو اپنے رشتہ داروں کیلئے وقف کردو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس آیت کے ذیل میں ایک اور روایت ہے کہ حارثہ ابن اسامہ کے پاس ایک قیمتی گھوڑا تھا وہ رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ میرے پاس یہ قیمتی گھوڑا ہے جسے میں بہت پسند کرتا ہوں میں اس کو راہ خدا میں دیتا ہوں رسول اکرمؐ نے ان کے حق میں دعا کی۔

## زبیدہ اور قیمتی قرآن کریم

تاریخ میں کچھ ایسی خواتین گذریں ہیں جنہوں نے اپنے مردوں کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پیچھے چھوڑ دیا مثل زبیدہ جو باطنی طور پر امام موسیٰ بن جعفرؑ سے نہایت عقیدت رکھتی تھیں زبیدہ نے اپنے شوہر ہارون کو معرض امتحان میں مبتلا کیا ہوا تھا پہلی بات تو یہ کہ اس سلطنت اور دولت کی کوئی انتہا نہ تھی اور اس میں نفیس اور نوادر اشیا بھی موجود تھیں ان میں سے ایک نفیس ترین چیز تمیں پاروں کا قرآن تھا ان تمیں پاروں کو نوے پاروں میں تقسیم کیا ہوا تھا جس کے ہر ورق کو سونے کے پانی سے لکھا گیا تھا اور ہر ورق کو سونے کے تاروں سے بنایا گیا تھا اور اسکی جلد کو بھی سونے سے آراستہ کیا گیا تھا ایک دن زبیدہ کی نظر اس آیت پر پڑی (لن تنالو البر حتی ......) تو اس نے اپنے آپ سے کہا میرے پاس اس قرآن سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں جو مجھے زیادہ عزیز اور محبوب ہو۔ چنانچہ اس نے سوچا کیوں نہ میں اس کو راہ خدا میں دے دوں اس نے سنار کو طلب کیا اور اس سے کہا اس قرآن میں جو تمام سونا اور قیمتی چیزیں نصب ہیں اس کو الگ کرلو جب وہ زر وجواہر الگ کردیے گئے تو زبیدہ نے اسے راہ خدا میں انفاق کردیا یعنی اس نے یہ کیا کہ طائف میں ایک پانی کا چشمہ تھا اس نے حکم دیا کہ اس کو مکہ معظمہ تک کھینچ کر جاری کیا جائے اس چشمہ کو جس کو ہزار سال سے وہاں کے لوگ فائدہ اٹھا رہے تھے اس نفیس ترین خاتون نے اپنی قیمتی شے کے سونے اور جواہر کو خرچ کردیا تا کہ یہ چشمہ جاری ہوجائے۔

## صدقہ صحت مندی اور زندگی میں زیادہ افضل ہے

صدقہ کا ایک کمال یہ ہے کہ انسان اپنی تندرستی اور حیات میں اپنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہاتھ سے نکالے تو زیادہ بہتر ہے جناب رسولؐ خدا سے مروی ہے آپؐ سے کسی نے پوچھا آقا بہترین صدقہ کون سا ہے آپؐ نے فرمایا صدقہ دینا اس حالت میں زیادہ بہتر ہے جب انسان صحت مند اور زندہ ہوتا کہ وہ تمہارے کام آئے۔ لیالی الاخبار میں ایک اور بہترین روایت ہے خاتم الانبیاءؐ کے زمانے میں ایک جوان مرد تھا جو مدینہ میں اپنا کاروبار کرتا تھا اور اس نے اپنی محنت سے بہت سرمایا اکٹھا کیا ہوا تھا وہ بیمار پڑ گیا اور اتنا بیمار ہوا کہ موت کے دھانے پر پہنچ گیا رسول خدا اس کی عیادت کے لئے گئے تو کہنے لگا یارسول اللہؐ میں نے بہت سارا مال اکٹھا کیا ہوا ہے اب جب کہ میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں چاہتا ہوں کہ میرا مال آپؐ راہ خدا میں صدقہ کر دیں۔ رسول خداؐ نے اس کی وصیت کو قبول فرمایا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے مال کو راہ خدا میں انفاق کر دیا۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی نے جب اس تاجر کے انفاق کو دیکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا وہ سرمایہ دار کتنے خوش نصیب ہیں جو اپنے مال کے ذریعے جنت کو خرید لیتے ہیں جیسے ہی میرے دل میں یہ خیال آیا تو رسول خداؐ زمین پر جھکے اس کے انبار سے ایک کھجور بچ گئی تھی وہ اٹھائی اور اس کو میری طرف کر کے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا یارسول اللہؐ یہ ایک کھجور ہے آپؐ نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لو تصدق ھذا الرجل بیدہ تمرۃ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

واحدة لكان خيراً له مما تصدقته عنه.

اس پروردگار کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ شخص جوفوت ہو چکا ہے اگر اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے ایک عدد خرما راہ خدا میں صدقہ کر دیتا اسکے اس انبار سے کہیں بہتر تھا جو اس کے مرنے کے بعد میں نے اس کی طرف سے صدقہ کیا۔

## صدقہ تہذیب نفس کا باعث ہوتا ہے

انفاق کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کا پیٹ بھر دیا جائے اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی انسان بن جائے آپ کو بزرگی عطا ہو جائے آپ پاک ہو جائیں اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ صدقہ آپ ہی کے لئے بہتر ہے ظاہر میں تو آپ کسی کے گھر کے لئے دے رہے ہیں دینی مدرسے کے لئے دے رہے ہیں حقیت میں آپ اپنا گھر تعمیر کر رہے ہیں اپنی تہذیب نفس کر رہے ہیں اپنی اصلاح کر رہے ہیں قرآن یہ کہہ رہا ہے "فهو لكم" یہ موقع غنیمت ہے کہ آپ اپنے ہاتھوں سے دے دیں بجائے اس کے کہ آپ کے لواحقین آپ کا مال دیں جو آپ اپنے سینے سے لگائے رکھتے تھے بد نصیب ہے وہ شخص جو مرنے کے بعد اپنے لواحقین کا منتظر رہے کہ وہ اس کے نام سے صدقہ نکالیں انفاق کریں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ تم اپنے وصی خود بنو اپنا زادِ راہ خود مہیا کرو دوسروں کے منتظر نہ رہو۔ خدا آپ کو سلامت رکھے جب زندہ ہیں اپنے سامان سفرِ آخرت خود باندھ کے رکھیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## شب قدر کی شب قبر کے لئے قدر کریں

آج رمضان کی انیسویں تاریخ ہے شیخ شوستری نے کیا خوب کہا ہے "علیکم باحیاء لیلة القدر لحیاة لیلة القبر" اے مسلمانوں شب قدر کی قدر کریں اپنی قبر کی رات کے لئے اپنی آخری آرام گاہ کی آسائش کے لئے تھوڑی سی زحمت اٹھالیں اپنی حقیقی راحت کے لئے "لیلة القبر" یہاں تک کہ "اذکرونی اذکرکم" یعنی۔ اذکرونی فی الدنیا اذکرکم فی الاخرة تم دنیا میں ہمیں یاد رکھو ہم تمہیں آخرت میں یاد رکھیں گے خبردار غفلت میں نہ پڑنا اگر کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ خدا سے معاملہ کئے بغیر سعادت اور بزرگی حاصل کر لے وہ خوش فہمی کا شکار ہے۔

لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب من یعمل سوء یجزیه

(سورہ نساء: آیت ۱۲۳)

یہود و نصاریٰ ایسی باتیں بہت کرتے ہیں۔ اور آپ مسلمان بھی اس قسم کی باتیں بہت کرتے ہیں جب تک ایمان پختہ نہیں ہوا کام درست نہیں ہوگا۔ آپ چاہے جتنی کوشش کریں "علی علی" بھی کہتے رہیں یہ دعویٰ کریں میں علیؑ کا شیعہ ہوں اور عمل میں معاویہ کے شیعہ نظر آئیں۔ وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں وہ علیؑ کے دشمنوں کے پیروکار ہیں جو کوئی بھی جتنا بڑا ہو ان ہستیوں سے بڑا تو نہیں ہے جو اپنے آپ کو بزرگ سمجھتا ہے سید الشہداء سے بزرگ تو نہیں ہے سب سے بڑا مظلوم کون ہے آپ کہیں گے علیؑ سے بڑھ کر کوئی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مظلوم نہیں "لیلة القدر خیر من الف شهر" یہ شب قدر کے ایام دعاؤں کی اجابت کے ایام ہیں آیئے سب مل کر اپنے پروردگار سے دعا کریں اس رمضان کی حرمت کے سبب فضیلت شب قدر کو ہمارے نصیب میں سے قرار دے۔

اس شب قدر کے حوالے سے عرض کریں احیاء سے مراد شب بیداری نہیں ہے ذکر الٰہی سے اپنے قلوب کو زندہ کرنا ہے چاہے ایک آدھ گھنٹے ہی کیوں نہ ہو لائق صد تحسین ہے وہ شخص خوش نصیب ہے وہ مومن اذان صبح تک جو اپنے دل کو بیدار رکھتا ہے۔ غفلتوں کے پردے چیر کر اپنے دل کو زندہ و بیدار رکھتا ہے یعنی اپنے پروردگار اور آخرت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کے سامنے پست اور حقیر سمجھتا ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۱۹

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرَّحیمِ

یوم تری المومنین و المومنات یسعی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم بشرکم الیوم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا ذالک ھو الفوز العظیم○یوم یقول المنفقون و المنفقت للذین امنوا انظرو نانقتبس من نورکم قیل ارجعوا ورآئکم فالتمسوا نوراً فضرب بینھم بسورٍ لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب○ینادونھم الم نکن معکم قالوا بلی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جآء امر اللّٰہ وغرکم باللّٰہ الغرور ○ فالیوم لایوخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا ماوکم النار ھی مولاکم وبئس المصیر .(سورہ حدید: آیت ۱۵)

اس کے لئے بہت معزز صلہ جنت تو ہے ہی جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گے یہی بڑی کامیابی ہے اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے ایک نظر شفقت ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے دنیا میں لوٹ جاؤ اور وہیں کسی اور نور کی تلاش کرو پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہوگا اور اس کے اندر کی جانب تو رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب تو منافقین، مومنین سے پکار کر کہیں گے کیوں بھائی کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے مومنین کہیں گے تھے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور ہمارے حق میں گردشوں کے منتظر رہے اور دین میں شک کیا کئے اور تمہیں تمہاری تمناؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور ایک بڑے دغا باز شیطان نے خدا کے بارے میں تم کو فریب دیا تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تم سب کا ٹھکانہ بس جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے اور کیا بری جگہ ہے۔

## قرآن میں دار الآخرت کا ذکر

یہ سچ ہے کہ قرآن ''احسن الحدیث'' ہے اللّٰـــہ الّذی انــزل احسـن الحدیث حدیث یعنی گفتگو وہ بات جو کہی جائے یعنی جس موضوع پر ہو وہ ''حسن'' ہوگی یا قابل توجہ ہو ایسا نہیں ہے جس طرح کلام خدا ہے کیوں؟ اس لئے کہ وہ بات، خبر حدیث، ریڈیو، اخبار، مجلّہ، تقریر کے ذریعے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آپ سنتے ہیں یہ تمام دنیا کے بارے میں ہوتی ہیں پہلی بات تو ان میں اچھی خبریں کم ہوتی ہیں خوشی کی خبریں کم ہوتی ہیں بالفرض اگر خوشی کی خبر بھی ہو تب بھی کیونکہ وہ وقتی اور عارضی ہوتی ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ نہ خوشی کی خبر زیادہ خوشی لاتی ہے اور نہ بری غم کی خبر زیادہ غمگین کرتی ہے یہ سب خام خیالی ہے۔ دنیاوی خبریں ایسی نہیں ہوتی ہیں کہ انسان ان پر خوش ہو لیکن قرآن ہمیشہ رہنے والی آخرت کی دنیا کی خبر دیتا ہے" الحاقة ماالحاقة" دنیا جلد ختم ہو جانے والی چیزوں کی خبر دیتی ہے لیکن اس عالم بالا کی خدا خبر دے رہا ہے وہ فانی نہیں ہے باقی ہے ایسی جنت جہاں ہمیشہ انسان رہے گا ایسی زندگی جہاں کوئی ملال نہیں عالم طبعی میں جس قسم کی زندگی ہو ملال ضرور ہوتا ہے لیکن جنت میں کوئی رنج و ملال نہیں جو چاہے اس کو اختیار ہے جو ارادہ کرے آناً فاناً حاضر ہو جائے گا۔ جس کی طرف آدمی کو توجہ دینا چاہئے خوشی محسوس کرے کیونکہ اپنے حقیقی وطن کی خبر ہے وطن یعنی قیام کی جگہ آرام گاہ یہ وطن دار رحمت ہے قبر کے اوپر یہی تو لکھا ہوتا ہے" آرام گاہ ابدی" یعنی انسان کا اصلی وطن یہاں ہے قرآن اسی وطن کے بارے میں خبر دے رہا ہے کس قدر احسن حدیث ہے کہ انسان اپنے اصلی وطن سے مطلع ہو جائے۔ دعا ابو حمزہ ثمالی میں ہم یہی تو پڑھتے ہیں "ارحم فی هذاالدنیا غربتی "میں اس دنیا میں غریب الوطن ہوں یعنی میرا اصلی وطن یہ نہیں ہے مجھے اپنے ابدی گھر میں جانا ہے انشاء اللہ حوض کوثر کے کنارے اپنے مولا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

طالبؑ کے پاس۔

## ہم قرآن سے لطف کیوں نہیں اٹھاتے

اگر آخرت اور قیامت کی خبر احسن الحدیث ہے لذیذ ترین شیریں ترین حدیث ہے گفتگو ہے پھر مسلمان قرآن سے لطف اندوز کیوں نہیں ہوتے کسی کو شوق نہیں ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ پروردگار ابدی آرام گاہ کے بارے میں کیا فرمارہا ہے؟

جواب: مسلمان کا یہ حال ہے کہ آج وہ آخرت پر شک کرنے لگا ہے بس اسے حب دنیا سے سروکار ہے سوتے جاگتے دنیاوی زندگی اس کے گرد گھومتی رہتی ہے اس کا سارا غم و ھم یہی دنیا ہے۔ یہ نہیں کہتے ہیں کہ کسب معاش نہ کرو دنیا نہ کماؤ یہ نہیں کہتے کہ خوشحال زندگی نہ گزارو ہم یہ کہتے ہیں کہ صرف دنیا ہی کو اپنا مطمع نظر نہ بناؤ "الدنیا مزرعة الاخرہ" آیا دارالرحمۃ میں زیادہ رہنا ہے یا اس موجودہ عارضی گھر میں؟ یہ بات تو واضح ہے جہاں انسان زیادہ رہے گا وہاں کے لئے اسباب مہیا کرے گا ہر شخص یہ خود سوچ سکتا ہے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نوے سال رہ سکتا ہے لیکن وہاں نو ہزار سال بلکہ بے حساب رہے گا لہذا وہاں کی فکر یہاں کریں۔ آپ روزانہ اپنی عمر سے کتنا استفادہ کرتے ہیں افسوس ہے اس ثروت مند پر جو نہ دن کو آرام کرتا ہے نہ رات کو سوسکتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا یہی حال ہوگا حقیقت وہ "خسر الدنیا والاخرہ" کا مصداق ہے تم جس کے پاس بیٹھتے ہو صرف دنیا کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

باتیں کرتے ہو کبھی تم نے کسی کے پاس بیٹھ کر موت کے بعد کیا ہوگا اسکے بارے میں کسی سے گفتگو کی ہے ایک دوسرے سے سوال کرو کہ قبر میں کیا سوالات ہوں گے کسی عالم کے پاس جا کر اس سے پوچھو تا کہ وہ تمہاری اصلاح کر سکے۔ یا مثال کے طور پر فشار قبر جسمانی کیا صرف قبر تک محدود ہے یا برزخ میں روح کے لئے بھی ہے غرض یہ ہے کہ آدمی اپنے سفر آخرت کی فکر میں رہے وہ دیکھے کہ مرنے کے بعد کیا پیش آنے والا ہے وہ چوبیس گھنٹے میں اپنے ہی ہم و غم میں مبتلا رہتا ہے مثلاً اگر کوئی مقروض ہے یا کسی کا حق اس کی گردن پر ہے آیا اس کی نماز قبول ہوگی اس کے روزے خدا کی بارگاہ میں قبول کیے جائیں گے؟

## روزہ کی قبولیت گناہ کے پرہیز سے مشروط ہے

کیا آپ نے یہ روایت نہیں سنی ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ میری بیٹی پر آج روزہ بہت سختی سے گذر رہا ہے آپ اجازت دیں کہ وہ افطار کرے کیونکہ اس میں روزہ کو پورا کرنے کی طاقت نہیں ہے آپؐ نے فرمایا وہ تو روزے سے نہیں ہے اس سے کہو قے کرے رسولؐ کے اعجاز سے اس نے قے کی تو اس کے منہ میں ایک گوشت کا لوتھڑا نکلا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ یہ کچھ دیر پہلے کسی کی غیبت میں مصروف تھی (المیالی الاخبار صفحہ ۵۹۶)

لوگ اپنے روزے کو خراب کر لیتے ہیں یہ سوچیں کہ کل ہمارے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اعمال قبول ہوں گے ہم تعقیبات نماز میں یہ پڑھتے ہیں " الھٰی اعوذبک من صلوۃ لاترفع و دعاء لایسمع وعمل لاینفع وتفس لا تفنع " ذرا غور کریں اگر خدانخواستہ ہمارے نماز قبول نہ ہو روزے قبول نہ ہوں اور دعائیں رد کردی جائیں تو ہمارا کیا حال ہوگا۔

ایسے افراد خود خواہی اور دنیا دوستی کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے ان کو قرآن ایک نظر نہیں بھاتا وہ ہرگز اس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ قرآن سے قیامت کے بارے میں معلومات حاصل کریں وہ کسی بھی وقت اپنی اصل وطن کے بارے میں جاننا نہیں چاہتے۔

یہاں تک تو مقدمۃ میں نے کچھ چیزیں عرض کیں آج میں کلمہ احسن الحدیث پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں آپ حضرات کے اذہان عالیہ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ واضح کروں کہ یہ اچھی خوشخبری بھی ہے آخرت کی طرف شوق دلانے والی بھی ہے اور دہلانے والی بھی ہے جن آیات کی تلاوت کا شرف حاصل کیا اس کا ترجمہ یہ ہے:

"اس کے لئے بہت معزز صلہ جنت تو ہے ہی جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کے ایمان کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو ان سے کہا جائے گا تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے کہیں گے ایک نظر شفقت ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے دنیا میں لوٹ جاؤ اور وہیں کسی اور نور کی تلاش کرو پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ جس میں ایک دروازہ ہوگا اور اس کے اندر کی جانب تو رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب تو منافقین، مومنین سے پکار کر کہیں گے کیوں بھائی کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے مومنین کہیں گے تھے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور ہمارے حق میں گردشوں کے منتظر رہے اور دین میں شک کیا کئے اور تمہیں تمہاری تمناؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور ایک بڑے دغا باز شیطان نے خدا کے بارے میں تم کو فریب دیا تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے، تم سب کا ٹھکانہ بس جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے اور کیا بری جگہ ہے۔"

## ہر شخص کے سرمائے کے لحاظ سے نور افشانی

یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورھم

ابدی آرام گاہ کا کیا حال ہے اس دن آپ دیکھیں گے کہ تمام مومنین و مومنات جو باایمان دنیا سے رخصت ہوئے ہیں ان کے چہروں سے نور ساطع ہو رہا ہوگا۔ "نورھم" اور وہ دل جن کے اندر خدا اور رسولؐ اور اہلبیتؑ کی محبت ہوگی ان کی نور افشانی سامنے سے اور دائیں جانب سے ہو رہی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوگی ''بین ایدیھم'' ان کے سامنے ''بایمانھم'' یعنی ان کی دائیں جانب سے یہاں پر بعض مفسرین کہتے ہیں ''ایمان'' شمال کی نفی نہیں بلکہ اس جہت سے کہ مومن شمال نہیں رکھتا تمام جہتوں کے لحاظ سے یمین ہے ''بایمانھم'' سے مراد بجاتھم۔ ہر طرف ان کا نور ہوگا یعنی مومن اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے سراپا نور ہوگا۔ کل میں نے عرض کیا تھا کس قدر کسب نور کیا ہوگا اس کے بھی مراتب ہیں کہ اس کا ایمان کتنا ہے کم سے کم وہ اپنے سامنے نور دیکھے گا ''مدالبصر'' جہاں تک آنکھ کام کرے گی۔

## ولایت کا نور عبادت سے برتر ہے

آیت ''یوم تری المومنین'' سے مراد قیامت میں برزخ میں اور محشر میں ہر جگہ نور افشانی ہوگی وہ بھی روایات میں ذکر ہوا ہے کہ وہ افراد جن کا نامہ اعمال صاف ہے وہ توبہ کر کے دنیا سے گذرے ہیں وہ قبر کے اندر اور برزخ میں نور افشانی کریں گے میں آپ کے سامنے معانی الاخبار کی ایک روایت پیش کرتا ہوں۔ مومن مرنے کے بعد اپنی قبر میں نور ہی نور دیکھے گا ایک نور اس کے اوپر ایک دائیں طرف ایک بائیں طرف ایک نور سامنے کی طرف کوکب دری کی مانند چمک رہا ہوگا اوپر والا نور نماز کا دایاں والا نور رمضان کے روزوں کا بایاں والا نور حج کا پاؤں کے نیچے والا نور زکوۃ کا اس کے بعد وہ کہے گا یہ سامنے والا نور کون سا ہے جو تمام انوار پر غالب ہے؟ اسے بتایا جائے گا محبت وولایت محمدؐ و آلِ محمدؐ کا نور ہے۔ یہ نور جس کا ہم ذکر کر رہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہیں یہ نور برق اور سورج کی روشنی سے مختلف ہوگا جن کو دیکھنا اور درک کرنا آسان ہوگا ایسا نور جو کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ سنا ہوگا اس کے علاوہ جو اس کی برکات ہوں گی وہ بہت ہی فرحت بخش ہوں گی۔

## اہل بہشت کے لئے باغوں اور جاری نہروں کی بشارت

"بشراکم الیوم جناۃ تجری من تحتھا الانھار" فرشتہ آتا ہے اور مومن سے کہتا ہے اے مومنو! آج تمہارے لئے مژدہ ہے جنت کے سبز باغوں کی خوشخبری ہے جس کا خالق ہمیشہ باقی رہنے والا اللہ ہے اور ان باغوں کے نیچے ٹھنڈے اور لذیذ شربت کی نہریں جاری ہیں البتہ آپ دنیاوی نہروں کو بغور ذہن میں نہیں لایئے گا جنت کی نہریں بالکل مختلف اور پرکشش ہوں گی "نہر" لفظ میں مشترک ہے لیکن اس کی حقیقت میں اختلاف ہے اخروی نہروں کا انسان دنیا میں ادراک نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کا کوئی موازنہ کرسکتا ہے۔ پروردگار سورہ محمدؐ میں ارشاد فرماتا ہے جنت میں مومنین کے مکانوں کے نیچے چار قسم کی نہریں جاری ہوں گی:

۱۔شہد کی نہر ۲۔ دودھ کی نہر ۳۔ بہشتی شربت کی نہر اور ۴۔ خوشگوار صاف وشفاف ٹھنڈے پانی کی نہر۔

احسن الحدیث یہی ہے جس کی خبر دی جارہی ہے یہ آپ کے اصلی وطن کی حدیث ہے جو میں بیان کررہا ہوں آپ کتنے خوشحال ہوں گے کتنی فرحت محسوس کریں گے جب شراب الصالحین یعنی جنتیوں کے مشروب سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سیراب ہوں گے یہ مشروب دنیاوی مشروب سے یکسر مختلف ہوگا اس کی ضد ہے زیادہ سرور والا مشروب ''شرابا طہورا'' طہور طاہر کا صیغہ مبالغہ ہے (عربی قواعد کے مطابق) پاک و پاکیزہ مشروب ایسی نہر جو بالکل آب خالص پر مبنی ہوگی کوئی بھی ملاوٹ نہیں ہوگی۔ ہماری دنیا میں پاک اور صاف پانی بھی ملاوٹ سے خالی نہیں ہے ان چار نہروں کو خدا نے بہشت میں قرار دیا ہے۔

''ذالک ھو الفوز العظیم'' عظیم کامیابی یہی ہے آپ عمل کے لئے ہاتھ پیر ماریں زحمت اٹھائیں کوشش کریں خون دل پئیں تب جا کر آپ اپنے آپ کو بہشت کا اہل بنا سکتے ہیں اپنے آپ کو جنت تک پہچانے کی کوشش کریں اگر آپ کامیاب ہو گئے تو یہی انسان کے لئے باعث سعادت ہے۔

## پل صراط پر بے ایمان لوگوں کی بے نوری

''یوم یقول المنافقون و المنافقات للّذین آمنوا''

اے وہ لوگو! جو ایمان نہیں رکھتے جب ان کے ہاتھ ان کے سامنے کئے جائیں گے تو وہ کچھ نہیں پائیں گے اس لئے کہ وہ تو دنیا سے خالی ہاتھ گئے تھے نہ ان کے قلب میں ایمان اور کمالات وحب خدا ہوگی اور نہ انکے اعضاء و جوارح سے نور عمل ظاہر ہوگا نہ عقائد حقہ نہ خدا کی سچی محبت نہ نماز نہ روزہ نہ دیگر عبادات اور کار خیر کوئی چیز اسکے پاس نہ ہوگی۔ اس کے پاس اندھیرا ہی اندھیرا ہے پھر اس کے بعد وہ پل صراط سے گذرنا چاہے گا۔ پل صراط کا راستہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بھی تین ہزار سال طویل ہے ہزار سال بالائی حصہ ہزار سال زیریں حصہ ہزار سال پتھریلا اور تاریک راستہ کوئی نور نہ ہوگا جس کی مدد سے راستہ طے کرے جب وہ فلاں شخص کو دیکھے گا دنیا میں مذاق اڑاتا تھا کتنی تیزی سے گذر رہا ہے کیوں کہ اہل ایمان بہت تیزی سے گذر جائیں گے وہ بدقسمت اسے آواز دے گا۔ "انظرونا" ذرا ٹھہر کر ہمیں بھی دیکھ لو "نقتبس من نورکم" تا کہ ہم تمہارے نور کی روشنی میں اپنے قدم رکھ سکیں تا کہ ہم بھی تمہارے عمل ومحبت ولایت کے نور سے استفادہ کر سکیں۔ "قیل ارجعوا ورائکم فالتمسوا نورا" وہ کہیں گے بدقسمت لوگوں یہ نور عاریۃً نہیں دیا جا سکتا البتہ اس آیت میں خطاب عاجزی ہے ان کو کہا جائے گا دوبارہ دنیا میں جا کر یہ نور کسب کرو رمضان کا نور روزہ کا نور لے کر آؤ لیکن وقت گزر چکا ہوگا دوبارہ دنیا میں جانا ممکن نہیں ہوگا۔

دوسری تفسیر میں ہے "ارجعوا فی اوائل الموقف" اس وقت معلوم چلے گا جب حشر کے وقت قبروں سے اٹھائے جائیں گے ہر شخص کے اعمال کے مطابق نور تقسیم کیا جائے گا) پل صراط کے شروع میں وہ منافقین اور بے دین لوگ داد و فریاد کریں گے ہائے ہم کیا کریں؟ مومنین ان کو کہیں گے اپنے اصل مقام پر پلٹ جاؤ اپنے لئے نور مہیا کر کے لاؤ جب وہ آئیں گے تو ان کے پاس کچھ نہ ہوگا نہ نور ہوگا نہ کوئی اور چیز جو وہ کسی کو دے سکیں وہ مجبوراً کہیں گے چلو مومنین کے سامنے ہاتھ پھیلائیں شاید ہمیں تھوڑا نور پل صراط



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

طے کرنے کے لئے مل جائے جب مومنین کی طرف وہ پلٹیں گے۔

مومنین کے لئے نور کی دیوار اور کفار کے لئے آگ کی دیوار

"فضرب بينهم بسور له باب "مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی جائے گی ایسی دیوار جو کبھی کسی نے سنی نہ ہوگی۔

باطنه في الرحمة وظاهره من قبله العذاب خداوند کریم نے اس کی صفت یوں بیان کی ہے وہ دیوار ایسی ہوگی اس کے باطن میں مومنین بڑے آرام چین سے ہوں گے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو پھیل رہی ہوگی اور دیوار کی دوسری طرف منافقین اضطراب میں ہوں گے آگ، عذاب سختی ان کا مقدر ہوگی یعنی ایک دیوار ہوگی لیکن دونوں طرف کی حالت بالکل مختلف ہوگی "ينادونهم الم نكن معكم "وہ منافقین دیوار کے پیچھے سے آوازیں دیں گے "الم نكن معكم " کیا ہم تمھارے ساتھ نہیں رہتے تھے؟ دنیا میں ہم ایک زندگی بسر کرتے تھے پھر یہ کیا ہو گیا کہ ہم تقسیم ہو گئے "قالوا بلى ولكنكم فتنتم انفسكم "ہاں بے شک ہم یکجا تھے ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ لیکن دونوں کے عمل میں فرق تھا۔

بیہودہ آرزوؤں نے تمہیں فریفتہ کر دیا

تم جب دنیا میں رہتے تھے اور جب بھی تمہارے سامنے آخرت کو بیان کرتے تھے تو تم انکار کرتے تھے مذاق اڑاتے تھے تم شک میں گرفتار تھے لیکن ہم لوگ خدا کے وعدہ آخرت کو سچا جانتے تھے۔ تم ہوس رانی کی طرف



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مائل تھے ہم لوگ خدا شناسی کی طرف راغب تھے تم لوگ رقص وسرور کی محافل اور عیاشی میں غرق تھے اور ہم راتوں کو گریہ اور استغفار میں پڑے رہتے تھے ہم اور تم میں فرق تھا تم نے ہمیشہ خوشی کو اختیار کیا ہوا تھا اور ہم غمگین رہتے تھے کیا ہم اور تم برابر ہو سکتے ہیں۔

وما یستوی الاعمی والبصر ولا الظلمات ولا النور
ولا نطل والا الحرور

(سورہ فاطر: آیت ۲۰)

کیا وہ جو خواہشات کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور وہ جو مکمل طور پر رضائے الٰہی کا طلب گار ہے برابر ہو سکتے ہیں۔ مخلف من بعدھم اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون عیا

(سورۂ مریم: آیت ۱۸)

وہ شخص جو ہر وقت یاد خدا میں مشغول رہے خدا کو ہر معاملے میں یاد رکھے یا وہ شخص جو یاد دنیا میں لگا رہا شہوات کو یاد کرتا رہے برابر ہو سکتے ہیں۔

افمن کامومناً کمن کانا فاسقاً لایستون (سورۂ سجدہ: آیت ۱۸)

جو کوئی مومن ہو اور جو کوئی فاسق ہو دونوں برابر نہیں ہو سکتے آپ کو دھوکہ ہوا ہے جو لوگ خواہشات دنیوی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور جو مسجد میں یاد اخروی میں عبادت میں مشغول ہے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے؟ یہ لوگ کہاں اور وہ لوگ کہاں یہ بعید ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## فارغ اوقات میں مسجد میں یادِ خدا میں مشغول ہونا

امیر المومنینؑ نے ابن ملجم کو بازار میں دیکھا حضرتؑ نے اس سے پوچھا کہاں جارہا ہے۔ اگرچہ مولاؑ جانتے تھے کہ یہ ملعون اپنا سارا وقت اس ملعونہ عورت کی خوشنودی میں صرف کرتا ہے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا اگر تو فارغ ہے تو مسجد میں جا کر ذکر الٰہی کر۔ گویا مولاؑ اپنے ماننے والوں کو یہ پیغام دے رہے ہیں (ایک دشمن کو جب تاکید کر سکتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے تو اور زیادہ عمل کرنا لازم ہے) کہ اے مسلمانوں اپنے فارغ اوقات کو مسجد میں بسر کیا کرو بجائے اس کے کہ بازار میں گھوم کر اپنا وقت برباد کریں خاص طور پر رمضان کے ایام میں مسجد میں جا کر اپنی آخرت کو یاد کیا کریں کہ خدایا میرے آخرت کے گھر کو آباد فرما ایسا نہ ہو قیامت کے روز بے سروسامانیکے عالم میں بھٹکتا رہوں آپ نے کل رات کتنی مناجات کی ہیں۔ دوسرے لوگ کسی اور چیز کے لئے گریہ کرتے ہیں اور ہم لوگ اور چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات کے باوجود وہ لوگ کتنے احسان فراموش ہیں نمک حرام ہیں۔ حضرت علیؑ نے ابن ملجم پر بڑے احسانات کیے تھے لیکن اس کے باوجود وہ ایک زانیہ کے عشق میں مبتلا ہوگیا اور اس حد تک گر گیا کہ جب اس نے کہا میرا مہر بہت سنگین ہے تو اس نے کہا میں ادا کروں گا تین ہزار درہم نقد ایک غلام، ایک کنیز اور ساتھ قتل علیؑ وہ فوراً راضی ہوگیا اس نے علیؑ کے احسانات کو فراموش کر دیا۔ اے گناہگار تو بھی گناہ میں مبتلا ہے اور اپنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پروردگار کے احسانات کو فراموش کر بیٹھا ہے۔

## عقرب کا سانپ کو کاٹنا

ذوالنون مصری ایک نیک اور شریف آدمی تھے ایک روز دریائے نیل کے کنارے جارہے تھے کہ انہوں نے ایک بچھو کو دریائے نیل کی طرف تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا وہ سمجھ گئے یقیناً اس کو خدا نے کسی اہم کام کے لئے مامور کیا ہے جو اتنی تیزی سے یہ جارہا ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے یہاں تک کہ دریا کے کنارے پہنچ گئے انہوں نے دیکھا کہ ایک مینڈک دریا سے نکلا وہ بچھو اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا تا کہ دریا کے اس پار چلا جائے وہ مینڈک دریا میں اتر کر دریا کے اس پار جانے کے لئے روانہ ہو گیا اور ذوالنون مصری نے فوراً ایک کشتی لی اور اس مینڈک کے پیچھے پیچھے دریا پار پہنچ گئے انہوں نے دیکھا وہ بچھو اتر کر ایک درخت کے نیچے پہنچ گیا ہے جہاں ایک جوان نشہ میں دھت بے ہوش پڑا ہوا ہے اور ایک سانپ اس کے سینے پر سوار ہے پھن پھیلائے کھڑا ہے قریب تھا کہ وہ سانپ اس جوان کو کچھ نقصان پہنچائے کہ یہ عقرب جو خدا کی طرف سے مامور معلوم ہوا تھا اس سانپ کے پیچھے پہنچا اور اس نے زور سے اس سانپ کے سر پر ایک ڈنگ مارا اور سانپ کو ٹھکانے لگا دیا اور واپس آ گیا۔ ذوالنون خدا کی طرف سے اپنے لطف و کرم سے اس بدمست جوان کی حفاظت پر حیران رہ گئے اس جوان کو ہوش میں لائے اور اس سے کہا ہوش میں آ جاؤ اور دیکھو تمہارے ساتھ کیا حادثہ ہونے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

والا تھا آخر تو کس طرح اپنے پروردگار کو بھول گیا ہے اور گناہوں میں غرق پڑا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ اس جوان نے گریہ کرنا شروع کیا اور ذوالنون سے فریاد کرنے لگا کہ آپ کو خدا کا واسطہ مجھے خدا کے عذاب سے بچالیں کوئی ایسا کام کریں کہ خدا مجھے بخش دے ذوالنون نے اس کی درخواست کو قبول کیا اس کو اپنے ساتھ مصر لے آئے اور بالآخر مدتوں وہ جوان کے ساتھ رہ کر توبہ میں مشغول رہا اور اپنے گذشتہ گناہوں کی تلافی کرتا رہا اور نیک لوگوں میں سے ہو گیا۔ (تفسیر منہاج الصادقین)



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۲۰

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

فضرب بینهم بسورٍ له باب باطنه فیه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب O ینادونهم الم نکن معکم قالوا بلٰی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جآء امر اللّٰہ وغرکم باللّٰہ الغرور O فالیوم لایوخذ منکم فدیة ولا من الذین کفروا ماویکم النّار هی مولاکم وبئس المصیر.

(سورہ حدید: آیت ۱۵)

### قیامت کے دن باطنی کیفیت آشکار ہو جائے گی

گذشتہ روز آیات کی تفسیر یہاں تک پہنچی تھی۔ جب مومنین نور افشانی کرتے ہوئے بہشت کی طرف رواں دواں ہوں گے اور دوسری طرف وہ منافقین تاریکی میں ہوں گے یعنی جو لوگ دنیا میں ظاہری طور پر مسلمان تھے لیکن دل میں ان کے ایمان کی روشنی داخل نہیں ہوئی تھی وہ مومنین



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کا بھی مذاق اڑاتے تھے آخرت میں انسان کے چہرے آشکار ہو جائیں گے دنیا میں ہر شخص ظاہر اور باطن ہے مثال کے طور پر کسی کو ظاہری طور پر لوگ پارسا کہتے ہوں لیکن باطنی طور پر ہوسکتا ہے وہ کافر ہو لیکن آخرت میں دوزخی نہیں ہوا انسان کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے گا "یوم تبلی السرائر" اس دن تمام لوگوں کے باطن آشکار ہو جائیں گے یہاں ہوسکتا ہے کوئی ظاہری طور پر اپنے آپ کو مخلص ظاہر کرے لیکن ہر شخص کے اعمال درج ہو رہے ہیں قیامت کے دن اس کا ظاہری اخلاص دھرا کا دھرارہ جائے گا اور اسکے سارے پوشیدہ راز آشکار ہو جائیں گے۔

## تین روحانی نعمات جنت کی نعمات سے بڑھ کر ہوں گی

بحار الانوار میں درج ہے امامؑ فرماتے ہیں جنت میں تین نعمتیں بہشت کی نعمات سے افضل ہوں گی پہلی روحانی نعمت جو مومن کو عطاء ہوگی وہ مومن کا مکاں ہے جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے مکان سے متصل ہوگا۔ درخت طوبیٰ کی جڑ مولا علیؑ کے گھر میں ہوگی اور مومنین کے گھر میں اس کی شاخیں ہوں گی دوسری نعمت "رضوان من اللہ اکبر" جب ندا دی جائے گی "رضی اللہ عنکم" اے مومنو خدا تم سے راضی ہے اس آواز سے مومنین کے دل اس قدر شاد ہو جائیں گے کہ یہ نعمت بھی تمام نعمات سے بالاتر ہوگی یعنی مومن کے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی کہ بندہ اپنے خدا سے راضی اور خدا اپنے بندے سے راضی رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذالک لمن خشی ربہ

(سورۂ بینہ: آیت ۸)



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جب تک انسان مقام رضاء، تک نہ پہنچے وہ اپنے مقام کا ادراک نہیں کرسکتا وہ تصور ہی نہیں کرسکتا کہ اس کو کیا عظیم نعمت نصیب ہوئی ہے تیسری نعمت جو سب پر بھاری ہوگی جب اہل جنت کو بہشت میں اور اہل جہنم کو دوزخ میں قرار دے دیا جائے گا اس وقت فرشتے انسان کی موت کو گوسفند کی شکل میں ظاہر کریں گے کیونکہ موت امر معنوی ہے اس کی شکل بنائی جاسکتی ہے چنانچہ اس گوسفند کو اہل جہنم اور اہل بہشت کے درمیان ذبح کریں گے یعنی یہ باور کرائیں گے کہ اے جنت والو یہ نعمات تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے ہیں تم سے واپس نہیں لی جائیں گی یعنی وہاں موت کا کوئی تصور نہیں ابدی زندگی ہوگی اور وہ نعمات کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی نعمت ہوسکتی ہے؟ عقلمند افراد دنیا میں نہ جانے کیوں غفلت سے کام لیتے ہیں حالانکہ تمام مخلوق کو موت سے ہمکنار ہونا ہے پھر اس کے بعد ابدی زندگی ہے اہل جنت کے لئے ہمیشہ کی زندگی ایک عظیم بشارت ہے اور اہل جہنم کے لئے سب سے دردناک اور وحشت ناک خبر موت کا نہ آنا یعنی جہنم میں ہمیشہ زندہ رہ کر جلتے رہنا ہے۔" ذالک ھو الفوز العظیم " عظیم کامیابی یہی ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو چیز بھی آپ کی ملکیت ہے وہ اللہ کے لئے وقف کردیں راہ خدا میں انفاق کردیں تو اس کے سامنے جنت کوئی چیز ہی نہیں ہے۔

کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام

جو کچھ روئے زمین پر ہے فنا ہوجائے گا صرف تمہارے رب کا چہرہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

باقی رہ جائے گا۔

(سورۂ رحمٰن آیت: ۲۶۔۲۷)

مال و دنیاوی مقام و مرتبہ سب دھرا کا دھرا رہ جائے گا وہ شخص خوش نصیب ہے کہ جس کا مقام و مرتبہ دوسرے جہاں میں بلند ہوگا۔ "فوز عظیم" ان لوگوں کے لئے ہے جو ہمیشہ باقی رہیں گے ان کو کوئی فنا نہیں ہے وہ بہشت کی شکل میں اس کا مقدر ہوگی۔ اب جب کہ ہماری گفتگو ایک اہم موڑ پر پہنچ گئی ہے مناسب یہ ہے کہ میں آپ کو ایک حدیث بیان کردوں۔

## فضائل علیؑ اور گناہوں کا کفارہ

روایت میں ہے کہ جو علیؑ کے فضائل میں سے ایک فضیلت سنے گا وہ اس کے کانوں کا کفارہ قرار پائے گا اور اگر کوئی اپنے ہاتھوں سے فضائل علیؑ میں سے ایک فضیلت تحریر کرے اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائے گی کیا اس سے زیادہ فائدہ مند کوئی سودا ہوسکتا ہے "ذالک ھو فوز العظیم"

(نہج الکرامہ۔علامہ حلی)

## شبِ قدر اور توبہ کرنے والے گناہگاروں کا نظارہ

شب قدر سے لے کر صبح تک ملائکہ مسلسل آسمان سے زمین اور زمین سے آسمان کی طرف آتے جاتے رہتے ہیں یہ حقیقی راز پروردگار ہے کہ اس رات خدا اپنی حکمت سے ملائکہ کو اجازت دیتا ہے وہ فرشتے جن کا تعلق عالم بالا سے ہے شب قدر زمین پر آتے ہیں خاص طور پر ان صداؤں کو سننے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جوتوبہ کرنے والوں کے نالہ فریاد سے بلند ہوتی ہیں ایسی آہ وزاری جو ملائکہ نے کسی بھی عالم میں نہیں دیکھی وہ زمین پر دیکھنے آتے ہیں۔ جو ابھی زندہ ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی زندگی کی قدر جانیں اور آخرت کے لئے زادہ راہ مہیا کریں۔

ہر نفس ز انفاس عمرت گوہریست

آن نفس سوی خدایت رہبریست

یعنی تیری عمر کی ہر سانس ایک گوہر کی مانند ہے وہ سانس تیرے خدا کی طرف ایک رہنما اور رہبر کی حیثیت رکھتا ہے (جو سفر آخرت میں تیرے موتی کی صورت میں کام آئے گا)

غفلت اور لاپرواہی کے اسباب بہت زیادہ ہیں

میں نے کل عرض کیا تھا کہ مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار حائل ہوگی جس کے ایک طرف مومن، رحمت، لذت، وفرحت ہوگی اور دوسری طرف منافق، تختی، شدید پریشانی ہوگی ایک مرتبہ منافقین چیخیں گے دیوار کی دوسری طرف سے چلائیں گے کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے مثال کے طور پر تمہارے ہم وطن نہیں تھے تمہارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، کھانے پینے اور ساتھ کاروبار کرنے والے نہیں تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کہاں تم کہاں ہم؟! تم اپنے عمل کو تو دیکھو تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا تم نے قیامت کو ایک کہانی قصہ سمجھا تم کہتے تھے کہ یہ سب وقتی ہے


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سب ختم ہو جائے گا محمد کا دین مٹ جائے گا۔ تم نے اپنے آپ کو شک و شبہات اور وسوسوں میں ڈالے رکھا۔ لمبی لمبی آرزوؤں اور امیدوں میں گھرے رہے خواہشات کی طرف بھاگتے رہے لذتیں اٹھانے میں سرگرم رہے حتی جاء امر اللہ یہاں تک کہ امر الٰہی آن پہنچا یعنی اس طرح شہوات میں سرگرم رہے یہاں تک کہ موت نے تمھیں دبوچ لیا اور تم شیطان کے فریب میں پڑے رہے۔ امر خدا موت ہے "ناگہان بانگی برآمد خواجہ رفت" کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ بندہ گناہ میں مشغول ہے اور امر خدا آجاتا ہے وہ سرکشی میں مصروف ہے فرشتہ اجل ایک لمحہ بھی پس و پیش کی مہلت نہیں دیتا اور اسی حالت میں روح کو قبض کر لیتا ہے۔

## موت تبدیلی لباس اور سانچے کا نام ہے

یہاں مناسب ہے کہ "حتی جاء امر اللہ" کی حکمت بیان کروں اور اس بحث کو تمام کروں یہ بے خرد اور بے عقل انسان موت کو ایک امر عدمی خیال کرتا ہے (یعنی موت کا کوئی وجود نہیں ہے) موت کو عدم سے تعبیر کرنا خلاف عقل و شرع ہے موت انسان کو نیا لباس پہنانے کا نام ہے بدن روح کا مرکب ہے اور موت وہ ہے جو اس مرکب جسمانی کو جو کہ روح کے لئے باعث زحمت تھا تبدیل کر کے ایسا بدن عطاء کرتا ہے جو صاف و شفاف ہے مادی ترکیب سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس قدر لطیف ہوتا ہے کہ چشم زدن میں نجف اشرف، کربلا معلی، مشہد مقدس پہنچ جاتا ہے یہ بدن



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

انسان کا ارادہ کا تابع ہے آن واحد میں ہر جگہ چاہے آسمان کیوں نہ ہو حاضر ہو جاتا ہے البتہ اس حد تک جہاں تک خدا نے اسے قدرت دی ہے اور کتنی قدرت ہے اس کا اندازہ انسان نہیں لگا سکتا بس یوں سمجھ لیں کہ وہ اپنے اعمال کے کھیت سے حاصل کرتا ہے یہ اس کا وہ صلہ ہے جو اس نے ایک عمر زحمت اٹھا کر حاصل کیا ہے۔ اب بتایئے کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ موت ایک امر عدمی ہے لہٰذا آیہ مبارکہ ہے کہ 'جاء امر اللہ' موت آئی یعنی کوئی عدم چیز نہیں آئی نہیں ہے کوئی شے وجود رکھتی ہے تو آتی ہے۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام اور مومن اور کافر کی جان کنی

روایت میں ہے ایک روز جناب عزرائیل حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات کے لئے آئے (حیات القلوب کی روایت کا خلاصہ) جناب ابراہیمؑ نے فرمایا کیا تم میری جان لینے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ عزرائیل نے کہا میں آپ سے ملاقات کے لئے آیا ہوں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم مومن کے سرہانے کیسے آتے ہو اس نے کہا اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھول لیں حضرت ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا ایک مرتبہ وہ جناب عزرائیل کے جمال کو دیکھ کر مبہوت رہ گئے پھر فرمایا اگر کسی مومن کا نامہ اعمال کچھ بھی نہ ہو تب بھی اس حسین شکل میں نمودار ہوتے ہوئے دیکھ لے تو اس کے لئے یہی کافی ہے۔ پھر فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں دیکھوں کہ تم کافر کے سرہانے موت کے وقت کس انداز میں آتے ہو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عزرائیل نے کہا آپ تاب نہ لاسکیں گے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا میں ایک دفعہ دیکھنا چاہتا ہوں عزرائیل نے کہا اچھا پھر جناب ابراہیمؑ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہیبت ناک ہیولا کھڑا ہے جس کو دیکھنے کی تاب نہیں ہے جناب ابراہیمؑ یہ منظر دیکھ کر بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آ کر فرمایا کہ اگر کافر کوئی عذاب نہ رکھتا ہو تب بھی اس کے لئے یہ ہولناک منظر کافی ہے جو دنیا میں وہ اعمال بدانجام دیتا رہا ہے۔ بہرحال میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ خود انسان سے مربوط ہے۔ موت اس کے اعمال کے لحاظ سے تبدیلی کا نام ہے مثلاً اگر آدمی عمر بھر علیؑ علیؑ کہتا رہا تو موت کے وقت وہ علیؑ کو دیکھے گا۔ جو شخص دنیا میں جس کا دم بھرتا تھا وہ اسی کو دیکھے گا یعنی جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ملحق ہوگا اس موضوع پر روایات بہت ہیں لیکن میں عرض کروں کہ یہ موت کی گھڑی کے بارے میں حضرت علیؑ نے خود حارث ہمدانی سے فرمایا جب وہ بڑھاپے کے عالم میں حضرتؑ کی زیارت کو پہنچے اور اپنی عجز و انکساری کا اظہار کیا۔ مولاؑ نے پوچھا اے ہمدانی وہ کون سی شے ہے جو تمہیں اتنی دور سے یہاں تک لے آئی حارث کہتے ہیں مولاؑ آپ کی محبت مجھے یہاں تک کھینچ لائی۔

امیرالمومنینؑ نے انکو بشارت دی اور فرمایا "من یمت یرنی" میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ ہر شخص موت کے وقت علیؑ کو دیکھے گا (بحار الانوار جلد ۳) البتہ ہر شخص بقدر معرفت اور پاکیزگی مولاؑ کی دیکھے گا۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## عیادت علیؑ اور ان کے سامنے توبہ کرنا

ایک لطیف کلمہ شیخ شوستری بیان فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ ایک مومن کسی دوسرے بیمار مومن کی عیادت کے لئے جائے اس کے لئے کوئی ہدیہ لے کر جائے جس سے بیمار کا دل خوش ہوتا ہے۔ آج (۲۰ رمضان) ہمارا اور آپ کا مولا علیؑ سخت بیمار ہے زخمی حالت میں بستر علالت پر پڑا ہے آیئے علیؑ کو خوش کرنے کے لئے ایسا ہدیہ بھیجیں کہ علیؑ خوش ہو جائیں عیادت سے پہلے اپنے گناہوں کی توبہ کریں پھر علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوں۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۲۱

بسم اللہِ الرّحمٰن الرّحیم

افمن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی النّاس
کمن مثلہ فی الظّلمات لیس بخارج منہا

## علیؑ سب کے حقوق کا خیال کرتے ہیں

مومنین کرام آج ۲۱ رمضان ہے حضرت علیؑ کی شہادت کا دن ہے علیؑ کے چاہنے والے دور دور سے یہاں خانۂ خدا میں جمع ہوئے ہیں یہ موقع ہے کہ تمام افراد جوش خروش کے ساتھ علیؑ کا یوم شہادت منانے آئے ہیں۔

علامہ زاقی مرحوم اپنی کتاب دارالسلام میں نقل کرتے ہیں کہ ایک شیعہ جو کہیں دور سے حضرت علیؑ کی زیارت کی غرض سے نجف اشرف جارہا تھا کہ عراق میں داخل ہوتے وقت بغداد کے ایک پولیس والے نے اس کو بہت اذیت دی اس نے تنگ آ کر کہا کہ میں حضرت علیؑ کی زیارت کے لئے نجف جارہا ہوں میں اپنے مولاؑ سے تمہاری شکایت کروں گا۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

چنانچہ وہ نجف پہنچ کر زیارت امیر المومنینؑ میں حاضر ہوا اور اپنے مولاؑ کی پناہ میں پہنچ کر صرف ایک حاجت طلب کی کہ وہ ظالم پولیس والا ہلاک ہو جائے۔ ہاتھ اٹھا کر اس نے بد عادی اسی رات کو عالم خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ تشریف لاتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا اس پولیس والے کو میری خاطر معاف کر دے مولاؑ میں ہرگز اسے معاف نہیں کروں گا جب تک آپ اس کی تلافی نہ کریں گے۔ مولاؑ میں آپ کا چاہنے والا ہوں اور آپؑ کی محبت کی وجہ سے اس نے مجھے اذیت پہنچائی ہے امامؑ نے فرمایا تم اس کو میری خاطر معاف کر دو تمہارے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کا میں ازالہ کر دوں گا کیوں کہ اس شخص کا مجھ پر کچھ حق ہے۔ اس شخص نے پوچھا مولاؑ اس شخص کا آپؑ پر کیا حق ہے؟ آپؑ نے فرمایا۔ ایک دفعہ وہ اپنی فورس کے ساتھ نجف کے صحراء سے گذر رہا تھا جیسے ہی اس کی نظر میرے روضے کی گنبد پر پڑی وہ اپنی سواری سے نیچے اتر گیا اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ آداب زیارت بجالایا اور چلا گیا۔ اس کا یہ ادب اور احترام اب تک میرے پاس محفوظ ہے اس ادب کے عوض جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے اسے معاف کر دو۔ لہذا اس مومن نے اسے معاف کر دیا اور جب واپس پلٹتے وقت اسے پولیس والے سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ تم تو نجف گئے اپنے مولاؑ سے میری شکایت کرنے کیا ہوا؟ اس نے کہا کیا بتاؤں جب میں نے تیری شکایت لے کر گیا تو میرے مولاؑ نے بتایا کہ تو نے مولاؑ کی اتنی عزت واحترام



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کیا ہے جس کے سبب انہوں نے تجھے معاف کرنے کے لئے کہا۔ اور پورا واقعہ اس پولیس والے کو بتادیا وہ بہت حیران ہوگیا اور رونے لگا اور توبہ واستغفار کرنے لگا کہ آئندہ میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں دوں گا پھر وہ نجف اشرف گیا اور اپنے مولا علیؑ کی قبر پر اپنے آپ کو گرادیا اور کہنے لگا اے مولاؑ آپؑ نے ایک معمولی عمل بھی فراموش نہیں کیا۔ خاک ہو مجھ پر جو میں آئندہ آپؑ کے علاوہ کسی کو چاہوں مجھے معاف کردیں میں ہمیشہ آپ ہی کا مطیع رہوں گا۔

## اہلبیتؑ کی محبت آفات وبلیات سے محفوظ رکھتی ہے

کتاب آثار حجۃ میں عظیم اسلامی فلسفی علامہ حاج مرزا مہدی آشتیانی کے بارے میں ایک معجزہ درج ہے واقعا سننے کے قابل ہے جس سے انسان نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں یرقان کے مرض میں مبتلا ہوگیا ہے اسی دوران میں نے امام رضا علیہ السلام کے روضے کی زیارت کا قصد کیا اور یہ طے کیا کہ میں اپنی تین حاجتیں امامؑ کی خدمت میں پیش کروں گا ایک اپنی صحتیابی کی دوسری حاجت مخصوص تھی جس کا ذکر میں نہیں کروں گا اور تیسری حاجت یہ تھی کہ ایران کو کمیونسٹ فتنہ سے نجات دلائیں۔ اس زمانے میں پیشہ وری کی طرح کا فتنہ جو تیس سال قبل برپا ہوا تھا دوبارہ سر اٹھا رہا تھا وہ لوگ ایران کے شمال پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں اگرچہ میں بہت بیمار تھا اس کے باوجود میں سفر زیارت پر روانہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوگیا سفر کے دوران میری حالت اتنی خراب ہوگئی کہ میں بے ہوش ہوگیا میرے ساتھ سفر کرنے والے بھی میری وجہ سے رک گئے اسی بے ہوشی کی حالت میں میرے ساتھ ایک معجزہ پیش آیا۔

ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسلسل ایک نور زمین کی طرف آرہا ہے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں میدان عرفات میں ہوں اور وہ آسمانی نور عرفات کے ایک حصہ میں پڑ رہا ہے جہاں لوگ جمع ہیں میں نے دیکھا چودہ نورانی خیمے وہاں نصب ہیں ان تمام خیموں پر مکمل طور پر نور آرہا ہے جارہا ہے میں نے کسی سے پوچھا یہاں کیا ہے کسی نے بتایا کہ چودہ خیمے چہاردہ معصومؑ کے ہیں جن میں سے یہ جو سب سے بڑا خیمہ نظر آرہا ہے یہ رسول خدا کا ہے اسی طرح باقی معصومینؑ کے ہیں امام زمانہؑ تک میں نے دوڑ کر اپنے آپ کو رسولؐ خدا کے خیمے تک پہنچایا رسولؐ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کیا آداب بجالا کر پھر عرض کی یا رسول اللہؐ میری ایک حاجت ہے آپؐ نے فرمایا کیوں کہ تم میرے آٹھویں فرزند علی بن موسی الرضاؑ کی زیارت کی غرض سے سفر میں ہو لہذا اپنی حاجت ان سے بیان کرو میں امام رضاؑ کے خیمے میں اجازت لے کر داخل ہوا۔ سلام پیش کیا امامؑ بڑی مہربانی اور محبت سے پیش آئے میں نے عرض کی مولاؑ میں تین حاجتیں لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا میں نے ایک ایک کر کے اپنی حاجت بیان کیں اپنی صحتیابی کی، دوسری مخصوص حاجت اور تیسری تو دہ پارٹی کی فتنہ انگیزی۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

امامؑ نے فرمایا پہلی حاجت کے مطابق مصلحت یہ ہے کہ تمہاری یرقان کی بیماری آخری عمر تک برقرار رہے گی۔ میں نے قبول کر لی (بعض اوقات خدا نے مومن کے لئے آخرت میں مقام تیار کیا ہوتا ہے جہاں تک پہنچنے کے لئے اسے ایک قسم کی آزمائش سے دنیا میں گذرنا پڑتا ہے) امامؑ نے فرمایا تمہاری دوسری حاجت پوری ہو جائے گی۔ رہی تیسری حاجت جو تو وہ پارٹی کی ریشہ دوانی کے سلسلے میں ہے وہ پیشوری کے زمانے سے ہماری نظر میں ہے، تم بے فکر رہو ہم اس فتنہ کو رفع کر دیں گے پھر آپ نے ایک اہم جملہ ارشاد فرمایا جو میرے اس واقعہ کا پورا نچوڑ ہے اور تمام مومنین کے لئے پیغام ہے آپؑ نے فرمایا کہ

جب تک تم ایرانی ہم اہلبیتؑ اور ان کی قبور سے وابستہ رہو گے ان کی پناہ طلب کرو گے اور ہمارے مصائب کی مجالس کا انعقاد اور ان میں شرکت کرتے رہو گے عزاداری سے تعلق رکھو گے ہر آفات و بلیات سے محفوظ رہو گے اور امن و امان سے زندگی گذارو گے۔

اور میں کہتا ہوں حقیقت میں امام کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔ میں عرض کروں کہ آج کے روز آپ جتنا زیادہ ہو سکے اہلبیتؑ سے اپنی عقیدت کا اظہار کریں بہتر ہے اس لئے کہ یہ چیزیں بھلانے والی نہیں ہیں۔

## ایمان اور نیک اعمال روحانی زندگی کا موجب ہیں

قرآن میں متعدد مقامات پر جہاں ایمان کا ذکر ہے وہاں عمل صالح



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اس کا ایک سبب یہ ہے کہ یہ دونوں یعنی ایمان اور عمل لازم اور ملزوم ہیں تا کہ انسان پوری طرح سے روحانی زندگی سے بہرمندہ ہو سکے۔ "انّ الّذین آمنوا وعملوا الصّالحات" یہ دو چیزیں اگر کسی کے پاس ہوں تو خداوند عالم اسے نئی زندگی عطاء کرتا ہے۔ اس سلسلے میں دو تین آیات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

سورہ انفال میں ارشاد ہوتا ہے "یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا اللّٰہ وللرّسول اذا دعاکم لما یحییکم" اے ایمان والو جب خدا اور رسولؐ تمھیں دعوت دیں تو ان کی پکار پر لبیک کہو تا کہ تمھیں تازہ زندگی عطاء ہو یعنی اے مومنو جب خدا اور رسول تمھیں کہیں کہ ہم تمھیں کسی چیز کی یاد دہانی کرا رہے ہیں تا کہ تم زندہ ہو جاؤ اور وہ ایمان اور عمل صالح ہیں اگر ان دونوں کو آپ نے حاصل کر لیا تو یہ چیزیں حیات بخش ہیں۔

اور دوسری آیت "افمن کان میتاً فاحییاہ" آیا کوئی مردہ ہے جسے ہم زندگی دیں اگر کوئی زندگی چاہتا ہے تو ایمان اور عمل صالح کو اپنا لے۔ ایک اور آیت میں ہے کہ "من عمل صالحاً من ذکر او انثی وھو مومن فلحیینّہ حیاۃً طیبۃً" اس سے زیادہ واضح آیت اور کیا ہو سکتی ہے۔ یعنی جو کوئی عمل صالح بجالائے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے پاک و پاکیزہ زندگی عطاء کریں گے۔ جو کوئی نیک کام کرے گا مستحبات اور واجبات چاہے ایک کانٹا بھی راستے سے ہٹا دے مرد ہو یا عورت مگر وہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مومن ہو تو ہم اسے نیک زندگی دیں گے۔ ایمان اور عمل صالح میں مرد اور عورت کی کوئی تمیز نہیں جن کے پاس بھی ایمان اور عمل صالح ہوگا یہ ترقی، وسعت اور کمال کا باعث ہے یعنی خاص حیات طیبہ اس کو میسر آئے گی۔

## عزت صالح مومن کے لئے ہے

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ حیات جسے فارسی میں زندگی کہتے ہیں اس حیات کی حقیقت وہ طاقت ہے جو منشاء آثار ہے یعنی اس طاقت سے انسان منشاء الٰہی کو صادر کرتا ہے اگر آپ ایمان اور عمل صالح کے حامل ہیں پروردگار عالم آپ کو ایک فوق العادہ روحانی قوت عطاء فرمائے گا اگر ایمان کی طاقت نہ ہو تو انسان کمزور ہوتا ہے بے ایمان شخص اتنا ذلیل ہوتا ہے جب سینما گھر سے گذرتا ہے تو بڑی بڑی عریاں شہوانی تصاویر دیکھ کر وہاں سے گذر نہیں سکتا بلکہ وہیں جم جاتا ہے۔ اور روحانی طاقت اور عزت یہ ہوتی ہے کہ خوبصورت ترین عورت اس کے سامنے برہنہ آجائے تب بھی وہ انسان اپنے آپ پر قابو پالے گا اور اس کا ایمان ہرگز متزلزل نہ ہوگا وہ اس برہنہ عورت پر نظر نہیں ڈالے گا کیوں کہ وہ ایمان کی طاقت رکھتا ہے عریاں عورت چاہے اس کے سامنے آجائے وہ عورت کو نہیں دیکھے گا اپنی آخرت کو یاد رکھے گا یہ مرد عاقبت اندیش اور بابرکت انسان ہے وہ سمجھتا ہے اگر میں نے اس کو دیکھا تو ذلت کے گڑھے میں گر جاؤں گا لیکن جو شخص ہوس پرست ہے وہ آسانی سے شکست کھا جائے گا جو کوئی ایمان کی دولت سے محروم ہوگا وہ ہر شہوت کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سامنے گھٹنے ٹیک دے گا۔ " للّٰہ العزّۃ ولرسولہ وللمومنین"۔ اگر حیات رکھتا ہے تو خیانت نہیں کرے گا خدا کی دی ہوئی حیات سے خیانت ذلیل اور کمزور آدمی کرتا ہے۔

## جناب ابوذرؓ ایمان میں طاقتور تھے

ہمارا ایمان جناب ابوذرؓ کی طرح عزیز اور قوی ہونا چاہئے جب معاویہ نے ان کا دین خراب کرنا چاہا تو اس نے اپنے دو غلاموں کے ہاتھ دو سو اشرفیاں بھیجیں اور ان سے کہا کہ اگر تم یہ اشرفیاں ابوذرؓ کو دینے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا وہ دونوں حضرت ابوذرؓ کے پاس آئے اور وہ اشرفیاں ان کے آگے رکھ دیں ابوذرؓ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ دو سو اشرفیاں معاویہ نے آپ کے لئے بھیجیں ہیں ابوذرؓ نے کہا یہ اشرفیاں معاویہ کہاں سے لایا اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا وہ کہنے لگے بیت المال سے بھیجا ہے ابوذرؓ نے کہا کہ بیت المال تو مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے اس نے کس مناسبت سے مجھے دو سو مثقال اشرفیاں بھجوادیں کیا باقی مسلمانوں کو بھی اس نے دو سو اشرفیاں بھجوائی ہیں انہوں نے کہا نہیں آپ کے لئے خصوصی طور پر بھجوائی ہیں جیسے ہی انہوں نے یہ کہا جناب ابوذرؓ نے سختی سے کہا یہ اشرفیاں فوراً اٹھالو اور معاویہ کو یہ کہہ کر واپس کر دو کہ مجھے ان اشرفیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ میرے پاس اس وقت جو کی روٹیاں موجود ہیں ان میں سے ایک دن کے لئے ہیں اور دوسری آج رات



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے لئے (کل کا رزق خدا دینے والا ہے) پس مجھ سے زیادہ بے نیاز کون انسان ہوسکتا ہے حالانکہ اس زمانے میں کچھ لوگ تھے جنہوں نے معاویہ سے مال لیا تھا اور علیؑ کی دوستی سے ہاتھ اٹھالیا تھا وہ معاویہ کے ایجنٹ بن گئے تھے اور اس کے ساتھیوں جیسے ہوگئے تھے انہوں نے ذلت و رسوائی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا تھا اگر انسان روحانی زندگی حاصل کرے تو وہ کبھی بھی مال اور خواہشات کے سامنے ذلیل اور خوار نہیں ہوگا بلکہ عظیم اور بزرگ ہوجاتا ہے وہ کبھی بھی دنیا کو اہمیت نہیں دیتا دنیا ایسی چیز نہیں جسے انسان اہمیت دے۔

اگر یہ روحانی طاقت پیدا ہوجائے تو کیا انسان سب کے ساتھ عجز و انکساری کے ساتھ پیش نہیں آئے گا؟ ہرگز تکبر نہیں کرے گا اگر عقل میں پختہ ہوگا تو وہ آدمی کبھی بھی طمع و لالچ نہیں کرے گا۔ آپ اپنے کل کی فکر میں کیوں رہتے ہیں؟ آپ کو یقین ہے کہ آپ کل تک زندہ رہیں گے؟ انسان کو بغیر کسی ضرورت کے فانی چیزوں پر پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ "**لنحيينهم حياة طيبه**" ہم ان کو پاک و پاکیزہ زندگی عطاء کریں گے۔ انسان کو دنیا کے لئے پریشان ہونے کے بجائے اپنی آخرت کی موت کے بعد کے حالات کی فکر کرنا چاہئے۔

## انسان کو صرف اپنے گناہوں سے خوف کھانا چاہئے

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں پانچ باتیں بیان کروں اگر ان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے لئے تمہیں اونٹوں پر سوار ہو کر جانا پڑے اور اونٹ چلنے سے انکار کر دیں اور تم پیدل صحرا کا راستہ طے کرو اس زحمت سے بھی زیادہ قیمتی کلمات ہیں۔

ان کلمات سے پہلا کلمہ یہ ہے کہ "لا یخافن احد منکم الا ذنبہ" علیؑ کے شیعہ کو سوائے گناہوں کے اور کسی سے خوف نہیں کھانا چاہئے۔ کسی چیز کو پست اور حقیر نہیں سمجھنا چاہئے سوائے گناہوں کے اس لئے کہ تمہارے گناہ تمہیں غفلت میں ڈال دیتے ہیں نہ کہ امور دنیا۔ (نہج البلاغہ ۸۲)

ہمارے بعض جوانوں کے ذہن میں یہ ہے کہ امریکہ ایک ترقی یافتہ ملک ہے اور ایران پس ماندہ ملک ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سے خفیہ ہاتھ ہیں جو اس قسم کی غلط باتیں ہمارے جوانوں کے ذہن میں ڈال رہے ہیں۔ آپ یہ باتیں کس حوالے سے کہہ رہے ہیں؟ میں مختصراً عرض کروں میں تعداد تو نہیں بتا سکتا البتہ روزانہ نہ جانے کتنے جرائم، خودکشیاں، فسادات امریکہ میں ہوتے ہیں مثال کے طور پر لڑکیوں کا اغوا، خودکشی کرنا کیا آپ اسے ترقی یافتہ کہیں گے کیا یہی پیش رفتی ہے۔ امریکہ اسلحہ سازی پر اتنا پیسہ خرچ کر رہا ہے اس کے باوجود اپنے ملک میں امن و امان قائم نہیں کر سکا۔ بے شک اسلحہ صرف جنگ کے موقع پر ٹھیک ہے لیکن اپنے ملک میں امن و امان کے لئے اسلحہ کی ضرورت نہیں میں اپنے مسلمان بھائیوں سے صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں جہاں جہاں میری آواز پہنچ رہی ہے صرف ایک چیز ہے جو بغیر اسلحہ کے امن و امان کے لئے کافی ہے اور وہ ہے ایمان کی طاقت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے چاہے کوئی جتنا بھی کسی اور چیز پر بھروسہ کرے ایمان سے زیادہ طاقت ور کوئی چیز نہیں اگر کوئی سمجھتا ہے تو وہ اس کی خام خیالی ہے۔

یا مثلاً میں سویڈن کے بارے میں بیان کروں کہ دنیا کا واحد ملک ہے جس میں امن وامان سب سے زیادہ ہے اس کے باوجود وہاں جو خودکشی کا تناسب ہے وہ وہاں کی آبادی کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ وہ خودکشیاں جو امریکہ کے تمام صوبوں میں ہورہی ہیں یا سویڈن میں اتنی تعداد میں خودکشی کا تناسب کیوں زیادہ ہے اس لئے کہ وہ لوگ اصل امن وامان اور سکون جو ایمان سے حاصل ہوتا ہے وہ لوگ اس سے بے خبر ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۲۲

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

ینادونھم الم نکن مّعکم قالوا بلی ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتی جآء امر اللّٰہ وغرکم باللّٰہ الغرور ○ فالیوم لایوخذ منکم فدیۃ ولا من الذین کفروا ماوکم النار ھی مولاکم وبئس المصیر. (سورہ حدید: آیت ۱۵)

### جنت اور دوزخ والوں کی آپس میں گفتگو

وہ موضوعات جو قرآن اور روایات میں ذکر کئے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کا مشاہدہ کریں گے سورۂ اعراف میں ہے کہ ایک دوسرے سے گفتگو کریں گے اہل جہنم جنتیوں سے کہیں گے اے اہل جنت تم ہم پر احسان کرو یہ جاری پانی اور وہ نعمات جو تمہیں میسر ہیں ہمیں بھی عنایت کردو۔

ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللّٰہ

(سورہ اعراف: آیت ۴۸)



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وہ جنتی کہیں گے پروردگار نے ان نعمات کو کافروں پر حرام قرار دیا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ ملاقات دور سے ہوگی وہ ایک دوسرے کے نزدیک تو نہیں ہو سکتے البتہ یہ بھی خداوند کریم کی ایک حکمت ہے کہ جہنمی مومنین کو دیکھ سکیں گے اور مومنین جہنمیوں کو دیکھ سکیں گے تاکہ وہ ان کا انجام دیکھ کر خدا کا شکر بجالائیں۔ کہ ہم جہنم سے بچ گئے۔ اسی طرح جہنمی بھی جنتیوں کو دیکھیں گے اور حسرت سے آہیں بھریں گے۔ آپ دعا کمیل میں پڑھتے ہیں۔ "فهبني صبرت علی حرنارک فکیف اصبر عن النظر الی کرامتک" خدایا میں جہنم کی آگ کی حرارت پر تو صبر کرلوں گا مگر تیری نظر کرامت کے بدل جانے کو کیونکر برداشت کروں گا۔

جب منافقین کی نظر ان مومنین پر پڑے گی جن کے چہرے نور سے جگمگا رہے ہوں گے جب کہ وہ خود تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ مومنین کو پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ دنیا میں زندگی بسر نہیں کرتے تھے "ینادونهم الم نکن معکم" ان پرانے تعلقات کا واسطہ ہمیں بھی اپنی روشنی سے بہرہ مند کرو "قالوا بلی" اس میں کوئی شک نہیں ہم اور تم ایک ہی شہر ایک ہی محلے میں رہتے تھے اٹھنا بیٹھنا بھی تھا لیکن ہم خدا کے وعدے کو دل و جان سے سچا جانتے تھے اور اس کو مانتے تھے اور اس کے حکم پر عمل بھی کرتے تھے لیکن "فتنتم انفسکم" تم نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لیا۔ "وتربصتم" تم انتظار کرتے تھے کہ مومنو پر مصیبت کب آتی ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اوران کی حالت خراب ہوتی ہے۔ "وارتبتم" تم ہمیشہ شک میں پڑے رہے یا یہ کہتے تھے کہ یہ سب مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔

## آرزوؤں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی

"وغرتکم الامانی" اور تم کو آرزوؤں اور امیدوں نے مشغول رکھا آرزوؤں اور امیدوں کی طرح انسان اور خدا، آخرت اور ایمان کے درمیان کوئی حجاب نہیں خواہشات کی بھی کوئی حد نہیں ہوتی "ھل من مزید" کہتا رہتا ہے پھر اس کو موت کی فکر کہاں ہوتی ہے مرنے کے بعد اسے پتہ چلتا ہے پھر وہ فریاد کرتا ہے جب انسان مرجاتا ہے اس کے بعد وہ کچھ بھی کہتا رہے مرنے کے بعد لاکھ کہتا رہے کہ "رب ارجعون لعلی اعمل صالحا" یعنی پالنے والے مجھے پھر سے دنیا میں بھیج دے تا کہ میں اعمال صالح انجام دے سکوں۔ تفسیر منہج میں اس آیت غرتکم الامانی کے ذیل میں رسول خداؐ سے ایک لطیف حدیث نقل ہوئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک روز پیغمبر گرامیؐ نے مسجد میں اپنی انگلی سے یا کسی چھڑی سے اصحاب کے سامنے ایک لمبی اور موٹی لکیر کھینچی پھر اصحاب سے فرمایا تم نے دیکھا میں نے کیا کیا پہلی لکیر جو کھینچی ہے وہ لمبی آرزوؤں کی لکیر ہے پھر اچانک "بانگی برآمد خواجہ رفت" یعنی (موت کی گھنٹی بجی اور خواجہ صاحب دنیا سے رخصت ہوگئے۔) پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دوسری لکیر جو میں نے اس لکیر کے اوپر کھینچی ہے وہ موت کی ہے یعنی موت آتی ہے اور تمام آرزوؤں کو خاک



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں ملا دیتی ہے اور انسان کی امیدوں کو کالعدم کر دیتی ہے۔

## چیونٹا اور دانہ گندم چڑیا کی خوراک

ایک دانشور کی تعبیر کے مطابق وہ بیان کرتے ہیں میں باہر ایک صحرا میں بیٹھا تھا کہ میں نے ایک چیونٹے کو دیکھا جو جھاڑیوں اور کانٹوں کے درمیان بڑی زحمت اور مشقت سے ایک گندم کا دانہ لے جا رہا تھا وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ اپنے بل کے پاس پہنچ گیا۔ ایسے میں میں نے دیکھا کہ ایک چڑیا آئی اس نے اچانک لپک کر اس دانے اور چیونٹے کو دبوچ کے نگل گئی اور اڑ گئی۔ میں نے سوچا آدمی بھی اس چیونٹے کی طرح کتنی زحمت اور مشقت کرتا ہے اتنا مال جمع کرتا ہے لیکن ملک الموت آتا ہے اور اس کو اڑا کر لے جاتا ہے۔ اس نے جو کچھ زحمت اور محنت سے کمایا ہوتا ہے وہ سارا مال اس کا اس دنیا میں دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے اپنے مال اور مقام کو جمع کر کے وہ قبر کے سوراخ تک لے آتا ہے وہ اس سے لے لیا جاتا ہے اس کے بدن کو زمین کے نیچے دبا دیا جاتا ہے جہاں نہ کوئی بستر ہے نہ کوئی روشنی اور نہ کوئی مونس و یاور۔ یہاں ایمان اور عمل صالح کے علاوہ کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔ غرتکم الامانی آدمی اتنا بدنصیب ہے کہ اپنی خوشیوں کے لئے اتنی زحمات اٹھاتا ہے لیکن وہ بے چارہ یہ نہیں جانتا یہ محنت دردسری کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

امام سجادؑ فرماتے ہیں" واکفنا طول الامل" خدایا تو مجھے لمبی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

امیدوں اورآرزؤں کے شر سے محفوظ رکھ۔

حتی جاء امر اللّٰہ موت آئی اور وہ دنیا سے رخصت ہوگیا۔ وغرکم باللّٰہ الغرور شیطان نے تم کودھوکے میں رکھا لوگوں نے کہا راہ خدا میں غریبوں پر خرچ کرو شیطان نے کہا غریبوں کو کچھ دینے کی ضرورت نہیں اگر خدا چاہتا تو وہ خود ان کو دے دیتا یہ کہنا کفر ہے 'وقال الّذین آمنوا للّذین آمنوا انطعم من لویشاء اللّٰہ اطعمہ (سورہ یٰس: آیت ۴۷)

## مومن کا ظاہر اور باطن ایک ہوتا ہے

فالیوم لایوخذ منکم فدیۃ ولامن الّذین کفروا ماویکم النّار

منافق اور کافر کے فرق کو نام کے ساتھ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے آدمی ظاہر اور باطن رکھتا ہے اس کا ظاہر زبان، ہاتھ، پاؤں، آنکھیں اور کان ہیں اور باطن اس کے اندر کی کیفیت ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ اس کے دل میں ایمان ہے یا نہیں۔ کبھی کبھار انسان کے دل میں ایمان ہے اور وہ اس کا اظہار بھی کرتا ہے نماز روزہ وغیرہ بجالاتا ہے۔ ذکر الٰہی کرتا ہے تقویٰ وعمل صالح اختیار کرتا ہے یعنی باطنی اور ظاہری طور پر مومن ہے باطنی طور پر بھی وہ خوف خدا رکھتا ہے اور ظاہری طور پر بھی اس کا بدن خوف سے کانپتا ہے گناہ سے بھاگتا ہے اپنے دل میں جنت کا شوق لئے ہوئے ہوتا ہے اور ہدایت کی طرف گامزن ہوتا ہے. جمال امیر المومنینؑ کے دیدار کا مشتاق ہوتا ہے اس کی آرزو ہوتی ہے کہ وہ حوض کوثر سے سیراب ہو۔ اور ظاہر


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں بھی وہ گناہگاروں سے دور رہتا ہے اور گناہ سے بھی بھاگتا ہے۔

## اگر آپ چاہتے ہیں کہ پیغمبر گرامیؐ کے ہمسائے بنیں

ضمناً ایک لطیف حدیث بیان کردوں! ایک روز ایک عرب بدو رسولؐ کی خدمت میں آیا اور عرض کی یارسول اللہؐ جو خدا نے واجب قرار دیا ہے اس کو انجام دیتا ہوں یعنی روزہ رکھتا ہوں صرف رمضان کے جو کہ واجب روزے ہیں پانچ وقت کی نماز میں پڑھتا ہوں۔ اور خمس وزکوۃ غریب ہونے کی وجہ سے مجھ پر واجب نہیں آیا میں صحیح کرتا ہوں۔ پیغمبرؐ نے فرمایا" انک فی الجنّة" بے شک تم جنتی ہو (کیوں کہ تم نے اپنے واجبات کو انجام دیا) پھر اس عرب نے پوچھا کیا جنت میں آپ کا پڑوسی ہوں گا۔ پیغمبرؐ کے ساتھ ہونا کوئی مذاق نہیں ہے ان اولیاء ہستیوں کے ساتھ رہنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے کچھ دیر تامل کیا پھر فرمایا:

ہمارے ساتھ ہونے کی کچھ شرائط ہیں۔ اس کے لئے تم کو تمام گناہوں سے دوری اختیار کرنی ہوگی اپنی آنکھوں کو ہر حرام سے بچانا ہوگا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ پیغمبرؐ کے ساتھ جنت میں رہیں تو اس کی شرائط ہیں مناسبت سے ہی انسان رہ سکتا ہے گناہوں کی کثافت کے ساتھ ان کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا یہ اسی طرح ہے کہ انسان کسی گٹر سے نکل کر بادشاہ کے دربار میں پہنچ جائے تو کیا عالم ہوگا روایت میں ہے کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کے دہن سے نکلنے والی بدبو سات آسمان تک پہنچتی ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جس کے سبب ساتوں آسمانوں پر موجود ملائکہ اس جھوٹے پر لعنت بھیجتے ہیں۔(سفینۃ البحار جلد۲ صفحہ۳۴۷) کوزے سے باہر وہی چیز چھلکتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے اگر آپ کے دل میں حب علیؑ ہے تو ظاہر میں بھی آپ گناہوں سے پرہیز کریں گے۔

## منافق کے دو چہرے اور دو رنگ ہیں

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ظاہر میں تو بہت نیک دکھائی دیتے ہیں ایمان وتقویٰ کا اظہار کرتے ہیں لیکن اندرونی طور پر وہ اسکے برعکس ہوتے ہیں منافق اسی کو کہتے ہیں کہ جس کا ظاہری طور پر تو ایمان وتقویٰ، نماز، روزہ ہوتا ہے لیکن دل میں وہ مال، شان وشوکت، جاہ وحشم اور ریاست طلبی خواہاں ہوتا ہے۔

کافر وہ ہوتا ہے جو منافق کی طرح دھوکے باز نہیں ہوتا ہے اس کا ظاہر اور باطن کفر ہوتا ہے لیکن افسوس ان منافقین پر ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ منافق کا عذاب کافر سے زیادہ سخت ہوگا۔ کافر کا عذاب معین ہے لیکن خدا لعنت کرے منافقین پر جب نماز جماعت کے لئے آتے ہیں تو اپنی بڑائی لوگوں کے سامنے جتانے کے لئے "یراؤن الناس" تاکہ لوگ ان کی عبادت کو دیکھ کر تعریف کریں یا کبھی منبر کے سامنے بیٹھ کر مجلس یا خطاب سنتے ہیں نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ لوگ مجھے نمازی کہیں۔ الذین یراؤن ویمنعون الماعون۔ آج قیامت کا دن ایسا ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کہ اے منافقوں تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا۔ لایوخذ منکم فدیۃ۔ وہ قیامت کے روز کسی فدیہ کے ذریعہ عذاب سے نہیں بچ سکتے کیونکہ اس کے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہوگا وہ وہاں برہنہ ہوگا۔ ولا من الذین کفروا۔ اور نہ ہی کافروں سے فدیہ لیا جائے گا ماویکم النار۔ ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے ھو مولاکم، مولا اولیت سے ہے یعنی تمہارے لئے جہنم اولیٰ اور سزاوار ہے بئس المصیر۔ تمہاری بازگشت بہت بری ہے۔

## مولا کے سولہ معانی ہیں

تقریباً مولا کے سولہ معانی ہیں اہلِ لغت عرب کے نزدیک ہر جگہ قرینے کے حساب سے مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے یہاں پر مولا سے مراد اولی ہے یعنی سزاوارتر، مناسب تر مثال کے طور پر غدیر خم کے موقع پر رسول خداؐ نے مولا علیؑ کے ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا من کنت مولاہ فھذا علی مولا یہاں مولا کے معنی ولایت الٰہیہ کے باب سے ہیں لیکن اس آیت میں مولا سے مراد مناسب ترین سزاوارترین یعنی اے کفار تمہارے لئے جنت نہیں دوزخ مناسب ہے۔

## تمام عوالم میں عدل الٰہی

اس میں کوئی شک نہیں تمام عالمین میں خدا کا عدل مسلّم ہے چاہے عالم دنیا ہو یا عالم ملکوت دنیا و آخرت قطرہ آب سے لے کر عرش تک ہر جگہ خدا کا عدل موجود ہے بالعدل قامت السموات والارض۔ عدل کسے کہتے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہیں۔وضع کل شی فی محلہ۔ ہر شے کو اس کے مقام پر رکھنا عدل ہے۔ چنانچہ ظلم کسی چیز کو غیر مقام پر رکھنا ہے قیامت کے دن عدل الٰہی کا ظہور کمال پر ہوگا مثال کے طور پر اگر جہنمی کو جنت میں لایا جائے وہ اس کے لئے بے فائدہ ہے وہ کسی بھی نعمت سے بہرہ مند نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے پاس ایمان نہیں اس کے دل کی آنکھ نابینا ہے جو شروع ہی سے اپنے خدا کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھے جو محمدؐ کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھے اگر اس کو حضرت محمدؐ کے پاس لے بھی جائیں اس کا کیا فائدہ؟ ایک آدمی آنکھیں ہی نہیں رکھتا وہ جمال محمدؐ کا کیسے دیدار کرسکتا ہے۔صم بکم عمی فھم لا یعقلون ۔جو کوئی عقل نہیں رکھتا وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔اس کے برعکس مومن لطیف ہوتا ہے اور اس کا بدن بھی لطافت کا پیکر ہوتا ہے جب کہ کافر غلیظ ہے قلوبھم کالحجارۃ کافر کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے قیامت کے روز کافر کا بدن پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگا وہاں اس کا ظاہر اور باطن ایک ہوجائے گا وہ جو آپ نے آیت سنی ہوگی ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعاً فاسلکوہ (سورۂ حاقہ: آیت ۳۲) ستر زرع کی آگ کی زنجیر کافر اور ظالم کی گردن میں لپیٹ دی جائے گی پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے گا لیکن کافر کا دل ذرہ برابر بھی نہیں جنبش نہیں کرے گا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شقی القلب نفوس اور سخت بدن غلیظ ہوجاتے ہیں۔ بعض کافر اس قدر غلیظ ہوتے ہیں کہ ان کا ایک ایک دانت احد کے پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔لیکن اس کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

برخلاف ایک مومن کا دل دنیا میں نرم اور نازک تھا اور آخرت میں بھی ان کی لطافت آشکار ہو جائے گی۔

## وہ دل جو عذاب کی آیت سننے کی طاقت نہیں رکھتا

اگر ایک آیت عذاب اس کے سامنے پڑھ دی جائے تو وہ جان دے دیتا ہے کہتے ہیں کہ ایک روز منصور عمار ایک گھر کے پاس سے گذر رہا تھا کہ اس نے اس گھر سے نالہ و فریاد کی آواز سنی اس نے محسوس کیا کہ کوئی جوان ہے جو اپنے پروردگار کے سامنے مناجات میں مشغول ہے وہ بہت خوش ہوا ایسے سوز قلب کے ساتھ آہ و زاری کے شعلے برسا رہا ہے اس کی اس کیفیت سے وہ بھی جذباتی ہو گیا اس نے دروازے کے شگاف سے بلند آواز میں اسکے لئے آیت عذاب پڑھی۔ یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم۔ جیسے ہی یہ آیت پڑھی پھر اس کی آواز نہیں آئی وہ چلا گیا دوسرے دن پھر وہ اسی مقام سے گذرا تو اس نے دیکھا کہ اسی گھر سے گریہ و شیون کی آوازیں بلند ہیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت گریہ کر رہی ہے اس نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس عورت نے بتایا کہ میرا جوان بیٹا تھا جو کل رات عبادت میں مشغول تھا کہ کسی شخص نے دروازے کے باہر سے ایک آیت عذاب پڑھی میرا بیٹا اس آیت عذاب کی تاب نہ لا سکا اس نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کا دل کس قدر نازک اور لطیف تھا۔ یہ لطافت جو دنیا میں تھی وہ قیامت کے روز پورے جسم میں سرایت کر جائے گی اے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مومن اس لطافت کے بعد تجھے قسم ہے یہ بتا کہ خدا جہنم میں آگ کی زنجیر کے ساتھ بندھ سکتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ مومنین وہ ہیں کہ جب آیت قرآن ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے تو ان کے دل خوف سے لرز جاتے ہیں لہٰذا تمام جنتی سراپا لطافت ہوں گے اور جہنمی غلیظ ہوں گے آلودہ ہوں گے سخت ہوں گے افسوس ہے ان قسی القلب لوگوں پر "فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر اللّٰه" (قساوت قلب کی تشریح کے لئے کتاب قلب سلیم ملاحظہ فرمائیں) آج کا دن عمل کا دن ہے کل کا دن فدیہ (جنس خریدنے) کا دن نہیں ہے عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جہنمیوں کی خوراک "حمیم" کو قرار دیا جائے نہ کہ حوض کوثر اور ان کی جانب سے حمیم جہنم جنتیوں کے پاس نہیں لائی جاسکتی قرآن میں ہے کہ جنتی اور جہنمی اپنے اپنے مقام پر قرار دیے جائیں گے منادی ندا دے گا۔ الحمد اللہ۔ خدا کی حمد ہے کہ اس نے جہنمیوں کو جہنم میں اور بہشتیوں کو جنت میں قرار دیا۔ وقضیٰ بینهم بالحق وقیل الحمد اللّٰه رب العالمین۔ اور ان کے ساتھ حق کے ساتھ فیصلہ کیا گیا اور کہا گیا الحمد اللہ رب العالمین۔

## حضرت عیسیٰؑ اپنی ماں کے جنازے پر

آقائی سبزواری نے مصابیح القلوب میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ جناب عیسیٰؑ شہری نہیں تھے بلکہ صحرائی تھے اور قریہ قریہ گھومتے رہتے تھے کبھی اپنے بہت سے حواریوں کے ساتھ کبھی اکا دکا حواریوں کے ساتھ وہ گشت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرتے رہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے اپنی پوری قوم کو چھوڑا اور اپنی مادر گرامی اور اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار جناب مریمؑ کو ساتھ لیا اور لبنان کی پہاڑیوں میں جا کر قیام فرمایا اور وہیں رہنے لگے وہاں بھی دن میں روزانہ آپؑ اپنی والدہ کو چھوڑ کر نکل جاتے تھے پھل اور دوسرے کھانے پینے کی چیزیں جمع کرتے رہتے اور اپنی والدہ کے لئے لاتے اور وہ دونوں اسی سے افطار کرتے ایک روز جناب عیسیٰؑ اسی طرح غذا فراہم کرنے اپنی والدہ کو چھوڑ کر نکل گئے اسی دوران آپؑ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ جب حضرت عیسیٰؑ واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی والدہ لیٹی ہوئی ہیں انہوں نے سوچا شاید سو رہی ہیں انہوں نے آہستہ سے آواز دی دیکھا کہ وہ سانس نہیں لے رہی ہیں یہ صورتحال جناب عیسیٰؑ کے لئے ناقابل برداشت تھی اسی پہاڑ پر غربت اور تنہائی کے عالم میں جہاں ان کی والدہ کے سوا کوئی تیسرا نہ تھا ملول ہوئے لکھا ہے کہ پروردگار عالم نے جب جناب عیسیٰؑ کی محبت کا یہ عالم دیکھا تو حکم دیا کہ ان کی ماں کی روح کو بدن سے متصل کر دیا جائے تاکہ عیسیٰؑ اپنی ماں سے ہمکلام ہو سکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰؑ نے اپنی ماں سے پوچھا مادر گرامی میں تو آپ کی وفات کے وقت موجود نہیں تھا جو آپ کی خواہش پوچھ سکتا اب جب کہ پروردگار عالم نے ایک مہلت دی ہے تو فرمایئے آپ کی اگر کوئی خواہش ہو حضرت مریمؑ نے فرمایا بیٹا اب جب کہ میں دنیا سے رخصت ہو چکی ہوں میری یہی آرزو ہے کہ میں دنیا میں واپس آ جاؤں اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سردیوں کی طویل راتوں میں ایک تاریک گوشے میں اپنے پروردگار کے ساتھ راز و نیاز میں مشغول رہوں اور سخت گرمیوں کے دنوں میں روزے رکھوں روایت میں ہے اگر کوئی طلوع آفتاب کے وقت کا تو رنہ رکھتا ہو وہ قیامت کے دن مفلس ہوگا خدا ہم سب کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

## ایک شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

اب جب کہ رمضان کے دو تہائی حصے گذر چکے اور ایک تہائی حصے کے دوران بھی گذر چکے اور ایک روز آج رات کا باقی ہے لیلۃ القدر اگر کسی کے نصیب میں آجائے (خیر من الف شہر) ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ امام جعفر صادقؑ ۲۳ رمضان کی شب کو بیمار ہو گئے انہوں نے حکم دیا کہ میرا بستر مسجد میں لے چلو تا کہ میں اپنے رب کے گھر میں پناہ حاصل کروں اور اس رات کی عبادات کو حاصل کرلوں۔

روایت میں ہے کہ جناب فاطمہؑ خود اور اپنے گھر والوں کو اس رات سونے نہیں دیتیں تھیں خود بھی اس رات خدا کی عبادت میں مشغول رہتی تھیں۔ آج ۲۳ رمضان ہے اس رات اگر کوئی سورہ عنکبوت پڑھے تو وہ اہل جنت میں سے قرار پائے گا البتہ آپ دھوکے میں نہ پڑھیں یہ دوسری عبادات کی طرح عظیم اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے جیسے امام حسینؑ کے مصائب پر گریہ کرنا جو کوئی بھی حسینؑ پر روئے گا اس پر جنت واجب ہے۔

روایت میں ہے کہ جو کوئی اس رات سورۂ روم، عنکبوت پڑھے گا اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پر جنت واجب ہو جائے گی اور دوسری روایت میں یہ ہے چار گروہ ایسے ہیں جو اس شب قدر کی فضیلتوں سے محروم رہتے ہیں۔ ایک شراب خور، دوسرا عاق والدین، تیسرا قطع رحم کرنے والا (اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لے) کیونکہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے والدین زندہ ہیں اس سے راضی ہیں لیکن مرنے کے بعد وہ اپنے والدین کو بھول گیا اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ خدایا اپنی عزت اور جلالت کے طفیل جن کے والدین زندہ ہیں یا مر گئے ہیں یا جن کے حقوق ہم پر باقی ہیں انکو ہم سے راضی اور خوشنود فرما۔ خدایا ہم بالکل نا آشنا ہیں ہم توجہ نہیں دے پاتے تو اپنی نظر لطف و کرم سے ہم پر رحم فرما خدایا اس عظیم رات کے طفیل ہمارے ماں باپ، رشتہ دار اور تمام مومنین و مومنات کو رحمت فرما۔ اور چوتھا وہ شخص ہے جو کسی مومن کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے (وقائع الایام۔ ضمن خطبہ رسول خداؐ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۲۳

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

ینادونھم الم نکن معکم، قالوا بلیٰ ولکنّکم فتنتم
انفسکم وتربّصتم وارتبتم وغرّتکم الامانیّ حتّٰی جاء
امر اللّٰہ وغرّکم باللّٰہ الغرور ○ فالیوم لایؤخذ منکم
فدیۃ ولا من الّذین کفروا، ماویکم النّار ھی مولاکم
وبئس المصیر ○ الم یان للّذین آمنوا ان تخشع
قلوبھم لذکر اللّٰہ ومانزل من الحق ولا یکونوا
کالّذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد
فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون (سورہ حدید: آیت ۱۶)

## ایمان کا نور اور شک کی تاریکی

منافقین مومنین سے کہیں گے تم نے کون سا ایسا کام دنیا میں کیا ہے
جو ہم نے نہیں کیا؟ وہ جواب دیں گے بے شک ہم دنیا میں ایک ساتھ زندگی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گذارتے تھے اس فرق کے ساتھ کہ انبیاءؑ کی دعوت نے ہم پر اثر کیا ہم نے تیاری کر لی انہوں نے کہا اگر موت کے بعد نور ایمان چاہئے ہے تو آخرت کی تیاری کرو ہم نے آخرت کے لئے ہاتھ پاؤں مارے ان کی باتوں کو غور سے سنا اور توجہ دی "ولٰکنّکم فتنتم انفسکم وارتبتم وتربصتم" لیکن تم لوگوں نے ہمارے برعکس انبیاءؑ کی باتوں اور نصیحتوں کا مذاق اڑایا تم مومنین کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ جو لوگ متقی ہیں ان کو محرومیاں گھیر لیں تم ان کی ذلت چاہتے تھے اس کے علاوہ تم شک کی حالت میں پڑے ہوئے تھے اور کہتے تھے یہ سب کہاں سے صحیح ہو سکتا ہے یہ سب غلط باتیں ہیں "غرّتکم الامانی" میں نے عرض کیا کہ "امانی" امینہ کی جمع ہے یعنی نفس کی خواہشات، آرزوئیں خواہ وہ جانی ہوں مالی ہوں چاہے وہ شہوانی ہوں۔ حتیّٰ جاء الامر اللہ و غرّتکم باللہ الغرور ۔ غرور یعنی فریب والی چیز جس سے انسان دھوکہ کھا جائے یعنی ایسی عبث شے جو حقائق سے انسان کو دور رکھے۔

## چور بڑی ہمدردی کے ساتھ مال اڑا لیتا ہے

کہتے ہیں کہ چند چور ایک گھر میں داخل ہوئے اس سے پہلے کہ وہ کندھے پر رکھا وہ سامان چرا کر باہر لے جائیں صاحب خانہ کی آنکھ کھل گئی اور وہ سامان لے کر بھاگ کھڑے ہوئے صاحب خانہ نے ان کا پیچھا کرنا شروع کیا ایک چور جس کے پاس سامان تھا وہ آگے نکل گیا دوسرا جو خالی ہاتھ تھا اس نے صاحب خانہ کو راستے میں روک لیا تا کہ وہ اس چور کا پیچھا نہ کر سکے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

چنانچہ وہ راستہ میں ایسے کھڑا ہوگیا جیسے کوئی راہ گیر ہو جیسے ہی وہ بے چارہ صاحب خانہ اس کے پاس ہانپتا کانپتا پہنچا اس نے پیچھے کیا ہوا تم کہاں جارہے ہو کس کی تلاش میں ہو کیا کوئی تمہارا سامان چرا کر لے گیا ہے چلو میں بھی تمہارے ساتھ اس کا پیچھا کرتا ہوں تم ادھر سے جاؤ میں ادھر سے جاتا ہوں اس نے اس کو اسی طرح تلاش میں الجھائے رکھا وہ بے چارہ چپکے سے غائب ہوگیا پھر وہ سمجھا کہ میرے ساتھ کیا دھوکہ ہوا ہے وہ سمجھ گیا کہ اصلی چور تو وہی تھا جس نے اس کو دھوکے میں رکھا اور مجھے غفلت میں لگائے رکھا تاکہ میرا وقت ضائع کرے اور اس کا ساتھی اس کا مال لے اڑے آپ کے لئے جو بھی مصروفیات ان فاسد لوگوں نے مہیا کی ہیں وہ اس چور کے واقعہ کی طرح ہے تاکہ آپ ان فاسد امور میں مصروف ہو کر رہ جائیں اور اپنے اصلی ھدف سے ہٹ جائیں اپنے مقصد خلقت کو بھول جائیں ۔ میں نے صبح روڈ پر ایک بینر لگا ہوا دیکھا تھا اس میں موٹے الفاظ میں لکھا ہوا تھا آج رات کو آٹھ بجے کے لئے رنگا رنگ مختلف پروگرام فلاں پرانے سینما میں منعقد کئے جارہے ہیں ۔ مجھے ہنسی آگئی لوگ ایسے نادان ہیں کیا وہ یہ باتیں سمجھتے نہیں ہیں کہ انہیں یہ لوگ کہاں لے جارہے ہیں ان کے اصل عزائم کیا ہیں وہ کیوں آپ کو لہو ولعب میں مشغول رکھنا چاہتے ہیں تاکہ آپ کے دین کو آپ سے چرالیں آپ کو خدا کے راستے سے ہٹا دیں یہ نادان لوگ ایک مچھر کی مانند ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتے ہیں یہ چالاک بے ایمان لوگ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نادان لوگوں کے ایمان کو خراب کرتے ہیں اور ان کو بے راہ روی کا عادی بنا کر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں قرآن کے مطابق یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو برباد کر رہے ہیں وہ لوگ جو نماز کو ضائع کرتے ہیں اور شہوات و خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ بہت جلد دوزخ میں جائیں گے (سورۂ مریم: آیت ۶۰) اے وہ لوگو جو اپنے اسلاف کی روش کو بھول چکے ہو تمہارے اجداد تو نماز کو بہت اہمیت دیتے تھے پچھلی نسلیں تو نماز کی پابندی کرتی تھیں وہ ان خرافات اور لہو و لعب میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے نہ ہی غافل تھے بلکہ اپنے خدا اور آخرت کی فکر میں رہتے تھے۔

## مال حلال مشکلات نہیں ہے

میں چاہتا ہوں کہ غرور کا ترجمہ کروں ''الغرور'' غار سے مشتق ہے فریب دینا فریب یعنی کیا؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ مال انسان کو دھوکا دیتا ہے۔ دلوں کو اغوا کر لیتا ہے یہ مال کہتا ہے اگر تمہیں کوئی مشکل پیش آ جائے، اگر تم بیمار پڑ جاؤ خوشی اور عیش و عشرت کے لئے میں تمہارے کام آؤں گا۔ بقول عوام! مال حلال مشکلات ہے اے بدقسمت انسان اگر خدا نہ چاہے تو تیرا یہ مال کس کام کا تیرے پاس مال کا انبار ہی کیوں نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا تو یہ خیال کرتا ہے کہ روٹی مال کی بدولت ہے یہ ریاست اور شوکت مال کی وجہ سے ہے اور تیری یہ سلامتی مال کی بناء پر ہے؟ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے۔ کسی کے پاس اتنی بھاری دولت تھی لیکن وہ اپنے پیروں کے جوتے کا بند نہ کھول



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سکا اور موت نے اسے جکڑ لیا اور حسرت کے عالم میں اسے قبر لے جا کر لٹا دیا گیا۔

## جاہ طلبی اور عورت بھی فریب دینے والے ہیں

مال کے بعد دوسری چیز عورت ہے جو انسان کو فریب میں رکھتی ہے عورت اپنی خواہشات کے سبب مرد کو بے چارہ بنا دیتی ہے مرد کو فریب دیتی ہے عام طور پر عورت خواہشات اور شہوات کے لحاظ سے بہت کم تر ہے اور ان خواہشات میں اتنی مگن ہو جاتی ہے کہ تمام چیزوں کو فراموش کر دیتی ہے اپنے خدا کو بھول جاتی ہے۔ کوئی بھی خدا کے قہر سے مستثنٰی نہیں ہے ایسی عورتیں خدا کے قہر کو دعوت دیتی ہیں یہاں تک کہ وہ انتقام ظاہری کو بھی بھول جاتی ہیں قطامہ اور ابن ملجم مرادی اس کی مثال ہیں۔

تیسری چیز جو انسان کو دھوکے میں ڈالتی ہے وہ فریب کے اسباب ہیں اور اس میں منصب طلبی سب سے بدتر ہے انسان عہدے کا طالب رہے افسوس ہے اس صدارت کی کرسی جو ہر حق کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے خدایا تو ہمیں ہر فریب سے محفوظ رکھے اس موضوع پر اتنی گفتگو کافی ہے۔

اس کے بعد جو آیت ہے الم یان ...... جس کی پہلے مفصل تفسیر بیان کی جا چکی ہے اور مزید اس کی تفصیل ضروری نہیں ہے بس مختصر طور پر آج اس آیت کے معنی بیان کر دیتا ہوں "الم یان للذین آمنوا" کیا وہ وقت نہیں آیا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں "ان تخشع قلوبھم" کہ ان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے دل باخبر ہو جائیں نہ کہ زبان سے "لاالہ الا اللہ" کہیں بلکہ ان کے دل یادِ عظمتِ الٰہی سے معمور ہو جائیں "تخشع" کے معنی (خوف خدا سے) آہ وزاری کرنے کے ہیں جب عبدِ ذلیل اپنے ربِّ جلیل کے حضور اپنے آپ کو نعمات میں غرق پاتا ہے اور کفرانِ نعمت کرتا ہے یعنی اپنے منعم حقیقی کا حق ادا نہیں کرتا ہے تو حالت شرمساری میں وہ اپنے پروردگار سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہے اللہ اکبر۔

## اللہ اکبر کہنے سے کلیسا کا لرزنا

خزائن نراقی میں ایک لطیف واقعہ نقل کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے سفر پر گئے تو وہاں کے کچھ عیسائیوں، پادریوں نے جناب میر سے یہ اعتراض کیا کہ آپ ہمارے کلیساؤں کو دیکھیں جس شہر سے آپ گذریں آپ کو نئے اور صاف ستھرے کلیسا نظر آئیں گے ان کی دیواروں میں ایک سوراخ تک آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ لیکن مسلمانوں کی مساجد دیکھیں کوئی بھی سالم نہیں ہے سب خستہ حال ہیں۔ جناب میر نے کہا آپ کیا کہہ رہیں ہیں اگر وہ روح پرور عبادات جو ہماری مساجد میں ہوتی ہیں وہ آپ کے کلیساؤں میں کی جائیں تو آپ کا ایک بھی کلیسا سالم نہ رہے میں جو نماز اپنی مسجد میں ادا کرتا ہوں اگر تمہارے کلیسا میں پڑھوں تو تمہارا کلیسا صحیح وسالم نہیں رہے گا ان کو یقین نہ آیا بہر حال وہ اس آزمائش کے لئے آمادہ ہو گئے جناب میر کلیسا میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور بڑے خضوع



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وخشوع اور محبتِ الٰہی سے سرشار ہوکر تکبیر اللہ اکبر کہی ابھی پہلی تکبیر کہی تھی کہ کلیسا کی ایک محراب گر گئی اور کلیسا کا ایک حصہ شگاف کی وجہ سے منہدم ہو گیا۔ خلاصہ یہ کہ اس مظاہرے کے بعد سب مان گئے اور انہوں نے اللہ اکبر کی تاثیر کا اعتراف کر لیا۔ کتنا پیارا کلمہ ہے میر صاحب نے کہا اگر اللہ اکبر جو اپنی مساجد میں پڑھتے ہیں اگر تمہارے کلیساؤں میں پڑھیں تو تمہارا ایک کلیسا بھی سالم نہ رہے بے شک اللہ اکبر کا یہ اثر مسلمانوں کی روحانی طاقت ہے اور ایسا مومن جس کا دل اپنے پروردگار کے ساتھ وابستہ ہے وہ قوی ہوتا ہے اور اتنی روحانی طاقت رکھتا ہے کہ تمام موجودات کو اپنے تصرف میں لے سکتا ہے مومن اس انداز میں ذکر خدا کرتا ہے کہ مسجد کے درودیوار اس کے ساتھ ذکر الٰہی میں شریک ہوتے ہیں۔

## کیا خضوع وخشوع کا موقع ابھی نہیں آیا ہے

"الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ" کیا مومنین پر ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کتنے سال ہو گئے ان کو ایمان لائے ہوئے وہ کیوں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں نہیں آتے تاکہ ان کے دل خضوع وخشوع سے معمور ہو جائیں وہ دنیا سے اپنے دل کو اٹھا لیں اور اپنی آخرت کی طرف متوجہ ہو جائیں اپنے پروردگار کے لئے دل نرم کریں "وما نزل من الحق" اور قرآن کے ساتھ مخلص ہو جائیں "ولا یکون کالذین اوتوا الکتاب" مسلمان یہودیوں کی طرح نہ ہو جائیں حبِّ دنیا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کو ایک طرف ڈال دیں یہودی زر پرست ہیں یہودی دنیا کے حریص ہوتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہزار سال دنیا ہی میں رہیں " یود احدهم لو یعمر الف سنة " خدا نہ کرے تمہارے اندر بھی صفت یہودیت پیدا ہو مسلمان نام ہے حق کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دینا۔ تم تو کہتے ہو میں علیؑ کا شیعہ ہوں علیؑ کے شیعہ کو تو حبِ دنیا کے بجائے حبِ علیؑ ہونا چاہیئے۔

## زر پرستی نے مسلمانوں کو لاچار بنا دیا ہے

" ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل " لوگ مغالطہ کرتے ہیں کہتے ہیں مسلمان پسماندہ ہیں بدحالی کا شکار ہیں حیف ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم پسماندہ ہیں کیا اسرائیل کے پاس دولت ہے اس وجہ سے وہ ترقی یافتہ ہے؟ پیسا ایسی چیز ہے کہ مسلمان آج اس کی وجہ سے بے دین ہو گئے ہیں مسلمانوں کی بے دینی نے ان لوگوں کو ترقی عطاء کی ہے وہ اسرائیل کی طرح زر پرست ہو گئے ہیں مسلمانوں کی بدحالی کی وجہ یہ نہیں کہ مسلمانوں کے پاس ثروت کم ہے اور ان لوگوں کے پاس ثروت زیادہ ہے میں کہتا ہوں ایک مسلمان عرب ملک کی دولت اسرائیل سے کئی گنا زیادہ ہے لیکن افسوس تقویٰ نہیں ہے حق تعالیٰ کے ساتھ مخلص نہیں ہیں وہ چیز جو یہودیوں میں ہے وہ مسلمانوں میں بھی ہے یہود مال کے طالب ہیں مسلمان بھی زر پرست ہو گئے ہیں۔

## لہو و لعب اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے

کچھ عرصے بعد انسان کے دل میں قساوت پیدا ہو جاتی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے "فقست قلوبھم" لمبی امیدوں اور آرزوں اور ذکر خدا سے غفلت کے باعث انسانوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں "کثیر منھم فاسقون" چاہے یہودی ہوں چاہے عیسائی چاہے مسلمان اس جہت سے کوئی فرق نہیں پڑتا جو بھی غافل ہوگا قسی القلب ہو جائے گا فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے گا افسوس ہے اس شخص پر جو لمبی امیدوں اور طویل آرزوں کی وجہ سے تقویٰ کو پس پشت ڈال دے اپنی غفلت میں اضافہ کرے لہو ولعب میں پڑا رہے تو یہ خطرے کی علامات ہیں مسلمانو! تمہارا ایمان خطرے میں ہے تمہاری سعادت مندی خطرے میں ہے۔ تفریح وطبع میں مشغول ہونا ایمان کی ضد ہے یہ فضول باتیں تم کو نماز سے غافل کر دیتی ہیں پہلے زمانے میں لوگ تفریح کے لئے بندروں کو تربیت دیتے تھے اور سڑکوں پر لا کر ان کا تماشہ دکھاتے تھے جو لوگوں کے لئے تفریح کا باعث ہوتا تھا اب تفریح وطبع کے ذرائع مختلف ہیں اب بڑے بڑے سینما بن گئے ہیں جو لوگوں کی جیب خالی کرتے رہتے ہیں قسم بخدا عریاں فلمیں دیکھنا ایسا تیر ہے جو آپ خود اپنے دل میں مارتے ہیں میں نے شروع میں جو چوری کا واقعہ بیان کیا تھا اسی طرح یہ لوگ آپ کو مشغول رکھتے ہیں آپ چور کا پیچھا چھوڑ دیں اپنا وقت ضائع نہ کریں آپ کی عمر اسی میں گذر جائے گی۔ "قیمة اعمارکم الجنة" تمہاری عمر کی قیمت بہشت ہے۔ عمر بہت قیمتی شے ہے اگر آپ چاہیں تو ایک گھنٹے میں کتنی سعادت حاصل کر سکتے ہیں آپ جانتے ہیں آپ اپنے ہی ہاتھوں سے کس قدر اپنی عمر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کو ضائع کر رہے ہیں آپ کی عمر کے ایک ایک لمحے کا مرنے کے بعد پوچھا جائے گا اور آپ کی شروع عمر سے لے کر آخر عمر تک کے اعمال کو ہر زمانے کے اعمال تصویری کی صورت میں آپ کے سامنے لایا جائے گا مثال کے طور پر یہی رمضان کی عبادات کی برکتیں ان سب کو ملاحظہ کریں گے جب آپ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ بلند کرتے تھے ان سب کو محفوظ کیا جائے گا۔

قرآن مجید میں ان موضوعات کو صراحت سے بیان کیا گیا ہے مثال کے طور پر آیت ہے "لتجزی کل نفس بما کسبت" ہر نفس کو جو اس نے کمایا ہے جزا دی جائے گی "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ" جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا (الزلزال: آیت ۷) یوم تجد کل نفس ما عملت خیر محضرا (آل عمران: آیت ۲۸) جس انسان نے جو عمل کیا ہے وہ اسے دیکھ لے گا اس کا عمل ضائع نہیں ہوگا ایک جگہ روایت میں یہ آیا ہے کہ جو ستار و تنبور اور آلات غنا سے واسطہ رکھے گا قیامت کے روز اسکے بدن کے ساتھ وہی آلات غنا چپکے ہوئے ہوں گے۔

"یعرف المجرمون بسیماھم"

(سورہ رحمٰن: آیت ۴۱)

جو کوئی مجرم ہے اس کے اعمال ضبط کئے جا رہے ہیں یا ایک شرابی کے ہاتھ میں شراب کا جام ہے وہ بھی اس کے ساتھ جائے گا جتنی بھی دنیا میں یہ کثافت کرتے رہے ہیں سب نوٹ ہو رہا ہے اے لوگو تمہارے سارے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اعمال دکھا دیے جائیں گے اور تمہاری نیکیاں بھی ریکارڈ اور تحریر کی جا رہی ہیں۔اس ماہ رمضان میں اپنی برائیوں کو دھو ڈالیں اسی دنیا میں اپنی اصلاح کرلیں پھر موقع نہیں ملے گا۔

## اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت قبر کو یاد کریں

رمضان کا مہینہ اختتام پر ہے مجھے نہیں معلوم آپ کی عبادات اور دیگر امور درست ہوئے یا نہیں بہرحال آپ سب حضرات فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کیجیے گا جس چیز سے خدا نے آپ کو منع کیا ہے اس کو ترک کردیں اپنی موت کو نزدیک سمجھیں موت کو یاد رکھیں۔امام صادقؑ فرماتے ہیں جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت پاؤں رکھو تو یہ تصور کرو کہ قبر میں پاؤں رکھ رہا ہوں۔یہاں تو آپ اپنے اختیار سے چل پھر رہے ہیں وہاں آپ کو بے اختیاری کی حالت میں لے جایا جائے گا امامؑ فرماتے ہیں جب بھی گھر جاؤ اپنی آخری گھر قبر کو یاد کرو اگر کوئی شخص اس معنیٰ کو سمجھ لے تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ کبھی جھگڑا نہیں کرے گا یہ سب لڑائی جھگڑے آخرت سے غفلت کے سبب ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں کہ جب تم گھر سے باہر نکلو تو یہ خیال کرو کہ تمہارا جنازہ برآمد ہو رہا ہے ابھی تو تم اپنے پیروں سے چل کر جا رہے ہو ایک دن ایسا آئے گا کہ تمہیں لوگ اپنے کاندھے پر لے جا رہے ہوں گے۔پروردگارا! تو از خود ہمیں قبل از موت ہوشیار کردے تاکہ ہم تیار رہیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## موت کو یاد کرنا دل کی سختی کا علاج

موت کو یاد کرنا دل کی سختی کا علاج ہے وہ لوگ جو قساوت قلبی سے گھبراتے ہیں وہ سمجھ لیں کہ اس کا قطعی علاج موت کو یاد کرنا ہے بعض لوگ تو تاریخ میں ایسے گذرے ہیں جو اپنے گھر میں اپنی قبر کھود کر رکھتے تھے تا کہ وہ ان کی نظروں کے سامنے رہے۔ ایک جلیل القدر معظمہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا جو علوی خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور ان کا سلسلہ نسب امام حسنؑ تک پہنچتا تھا۔ ان کی قبر مبارک مصر میں ہے ان محترمہ کے حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے لئے ایک قبر کھدوائی تھی اور اس میں روزانہ بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتی تھیں۔ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جو اپنی قبر میں قرآن کی تلاوت کرے۔ لکھا ہے کہ ان مخدرہ نے چھ ہزار مرتبہ اپنی قبر میں بیٹھ کر قرآن ختم کیا ہے بتایئے کوئی عورت اس دنیا میں ایسی ہوگی جی ہاں بعض خواتین ایسی ہیں جو مردوں سے بھی زیادہ سوگنا زیادہ شرف اور فضیلت رکھتی ہیں کون ایسا مرد ہے جو اس عورت کا مقابلہ کر سکے میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ گذرے ہیں جنہوں نے اپنی قبور کھدوائی تھیں اور وہ ان میں جاتے رہتے تھے۔

## ابن بطوطہ کے سفرنامے کا ایک مختصر حصہ

ابن بطوطہ اپنے سفرنامے میں لکھتا ہے میں شیراز میں تین روز رہا اور ان تین روز میں میں نے جامع مسجد عتیق میں قیام کیا۔ لوگ اس مسجد میں اعتکاف کرتے تھے وہ کہتا ہے کہ جامع مسجد عتیق (چھ سات سو سال پرانی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے) کے ساتھ ایک بازار تھا میں نے ایسا بازار کبھی نہیں دیکھا تھا اس بازار کا نام ''سوق حمیدیہ'' ہے (شام کے علاوہ) میں نے ایسا خوبصورت اور شان وشوکت والا بازار جہاں جہاں میں گیا ہوں دوسرے شہروں میں میں نے نہیں دیکھا اس بازار میں میری نظر ایک دوکان پر پڑی جہاں ایک نورانی اور متقی شخص جو ظاہری طور پر معزز معلوم ہو رہا تھا تلاوت قرآن میں مشغول تھا میں اس کے پاس گیا سلام کیا اور بیٹھ گیا اس نے بھی میرا استقبال کیا میں نے پوچھا آپ یہاں کیا کرتے ہیں اس نے بتایا کہ میرا پیشہ تجارت ہے جب گاہک نہیں ہوتے تو میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں پھر اس نے اپنے دوکان کے اندر بچھا ہوا قالین ہٹایا تو میں نے دیکھا کہ ایک قبر کھدی ہوئی ہے اس نے بتایا کہ یہ قبر میری اپنی ہے میں اپنی قبر کے پاس بیٹھ جاتا ہوں اور اپنے لئے قرآن کی تلاوت کرتا ہوں اور میں نے اپنی قبر اس دوکان میں اس لئے بنائی ہے کہ میں دنیا کے دھوکے میں نہ آؤں اور میں نے یہ وصیت کی ہے کہ میرے مرنے کے بعد مجھے اسی قبر میں دفنایا جائے یہ میں نے اپنے ہاتھ سے تیار کی ہے۔

آپ کے بعد کوئی بھی آتا ہے اور آپ کی قبر پر قرآن کی تلاوت کرتا ہے لیکن یہ تلاوت اس کے مثل نہیں ہو سکتی اگر آپ اپنے لئے خود سے ایک سورہ بھی پڑھ لیں تو اس ختم قرآن سے بہتر ہے جو آپ کے بعد قاری آپ کی قبر پر پڑھے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۲۴

بسم اللہِ الرّحمٰن الرّحیم

اعلموا انّ اللّٰہ یحیی الارض بعد موتھا قد بینا لکم الایات لعلکم تعقلون ○ ان المصدقین والمصدقات واقرضوا اللہ قرضاً حسناً یضاعف لھم ولھم اجر کریم (سورہ حدید: آیت ۱۸)

## راہِ معرفت خدا میں حیات میں غور و فکر کرنا

" واعلموا انّ اللہ یحیی الارض بعد موتھا" وہ موضوع اہم اور بنیادی جو قرآن میں تقریباً پچاس سے زیادہ مقامات پر اہمیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے وہ یہاں بھی ذکر ہو رہا ہے اور تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ غور و فکر کریں وہ اپنی ابتداء اور آخرت کو پہچانے اور وہ موضوع جس کا اس آیت میں ذکر ہوا ہے وہ 'حیات' ہے۔ حیات یعنی زندگی جو موت کی ضد ہے۔ اے نافہم بندۂ بشر تو کس بات پر اتنا جری ہے جو اپنے خدا کا منکر بنا ہوا ہے کفر کر رہا ہے جب کہ تو مردہ تھا تجھے اس نے زندگی عطا کی " کیف تکفرون



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

باللّٰہ وکنتم امواتاً فاحیاکم" (سورۂ بقرہ: آیت ۲۶) یہ زندگی کہاں سے آئی؟ کس نے دی؟ کیا مادّے میں زندگی پیدا ہو سکتی ہے؟ ذرا اس کرۂ خاکی پر نظر کر کہ ایک بے جان مردہ مٹی کو زندگی کس نے عطا کی "فانظر الی آثار رحمة اللّٰہ کیف یحیی الارض بعد موتھا" (سورۂ روم: آیت ۴۹) وہ خدا ہے جس نے تم کو زندگی عطاء کی ہے اس کے بعد وہ زندگی لے لے گا اور پھر وہ زندہ کرے گا "اللّٰہ الّذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثمّ یحییکم" (سورۂ روم: آیت ۳۹) یحیی اور یمیت قرآن میں کئی مقام پر ذکر ہوئے ہیں ایمان کی پیدائش، معرفت اور شناسائی خدا اور موت کے بعد شناسائی حیات ان تمام موضوعات کا تعلق حیات سے ہے۔

## حقیقتِ حیات کا ادراک ممکن نہیں ہے

اگر چہ حیات کے معنی ظاہر اور آشکار ہیں لیکن اسکی حقیقت ہر معمہ سے زیادہ پیچیدہ ہے اس کا ادراک ممکن نہیں ہے بقول حاجی سبزواری کے کہ

مفهومه من اعرف الاشیاء

و کنهه فی غایة الخفاء

معنی حیات تو ہر عاقل زندہ رہنے کو سمجھتا ہے یعنی زندگی کے آثار کو حیات کہتے ہیں اور جس میں نمو پذیری نہ ہو وہ مردہ ہے لیکن اس کی حقیقت مجہولہ حقائق میں سے ہے اوّل خلقت سے ابھی تک کوئی دانشور ایسے پیدا نہیں ہوئے جو حقیقت حیات کو سمجھ سکے کہ حیات ہے کیا؟ کیوں حیات غیر از مادّہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے ماوراء محسوسات ہے جو عالم غیب اور غیب الغیوب کا مظہر ہے۔ حیات وہ ہے جو زمین پر موجود حیوانات، نباتات، جمادات جو شے آپ دیکھ رہے ہیں اس حی مطلق سے تعلق رکھتی ہے جیسے کہ اصطلاحاً کہتے ہیں ضم معدوم بمعدوم یعنی معدوم کا معدوم میں ضم ہونے سے وجود میں نہیں آتی بے شعور کو بے شعور کے ساتھ جمع کرنے سے شعور پیدا نہیں ہوتا۔ اگر سینکڑوں یا ہزاروں ایٹم جمع ہو جائیں شعور پیدا نہیں کر سکتے۔

بے شعور مادہ شعور پیدا نہیں کر سکتا۔ آپ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں حیات مادّے کا معلول ہے جب کہ حیات خود مادّہ پر غالب ہے اس سے بالاتر ہے وہ تو مادّہ کو ذرات میں تبدیل کر دیتا ہے۔

## بدن انسانی میں حیات کے آثار

اپنے بدن میں آثار حیات پر غور کریں جو خوراک انسان کھاتا ہے وہ اس کے بدن کے حصوں کی مناسبت سے ویسی ہو جاتی ہے کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے مثال کے طور پر آنکھوں کی سیاہی میں پہنچتی ہے تو سیاہ ہو جاتی ہے سفیدی میں پہنچتی ہے تو سفید ہو جاتی ہے سرخ ہونٹوں تک پہنچتی ہے تو سرخ ہو جاتی ہے۔ "صبغۃ اللہ" کارخانہ قدرت کی رنگ ریزی سے اسی رنگ میں رنگ جاتی ہے اگر آپ معنویات پر غور کریں تو آپ کو قدرت کے کرشموں کا اور زیادہ ادراک ہوگا آپ تو عاقل ہیں آپ کو عقل کی وجہ سے حیوانات سے ممتاز کیا گیا ہے پھر عقل سے کیوں کام نہیں لیتے میری مراد حیات کی تہری



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قوت پر غور کرنا ہے۔

## درخت کی جڑ پتھر کو بھی شگافتہ کر دیتی ہے

میں مثال دے کر واضح کر دوں آپ ایک درخت کی جڑ کو زمین سے اکھاڑنے کی کوشش کریں بڑی طاقت کے بعد وہ ہلے گا لیکن یہی جڑ اگر جاندار ہو تو پہاڑ کو بھی ہلا کر رکھ دیتی ہے پتھر کو شگافتہ کر دیتی ہے اس کی یہ قوت قاہرہ کہاں سے آئی؟ کیا یہ قوت مادّی ہے جو خود مادہ کو توڑ دیتی ہے حقیقت میں یہ طاقت غیر از مادہ ہے یہ حی مطلق کی قوت میں سے ہے "الحی القیوم" اس نے حیات کو فیض بخشا ہے اور اس فیض کو موجودات تک پہنچایا ہے ذرا ان پہاڑوں پر نظر کریں دیکھیں حیات کے کیا کرشمے ہیں اس حیات میں اس قدر نفوذ ہے "فانظر الی آثار رحمة اللّٰه" ایک محقق کے قول کے مطابق قرآن میں فقہ کے ابواب (نماز، روزہ، خمس) ایک سو پچاس آیات پر مشتمل ہیں لیکن معارف، خدا شناسی کے بارے میں آٹھ سو پچاس آیات قرآنی موجود ہیں یعنی اگر ایک دفعہ نماز کا حکم ہے تو کئی بار تدبر غور و فکر کا حکم ہے "کیف یحیی الارض بعد موتھا" وہ مردہ زمین کو کس طرح زندہ کرتا ہے وہی جو یہ زندگی بخشتا ہے اور وہی اس زندگی کو واپس لے لیتا ہے "یحیی و یمیت" آج میرا موضوع سخن صرف "حیات" ہے ہمارے پروردگار نے بھی اس موضوع حیات کو قرآن میں متعدد مقامات پر بیان کیا ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حیات پر غور و فکر کریں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## اس بے رنگ پانی سے ہزاروں رنگ پیدا کرنا

زمین پر پھیلے ہوئے ان نباتات کی سیر کریں اوران میں پھیلے ہوئے چھوٹے بڑے اجزاء کا مشاہدہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر پھول کی خوشبو مختلف ہوگی مثلاً گلاب کا پھول، گل نسرین، زرد گلاب، گل یاسمین، ہر پھول خوشبودار ہوتا ہے ان کی خوشبو مختلف کیوں ہوتی ہے یہ سب ایک پانی کی بدولت ہے ایک پانی سے مختلف رنگوں کے پھول، مختلف ذائقوں کے پھل اور سبزی جن کا رنگ و بو و ذائقہ مختلف ہوتا ہے یہ سب پانی سے پیدا ہوتی ہیں۔

## دکھائی نہ دینے والے پودے

آج کی سائنس نے ایسے پودے دریافت کئے ہیں جن کو پروردگار عالم نے اس کرۂ ارض پر پیدا فرمایا ہے وہ دکھائی نہیں دیتے اس قدر لطیف ہیں کہ ایک عام آنکھ انہیں دیکھ نہیں سکتی۔ ان میں سے بعض غروب کے وقت پانی پر ہوتے ہیں بعض چھتوں پر اور کبھی ایک سبز لکیر کی مانند دکھائی دیتے ہیں یہ وہ درخت اور پودے ہیں جن کو دست قدرت نے ہوا کے ذریعے خلق کیا ہے جان لیجئے کہ خدا تمام کام انجام دے سکتا ہے۔ اگر طویل درخت کو دیکھنا ہے تو ناریل کے درخت کو دیکھیں جس کی قامت نوے قدم ہوتی ہے بعض درخت ایسے ہیں جن کا قطر پانچ افراد ہاتھ میں ہاتھ دے کر درخت کے گرد کھڑے ہوں تو اتنا چوڑا اس کا قطر ہوتا ہے۔

## حیوان خور درخت

اس کے علاوہ اور بھی عجیب و غریب درخت ہیں جو حس اور شعور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

رکھتے ہیں اور شعور کا تعلق حیات سے ہوتا ہے البتہ نباتات کا شعور حیوان سے کمزور ہوتا ہے اس کی کئی مثالیں ہیں۔ طنطاوی کہتے ہیں کہ ایک درخت ہے جس کو عربی میں ''النبات المفترس'' کہتے ہیں۔ فارسی میں اس کا کیا نام ہے مجھے معلوم نہیں۔

اس درخت کی خصوصیات یہ ہیں کہ (تمام حیوانات درخت کھاتے ہیں) یہ درخت حیوانات کو کھاتا ہے اور اس کی کیفیت اس طرح ہے کہ وہ منتظر رہتا ہے کہ کوئی کیڑا یا پرندہ اس کے پتہ پر آ کر بیٹھ جائے فوراً وہ اوپر اور نیچے سے اپنے پتے کو بند کر لیتا ہے بہت جلد اس حیوان کو چھپا لیتا ہے پھر وہ درخت اس پرندہ کو چوسنا شروع کر دیتا ہے اور اتنا چوستا ہے کہ وہ پرندہ ختم ہو جاتا ہے۔ زبان قدرت سے یہ درخت کہتا ہے۔ ''انّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیٍ قدیر''۔

آنکھیں عجائبات کو دیکھنے کے لئے اور قوّتِ شامہ......

اے انسان ان روابط کو جان لے کہ جس کا ناظم ایک ہی ہے اس کی شاہد مثال یہ ہے کہ خدا وہی ہے جس نے تجھ کو آنکھ جیسی نعمت سے نوازہ ان ہرے بھرے درختوں کو تیرے نظارے کے لئے خلق کیا تاکہ تم ان کو دیکھ کر خدا کی معرفت حاصل کرو اور زبان سے ''اللہ اکبر'' کا کلمہ جاری کرو تمہاری آنکھ دیکھے، عقل غور کرے سمجھے، تمہاری زبان دل کی ترجمان بن جائے اور سبحان اللہ کہے، اشھد ان لا الٰہ الا ھو، الحیّ القیوم ، کہے میں ایک اور مثال



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دے دوں یہ خوشبو جس کو خدا نے ان پودوں اور درختوں میں قرار دی ہے اگر ان کو سونگھنے کے لئے خدا حیوان کو قوت شامہ نہ دیتا جس سے وہ پودوں کو سونگھ سکیں تو ان کی خلقت کا کیا فائدہ اس خوشبو کا کیا فائدہ ہوتا اس کے سونگھنے کے لئے لازمی ہے کہ خدا حیوانات کو قوت شامہ عطا کرے کہ یہ اس خوشبو کا ادراک کریں اور زبان سے 'سبحان اللہ' جاری کریں۔

## حیات نباتی اور حیوانی کے مراتب

اس میں کوئی شک نہیں کہ 'حیات' خدا کی جانب سے ہے کوئی بھی عاقل شخص اس کو مادہ سے قرار نہیں دے سکتا چنانچہ قرآن میں فرمان الٰہی ہے "کیف تکفرون بااللہ و کنتم امواتاً فاحیاکم" اے کافرو! تم اس عنوان سے خدا کے کا انکار کرتے ہو جب کہ خدا ہی ہے جس نے تم کو زندگی عطا کی ہے تم ایک خون کا لوتھڑا تھے تو اس میں بھی جان تھی جب تم نطفہ کی شکل تھے جب بھی جاندار تھے یہ جان کہاں سے آئی؟ کیا تم ایک مٹھی بھر خاک سے زیادہ تھے؟ حیات آیت کبریٰ الٰہی ہے حیات کے تین مراتب ہیں پہلی حیات نباتی یعنی پروردگار نے اس حیات کو زمین سے اگنے میں قرار دیا ہے۔

دوسری حیات حیوانی حیوانات، نباتات کی طرح جسم نامی یعنی نمو پذیر ہونے بڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ متحرک بالارادہ بھی ہیں یعنی اپنے ارادے اور اختیار سے حرکت کر سکتے ہیں درخت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں یہ خاصیت نہیں ہے اور ان کے علاوہ بھی دوسرے ادراکات کے حامل ہوتے ہیں، بینائی، شنوائی محسوسات اور متحرک بالارادہ ہونا آنے جانے کا اختیار رکھتے ہیں اگر ان کو پانی کی حاجت ہے تو وہ خود چل کر پانی کے پاس جا سکتے ہیں لیکن درخت میں حرکت کی قوت نہیں ہوتی کیوں کہ وہ متحرک بالارادہ نہیں ہے۔

گھاس پھوس کی آنکھیں نہیں ہوتیں گوسفند کے آنکھ کان ہوتے ہیں اس کو حیات حیوانی کہتے ہیں اوران کا مرتبہ نباتات سے بلند ہوتا ہے اور ان سے بلند مرتبہ بھی ہے آج میں چاہتا ہوں کہ حیاتِ سوم آپ کے سامنے بیان کروں۔

## حیات انسانی روح ایمانی ہوتی ہے

تیسری حیات، حیات انسانی ہے یعنی حیات کا اور درجہ بڑھ گیا یہ حیات، حیوانی حیات سے بھی بالاتر اور مختلف ہے۔ حیوانی حیات یعنی غذا کھانا، تولید نسل کرنا، متحرک ہونا یہ سب حیوانی صفات ہیں اس کے علاوہ کوئی اور قدرت اور طاقت کا اضافہ ہونا چاہیے تاکہ اس کا نام رکھا جا سکتے ''روح الایمان'' انسان کی تمام سعادت کا دارومدار اس روح ایمانی، عقل، عدل اور علم یہ دونوں ایک ہی ہیں تاکہ انسان اس منزل پر پہنچ جائے کے وہ غیب پر بھروسہ کرے '' الذین یومنون بالغیب''(سورۂ بقرہ: آیت ۳) علم مادّہ اس کے نزدیک کچھ نہ ہو معمولی ہو۔ روایت میں ہے کہ کوئی بھی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ایمان کی نعمت اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک خدا کو خزینہ دار قرار نہ دے کہ تمام امور اسی کے ہاتھ میں ہیں مثال کے طور پر اس کے بک اکاؤنٹ میں سوملین روپے ہوں وہ ذرہ برابر بھی خوش نہیں ہوتا اس کی قلبی طاقت خدا کے ساتھ وابستہ ہے اس کی ترقی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ یہ تمام دولت اس کے نزدیک کچھ بھی نہیں وہ دنیا کی زندگی کو معمولی سمجھتا ہے اس دنیا کی قیمت نہیں وہ یہ جانتا ہے کہ اس چند روزہ زندگی کے لئے یہ طمع و لالچ بے کار ہے۔ اس نے ہدایت حاصل کر لی تو اس کے لئے سونا اور پتھر برابر ہے معلوم نہیں ایک عاقل آدمی اسراف کیوں کرتا ہے جب کہ اسراف ظلم ہے میں روح انسانی کے بارے میں دو تین مثالیں دوں گا۔

## فضول خرچی اور ایمان سے دوری

جو دولت خدا نے دی ہے وہ انسان کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دی ہے کلی طور پر جو بھی سال جمع کرے وہ اپنی حد سے تجاوز نہ کرے۔ چھوٹے، پست، رزیل ظالم لوگ اسراف کرتے ہیں فضول خرچی کرے یا بے محل خرچ کرے یہ خلاف رضائے الٰہی ہے ایک رسالے میں لکھا تھا امریکہ میں تین ارب ڈالر سالانہ کتوں پر خرچ کیا جاتا ہے دوسری قوموں کو قلاش کر کے اپنے کتوں پر خرچ کرتے ہیں یہاں تک کہ ایرانیوں نے بھی امریکہ کی تقلید شروع کر دی ہے ایک اخبار میں لکھا تھا کہ ایک فیملی کے کتے کے دانتوں میں درد ہو گیا گھر کی بیگم صاحبہ نے کہا اس کا علاج ایران میں ممکن نہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں اسے لندن بھیج رہی ہوں چنانچہ ان کتے صاحب کے لئے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدا گیا اور خادم ان کے ساتھ گیا کیوں کہ تنہا تو وہ موصوف کتے صاحب جا نہیں سکتے تھے ان کو ایک خدمت گار کی بھی ضرورت تھی کیسے بدنصیب ہو تم لوگ خدا نے کتے کو تمہاری خدمت کے لئے خلق کیا ہے نہ کہ تمہیں کتے کی خدمت کے لئے خلق کیا ہے خدا نے کتے کو اس لئے خلق کیا ہے کہ تمہاری حفاظت کرے نہ اس لئے کہ تم اس کو اپنے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھلاؤ۔

## شراب ایمان کی ضد

ایک کتاب میں لکھا تھا ایران میں (رضا شاہ پہلوی کے زمانے میں) روزانہ چھ لاکھ شراب کے جام زہر مار کئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں فساد اور برائی ہر جگہ پھیل چکی ہے۔ "ظهر الفساد فی البرّ والبحر" (سورۂ روم: آیت ۴۰) یہ دولت کے پجاری انہوں نے اپنی دولت بینکوں میں جمع کر کے رکھی ہے کیا یہ اسراف نہیں ہے واقعا حرام ہے آپ جانتے ہیں اسی شہر میں کچھ لوگ ایسی بھی ہیں جو اپنی زندگی بڑی سختی سے گذار رہے ہیں یہ ثروت مند حضرات ایک گاڑی اپنے لئے ایک بیوی کے لئے ایک بیٹے کے لئے حتی کہ ایک گاڑی اپنے نوکر کے لئے جو حکم کی تعمیل کرتا ہے اس کے لئے بھی خریدی ہوئی ہے کیا یہ ظلم نہیں ہے۔

## نعمات خدا کے عوض دین کی خدمت کریں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ابھی پرسوں کی بات ہے روزنامہ کیھان میں لکھا تھا کہ سعودیہ میں سعودی حکومت کی طرف سے ایک مذمتی بیان میں کہا گیا ہے سعودی عرب میں جتنی بھی غیر ملکی خواتین کام میں مشغول ہیں (تقریباً تیس ہزار امریکی خواتین کام کر رہی ہیں) وہ مجرم ہیں اس پر جرمانہ کیا جائے گا اور آخر میں لکھا تھا خدا نے سعودی عرب کو تیل سے مالا مال کیا ہے اور جس سے سال میں چالیس ارب ریال کا منافع ہوتا ہے کیا ہم خدا کی ان نعمات سے دین کی خدمت نہیں کر سکتے ہم اپنے ان وسائل کے ہوتے ہوئے منکرات کو ختم نہیں کر سکتے؟

ایران میں اسراف اتنا پھیل چکا ہے کہ مرد دو پتلونیں پہنے لیکن اگر عورت ایک بھی نہ پہنے تو کوئی عیب نہیں ہے کسی شے کا غیر محل پر رکھنا بھی اسراف ہے۔ شیطان کی پیروی نہ کرو تاکہ تمہیں پاک و پاکیزہ زندگی عطاء ہو جب تمہیں حیات طیبہ ملے گی تو تم صحیح انسان بن جاؤ گے اور خدا تمہیں ایک روشنی عطاء کرے گا جس کو تم اپنے پیروں کے آگے محسوس کرو گے۔

ومن کان میتا فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس

(سورۂ انعام آیت ۱۲۲)

یہ روشنی، تقوی، حقیقی علم، معرفت الٰہی، عالم شناسی اور مقصد شناسی کی ہے جن کی اصل حقیقت ایمان ہے۔

## ظلم کے باعث مردہ زمین کو عدل سے زندہ کیا جائے گا

"اعلموا انّ اللہ یحیی الارض بعد موتھا" آیت مبارکہ کا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ظاہر اور باطن دونوں ہوتا ہے۔ مردہ زمین کو خدا حیات عطاء کرے گا جس سے درخت، حیوان میں نئی زندگی آ جائے گی حرکت پیدا ہو جائے گی اس آیت کی تاویل میں امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں یعنی اس سے مراد "یحیی الارض بالعدل بعد الجور" جہاں عدل ہے وہاں حیات ہے جہاں ظلم ہے وہاں موت ہے۔ ہر وہ شخص جس میں عدل پیدا ہو جائے وہ زندہ ہے اگر عدل نہ ہو سمجھو مردہ ہے ان زرق برق چیزوں سے دھوکہ نہ کھائیں یہ زندگی کی علامت نہیں ہے جو زندگی آج کا انسان گذار رہا ہے یہ مردہ پن ہے۔ تمام وحشت ہے اضطراب ہے ذرا اس ملیونز سرمایہ دار کے دل پر ذرا ہاتھ رکھ کر دیکھئے دھک دھک کر رہا ہوتا ہے کوئی ایسا بندہ آپ کو نہیں ملے گا جو اپنے آپ سے خدا، زندگی دولت اور زمانے کے حالات سے راضی ہوگا۔ آج کل انسان ایک دوسرے سے اور بھاگتے ہیں ان کے درمیان سے محبت اٹھ چکی ہے ایک دوسرے کو بیگانہ نظروں سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ رشتہ دار شوہر و بیوی کم و بیش اسی طرح ہو گئے ہیں۔ ظلم نے پورے عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے کیا آپ نے وہ مسلم روایت نہیں سنی جو شیعہ اور سنی دونوں کے نزدیک معتبر ہے حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

"لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللّٰہ ذلک الیوم
حتی یخرج فیہ رجلاً من ولدی یواطی اسمہ اسمی یملاء
الارض قسطا وعدلا بعد ما ملئت ظلماً وجوراً



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

"اگر دنیا کی عمر ایک روز سے زیادہ باقی نہیں رہے گی تو پروردگار عالم اس روز کو اتنا طولانی کرے گا یہاں تک کہ میرے بیٹوں میں سے ایک فرزند جس کا نام میرے نام پر محمدؐ ہوگا وہ آئے گا اور زمین کو عدل، ایمان اور تقویٰ سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔"

روایت میں ہے کہ دنیا ظلم سے بھری ہوگی انسان کو ظالم بادشاہوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیے مظالم کی بھی کئی اقسام ہیں جس فرد کو دیکھیں وہ کسی نہ کسی ظلم میں مبتلا ہے۔ خدا سب کو اچھی طرح جانتا ہے آپ خود ہی بتائیں کون ہے جو ظالم نہیں ہے دنیا ظلم سے بھری ہوئی ہے آپ جس گھر کو دیکھیں جس دوکان میں جائیں جس ادارے میں چلے جائیں وہاں آپ کو ظلم نظر آئے گا۔

## رشتہ جوڑنے میں بے جا عیب نکالنا ظلم ہے

آج کل لڑکا لڑکی کے رشتے جوڑنے میں کتنا ظلم ہوتا ہے لڑکی خوبصورت گوری لمبی ہونا چاہیے کہ لڑکا خوبصورت اور مالدار ہونا چاہیے مادی چیزوں پر توجہ دیتے ہیں معنویت کو نہیں دیکھتے عورت کو پروردگار نے مرد کے لئے انس اور سکون قرار دیا۔

لتسکنوا الیھا۔ آیا یہ عدل ہے کہ لڑکا اور لڑکی بیس سال کے ہوجائیں اور ان کی شادی نہ کی جائے لڑکا اور لڑکی کے بالغ ہوتے ہی شادی کردینی چاہیے۔ قرآن میں فرمان الٰہی ہے اگر وہ (لڑکے) غریب ہوں گے تو پروردگار اپنے فضل سے غنی کردے گا بے نیاز کردے گا پہلے زمانے میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جب رشتے طے ہوتے تھے تو یہ دیکھا جاتا تھا کہ لڑکا دین دار ہے یا نہیں؟ لیکن آج کل لڑکا لڑکی میں سو عیب نکال دیئے جاتے ہیں یہ سب باتیں بالکل غلط ہیں آپ کو صرف تقویٰ کو معیار قرار دینا چاہیئے یہ دیکھنا چاہئے لڑکا اور لڑکی سیرت کے لحاظ سے نیک ہیں یا نہیں شرعی اعتبار سے ایک دوسرے کے کفو ہیں (المسلم کفوا المسلم)

## علاء بن زیاد بصری کو حضرت علیؑ کی نصیحت

ایک مختصر روایت ہے علاء بن زیاد جو اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالبؑ کے خصوصی شیعوں میں سے تھے وہ علیل ہو گئے مولاؑ کو ان کی بیماری کی خبر دی گئی اس زمانے میں مولاؑ بصرہ ہی میں موجود تھے حضرتؑ عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب وہ علاء بن زیاد کے گھر پہنچے تو دیکھا ایک عالیشان باغ ہے جس کے درمیان خوبصورت عمارت تعمیر کی ہوئی ہے مولا علی جو حق کے معاملے میں کبھی کوئی رعایت نہیں کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے علاء کو دیکھا پھر اس کی عالی شان عمارت کو دیکھ کر فرمایا: اے علاء کیا تمہیں مرنے کے بعد اس عالی شان عمارت کی ضرورت ہوگی یا اس عمارت کی جو عالم بالا میں جنت میں تمہارے اعمال صالح کی مناسبت سے تعمیر کی جائے گی خلاصہ یہ ہے کہ مولاؑ نے فرمایا اے علاء یہ اسراف ہے اس کے بعد حضرتؑ نے انکو کچھ نصیحتیں کیں اور فرمایا کہ اگر تم میرے فرمان پر عمل کرو گے تو امید ہے کہ تمہارا یہی گھر تمہارے لئے آخرت کے گھر کا وسیلہ قرار پائے۔ اول یہ کہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حقوق اللہ بجاؤ دوم یہ کہ اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کرو۔ غریبوں کو راہ خدا میں انفاق کرو تب تم اس اسراف سے باہر آ سکتے ہو۔

## امام مہدی (عج) عدل کے علمبردار

آج جمعۃ الوداع ہے اور ہماری گفتگو امام مہدی (عج) تک پہنچی ہے جو کہ عدل کے علمبردار ہیں کہ جب آپ ظاہر ہوں گے تو ظلم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ امام زمانہ ایک اہم شخصیت اسلام ہیں جو امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔ جن کو دنیا میں آتے ہوئے تقریباً بارہ سو سال ہو چکے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ ان کی طولانی عمر ہونا محال ہے عقل تسلیم نہیں کرتی کہ کوئی ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عمر رکھتا ہو۔ اگر یہ محال ہے تو پھر حضرت نوحؑ کی عمر کا کیا کریں گے اور انبیاءؑ کے سلسلے کے علاوہ تاریخ میں لکھا ہے کہ جمشید بادشاہ نے ایک ہزار سال حکومت کی اور ضحاک ماردوش کی عمر بھی ہزار سال تھی ابھی کچھ ہی عرصے پہلے ایک شخص ایسا گذرا ہے جس کی عمر تین سو سال تھی اور دو سو اسی سال کا ایک شخص ابھی مصر میں موجود ہے کہ جس کے فرزند کی عمر دو سو چالیس سال ہے یہ خدا کی قدرت ہے جسے چاہے زندہ رکھے۔

دوسرے یہ کہ امام مہدیؑ کو وہ ہستی ہیں کہ جن کو بشارت حضرت آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک انبیاءؑ نے اپنی امت کو دی ہے کہ آخری زمانے میں ایک ہادی ظاہر ہوگا جس کے بعد تمام زمین پر موجود لوگ حقیقی ایمان لے آئیں گے اس وقت انسان زندگی کے حقیقی معنی سمجھ لے گا یہ پر آشوب دور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے وہ زمانہ امن و امان کی زندگی کا ہوگا خدایا بحق امام مہدیؑ ان کے ظہور ہونے تک ہماری عمر دراز فرما۔ زبور داوؑد میں پروردگار نے صراحت کے ساتھ خبر دی ہے جو آج بھی موجود ہے اس میں یہی مطلب لکھا ہے۔ اس کرہ زمین کے بالآخر عبد صالح وارث قرار پائیں گے اور اس دور میں ہر جگہ امن و سکون ہوگا۔

"لقد کتبنا فی الذبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون۔ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۵)

## اصلاح کے لئے جنگ اور قحط

آپ یہ پوچھیں گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی چار ارب ظالم افراد کو عادل بنا دے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ظہور امام مہدیؑ سے قبل دنیا کو پروردگار عالم دو آزمائشوں میں مبتلا کرے گا کرۂ زمین کے انسانوں کی تعداد ایک تہائی کر دے گا۔ روایت میں ہے موت احمر اور موت ابیض دو قسم کی اموات بھیجے گا دونوں قسم کی اموات میں سے ہر ایک کے بعد دنیا کی آبادی ایک تہائی ختم ہو جائے گی (کتاب مہدیؑ۔ مرحوم صدر) موت احمر یعنی قتل و غارت گری ہو سکتا ہے یہ عالمی جنگ سوم ہو اور یقیناً ہوگی اس عالمی جنگ میں ایک تہائی انسان ختم ہو جائیں گے اور موت ابیض یعنی قحط اور خشک سالی کی مشکل میں غلہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک تہائی آبادی موت سے دو چار ہو جائے گی باقی ایک تہائی جنگ زدہ، قحط زدہ اور اپنے عزیزوں کے داغ زدہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

افراد جو بچ جائیں گے پروردگار انکو آزمائش میں مبتلا کرے گا کہ امام مہدیؑ کی آواز گونجے گی اعلان ہوگا مصلح غیبی کا ظہور ہو چکا ہے ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ سب لوگ دوڑیں اور ان کے مطیع ہو جائیں "فاخذناهم بالباساء والضراء لعلهم تضرعون" پھر اس کے بعد جنگ کی ضرورت نہیں ہوگی لوگ خود بخود عدل پر قائم ہو جائیں گے۔

## ندائے آسمانی اور حضرت عیسٰیؑ کا نزول

علامات ظہور میں سے ایک یقینی علامت جو تبدیل نہیں ہو سکتی وہ آسمانی ندا ہے یعنی ظہور حجتؑ سے پہلے آسمان سے ایک عظیم آواز بلند ہوگی جو تمام عالم بشر تک اس کی آواز پہنچے گی اور ہر بشر کو اس کی اپنی زبان میں سنائی دے گی۔ اے اہل دنیا تیار ہو جاؤ مہدیؑ آل محمدؐ کا ظہور ہو چکا ہے جو تم سب کو متحرک کرے گا۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے فوراً تین سو تیرا افراد با اعجاز طے الارض اپنے آپ کو مولاؑ کی خدمت میں مکہ معظمہ پہنچا دیں گے اور دوسرا عظیم کام یہ ہوگا کہ جناب عیسٰیؑ چوتھے آسمان سے نازل ہوں گے اور جب جناب عیسٰیؑ آئیں گے وہ امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے جب عیسائی یہ دیکھیں گے تو وہ بھی حضرت حجتؑ کے مطیع اور فرمانبردار ہو جائیں گے (بحارالانوار جلد ۱۳) روایت میں ہے کہ حضرت مہدیؑ حضرت عیسٰیؑ سے فرمائیں گے آپ آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں تو حضرت عیسٰیؑ عرض کریں گے کہ آج آپ علمبردار الٰہی ہیں چنانچہ حضرت مہدیؑ آگے اور عیسٰیؑ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پیچھے ہر جگہ ساتھ ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ جب دجال کو قتل کریں گے تو حضرت عیسیٰ کا بھی ذکر ہے کہ وہ امام مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے یہ بندۂ بشر کے لئے پروردگار عالم کے خاص لطف وکرم کی نشانیاں ہیں کہ لوگ اپنی رضا ورغبت سے امام مہدیؑ کے مطیع اور فرمانبردار ہوجائیں گے کوئی زور یا دباؤ ان پر نہ ہوگا۔

## عقل کامل کے ساتھ لوگ مصلح غیبی کے ساتھ ہولیں گے

ایک اور کام پروردگار عالم ظہور حجتؑ کے وقت یہ کرے گا یہ روایت اصول کافی جلد اول کی کتاب عقل میں ہے امام جعفر صادقؑ سے کہ خداوند عالم دست قدرت تمام لوگوں کے سر پر پھیرے گا تمام انسان عاقل کامل ہوجائیں گے۔ "فتکمل عقولھم" انسان ابھی ناسمجھ بچہ کی طرح ہے لیکن اس وقت جب دست ولایت الٰہی ان کے سر پر پھیرا جائے گا ان کی عقل میں اور اضافہ ہوجائیگا عقل کامل ہوجائے گی وہ سمجھ جائیں گے کہ حق کی پیروی ان کے حق میں بہتر ہے ان کی دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے۔

## ظہور حجتؑ کی دعا اثر رکھتی ہے

روایت میں ہے کہ انسان کو چاہئے کہ زمانہ غیبت میں ظہور حجتؑ کی دعا کرے یہ نہیں کہتے کہ جب ہم دعا کریں گے آقا آجائیں گے البتہ دعا اپنا ایک اثر رکھتی ہے کم ازکم فائدہ یہ ہے کہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور روایت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں ہے کہ جو کوئی انتظار رجعت میں فوت ہو جائے وہ ایسے ہی جیسے اس نے امام مہدیؑ کی رکاب میں جہاد کیا (بحار الانوار جلد ۱۳) ظہور مہدیؑ کے دوران خود پسندی اور نفس پرستی ختم ہو جائے گی۔

امامؑ فرماتے ہیں آخری زمانے میں لوگوں کا ایمان خطرے میں ہوگا۔ دعا کریں اور یہ پڑھیں۔ یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک" خدا تو ہمارے دین کی حفاظت کرنا تیرا ایمان ہمارے دل میں ثابت رہے جب تک ہم زندہ ہیں تیرے دین پر ثابت قدم رہیں۔

یہ دین مومن کے لئے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہونا چاہئے۔ جب پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا یا علیؑ یہ لوگ تمہاری داڑھی کو خون سے خضاب کریں گے عرض کی یا رسول اللہؐ میرا دین تو محفوظ رہے گا۔ جب دشمن نے قمر بنی ہاشم حضرت عباس علمدارؑ کا دایاں بازو قطع کیا تو آپؑ نے فرمایا میرا ہاتھ کٹ جائے تو کٹ جائے میرا دین سالم رہے۔

خدایا چنان کن در انجام کار    تو خوشنود باش ما رستگار

یعنی پروردگار تو ہمارا ایسا انجام کردے کہ جب ہم دنیا سے جائیں تو تو ہم سے راضی ہو اور ہم کامیاب ہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۲۵

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

اعلموا انّ اللّٰہ یحیی الارض بعد موتھا قد بینا لکم الایات لعلکم تعقلون ○ انّ المصدقین والمصدقات واقرضوا اللہ قرضاً حسناً یضاعف لھم ولھم اجر کریم ○ و الذین آمنوا باللّٰہ و رسولہ اولئک ھم الصدّیقون و الشّھدآء عند ربّھم لھم اجرھم ونورھم والّذین کفروا و کذّبوا بآیاتنا اولٓئک اصحاب الجحیم ○

(سورۂ حدید: آیت ۱۷، ۱۸، ۱۹)

### معرفت خدا عقلاً واجب ہے

آیت کا خلاصہ یہ ہے ''اعلموا'' جان لو (صیغہ امر ہے) دانائی حاصل کرو دنیا کی فکر میں نہ رہو۔ اس قدر معرفتِ خدا واجب ہے کہ آدمی خدا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

شناس ہو جائے اسی طرح جس طرح دوسری عبادات واجب ہیں معرفت و شناسائی حق اس سے زیادہ اور اہم ترین واجب ہے "فاعلم انہ لا الہ الا ہو" یقین کی منزل تک پہنچے گمان کا کوئی فائدہ نہیں انسان کے سامنے مکمل طور پر یہ روشن ہو جائے کہ خداوند عالم حیات بخش ہے جو کچھ روئے زمین پر ہے وہ سب اس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ کس طرح اس نے ایک آلودہ مٹی اور پراگندہ عناصر کو مرکب کیا ہے اور اس میں جان ڈالی۔ حیات کے بارے میں گذشتہ روز گفتگو کر چکا ہوں اس حیات کی حقیقت تمام لوگوں پر پوشیدہ ہے سب یہ جانتے ہیں کہ "ہے" یہ نہیں جانتے کہ کیسے "ہے" یہ بات عرض کر دی گئی کہ حیات ماورائے طبیعت ہے۔ یہ حیات مادّہ پر حاکم اور قادر ہے کھجور کی گٹھلی کتنی سخت ہوتی ہے اگر ہم پتھر سے اس کو چورا کرنا چاہیں تو بڑی زحمت ہوتی ہے لیکن یہی گٹھلی جب زمین میں بوئی جاتی ہے اور اس میں جب مٹی، پانی اور حرارت پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور یہی حیات اس گٹھلی کو شگافتہ کر دیتی ہے وہ گٹھلی جو ایک پتھر سے نہیں ٹوٹ پا رہی تھی جب اس میں جان ڈالی گئی وہ طاقت ور ہو گئی کہ خود بخود اس گٹھلی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اس کا آدھا حصہ زمین کے اندر رہ جاتا ہے اور آدھا حصہ زمین کو چیر کر باہر آ جاتا ہے۔ یہ طاقت اس میں حیات سے پیدا ہو گئی۔ اور ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں کہ ہم یہ کہیں کہ حیات خدا کی عطا کردہ ہے۔ ورنہ مادّہ میں خود قہری طور پر اتنی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ وہ حیات کا محکوم ہے کسی مردہ شے سے زندہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

شے وجود میں نہیں آتی ایک بے جان مادے سے جان پیدا نہیں ہوتی اس کے پاس جان ہی نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو دے۔ وہ خدا ہے جو عین حیات ہے خدا ہی ہے جو زندگی کو بناتا ہے یا حیات بخشتا ہے "الحی القیوم" گذشتہ روز میں نے عرض کیا تھا کہ اس دور کے تمام دانشور سائنسدانوں نے اسی مسئلہ حیات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ کوئی عالم غیب ہے جو حیات بخشتا ہے۔ مجبوراً غیب پر ایمان لانا پڑے گا اس لئے کہ حیات کا مادہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کچھ بھی ہو یہ ہو سکتا ہے حیات کے لئے ایک سبب مادّی قرار دیا ہو۔

## صرف اپنے ارادے سے حرکت کرنا یہ قدرت حیات ہے

شیخ الرئیس کہتے ہیں جب تک آدمی زندہ ہے وہ جب ارادہ کرے حرکت کر سکتا ہے اپنی مرضی سے چل پھر سکتا ہے اپنے بدن کی سہولت سے فائدہ اٹھانا ہے اس بھاری بدن کو اکیلے جہاں چاہے لے جائے لیکن جب جسم سے جان نکل جاتی ہے تو ایک یا دو آدمی اسے نہیں اٹھا سکتے بلکہ کم از کم چار آدمی درکار ہوں گے جو اسے قبر تک لے جائیں یہ وہی بدن ہے جو جب زندہ تھا تو خود اپنے آپ کو آدھے گھنٹے میں "دارالرحمۃ" پہنچا دیتا اسے کوئی زحمت نہ ہوتی۔

## جانوروں میں سمجھ روح حیوانی کے سبب ہے

انسان کے علاوہ جو حیوانات ہیں ان کے شعور اور سمجھ کا تعلق مادے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق بھی حیات سے ہوتا ہے یہ حیوان جو ہمارے سامنے ہے اس کا مادّہ بھی مٹی ہے جو گوشت پوست میں تبدیل شدہ ہے پانی اور مٹی کے سبب یہ وجود میں آیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ پیدا ہونے سے پہلے مثل خاک تھا اور جیسے ہی اس میں روح حیات داخل ہوئی ہے تو اس میں شعور اور چالاکی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنا چارہ جوئی میں لگ جاتا ہے حیوان کے شعور کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔

چوہے کی اصل مٹی ہے جب وہ خاک تھا تو مخلوق کو پریشان نہیں کرسکتا تھا لیکن جب اس میں حیات پیدا ہوگئی تو آپ دیکھیں گے وہ کیا کرشمے دکھاتا ہے ہمارے ایک دوست نقل کرتے ہیں ایک نارنگی کے شربت کا گلاس گھر میں رکھا ہوا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں کچھ دیر بعد اس شربت کو پینے گیا تو دیکھا گلاس خالی پڑا ہے اور اس کی جگہ اس میں ریت بھری ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گلاس کو دوبارہ شربت سے بھر دیا تاکہ یہ دیکھوں کون پی گیا جب میں نے چھپ کر دیکھا تو پتہ چلا ایک چوہا ہے جو اپنی زبان سے شربت پیتا ہے جب گلاس تھوڑا خالی ہو جاتا ہے تو وہ اپنی دم اس میں ڈال کر اس کو چاٹتا رہتا ہے اور جب نہ منہ اور نہ دم گلاس کی تہہ تک پہنچ پاتی ہے تو وہ اس میں ریت بھر دیتا ہے تاکہ شربت اوپر آجائے اور وہ پورا شربت پی لے۔ یہ ہے حیوان کا شعور۔

## بندر و بکری اور دہی کا برتن

کسی نے بیان کیا کہ ایک صاحب ملک سے باہر کہیں رہتے تھے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

انہوں نے ایک بندر اور ایک بکری پالی ہوئی تھی دن میں ان کے گھر میں کوئی نہیں ہوتا تھا وہ گھر میں تالا لگا کر اپنے کام پر چلے جاتے تھے ایک دن ان کے پاس ایک برتن میں دہی رکھا ہوا تھا انہوں نے اس خیال سے کہ بندر اور بکری دہی کھا نہ لیں دیوار میں ایک اتنا اونچا چھجا تھا کہ جو بندر اور بکری کی دسترس سے باہر تھا وہاں دہی رکھا اور اپنے دفتر چلے گئے جب واپس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دہی کا برتن خالی ہے برتن کی تہہ تک دہی چٹا ہوا ہے انہوں نے بکری کو دیکھا تو اس کے منہ کے بالوں پر دہی لگا ہوا تھا۔ انہوں نے سوچا بکری تو اوپر تک نہیں پہنچ سکتی چنانچہ انہوں نے تحقیق کے لئے دوسرا دہی سے بھرا ہوا برتن اسی مچان پر رکھ دیا اور ظاہر یہ کیا کہ باہر جا رہے ہیں اور دھوکے سے دروازے کی دراز سے جھانک کر دیکھتے رہے جب بکری اور بندر نے یہ اطمینان کر لیا کہ گھر میں صاحب خانہ نہیں ہیں۔ اس چالاک بندر نے بکری کی پیٹھ پر ایک ہاتھ مارا اور اس کو ہنکا کر اس دیوار کے نیچے لے گیا جہاں مچان پر دہی رکھا ہوا تھا وہ بکری کی پیٹھ پر کھڑا ہو گیا اور مزے سے دہی کھانے لگا جب دہی ختم ہو گیا تو زبان میں تھوڑا دہی لے کر اس نے بکری کے منہ پر مل دیا تا کہ دہی کھانے کا الزام بکری پر آ جائے وہ یہ ظاہر کر سکے کہ میں نے نہیں کھایا بکری نے کھایا ہے'' گرگ دھن آلودہ یوسف ندریدہ'' دھن آلودہ بھیڑیوں نے یوسف کو نہیں کھایا۔

## جان دینا اور لینا خدا کے اختیار میں ہے

میرا مطلب یہ ہے کہ یہ چالاکیاں، چارہ جوئیاں یہ سب عجیب و



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

غریب ہیں ان کا اس خاک سے کیا تعلق اس جسم سے کوئی ربط نہیں اگر ہوتا تو جان پڑنے سے پہلے یہ حرکتیں کیوں نہیں کرتے اس کے علاوہ اگر کوئی شے ہے جو ان کو حرکت دیتی ہے وہ جان ہے واقعاً اس جان اور اس کے آثار بڑے جان آفرین ہیں خلاصہ یہ تمام آثار اور علامات اس حیات کی بدولت ہیں یہ آنکھیں یہ کان جب تک جان ہے یہ کام کرتے ہیں یعنی انسان دیکھ بھی سکتا ہے سن بھی سکتا ہے ادھر جان جسم سے جدا ہوئی نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے پس معلوم ہوا یہ بینائی اور شنوائی اسی جان کی مرہون منت ہے اگر اس حرکت کا تعلق بدن سے ہوتا تو آنکھ وہی ہے جو زندگی میں تھی مرنے کے بعد کام کیوں نہیں کر رہی کیوں کہ جان جو یہ کام کراتی تھی وہ جسم سے نکل چکی ہے۔ اس سے زیادہ واضح اور کیا شے ہو سکتی ہے کہ آدمی غور و فکر کرے۔ یقین پیدا کرے "ھو الحیّ لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت" جان دینا اور لینا سب خدا کے اختیار میں ہے۔ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ آثار مادے کا کرشمہ ہیں چنانچہ شروع سے لے کر آخری زمانے تک تمام سائنسدان سر جوڑ کر جمع ہو جائیں تب بھی وہ ایک مکھی میں جان نہیں ڈال سکتے۔ قرآن خود کہہ رہا ہے "یا ایّھا النّاس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذّباب شیئاً لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب.."

(سورہ حج ۲۲: آیت ۷۲)

ایک مکھی کو خلق نہیں کر سکتے تمہارے لئے محال ہے۔ حقیقی حیات اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عالم غیب کی جانب سے ہے وہ جو حیِّ مطلق ہے وہ جس نے تمام جاندار مخلوق کو حیات بخشی ہے اور غیر از حیات زمین جو حیات نباتی کا ذریعہ ہے جس سے مختلف قسم کی سبزیاں خداوند عالم اگاتا ہے۔

## عدل زمین کو حیات معنوی بخشتا ہے

اور دوسری جو تاویل اس آیت مبارکہ کی ہے 'حیات' عدل کی بدولت ہے۔ ظلم و جور سے یہ زمین جب مردہ ہو جائے گی جس کی طرف کل میں نے اشارہ کیا تھا کہ امامؑ فرماتے ہیں 'یحیی الارض بالعدل لقائمنا' جب ہمارے قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو مردہ زمین نورِ عدل سے زندہ ہو جائے گی اور جہاں جائیں گے عدل کا بول بالا ہوگا۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری پوری کرے گا دوسروں کے حقوق ادا کرے گا اپنے خدا کے ساتھ اور اس کی مخلوق کے ساتھ عدل کرے گا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ عدل کرے گا۔ عدل کا تعلق خود انسان سے ہے۔ خدا تو خود ہمارے مولا امام عصرؑ کے ظہور کو ہم سے قریب کر دے ہم سب اس کے انتظار میں ہیں خدا ہماری زندگی میں ان کا ظہور فرماتا کہ ہماری آنکھیں جمال آقا سے روشن ہو جائیں۔

## خداوند کریم دل کی زمین کو زندہ کرتا ہے

موت و حیات کا دوسرا مرتبہ اس آیت شریف میں جو مفسرین کے اشارہ کیا ہے وہ حیات دل ہے "اعلموا ان اللّٰہ یحیی الارض" کیوں کہ اس سے قبل کی آیت دل کی قساوت اور مردگی کے حوالے سے تھی جس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ دل کی قساوت لمبی آرزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اورقساوت قلبی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ یہودیوں کے دلوں کی طرح جن کا سوائے مال دنیا شان وشوکت جاہ وجلال ان کا کوئی ہدف نہیں ہوتا۔ اور آپ مسلمانوں کے دل بھی آہستہ آہستہ قساوت پیدا کر گئے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ کیونکہ اس آیت کو بیان کیا ہے ہوسکتا ہے کہ پڑھنے والا مایوس ہو جائے لہٰذا خدا بشارت دے رہا ہے اگر کوئی شخص اپنے دل کے مردہ ہونے سے مایوس ہے اورقساوت قلبی سے خوف کھا رہا ہے تو وہ نا امید نہ ہو۔ جان لو کہ پروردگار تمہارے مردہ دل کو زندہ کر دے گا۔ تمہارے آلودہ دل کو پاک صاف کر دے گا"یحیی الارض "کس کے ذریعے حیات علم، ایمان، خشوع یعنی مردہ دل جو خدا سے غافل ہو جائے زندہ دل یعنی یاد خدا میں مشغول رہے وہ خدا "یحیی الارض" جو دل کی مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے جو کوئی غافل ہے ایک مرتبہ خدا ایک برق رحمت چمکا کر دل کو زندہ کر دیتا ہے پروردگار اس سے قبل کہ ہمارا دل آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائے ذلت ورسوائی کا سامنے کرنا پڑے ہمارے دل کو خضوع خشوع عطا فرما۔

## صدقے کے ذریعے آتش جہنم سے نجات حاصل کریں

انّ المصدقین والمصدقات ،مصدقین اصل میں متصدقین ہے اس کے تاء کو صاد میں تبدیل کر کے صاد کو صاد میں ادغام کر دیا مصدقین ہوگیا تشدید صاد کے ساتھ پہلے بھی صدقات کے بارے میں ارشاد ہوا اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اب پھر تاکید کی جارہی ہے انّ المصدقین بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں۔ اس آیت والمصدقات میں پروردگار فرمارہا ہے صدقہ دینے والی عورتیں اس کے ذیل میں یہ روایت نقل ہوئی ہے کہ تبلیغ اسلام کے ابتدائی دور میں ایک مرتبہ رسول اکرمؐ حضرت محمد مصطفیؐ نے عورتوں کو مخاطب کرکے فرمایا تصدقن فان اکثرکن حصب جھنم' تم عورتوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ صدقہ دیا کرو تاکہ یہ صدقہ تمہارے لئے جہنم سے ڈھال قرار پائے کیوں کہ تم عورتوں میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی ان میں سے ایک عورت نے پوچھا یارسول اللہؐ ہمارا قصور کیا ہے جو ہم مردوں سے زیادہ جہنم میں جائیں گی (البتہ اس زمانے کے مرد) تو آپؐ نے دو جملے فرمائے کہ تم عورتوں کو اپنے خدا سے شکوے وشکایت اور ناراضگی زیادہ رہتی ہے کون ایسی عورت ہے جو خدا کا شکر ادا کرتی ہو (یا وہ مرد جو عورتوں کی طرح ناشکرے ہیں) تم لوگ اپنے خدا سے بہت غافل ہو اتنی نعمتوں کے باوجود جو خدا نے تمہیں عطا کی ہیں شکر بجا نہیں لاتیں کیا تم نے نہیں دیکھا تمہارے باپ نے تمہارے لئے بچپنے میں کتنی زحمات اٹھائی ہیں اور پرورش کی۔ کبھی تم نے اپنے باپ سے کہا مجھے پیسے چاہئے میں چاقو خریدوں گا ہوسکتا ہے دوسرے بچے سے میری کبھی لڑائی ہوجائے۔ باپ اس کو سمجھاتا ہے نصیحت کرتا ہے کہ یہ بری بات ہے اگر باپ اس کو پیسے نہ دے تو بچہ ناراض ہوجاتا ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

روایت میں ہے اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ شکایت کرے کہ جب سے تمہارے گھر آئی ہوں میں نے کوئی اچھائی نہیں دیکھی اور نہ کوئی خوشی دیکھی ہے تو اس کے سارے اعمال حبط یعنی ختم ہوجائیں گے (مجہ البیضاء) آپ کیوں کفران نعمت کرتی ہیں آپ کو کیا معلوم کہ خدا نے آپ کے شوہر کے ذریعے سے کیا کیا نیکیاں اور اچھائیاں پہنچی ہیں۔ اس کے باوجود غصہ کرنا ناراضگی کا اظہار کرنا اپنے بچوں کو شوہر کی سرپرستی سے محروم کرنا یہ کس لئے ہے۔

ہم اپنی پہلی والی روایت پر واپس آجائیں عورتوں کا زیادہ سے زیادہ جہنمی ہونا ان کا کفران نعمت کرنا اور اپنے پروردگار کا شکر ادا نہ کرنا کی وجہ سے ہوگا کفران نعمت گناہان کبیرہ میں سے ہے جس کا ہم نے اپنی کتاب گناہانِ کبیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اس کی تشریح کے لئے اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

## شوہرداری میں کوتاہی ہلاکت کا سبب ہے

دوسری چیز جو اس روایت میں عورتوں کے لئے نقل ہوئی ہے "انکن تکفرن العشیرہ" شوہردار ہونے کے بعد تمہارے شوہر تم پر حق رکھتے ہیں۔ تم اپنے شوہروں کا حق ادا نہیں کرتیں جیسا کہ وہ حقدار ہیں لہذا تم مستحق عذاب ہو مثال کے طور پر اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اجنبی مرد پر نگاہ کرنا، اس عورت پر خدا کی لعنت ہے جو اپنا ہاتھ کسی اجنبی مرد کے ہاتھ میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دے۔ روایت میں ہے کہ جو عورت اپنی آنکھوں کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے نامحرم کے لئے بنائے سنوارے قیامت کے دن لوہے کی دو سلاخیں اس کی آنکھوں میں پیوست کی جائیں گی۔ بہرحال شوہر کے حقوق ادا کرنے چاہئے شوہر کا مال بھی تمہارے ہاتھ میں بطور امانت ہے وائے ہو اس عورت پر جو ایک درہم بھی شوہر کی مرضی کے خلاف خرچ کرے۔ نعوذ باللہ اگر کسی عورت نے کسی اجنبی مرد کے ساتھ رابطہ پیدا کیا تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

انّ المصدقین و المصدقات۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صدقہ دینے والی عورت کو یہ باور کراؤں کہ عورت کے لئے صدقہ دینا مرد سے زیادہ افضل ہے اگر وہ دے سکتی تو دے دے اگر استطاعت نہیں رکھتی تو خدا سب کی نیتوں کو دیکھتا ہے لیکن خدا کی راہ میں انفاق کرنے کی شرط یہ ہے کہ جس مال کو خرچ کر رہا ہے وہ پاک و پاکیزہ اور حلال پیسہ ہو۔ انفقوا من طیبات ما کسبتم۔ (سورہ بقرہ: آیت ۲۶۹)

## قرض حسنہ کی تین شرائط

"واقرضوا اللّٰہ قرضاً حسناً یضاعف لهم ولهم اجر کریم" صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں دراصل اللہ کو قرض دینے والے ہیں لیکن ہر صدقہ نہیں بلکہ صدقہ حسنہ۔ حسنہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ آدمی حلال روزی کمائے اور وہ راہ خدا میں انفاق کرے اگر اس نے حرام کمایا وہ مال راہ خدا میں انفاق کرنا حرام ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ صرف خدا کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لئے دے دکھاوے کے لئے نہ ہو اور تیسری شرط یہ ہے کہ اپنے صدقہ کو باطل نہ کریں یعنی کسی کو احسان جتا کر طنز یا طعنہ دے کر صدقہ نہ دیں۔ اس سے صدقہ ضائع ہو جاتا ہے جس کا کوئی ثواب نہیں۔

"لاتبطلوا صدقاتکم بالمنّ و الاذیٰ کالّذی ینفق مال رئاء الناس

(سورہ بقرہ آیت ۲۶۶)

بہر حال قرضہ حسنہ صدقہ حسنہ ان شرائط کے تحت دیا ہے تو خداوند کریم فرمارہا ہے 'یضاعف لھم' خدا اس کے بدلے کئی گنا اضافہ کر کے لوٹائے گا۔ 'لھم اجر کریم' اور خدا اپنے کرم سے اس انفاق کے بدلے جو بندے نے اپنی وسعت کے حساب سے کیا ہے اس کو کئی گناہ زیادہ عطاء کرے گا یعنی سات سو گنا جیسا کہ جب کوئی ایک دانہ زمین میں بوتا ہے جس سے ہر دانے سے سات بالیاں نکلتی ہیں ان میں سے ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں اور خدا جسے چاہتا ہے دو گنا یعنی چودہ دانے برابر دیتا ہے (سورہ بقرہ آیت ۲۶)

## خدا کی راہ میں دو ہاتھوں کو قربان کرنے کے بدلے دو پروں کا ملنا

"واقرضوا اللّٰہ قرضاً حسناً" اگر آپ نے راہ خدا میں مال دیا ہے تو وہ اس کے بدلے میں مال عطاء کرے گا اگر سر دیا ہے تو خدا سر عطا کرے گا اگر جان دی ہے تو خدا آپ کو جان عطاء کرے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ بس اشارہ کردوں نہ جانے آپ کے دل ملول ہوں یا نہیں؟ اگر آپ خدا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کی راہ میں دو ہاتھ دیں گے تو خدا دو پر عطاء کرے گا خدا سے جو بھی معاملہ ہوگا وہ نقصان دہ نہیں ہے۔

جب رسولِ خداؐ کو خبر ملی کے جناب جعفرؓ بن ابی طالبؑ جنگ موتہ میں مارے گئے اور ان کے دو بازو قلم ہو گئے۔ پیغمبرؐ بہت روئے اور جب گھر واپس آئے تو دیکھا جناب جعفر طیارؓ کی بیٹی رو رہی ہیں پیغمبرؐ نے اس کو دلا سا دے کر خاموش کیا اور فرمایا مجھے پروردگار نے خبر دی ہے کہ جعفر کو ان دو قربان شدہ ہاتھوں کے عوض ان کو دو پر عطاء کئے ہیں جن سے وہ ملائکہ کے ہمراہ جنت میں پرواز کرتے ہیں۔ اسی طرح قمر بنی ہاشم جناب ابوالفضل العباسؑ کی قربانی ہے حضرت نے بھی خدا کی راہ میں کربلا میں اپنے دو بازو کٹائے۔ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ خدا نے جناب قمر بنی ہاشم کو ان کے دو قطع شدہ بازوں کے عوض دو پر عطاء فرمائے۔ افسوس ان کے دو بازوں کو بے دردی سے قطع کر دیا گیا پروردگار عالم نے حضرت کو یہ قدرت عطاء کی اور اس قربانی کے عوض یہ اختیار عطا کیا کہ وہ روز قیامت تمام مومنین کی شفاعت کر سکتے ہیں یا باب الحسینؑ ادرکنی.

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۲۶

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

انّ المصّدّقین والمصّدّقات واقرضوا اللہ قرضاً حسناً یضاعف لھم ولھم اجر کریم O و الذین آمنوا باللّٰہ و رسولہ اولٰئک ھم الصدّیقون و الشّھدآء عند ربّھم لھم اجرھم ونورھم والّذین کفروا و کذّبوا بآیاتنا اولٰئک اصحاب الجحیم O

(سورۂ حدید: آیت ۱۸، ۱۹)

### ہماری دعا مستجاب کیوں نہیں ہوتی

اصول کافی میں کتاب الدعا میں ایک روایت نقل ہوئی ہے کہ جس کا ذکر کرنا بہت فائدے مند ہے حقیقت کو کشف کرنے والے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی مولا میں نے قرآن کی دو آیتوں کو بہت سمجھنے کی کوشش کی لیکن میں کامیاب نہ ہو سکا امامؑ نے فرمایا کون سی آیات



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہیں جس کو تم سمجھ نہ سکے اس نے کہا پہلی یہ کہ پروردگار عالم نے قرآن میں فرمایا ہے "قال ربک :ادعونی استجب لکم" تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ میں بارہا پکارا لیکن میری دعا مستجاب نہیں ہوئی امامؑ نے فرمایا "اتری اخلف وعدہ" آیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ پروردگار اپنے وعدے کے (نعوذ باللہ) خلاف کرتا ہے۔ وعدہ خلافی فعل قبیح ہے عقلی اور شرعی دونوں طریقوں سے قابل مذمت ہے۔ خدا خود فرماتا ہے "اوفوا بالعھد" جو عدہ کرو اس کو پورا کرو تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ وعدہ وفا نہ کرے اور دعا کو قبول نہ کرے امامؑ نے حیرت کا اظہار فرمایا اس نے کہا مولا میں جانتا ہوں کہ خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا امامؑ نے فرمایا پھر کیا ہے اس نے کہا آقا میں نہیں جانتا۔ امامؑ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ دعا کرو میں مستجاب کروں گا لیکن ہر ایک کی دعا ضروری نہیں ہے قبول ہو۔ اگر تم خدا کی باتوں کو سنو گے اس پر عمل کرو گے تو خدا بھی تمہاری باتوں کو سنے گا اور دعا قبول کرے گا انسان خدا کی اطاعت کے لئے تیار نہیں اور چاہتا ہے کہ خدا اس کی اجابت کرلے اس کی دعا کو مستجاب کرے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس ضمن میں ایک حدیث قدسی ہے جو ماہ رجب کے حوالے سے ہے "انا مطیع من اطاعنی" پروردگار فرمارہا ہے میں اس کی بات کو سنوں گا اور اس کی حاجت پوری کروں گا جو میری اطاعت کرے گا۔ اے بندے کس قدر واجبات تجھ سے فوت ہوگئے تو کس منہ سے اپنے پروردگار سے یا اللہ کہہ کر مخاطب ہے اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اپنی حاجت طلب کر رہا ہے۔ حاجت طلبی کا پہلا قدم اطاعت خدا ہے جب کسی سے واجبات ترک نہ ہوں اور وہ حرام میں مبتلا نہ ہو تب یا اللہ کہنا بجا ہے کوئی گناہگار عقلاً دعا کرنے کا حقدار نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرلے اس کے بعد امامؑ فرماتے ہیں " اتـی من جهة الدعاء" کسی نے پوچھا مولا دعا کب مانگی جائے؟ آپؑ نے فرمایا'ان یـمـجـد الـلّـه ویثنی عـلی نعماته ویشکر له' اگر کوئی شخص اپنے رب سے کوئی حاجت رکھتا ہے کوئی شے طلب کرتا ہے تو پہلے وہ اس کی دی ہوئی نعمات کو شمار کرے اور یہ کہے۔ اے خداوند کریم جب میں اپنی ماں کے شکم میں تھا تو تو نے میری ماں کے ذریعے مجھے دودھ فراہم کیا امامؑ فرماتے ہیں کہ جب تم خدا سے حاجت طلب کرو تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثناء کرو ان نعمات پر جو اس نے تمہیں عطاء کی ہیں اس کا شکر ادا کرو اور محمدؐ وآل محمدؐ پر درود سلام بھیجو اور پھر "تذکر ذنوبک وتقربها وتستغفر منها" اپنے گناہوں کو یاد کرو اور کہو پروردگار میں وہی بندہ ہوں جس نے کفران نعمت کیا میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں پھر فارغ ہونے کے بعد کہو مثلاً خدایا مجھ پر احسان کر مجھے مرض سے شفا عطا فرما۔ انسان کو چاہئے کہ وہ دعا مانگنے کے آداب سے آگاہ ہو تب اس کی دعا مستجاب ہوگی۔

## اطاعت گذار بندے کی دعا جلد قبول ہوگی

تذکرے میں لکھا ہے کہ جب کوئی بچہ گھر کی چھت پر ہو اور ماں اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کو پکڑنا چاہتی ہے کہ کہیں وہ چھت سے گر نہ جائے۔ بچہ چھت کے کنارے کی طرف بڑھ رہا ہے بچہ ہے نا سمجھ ہے گرنا یا مرنا نہیں جانتا اس کی ماں چھت پر کھڑی چلا رہی ہے فریاد کر رہی ہے کوئی ہے جو میرے بچے کو گرنے سے بچائے مسلمانوں میری فریاد کو پہنچو! کوئی شخص اس گلی سے گذر رہا ہے اس نے ماں کی پکار سن لی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب بچہ گرنے کے قریب تھا کہ حسن اتفاق سے ایک نیک شخص جو وہاں سے گذر رہا تھا ناگہاں اس نے کہا یا اللہ اس بچے کو سنبھال بچہ ہوا میں معلق ہو گیا اور گرا نہیں ایک مومن کے اشارے سے جو وہ عادتاً یا اللہ کہتا تھا وہ اس کی عادت کام آئی پھر اس صالح مومن نے بچے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کے آرام سے زمین پر اتار دیا گلی کے دونوں طرف لوگ یہ منظر دیکھ رہے تھے وہ اس نیک شخص کے پاس آتے ہیں اس کا بوسہ لیتے ہیں اسکے کپڑے تبرک کے طور پر نوچنے لگتے ہیں وہ معجزہ نما نیک شخص کہتا ہے کہ اے مسلمانوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ساٹھ سال تک اپنے پروردگار کی اطاعت میں گذار دے اور اس کا پروردگار اس کی ایک عرض کو سن لے تو یہ کون سا کمال یا اہم بات ہے۔ میں ساٹھ سال اس کے حکم کی اطاعت کروں اس کا کہنا مانوں اگر ایک دفعہ خدا میری بات سن لے تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے۔

بہر حال میرا مقصد اس کلمے کی تشریح تھی انا مطیع من اطاعنی انسان کو اپنے رب کا مطیع ہونا چاہئے تا کہ جب وہ اپنے پرودگار سے حاجت


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

طلب کرے تو رد نہ ہو۔ یہ دیکھنا ہوگا کہ آپ نے خدا کے حکم پر کتنا لبیک کیا جو خدا آپ کی خواہش پر لبیک کہے اگر آپ نے خدا کے احکامات کی اطاعت کی اور ایک گناہ آپ سے سرزد نہیں ہوا تو اس وقت آپ اپنی حاجت طلب کر سکتے ہیں آپ کو کوئی شکایت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔

اوفوا بعهدی اوف بعهدکم. تم خدا کے وعدے کو پورا کرو وہ خدا بھی وعدہ پورا کرے گا۔

## اجابت اسباب کے وسیلے سے بتدریج ہوتی ہے

اب جب کہ یہ بحث چل نکلی ہے تو چند جملے اور اجابت دعا کے سلسلے میں بیان کردوں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ دعا کی کچھ شرائط ہیں اور وہ شرائط بھی درست ہونی چاہئے اجابت دعا دو قسم کی ہے کبھی خدا کی مصلحت یہ ہوتی ہے کہ جلدی مستجاب ہو جائے اور کبھی بتدریج دعا قبول ہوتی ہے یہ جو خدا نے فرمایا ہے 'استجب لکم' اس کا مطلب یہ نہیں کہ بغیر کسی سبب کے پوری ہو جائے۔

خدا فرماتا ہے دعا کرو اور کہو خدایا اس مریض کو شفا عطا فرما اگر دعا قبول ہو جائے تو وہ نہ خودی ہوگی اور نہ بغیر کسی سبب کے ہوگی مثال کے طور پر انسان جب تک دوا یا آپریشن نہ کرائے تو مریض کے لئے صحیح ہوگا اس نے فرمایا "استجب لکم "یعنی اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا مریض ٹھیک ہو جائے میں اسکو ٹھیک کردوں گا لیکن بتدریج مثال کے طور پر ایک ماہ بعد دوا سے یا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آپریشن سے ٹھیک کر دوں گا نہ یہ کہ آنا فانا۔ کیا آپ چاہتے ہیں معجزہ ہو جائے معجزہ صرف پیغمبرؐ اور امامؑ سے مخصوص ہے وہ بھی دوسری مصلحتوں کی وجہ سے ورنہ اجابت دعا اسباب سے ماوراء نہیں ہے۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مستجاب ہوگی لیکن اسباب کے ذریعے بتدریج نہ یہ کہ فوراً عادت اور معمول کے خلاف خدا قبول کرے گا ہو سکتا ہے دعا کے مستجاب ہونے میں ایک سال لگ جائے۔

اصول کافی میں اجابت دعا میں جلدی کرنے کو منع کیا گیا ہے۔ اگر اجابت میں دیر ہو جائے تو ہرگز شکوہ نہ کرو کہ اتنی دیر ہوگئی دعا قبول نہیں ہوئی یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے انتظار کرو دیکھو کہ کب پوری ہوتی ہے اگر اس جہاں میں پوری نہیں ہوئی آخرت میں اللہ تمہارے لئے ذخیرہ کر کے رکھے گا۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ خود انسان یہ بات نہیں سمجھتا کہ وہ عالم غیب خوب جانتا ہے کہ اس کے لئے کیا بہتر ہے اس دنیا کی کوئی قیمت نہیں ہے جو انسان جزئی خواہشات کے پیچھے بھاگ رہا ہے بہر حال اسے اس دنیا سے جانا ہے مثال کے طور پر وہ اتنی محنت سے گھر، پارک زمین بناتا ہے لیکن ان چیزوں سے فائدے کی مدت کتنی کم ہوتی ہے میں یہاں اس مناسبت سے ایک عابد ابومیسر کا قصہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو مفاتیح میں بھی موجود ہے۔

## ایک عابد کا شریف زادی سے نکاح

ابومیسر ایک عابد گزرے ہیں جو اپنی عبادت میں بہت قوی تھے اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مسجد براثا میں شب و روز عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک روز ایک اچھے گھرانے کی شریف زادی اس مقدس مسجد کے پاس سے گذری تو اس کی نگاہ اس عابد و زاہد پر پڑی تو وہ اس کی بوریا نشینی اور عبادت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئی اور بہت محظوظ ہوئی اپنی سواری سے اتر کر اس عابد کے پاس آتی ہے اور اس سے حال احوال پوچھتی عابد اس سے کہتا ہے میں نے یہ دیکھا کہ یہ دنیا فانی ہے تو کیوں نہ اس کو شروع ہی سے خیر باد کہہ دیا جائے اس لئے میں یہاں خدا سے راز و نیاز کرتا ہوں۔ اس لڑکی نے ابومیسر سے کہا کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے اپنی زوجہ بنالیں اس عابد نے کہا ایک شرط پر میں تمہیں اپنی زوجہ قرار دے سکتا ہوں اور تم میرے ساتھ اگر اس شرط پر زندگی گذار سکتی ہو تو میں تیار ہوں تمہیں اسی بچھی ہوئی چٹائی پر میرے ساتھ زندگی گذارنی ہوگی ورنہ تم ایک اچھے اور شریف گھرانے کی لڑکی ہو ایسا نہ ہو میری حیثیت اتنی زیادہ نہیں بعد میں تمہیں کوئی شکایت نہ ہو اس لڑکی نے قبول کرلیا اور بڑی سادگی کے ساتھ رسم نکاح ہوگئی۔ جب دونوں حجرۂ عروسی میں پہنچے اس لڑکی نے دیکھا کہ ابومیسر کے پاؤں کے نیچے ایک چٹائی بچھی ہے اس لڑکی نے کہا اگر تم چاہتے ہو کہ ہم ایک ساتھ خاکساری میں بسر کریں اور خدا کے لئے کام کریں تو ہمارے جسم اور زمین کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہونا چاہئے اس چٹائی کو بھی درمیان سے نکال دو۔ اسی مٹی پر قبر کی پہلی رات کی طرح سہاگ رات منائیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## کبھی استجابت دعا میں تاخیر مصلحتاً ہوتی ہے

اے میرے عزیز جوان تم دعا کرو کہ خدایا مجھے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ایک نیک اور صالحہ زوجہ عطا فرما دعا مستجاب ہو بھی سکتی ہے اور اس میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ خدا کی کوئی مصلحت بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ روایت میں ہے کہ بعض اوقات مومن حاجت رکھتا ہے یا گڑگڑا کر دلسوزی کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے اس کی صدا اور حاجت پہنچ جاتی اور خدا پوری بھی کرنا چاہتا ہے لیکن تاخیر سے اس لئے کہ میں نے اپنے بندے کی حاجت فوراً پوری کر دی تو وہ مجھے فراموش کر دے گا اور سوز دل کے ساتھ مجھے نہیں پکارے گا۔ مجھے اپنے بندے کو صدائے نالہ وفریاد پسند ہے جب تک میرا بندہ وہ سوز دل کے ساتھ مجھے پکارتا رہتا ہے یا اللہ کہتا رہتا ہے اور یہ اسکا گریہ اس کے تمام باطنی درد کی دوا ہے اگر میں نے اس کی حاجت رد کی یہ دوسرے دن مسجد میں نظر نہیں آئے گا اور خدانخواستہ خدا آپ میں سے کسی کو لکھ پتی بنا دے تو کیا آپ مسجد میں نظر آئیں گے؟ خدا کے نزدیک مقرب ترین بندہ وہ ہے جو اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو۔ اقرب مایکون العبد الی اللہ وھو ساجد۔ (سفینۃ البحار جلد اول صفحہ ۵۹۹) اس کا دل شکستہ ہو، آنکھیں نم ہوں یہ نزدیک ترین حالت ہے بندے کی اپنے خدا کی بارگاہ میں۔ آیا یہ تقرب یہ عظیم سعادت جو خدا نے آپ کو دی ہے وہ اس کے برابر ہو سکتی ہے کہ خدا آپ کو دس لاکھ روپے عطا کر دے اور آپ اس سعادت سے محروم ہو جائیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آیا ان پیسوں کی کوئی قیمت ہے اس سعادت کے مقابلے میں؟ اگر آپ اس کی حقیقت کو درک کرلیں تو آپ جواب میں کہیں گے ہرگز نہیں کامیابی اور اپنی مراد کو پہنچنا انسان کو اور زیادہ متکبر بنا دیتی ہے۔ انسان کو خدا سے دور کردیتی ہے مادی اقدامات غالب آجاتے ہیں اور انسان کے روحانی، اخروی اور الٰہی قدم رک جاتے ہیں البتہ ظاہری طور پر عادی حاجات میں ناکامی کا سامنا ہوتا ہے لیکن اس کا باطن رحمت، لطف فضل، کرم اور ظاہری طور پر گریہ اور آہ وزاری ہے لیکن باطنی طور پر خوشی اور شادمانی ہے۔

## آگ اور پانی اور خواب کی عجیب تعبیر

میں اپنے بیان کی تائید میں ایک سچا خواب آپ کو سناؤں اور اس خواب کا تعلق عالم بالا یعنی ملکوت سے ہے جس میں عجائب کارخانہ قدرت کو دکھایا گیا ہے البتہ امر معنوی ظاہر سے بالکل مختلف ہے۔ یہ علم تعبیر بھی خدا کی عطاء ہے جو نسبتاً کم لوگوں کو عطاء ہوا ہے اور یہ علم تعبیر جنہیں عطاء ہوا ان میں سے ایک ابن سیرین ہے۔ ایک شخص ابن سیرین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے ایک عجیب وغریب خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ ایک صحرا ہے اس کے دو حصے ہیں اس کے ایک دائیں حصے میں فرحت بخش شیریں جاری پانی اور بائیں حصے میں ہر جگہ آگ اور دھواں کے جہاں سانس لینا دوبھر تھا آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے وہاں دو قسم کے لوگ تھے کچھ لوگ تو برہنہ ہوکر اس ٹھنڈے اور فرحت انگیز پانی میں جاتے تھے اس کے برعکس کچھ لوگ آگ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں جارہے تھے تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اس نشاط انگیز پانی سے اپنے سروں کو باہر نکال رہے ہیں اور خوشی اور مسرت کا اظہار کررہے ہیں ہنس رہے ہیں اس کی تعبیر کیا ہے؟

ابن سیرین نے بھی بہت اچھی طرح اس خواب کی تعبیر کے بارے میں سمجھایا اور کہنے لگے وہ پانی دنیا کی خوشیاں ہیں تمام شہوات اور لذات دنیا کہ جنہیں انسان ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے اس نے اپنے آپ کو دنیا کے سمندر میں ڈبویا ہوا ہے لیکن اپنے انجام سے وہ بے خبر ہے۔ ''دور اندیش انسان بابرکت بندہ ہے'' بے خبر بندے کی آخرت اور انجام آتش قہر خدا ہے حساب وکتاب ہے ''ثم لتسئلنّ یومئذ عن النعیم'' (سورۂ تکاثر: آیت ۸) جس سے وہ بچ نہیں سکتا۔ اور وہ جو نے تم بتایا کہ چند لوگ ایک آگ میں جارہے تھے وہ زحمت سے اپنے سر اس پانی میں ڈال رہے تھے وہ آزمائش میں مبتلا لوگ تھے۔ جو کوئی بھی دنیا میں ابتلا، سختی مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا تھے یعنی مالی، بدنی یہ پریشانیاں خود رحمت ہیں ان کی مدت تھوڑی ہوتی ہے اور اس کی جزا محفوظ ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے یہ حقیقت ہے کہ اس کی بڑی قیمت ہے۔

صبروا ایاماً قلیلہ اعقبتھم راحۃً طویلۃً (خطبہ ہمام نہج البلاغہ)

ابن ابی، امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مولا میں بیمار ہوں آپ خدا سے میری شفا کے لئے دعا فرمائیں امامؑ نے فرمایا میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

خود ایک سال سے بخار میں مبتلا ہوں میرا بیٹا چھ مہینے سے بخار میں مبتلا ہے۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں آخر کار حاجت پوری ہوتی ہے لیکن اکثر حاجات زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ پوری ہوتی ہیں اور کبھی مصلحتیں درکار ہوتی ہیں جس کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

## چالیس سال بعد خدا نے دعا مستجاب فرمائی

اولوالعزم پیغمبر جناب موسیٰ نے اپنے وزیر ہارون کے ساتھ مل کر بددعا کی کیوں کہ وہ فرعون کے ظلم وستم اور آزار سے تنگ آ چکے تھے فرعون نے جناب موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اذیت میں مبتلا کیا ہوا تھا۔وہ فرماتے ہیں: خدایا ان ظالموں کو ہلاک کردے ان کے اموال کو تباہ و برباد کردے (سورۂ یونس: آیت ۸۸) سوز دل اور دعا کی تمام شرائط موجود تھیں خدا کی طرف سے جواب آیا تمہاری دعا مستجاب ہوگی۔ جناب موسیٰ اور ہارون انتظار کرتے رہے یہاں کہ چالیس سال گذر گئے جب اجابت دعا کا وقت قریب آیا فرعون چھ لاکھ کا تمام لوازمات سے مزین لشکر لے کر جناب موسیٰ اور بنی اسرائیل کے پیچھے گیا دوسرے یہ کہ ان لوگوں نے کس قدر ان بصیرت افروز اور معرفت سے پر آیات و بینات کا مشاہدہ کیا۔اور اس مدت کے دوران کتنے صابرین جزاے بہرہ مند ہوئے۔

ان آیات عظیم نے کس طرح فرعون اور اس کے لشکر کو . دکیا . .

وہ چاہتے تھے کے دریائے نیل سے گذر جائیں فرعون گھوڑے پر سوار تھا اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کا گھوڑا نزدیک نہیں آ پا رہا تھا جبرائیل بھی فرعون کے راستے میں آ گئے تھے فرعون کا گھوڑا بھی حرکت کر رہا تھا اعجاز الٰہی سے دریا میں بارہ راستے پیدا ہو گئے جب فرعون کا پورا لشکر آخری سپاہی تک اس راستے میں پہنچ گیا تو پانی دوبارہ آپس میں مل گیا فرعون اپنے لشکر سمیت غرق آب ہو گیا ان کوئی سپاہی بھی نہ بچا بالآخر حضرت موسیٰ اور ہارون کی دعا چالیس سال بعد پوری ہوئی یعنی خدا وعدہ تو کر رہا تھا اجابت تو ہو گئی تھی لیکن اس پر عمل درآمد چالیس سال بعد ہوا وہ خدا کی مصلحت تھی۔ اس مقام پر اس آیت کا موضوع بیان ہوا وہ کافی ہے باقی روایت دوسری آیت کے ذیل بھی بیان کی جائے گی۔

## انفاق کا بدلہ دنیا میں کیوں نہیں ملتا

دوسری آیت جس کے بارے میں یہ سوال کیا جاتا ہے۔

و ما انفقهم من شي فهو يخلفه ۔ خدا نے قرآن میں یہ وعدہ کیا ہے کہ تم جو کچھ راہ خدا میں دو گے ہم اس کا بدلہ ضرور دیں گے اسی دنیا میں دے دیں گے اور آخرت میں اس کے علاوہ اس کا اجر محفوظ ہے۔ "فهو يخلفه" ثواب آخرت اور دنیا میں اس کا بدلہ، کسی نے کہا میں بار بار راہ خدا میں خرچ کرتا ہوں لیکن ابھی تک تو مجھے اس کا کوئی بدلہ نہیں ملا امامؑ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ خدا اپنے وعدے کے خلاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں میں ایسا نہیں سوچتا لیکن مجھے نہیں معلوم میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

من اکتسب من حلـه و انفق فی حله لم ینفق درهما الا اخلفه لــــه۔فرماتے ہیں۔جوکوئی حلال طریقے سے مال کمائے کیوں کہ بعض افراد حرام مال سے انفاق کرتے ہیں یعنی ان پر واجب حقوق باقی ہوتے ہیں یا ابھی واجب ہوا ہے اور نہ دے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اس غصب شدہ مال میں سے انفاق کرے یا فرض کریں بیوی اپنے شوہر کے مال سے اس کو اجازت کے بغیر انفاق کرے یا اولاد بغیر باپ کی اجازت کے خرچ کرے جب تک وہ مال حلال نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں اسی طرح مال میں ملاوٹ، یا بغیر چھلکے کی مچھلی بیچنا یہ معاملات اصلاً حرام ہیں یا چوری کرنا اس مال سے انفاق کرنا۔

## حلال مال کو حلال مصرف میں صرف کریں

وانـفـقـوا فی حلـه۔جوکوئی جگہ دے رہا ہے وہ حلال ہونا چاہیے آدمی جو بھی انفاق کرے وہ ہوائے نفس کی راہ میں نہ ہو اگر چہ دیکھنے میں بہت اچھا کام ہے اگر اس نے ریاء کاری کی یا خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے انفاق کرے اس کا کوئی بدلہ خدا نہیں دے گا اگر راہ خدا میں اس لئے دیں تو آپ کی ستائش کی جائے گی ادھر لوگوں نے آپ کی تعریف کی وہ عمل ضائع ہوگیا۔اگر خدا کے لئے دیا۔لم ینفق درهما الا اخلفه۔ادھر تم نے ایک درھم نہیں دیا کہ خدا اس کا عیوض تمہیں دے گا۔

حاجی نور نے اس موضوع پر چالیس واقعات نقل کئے ہیں۔اگر میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس موضوع کا مفہوم بیان کروں تو گفتگو بہت طولانی ہو جائے گی۔ بس اتنا سمجھ لیں کہ جو کوئی مال حلال کمائے اس کو چاہئے کہ اس مال کو حلال کام میں خرچ کرے یعنی خدا کے لئے خرچ کرے اور برمحل خرچ کرے ضرورت کے وقت خرچ کرے اسراف نہ کرے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا عوض ضرور ملے گا خدا کے ساتھ معاملہ کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہے اگر آپ دیکھیں کہ اس کا کوئی بدلہ نہیں مل رہا تو سمجھ لیں کہ آپ کے مال میں کوئی خرابی ہے یا آپ نے خدا کے لئے انفاق نہیں کیا یا کسی غیر مستحق کو دے دیا ہے ورنہ خدا اس کا عوض ضرور دیتا۔

## صدقے کا عوض بعض اوقات آفت سے بچاتا ہے

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ بعض اوقات خدا بندے کے دینے کے مطابق عوض دیتا ہے اور بعض دفعہ آپ نے سو روپے دیئے آپ کو کوئی پریشانی یا آفت سے دوچار ہونا پڑا یا کوئی حادثہ ہونے والا تھا کہ جس کے بعد ہسپتال میں سینکڑوں روپے خرچ ہو سکتے تھے اس کے بعد بھی ہسپتال سے صحیح و سالم گھر نہیں آتے خدا تعالیٰ اسی وقت اس حادثہ سے بچاتا ہے کیوں کہ آپ نے سو روپے صدقہ دیا تھا۔ بہر حال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات صدقے کا عوض حادثے سے بچاؤ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۲۷

و الذین آمنوا باللّٰہ و رسولہ اولئک ھم الصدّیقون و
الشّھدآء عند ربّھم لھم اجرھم و نورھم و الّذین کفروا
و کذّبوا بآیاتنا اولٰٓئک اصحاب الجحیم ○ اعلموا انّما
الحیٰوۃ الدّنیا لعب و لھو زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی
الاموال و الاولاد ، کمثل غیث اعجب الکفّار نباتہ ثمّ
یھیج فترٰہ مصفرّاً ثمّ یکون حطاماً ، وفی الاٰخرۃ عذاب
شدید و مغفرۃ من اللّٰہ و رضوان وما الحیٰوۃ الدّنیا الا
متاع الغرور ○

(سورۂ حدید: آیت ۱۹،۲۰)

### حقیقی ایمان عمل سے جدا نہیں ہے

اس آیت میں ایمان سے مراد حقیقی اور واقعی ایمان ہے نہ کہ زبانی
ایمان جو کہ ظاہر میں ہوتا ہے اس سے مراد ایمان قلبی جس کے ساتھ خشوع
قلب بھی شامل ہوتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ سچا ایمان بغیر قیود اور تسلیم و



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

رضا کے نہیں ہوتا اگر انسان ایک واجب کام کو انجام نہیں دیتا تو اسی حساب سے اس کا ایمان ناقص ہے ایک حرام کام کو ترک نہ کرے تو اسی حساب سے اس کا ایمان بھی ناقص ہے ایمان کامل "تصدیق بالجنان وعمل بالارکان" ہے بغیر عمل کے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔ یہ سب جھوٹا دعویٰ ہے جو شخص خدا اور روز قیامت، روزِ حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ نماز نہ پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے! ایسا نہیں ہے کہ زبانی دعویٰ کرتا ہے اگر کوئی خدا کی معرفت حاصل کرے تو اس پر لازم ہے کہ خدا و رسول ؐ کی اطاعت کرے قرآن کو پہچانے اور ان پر پختہ ایمان رکھے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ روزہ نہیں رکھتا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ایمان خراب ہے کمزور ہے۔ بہر حال میرا کہنا یہ ہے کہ ایمان حقیقی بغیر عمل کے ثابت نہیں ہوسکتا چاہے جتنا زیادہ ہو۔ یہاں جو پروردگار ارشاد فرما رہا ہے۔ والّذین آمنوا (یعنی آمنوا تحقیقاً، صادقاً، خالصاً، مخلصاً) جس کے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان راسخ ہوگیا صحیح اور سچا ایمان "اولئک هم الصدیقون" روایت کے مطابق اس سے مراد وہ مومنین، شہداء وصدیقین کے ساتھ ملحق ہوں گے (لهم اجر صدّیقین والشّهداء) ان کے لئے بھی وہی اجر ہے جو شہداء وصدیقین کے لئے ہے۔

## صدیق بہت راست گو اور با کردار ہوتا ہے

صدیق اور شہداء کے معنی کیا ہیں صدیق صیغہ مبالغہ ہے صدق سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

صادق یعنی سچا راستی کہتے ہیں گفتار اور کردار میں جھوٹ نہ بولے خلاف واقع اور خلاف حقیقت نہ بولتا ہو ہر بات میں سچا ہو اور اس سے بدتر دروغ گو ہو کردار میں برا ہو جھوٹا ہو۔ صدق سے مراد کردار کا سچا ہو خلاصہ یہ کہ قول و فعل میں کوئی تضاد نہ ہو جو گفتار ہو وہی کردار ہو اگر اس نے اپنے قول کے خلاف عمل کیا تو وہ جھوٹا کہلائے گا یعنی اس کا عمل اس کے قول کی تصدیق کرے اور دین میں صدق بہت اہمیت کا حامل ہے زبان سے کہہ رہا ہے "اللہ اکبر" خداوند عالم ہر چیز سے بزرگ و برتر ہے عملی طور پر بھی وہ یہ ثابت کرے کہ خدا مال، بیوی بچوں کے علاوہ جو جو چیزیں تصور میں ہیں ان سب سے بزرگ برتر ہے مومن کے طور وطریقے میں بھی اس کلمے کی جھلک نظر آئے۔

## انسان مال سے زیادہ مخلص ہے

سید بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں بعض اوقات آدمی اپنے آپ کو رسوا کر لیتا ہے کیوں؟ مثال کے طور پر آپ کسی شخص سے بات کر رہے ہیں آپ اس سے درخواست کریں کہ خدا کے لئے میری جان بخش دیں تو وہ قبول نہیں کرے گا اگر ہزار روپے اس کے ہاتھ میں رکھ دیں تو وہ فوراً ایسا ہو جائے گا جیسے اس نے دیکھا ہی نہیں وہ فوراً راضی ہو جائے گا پیسے کی خاطر فوراً تیار ہو جائے گا لیکن خدا کے لئے وہ بالکل توجہ نہیں دے گا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ کیا خدا ان روپوں سے بزرگتر نہیں ہے بالکل انسان بے مروت ہو جاتا ہے خوف خدا دل میں نہیں ہوتا فوراً شیطان کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے خدا سے زیادہ بندوں سے ڈرتا ہے۔

## غیر خدا سے امید لگانے سے رسوا ہو جاتا ہے

جہاں خوف و رجاء کا معاملہ آ جائے وہاں صدق نسبتاً سخت ہے آدمی یہ خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں لیکن کیا اپنے خدا سے زیادہ ڈرتا ہے یا فقر و فاقہ سے؟ بہت سے ایسے تاجر ہیں ان سے آپ کہیں یہ معاملہ حرام ہے وہ کہے گا میں مجبور ہوں میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے تو پھر خوف کس چیز کا ہے بس رجاء و امید صدق دل سے نہیں ہے انسان جس چیز کے پیچھے بھاگتا ہے اس سے امید لگاتا ہے جو نماز، روزہ نہیں کرتے وہ خدا سے امید نہیں رکھتے۔ کوئی کار خیر نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنت کی امید نہیں رکھتے جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر کسان کو امید ہو کہ اس زمین میں اگر بیج ڈالوں گا تو مجھے سودانوں کا فائدہ ہوگا اگر کوئی یہ امید رکھے کہ میں ایک درہم راہ خدا میں خرچ کروں گا تو خدا مجھے سات گنا زیادہ اس کا عوض دے گا خدا سے معاملے میں کتنا فائدہ ہے پس جو شخص راہ خدا میں انفاق نہیں کرتا وہ خدا سے امید نہیں رکھتا پس وہ جھوٹ بولتا ہے کہ میں خدا کو مانتا ہوں۔ بہر حال رجاء صدق ہے اگر انسان کے دل میں پیدا ہو جائے تو وہ خدا کے لئے عمل کرنے کا تقاضا کرتی ہے وہ عمل برائے خدا سے الگ نہیں ہے اگر انسان کبھی کبھار جنت کو یاد کرے وہ جنت کا شوق ہے وہ صرف زبانی ہے اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو جنت کے لئے کوشش کیوں نہیں کرتے


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جنت میں جانے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کیوں نہیں کرتے عمل کے ذریعے تیاری کیوں نہیں کرتے۔

رسول خداؐ فرماتے ہیں خدا نے جھوٹ بولنے غلط بیانی سے کام لینے والوں پر بدزبانوں پر اور گالی گلوچ کرنے والوں پر جن کو کوئی شرم حیاء نہیں جنت حرام قرار دی ہے۔

انّ اللّٰہ حرّم الجنّة علی کلّ فحّاش بذی قلیل الحیاء لایبالی ماقال و ما قیل له فانک ان فتشة لم تجده الا لغیه او شرک شیطان. (سفینۃ البحار جلد۲ صفحہ ۳۶۶)

ان لوگوں پر جنت حرام ہے مگر یہ کہ یہ اپنی اصلاح کرلیں لعنت ہے اس مرد پر جو اپنے بچوں کے سامنے اپنی زوجہ کو گالی دیتا ہے جو ایسا کرتا ہے وہ اپنے بچوں کو بھی گالی کا عادی بناتا ہے۔

## صدیقین کے سردار علی مرتضیٰؑ کے ساتھ محشور ہوں گے

اولئک هم الصّدّیقون 'صدق فعله قوله' تم اپنی زبان سے اقرار کرتے ہو کہ میں خدا کا بندہ ہوں تو اپنے عمل میں تو تکبر نہ کرو اپنے آپ کو دھوکہ نہ دو تمہارے اعمال میں تکبر کا گمان بھی نہ ہونا چاہئے جب آدمی کہتا ہے۔ 'ایّاک نعبدوا و ایّاک نستعین' میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں اجمالی طور پر مومن اپنے عمل میں سچا ہوتا ہے تاکہ صدیقین کے ساتھ محشور ہوں ان پچوں کے ساتھ ملحق ہو جائیں جن کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سردار اسد اللہ الغالب علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ ہمارے مولا کے القاب میں سے ایک لقب صدیق بھی ہے کیوں کہ آپ صدق وصفاء کے پیکر رہے کیوں کہ آپ نے اول سے آخر تک ہمیشہ سچائی سے کام لیا اپنے قول میں فعل میں اپنے طور طریقے میں ایک لمحہ بھی بندگی کے راستے سے الگ نہیں ہوئے۔

یوم ینفع الصادقین صدقهم. اے علیؑ کے شیعہ اگر تم نے بھی اپنے مولا کی روش صدق اختیار کی تو ضرور ان کے ساتھ ملحق ہو جاؤ گے امیر المومنینؑ، سید الموحدین صدیق اکبر، فاروق اعظم اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ انشاءاللہ ملحق کیے جاؤ گے۔

ایک شخص رسول خداؐ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہؐ میرے وطن سے مدینے کا فاصلہ بہت زیادہ ہے کوئی ایسا جامع جملہ مجھے نصیحت فرمائیں تاکہ میں اس پر عمل کروں آپؐ نے فرمایا 'احفظ لسانک' اپنی زبان کی حفاظت کرو پھر اس نے پوچھا اور کچھ فرمائیں پھر آپؐ نے وہی جملہ فرمایا۔ 'احفظ لسانک' اس عرب نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ نے تینوں دفعہ ایک جملہ تکرار فرمایا اس کی کیا وجہ ہے آپؐ نے فریا آیا کوئی اور چیز ہے جو آدمی کے کھیت کو جہنم کی آگ سے جلا ڈالتی ہے۔

اپنی زندگی کی کھیتی کو انسان خود اپنی زبان سے آگ کی نظر کر دیتا ہے اپنی زبان سے بہت ہوشیار رہو کبھی کبھار یہی زبان کفر بکنے لگتی ہے۔ یہی زبان کبھی کسی کا دل دکھا دیتی ہے کسی راز کو فاش کر دیتی ہے ایک جملے سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آگ لگادیتی ہے۔ میرا مطلب ہے یہ سچائی ہے جو انسان کو ان تباہ کاریوں سے بچا سکتی ہے۔ انشاء اللہ آپ شیعان حیدر کرارؑ اپنے صدیق اکبر کی خدمت میں جانا چاہتے ہیں تو آیئے ایمان کی صداقت عمل کے ساتھ پیدا کریں حتی الامکان سچ بولنے کی کوشش کریں اپنے خدا ورسولؐ اور امامؑ کے ساتھ اور خلق خدا کے ساتھ سچ بولیں۔

## مومنین میں صلح کرانے میں جھوٹ کی ممانعت نہیں ہے

چند موارد ایسے ہیں جہاں شریعت نے جھوٹ کی اجازت دی ہے ان میں سے ایک دو گروہوں میں صلح کرانا ہے آپ صلاح بین الناس میں جھوٹ بول سکتے ہیں میاں بیوی کے درمیان یا ہمسائے کے درمیان یا دو مسلمانوں میں اگر تنازع ہو جائے اور ان کی صلح کرانے میں دونوں طرف سے جھوٹ بولنا پڑے تو یہ جائز ہے حالانکہ جھوٹ گناہان کبیرہ میں سے ہے لیکن صلح کراتے وقت بہت اچھا عمل ہے اس کی تشریح جاننے کے لئے ہماری کتاب گناہان کبیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

## آئمہؑ اپنی امت پر گواہ ہیں

شہداء شاہد کی جمع ہے اس مقام پر بہت سے مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں بمعنی گواہ آیا ہے یہاں شہداء کے معنی وہ مرنے والے نہیں جو خدا کی راہ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں بلکہ یہاں اس سے مراد شاہد اور گواہ ہے یعنی شہداء کا مطلب خدا اور ملائکہ پر گواہ اور خدا کی وحدانیت کا علم و معرفت رکھنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

والے۔ شهد اللّٰه انه لا اله الا هو والملائكة واولوالعلم (سورہ آل عمران: آیت ۱۶) یہ گواہی بہت اہم ہے قیامت کے روز ہر امامؑ اپنے زمانے کے لوگوں کے اعمال پر گواہ ہوگا۔

وكذالك جعلناكم امة وسطاً لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسولُ عليكم شهيدا۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۱۳۷)

اس امت پر بارہ پرنور گواہ ہیں جو حضرت محمدؐ کی آل طاہرہ میں سے ہیں۔ 'والذین آمنوا' جو لوگ حقیقی ایمان لے آئے وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ملحق ہوں گے لهم اجرهم البتہ ہر موحد، سید الموحدین کے درجہ تک تو نہیں پہنچ سکتا لیکن ان کا اجر ان کو ضرور دیا جائے گا ورنہ تو حید علیؑ خود ان کے ساتھ مختص ہے۔ یوم ینفع الصادقین صدقهم یعنی مومنین کے لئے ہے وہ اجر جو شہداء صدیقین کے لئے ہے۔ اور یہاں مومن کے مقابل کافر کی حالت کا ذکر بھی ہو رہا ہے۔

## کافر دوزخ میں ضرور جائیں گے

والذين كفروا وكذّبوا بآياتنا اولئك اصحاب الجحيم . وہ لوگ جو کافر ہو گئے اور خدا پر ایمان نہیں رکھتے تھے آخرت کو جھٹلاتے تھے قرآنی آیات، آیات تکوینیہ الٰہیہ جو کہ انبیاءؑ اور آل محمدؐ ہیں ان کی تکذیب کیا کرتے تھے۔ ہر کافر اہل جہنم میں سے ہے اصحاب النار سے مراد لازمی طور پر ہمیشہ کے لئے آگ میں ڈالے جائیں گے ان کو وہاں سے کوئی نجات نہیں دلا سکتا جہنم جانے کی بھی دو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قسمیں ہیں۔ ایک قسم جہنم کی وہ ہوگی جہاں گناہ گار عارضی طور پر بھیجے جائیں گے جیسے کوئی قید خانہ جس میں انسان اپنے گناہوں سے پاک ہوجائے گا ایک مہینہ ایک سال یا اس سے بھی زیادہ یعنی کوئی مدت ضرور ہوگی اس کے بعد ان کو جہنم سے نجات مل جائے گی لیکن وہ بے ایمان لوگ جن کا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے سوائے جہنم کے جو منکر خدا اور رسولؐ ہیں جنہوں نے خدا اور رسولؐ اور امامؑ کے قول کی تکذیب کی ہے ان کا کوئی علاج نہیں ہاں امید ہے وہ ہم اور آپ کی طرح تو ہیں خدایا تو شاہد ہے کہ ہم جھٹلانے والے نہیں ہم مصدقین میں سے ہیں۔ البتہ گناہ ہم سے بھی سرزد ہوجاتا ہے ہم صدق بھی نہیں رکھتے لہٰذا امید رکھتے ہیں کہ ہمیشگی ہمارے اور ہم جیسے لوگوں کے لئے نہیں ہوگی انشاءاللہ لیکن ہمارے لئے جہنم کا ایک گھنٹہ بلکہ ایک لحہ بھی بہت سخت اور کٹھن ہے۔

امیر المومنینؑ نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں واکرم اسماعھم ان تسمع حسیس نار ابدا۔ قیامت کے روز خدا اپنے بندے تک جو خدا کو دوست رکھتا ہے جہنم کا نعرہ بھی نہیں پہنچنے دے گا۔

اذا ارایتھم من مکان بعید سمعوا لھا تغیظاً وزفیراً۔ (سورۂ فرقان: آیت ۱۳) جب دوزخ کسی گناہگار کو دور سے دیکھے گی دور ہی سے ایک بلند شعلہ بھڑکا کر والہانہ طور پر گناہگاروں اور کافروں کے لئے جہنم سے نعرہ بلند ہوگا جو کانوں کے پردوں کو پارہ پارہ کردے گا لیکن اہل تقویٰ جو اپنے خدا کے مطیع و فرمانبردار ہوں گے خدا جن کو دوست رکھتا ہوگا ان کے کان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تک جہنم کا نعرہ پہنچنے نہ دے گا۔

اے مومنو! جنہوں نے دنیا میں رمضان کے مہینوں میں اپنے پروردگار سے معافی طلب کی اس کی پناہ حاصل کی دعا و استغفار کی تو یہ آہ وزاری آپ کی بے اثر نہیں ہے اس کے عوض خدا جہنم کی ہولناک آواز سے تمہارے کانوں کو اور جہنم کے ہولناک منظر سے تمہاری آنکھوں کو بچائے گا آپ نے دیکھا ہوگا جب شعلہ بلند ہوتا ہے تو اس میں سے چنگاریاں بھی نکلتی ہیں۔ اسی طرح دوزخ کی چنگاریاں پہاڑوں کے حصوں کے برابر ہوں گی۔ چاہے جنت ہو چاہے دوزخ اس کی صفات بیان کرنا محال ہے جنت سے انسان صرف نظر نہیں کر سکتا اور نہ وہ جہنم میں جانے کے لئے تیار ہے اگر آدمی اپنی چالیس پچاس سال کی زندگی میں شروع سے آخر تک بڑی سختی اور زحمات میں گذارے اس امید پر کہ موت کے وقت خدا کا وعدہ جنت اسکے حصے میں آئے ہرنا کامی آسان ہے لیکن بخدا جنت سے محرومی آسان نہیں ہم دعا کمیل پر پڑھتے ہیں۔ فھبنی صبرت علیٰ عذابک فکیف اصبر عن النظر الی کرامتک

## عالم برزخ کی جنت کا مشاہدہ اور اس کے فراق میں نالہ وفریاد

مرحوم شیخ محمود عراقی اعلی اللہ مقامہ جو شیخ انصاری کے شاگردوں میں سے تھے کتاب دارالسلام کے آخر میں لکھتے ہیں میں ایک رات مدرسہ صدر کی چھت پر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی عالم خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں عالم برزخ میں ہوں اور مجھے اس مقام کا مشاہدہ کرایا گیا جہاں میں مرنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے بعد جاؤں گا وہاں میں نے انواع و اقسام کی نعمات، بہترین مہمان نوازی اور عیش وعشرت کا مشاہدہ کیا خلاصہ یہ کہ اتنا دلفریب منظر تھا کہ میں نے اسی حال میں عرض کی پروردگار میں دوبارہ دنیا میں جانا نہیں چاہتا مجھے بتایا گیا کہ یہ نہیں ہوسکتا ابھی بہت جلدی ہے تمہارا وقت ابھی نہیں آیا جب بیدار ہوکر میں ہوش میں آیا میں اس جنت نظیر عالم برزخ کے فراق میں بہت رویا اور نالہ وفریاد کرنے لگا۔

ایک اور نیک مومن نے بھی عالم برزخ کا مشاہدہ کیا اور جب وہ دنیا میں واپس آیا تو دو مہینے تک اس کے فراق میں گریہ کرتا رہا اس برزخ کی جنت کی جدائی میں وہ مقام جو مرنے کے بعد مومن کو ملے گا بالآخر وہ بندۂ خدا دو ماہ بعد اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔

ہم اور آپ نے کیوں کہ اس کی شادابیوں کو نہیں دیکھا اس لئے ہم اس کا ادراک نہیں کر سکتے اور وہ صفحات قرآن جس میں خدا نے جنت کا ذکر فرمایا ہے 'اذا رائت ثمّ رایت نعیمًا و ملکًا کبیرًا' خدا نے ساتوں آسمانوں کو قرآن میں کھیل تماشہ قرار دیا ہے کیوں کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس کرہ زمین پر جو کچھ ہے یا جو حکومت ہے دردسری کے سوا کچھ نہیں۔ لہو لعب، کھیل کود یہ سب بے کار سرگرمیاں ہیں ہاں اگر آپ کو ملک چاہئے اقتدار چاہئے تو وہ مرنے کے بعد میسر آئے گا اپنے خدا کو بزرگ و برتر جانیں یہی سب سے بہتر ہے۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے کہ ہمارے سرور وسردار بزرگان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دین، ہمارے آئمہ اس دار فانی سے کیوں دل نہیں لگاتے تھے کیوں گریہ فرماتے تھے کیوں نالہ وفریاد فرماتے تھے کیوں کہ وہ اس ہمیشہ رہنے والے عالم بالا کا مشاہدہ کر چکے تھے۔

ابوحمزہ ثمالی کی دعا میں ہے خدایا'ادخلنی الجنة برحمتک وزوجنی من الحور العین بفضلک' اس عالم کی حالت ہی یکسر اس دنیا سے مختلف ہے انسان اس دنیا میں اس بہشت کی حقیت کا ادراک نہیں کر سکتا جو کوئی جس عالم میں بھی ہو وہ اس عالم بالا کی حقیقتوں کو درک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کے شکم میں رہ کر باہر کی دنیا کا ادراک نہیں کر سکتا اور کوئی زمین والا عالم بالا کو درک نہیں کر سکتا مگر یہ کہ خدا ورسولؐ وآلِ رسولؑ تصدیق کریں۔ بہر حال بہشت ایسا مقام نہیں ہے کہ جس کو نظر انداز کر دیا جائے آپ کے آنسوؤں سے انفاق کرنے سے اس قدر پشیمانی کے اظہار سے کہ آپ کے گناہ دھل جائیں اس طرح آپ اپنی جنت سنوار سکتے ہیں اپنا تزکیہ کرلیں ہر کثافت گناہ سے پاکی ضروری ہے میں نے کل عرض کیا تھا رسول خداؐ نے فرمایا کہ عورتیں زیادہ تر جہنم میں جائیں گی۔ مگر یہ کہ آپ اپنے آپ کو راہِ خدا میں انفاق کر کے اپنے آپ کو جہنم سے رہا کروالیں جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ خدا کی رضا میں صرف کریں تا کہ خدا آپ کے گناہوں کو معاف کر دے اور اس انفاق کا عوض عطا کرے ہر انسان اس پر خود ہی غور وفکر کر سکتا ہے۔

## ہم سب کو اپنی عاقبت سے ڈرنا چاہیے

آپ یہ دعویٰ نہ کریں کہ میں شیعہ ہوں۔ مومن کا میزان قلب ایمان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وتقویٰ ہے کوئی یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں باایمان دنیا سے رخصت ہوں گا، آپ کو کیا معلوم؟ بقول شیخ شوستری: میں اپنی عمر کے آخری گھنٹوں سے ڈرتا ہوں کہ وہ گھڑی بدترین گھڑی ہوتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو میرے مرنے کے بعد جو تابوت لایا جائے اس میں آگ بھری ہو میرا کفن، قبر، زمین آسمان، خوراک، لباس جس طرف رخ کروں آگ بھری ہوئی ہو۔ کسی کو کیا معلوم کہ آخری وقت کیا ہوگا۔ وہ اشخاص جنہوں نے مدتوں تقویٰ کا راستہ اختیار کیا اسے چھوڑ کر فسق و فجور اور کفر کی راہ اختیار کر لی یہاں تک کہ جہنم رسید ہو گئے۔ اور بعض لوگ اس کے برعکس چند افراد مدتوں اپنے خدا سے غافل رہتے ہیں ایک مرتبہ اپنے خدا کی طرف راغب ہو جاتے ہیں اور حقیقی ہدایت کے رستے کو اپنا لیتے ہیں یہاں تک کہ موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں کوئی نہیں جانتا آخری گھنٹوں میں کیا ہو جائے لہٰذا مومن کو چاہئے کہ وہ خوف کھائیں اپنے آپ کو خدا کی پناہ میں دے دیں کیونکہ جہنم کی آگ میں ایک لحہ ٹھہرنا بھی بہت سخت ہے اس پر نظر کرنا بھی سخت ہے۔ روایت میں ہے جن کو کم سے کم عذاب جو دیا جائے گا وہ آگ کی جوتیاں ہوں گی جو اسے پہنادی جائیں گی جس کے جوش اور تپش سے انسان کا دماغ پگھلتا رہے گا۔ (بحار الانوار جلد ۳) ذرا تصور کریں اس ضعف کے عالم میں آپ اس آگ کی تپش کو برداشت کر سکیں گے؟ خواتین آخر کیوں اپنے پیروں کو نامحرموں کے سامنے ظاہر کرتی ہیں کیا آپ کو خوف نہیں ہے کہ آگ کی جوتیاں پہنادی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جائیں گی۔ بے پردہ سڑکوں پر جانا آتش جہنم کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔آپ چاہتی ہیں کہ آپ خود ان جوانوں سمیت جن کے سامنے بے پردہ ہوتی ہیں آگ میں ڈال دی جائیں۔ کیوں فتنہ پھیلاتی ہے کیوں آتش فساد بھڑکاتی ہے کیا آپ کو خدا کا کوئی خوف نہیں آپ کتنی بے باک ہیں۔ پرانے زمانے میں خوف خدا زیادہ ہوتا تھا اس زمانے کے لوگوں کے گناہ آج کل کے زمانے کے لوگوں کی طرح نہیں تھے۔ خوف اس دور میں ناپید ہو چکا ہے ہر چیز سے ڈریں گے لیکن گناہ سے خوف نہیں کھاتے۔

اولئک اصحاب النّار خالدین فیھا۔ یہ آیت ان لوگوں کے لئے ہے جو دنیا سے بے ایمان رخصت ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو با ایمان دنیا سے رخصت ہوئے ہیں لیکن انہوں نے اپنے آپ کو گناہوں سے پاک نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے بلکہ گناہوں کے بھی مراتب ہیں۔

روایت میں ہے کہ موت سے پہلے خداوند عالم مومن کو آزمائشوں میں مبتلا کرے گا تاکہ وہ مصیبت و امتحان ان کے لئے گناہوں کا کفارہ قرار پائے (بحارالانوار جلد۳) جب وہ مرتا ہے تو اس پر بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور ان آزمائشوں سے بھی پاک نہ ہو تو جان کنی کے وقت خدا دیر کرتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا بوجھ ہلکا ہو جائے اگر اس سے بھی اس کے گناہ زیادہ ہوں تو امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ اسے برزخ میں ٹھہرایا جاتا ہے خدا چاہتا ہے کہ وہ ہر گناہ سے پاک و پاکیزہ ہو جائے اگر وہ روز محشر میں بھی پاک نہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوئے وہ قیامت کے روز مختلف مواقف میں عتاب میں مبتلا ہوتے ہیں ہر موقف (ٹھہرنے کا مقام) ایک ہزار سال کے برابر ہوگا جس میں ٹھہرایا جائے گا پھر بتدریج اس کے اعمال کی اصلاح ہوگی پھر وہ پاک ہوگا۔

مجھے نہیں معلوم کہ یہ مدارج کون سے گناہوں کے بعد طے ہوں گے مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ یہ گناہ قلبی گناہ ہوں گے مثلاً تکبر، حسد، یا اسی قسم کے گناہ جن کی وجہ سے سالوں موقوف کیا جائے گا۔ اگر ان مواقف میں بھی اگر وہ گناہوں سے پاک نہیں ہوا تب اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا وہاں پہنچ کر اس کو اتنے عرصے رکھا جائے گا کہ وہ باقی گناہوں سے پاک ہو جائے پھر جب پاک ہو جائے گا تو اس کو جہنم سے نکال لیا جائے گا۔

## شفاعت اہلبیتؑ اور رحمتِ خداوندی

یہ موضوعات قاعدے کی رو سے ہیں ان پر تبصرے کی ضرورت ہے مگر یہ کہ شفاعت اس تک پہنچ جائے اور شفاعت بھی فضل خدا ہے۔ موت سے لے کر آخر انجام تک نہ جانے کب امام حسینؑ اپنا لطف و کرم فرمائیں کب خدا ان بزرگان کی فریادرسی کرے یہ اللہ ہی جانتا ہے ہماری امیدیں بہت زیادہ ہیں۔ امام رضاؑ نے فرمایا ہے جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گا میں تین بار اس کی زیارت کو آؤں گا۔ میزان کے وقت، نامہ اعمال اور صراط کے وقت عند المیزان، عند تطائر الکتب، عند الصراط (عیون اخبار الرضاؑ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۲۸

اعلموا انّما الحیٰوۃ الدّنیا لعب و لھو زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال و الاولاد ، کمثل غیث اعجب الکفّار نباتہ ثمّ یھیج فتراہ مصفرّاً ثمّ یکون حطاماً ، وفی الاخرۃ عذاب شدید و مغفرۃ من اللّٰہ و رضوان وما الحیٰوۃ الدّنیا الا متاع الغرور O

(سورۂ حدید: آیت ۲۰)

## حقیقت شناسی انسان کی خصوصیات میں سے ہے

قرآن مجید کی خصوصیات میں سے حقائق کو آشکار کرنا اور واقعات کی نشاندہی کرنا یعنی علم حقیقی کا پہچانا ہے۔ اشیاء کے ظاہر کو جاننے میں انسان حیوانات کے ساتھ شریک ہے۔ لیکن ان اشیاء کی حقیقت کو جاننا صرف انسان کی خصوصیات میں سے ہے اشیاء کی ذات اور حقیقت جو اس میں پائی جاتی ہے اس کا جاننا بہت اہم ہے۔ پروردگار عالم اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو دو عالم (دنیا و آخرت) کی حقیقت کو پہچنوانا چاہتا ہے وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا کیا ہے اور آخرت کسے کہتے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دنیا اس زمین کی زندگی کو کہتے ہیں انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک کے عرصے کو دنیا کہتے ہیں۔ عقبیٰ اور آخرت موت سے لے کر زمانہ تا ابد کو کہا جاتا ہے اس کو آخرت بھی کہتے ہیں جو دنیا سے متصل ہے یعنی آخرت، دنیا آخرت کا اول ہوتا ہے۔ من مات فقد قامت قیامۃ۔ طلوع قیامت انسان کے موت کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ اس عرصے کو دنیا کیوں کہتے ہیں۔

## دنیا کے معنی نزدیک تر یا پست تر ہیں

دنیا بروزن صغریٰ ہے جس کے معنی نزدیک تر یا یہ کہ دنیا 'وتائت' سے پستی کے معنی میں آتی ہے دنیا یعنی پست تر اس عالم عقبیٰ کی نسبت جو حقیقت پر مبنی ہے۔ اور یہ دنیا پست اور رزیل ہے خلاصہ یہ کہ دنیا یعنی آخرت کے علاوہ مادی زندگی کو کہتے ہیں امور آخرت سے قطع نظر پروردگار نے اس آیت میں پانچ عنوانات کا ذکر کیا ہے کہ آدمی اس مختصری عمر میں ان پانچوں میں مشغول ہے اول۔ لعب، دوم۔ لہو، سوم زینت، چہارم تفاخر، پنجم تکاثر، آدمی کی زندگی آخرت کے علاوہ ان امور میں ایک سے وابستہ ہے۔

## 'لعب' ایک محنت طلب لیکن بے فائدہ کام ہے

'لعب' فارسی میں بازی کو کہتے ہیں یعنی زحمت، مشقت، محنت تکلیف اٹھانا لیکن بے فائدہ جس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے ایسے کام کو لعب کہتے ہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دو بچوں کی طرح جو آپس میں کشتی لڑتے ہیں ایک بچہ دوسرے کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ جس سے دونوں کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ آپ کی ذلت میں کوئی ترقی اور کمال پیدا نہیں ہوتا اگر یہ زور آوری کمال ہے تو یہ کام تو ایک گائے آپ سے بہتر کر سکتی ہے ایک بھیڑیا، اونٹ، ہاتھی ایک پہلوان سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں پس زور آوری تو کوئی کمال نہیں ہے۔ کھیل یعنی محنت طلب کام لیں بے ثمر بے فائدہ۔

کوئی کہہ رہا تھا کہ بچے کھیل کود کی فلمیں زیادہ دیکھتے ہیں۔ جو کام بھی آپ کرنا چاہتے ہیں وہ سمجھ کر کریں کہ یہ درست اور عاقل لوگوں کا کام ہے یا نہیں اگر آپ دیکھیں کہ اس کام میں عورتیں اور بچے دلچسپی لیتے ہیں تو جان لیں کہ وہ کھیل تماشے کے علاوہ کچھ نہیں۔ آپ بچپن میں مکان بناتے تھے صبح سے شام تک اس میں لگے رہتے تھے اور جب رات کو گھر جاتے تھے تو اسے خراب کر دیتے تھے اور اپنے گھر چلے جاتے تھے اب بھی آپ یہی کرتے ہیں ستر اسی ہزار سرخ مٹی کی اینٹیں ان کو گاڈر یا بیم پر رکھ کر اتنی زحمت اور خون جگر کے ساتھ ایک سر چھپانے کا مکان تعمیر کرتے ہیں اور بالآخر زحمات کے بعد بیمار پڑ جاتے ہیں اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ کو کتنے مکان چاہئے یہ مکانات کی زیادتی کھیل تماشہ نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ سب لعب ہے اپنی ضرورت اور حد سے زیادہ عمارتیں کھڑی کرنا یہ بے فائدہ اور بیہودہ کام کے سوا کچھ اور ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## موت اور کھیل کا خاتمہ

لعب ایک محنت طاب اور تکلیف دہ کام سے عبارت ہے جس کا کوئی عقلی ثمر حاصل نہیں ہوتا۔ آخر کب یہ لوگ کھیل تماشے سے باز آئیں گے؟ موت کے وقت زندگی کا سورج غروب ہونے لگے گا اس وقت یہ لوگ سمجھیں گے ان بچوں کی طرح جو کھیل کود میں مشغول ہو جاتے ہیں تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر اپنے کھیل میں مگن رہتے ہیں اپنے کپڑوں کو تبدیل کر کے ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ چور آتا ہے ان کے لباس چرا کر لے جاتا ہے ان بچوں کو خبر بھی نہیں ہوتی جب شام کا اندھیرا پھیلنے لگتا ہے تو وہ مجبوراً اپنا کھیل ختم کر کے گھر جانے کے لئے تیار ہوتے ہیں دیکھتے ہیں کہ ان کا لباس اور سارا سامان چور لے گیا ہے اب اس حالت میں وہ اپنے ماں باپ کے پاس کیسے جائیں گے۔

اے وہ لوگوں جو دنیا کے کھیل تماشے میں سرگرم ہیں اور اپنی موت تک اسی کھیل میں مشغول رہتے ہیں اور کچھ توجہ نہیں دیتے جب تمہاری عمر کا آفتاب غروب ہونے لگتا ہے تب سمجھ میں آتا ہے جب قبر کی طرف جانے لگتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ لباس تقویٰ کہاں گیا اس کا کیا کیا۔

ولباس التقویٰ ذالک خیر۔ (سورہ اعراف: آیت ۲۵)

## لہوا یسا شغل ہے جو ہدف سے پیچھے ہٹا دیتا ہے

'لہو' فارسی میں سرگرمی یعنی فضول کام آدمی کو ایک اہم اور ضروری کام



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

درپیش ہے اس دوران کوئی جزوی اور فضول کام میں مشغول ہو جائے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو ایک ضروری اور اہم کام سے رک جانا اس کو لہو کہتے ہیں لہو یعنی غیر ضروری کام جس میں آدمی مشغول ہو جائے اور ایک بڑا مقصد یا کام ترک کر دے۔ ایک بچے کے لئے ایک اہم کام یہ ہے کہ وہ وقت پر اسکول جائے اس کا دوست آجاتا ہے اس کو چیونٹیاں گننے میں مشغول کر دیتا ہے جب اسے یاد آتا ہے تو اس کی کلاس کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ چیونٹی کی مثال تو میں نے بچے کی دی ہے لیکن چالیس پچاس سال کے بچے کی مثال یہ ہے کہ وہ سینماؤں میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے یہ بھی 'لہو' ہے وہ مناظر جو بے حیائی پر مبنی ہوتے ہیں اور سینماؤں میں یا عریاں تصویروں کی شکل میں یا اخبارات اور رسائل میں ہوتے ہیں یہ سب یاد خدا سے غافل کر دیتے ہیں موت سے غافل کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی ان فضول کے کاموں میں مشغول رہے تو کیا وہ قرآن پڑھ سکتا ہے اپنی قبر اور برزخ کو یاد کر سکتا ہے؟ بہت بڑی غلطی کر رہا ہے ظاہر میں تو یہ چیزیں بہت پر کشش اور لذت آمیز ہوتی ہیں لیکن باطنی طور پر ان میں آگ بھری ہوتی ہے اگر کوئی کسی کی عزت اور ناموس کو بری نگاہ سے دیکھے تو کیا وہ سکون سے رہے گا؟ روزانہ کتنے مفاسد اور برائیاں سامنے آتی ہیں ہم روزآنہ اخبار میں پڑھتے رہتے ہیں۔

مجھ پر واجب ہے کہ میں آپ کو بتاؤں اور آپ پر بھی واجب ہے کہ آپ جان لیں اعلموا دنیا کی زندگی اور اس کی حقیقت کو جان لیں کہ خدا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نے ان لوگوں کو رسوا کر دیا ہے اور حقائق کو آشکار کر دیا ہے تا کہ کوئی ہلاکت میں نہ پڑے۔

## زینت دل لبھانے والی چیز ہے

سوم زینت وہ جمال اور خوبصورتی جو معمول سے زیادہ کی جائے اور صرف دل لبھانے کے لئے ہے اسے زینت کہتے ہیں یعنی وہ چیز جس کی طرف انسان مائل ہو جائے ہر وہ چیز جو دل کو اپنی طرف راغب کرے خواہ وہ زینت لباس کی شکل میں ہو خاص طور پر اس دور میں جب مغرب کی تقلید کی جارہی ہے۔ کاش لوگ حقیقی تقلید کرتے لیکن لوگ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کی تقلید میں مشغول ہیں۔

مجھے یاد آیا کہ دور جاہلیت میں دو ہزار سال قبل کہتے ہیں کہ عرب لوگ اونچی قبا پہنتے تھے تا کہ مٹی نہ اڑے اور لباس بچا رہے آج کل کے دور کی طرح اس زمانے میں مخصوص غلام پیچھے سے قبا اٹھائے رکھتے تھے تا کہ مٹی نہ اڑے۔ مردوں کے لئے زینت خلاف عقل ہے زینت عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ بھی عورت صرف اپنے شوہر کے لئے زیت کر سکتی ہے مرد کے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ لوگوں کا دل لبھائے اور عورت کی زینت اپنے شوہر کے لئے ہے اس کی آخرت میں بھی جزا ہے اگر یہ زینت دنیا کے لئے ہے تو اس عورت پر خدا کی لعنت ہے جو لوگوں کے لئے زینت کرے اور بازاروں میں گھوم کر اپنے جسم کی نمائش کرتی پھرے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں دو تین جملے کہوں گا آپ یاد رکھئے گا اور وہ دوسروں تک بھی پہنچائیے گا یہ روایت جو میں بیان کر رہا ہوں خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰؐ سے ہے۔ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آتی ملائکہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (سراج الشیعہ عقانی) ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے لگا رہی ہے وہ لگا سکتی ہے اپنے شوہر کے لئے عطر لگا سکتی ہے آپ تو یہ گواہی دیتی ہیں: والقرآن کتابی۔ یعنی قرآن میری کتاب ہے۔ لایبدین زینتھنّ الا لبعولتھن۔ عورت کے لئے حرام ہے کہ وہ اپنے شوہر یا محرم افراد کے علاوہ کسی اور پر اپنی زینت کو آشکار کرے۔

روایت میں ہے کہ آخرالزمان کے دور میں ایسی عورتیں ہوں گی جن کے سر اور بال اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے 'کاشفات عاریات' اور ایسا لباس پہنیں گی جو اتنا باریک ہوگا کہ اس کو لباس کہنا مشکل ہے۔ فی الفتن داخلات۔ وہ شہوات دنیا کی طرف مائل ہوں گی معاشرے میں فتنہ وفساد برپا کریں گی۔ فی جھنم خالدات۔ وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلائی جائیں گی۔ (مجالس المواعظ۔ شیخ شوستری) زینت اچھی چیز ہے اگر اللہ کے لئے ہو زینت کے بارے میں اللہ حکم یہ ہے کہ عورت کے لئے جتنا ہو سکے اپنے شوہر کے لئے زینت کرے۔ خواتین آپ کے لئے واجب ہے کہ اپنے شوہر کے لئے اس قدر زیب وزیبائش کریں کہ آپ کا شوہر کسی دوسری عورت کی طرف مائل نہ ہو کوئی عورت آپ کے شوہر کو اپنی زلف کا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اسیر نہ بنا سکے۔ آپ کا اپنے شوہر کے زینت کرنا بے کار نہیں بلکہ آپ کا یہ ثواب آخرت میں آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اپنے شوہر کے لئے زینت کریں بناؤ سنگھار کرکے رکھیں ایسا نہ ہو آپ کا شوہر کسی دوسری عورت کے چکر میں حرام میں مبتلا ہو جائے اور دوسری طرف مرد کے لئے بھی مستحب ہے کہ جس جوان نے شادی کی وہ بھی اپنی بیوی کے لئے زینت کرے کیونکہ یہ صحیح حسن اور صحیح مقصد کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عورت کسی اجنبی مرد کی طرف مائل نہیں ہوگی۔ اور عورت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اجنبی مرد سے محفوظ رکھے۔

## حجاب حقوق زوجین کو دوام بخشتا ہے

پرانے زمانے میں جب لڑکی کی شادی کی جاتی تھی تو رخصتی کے وقت لڑکی کی ماں اس کو یہ تلقین کرتی تھی کہ عورت دلہن کے جوڑے اور چادر میں اپنے شوہر کے گھر آتی ہے اور کفن پہن کر اپنے شوہر کے گھر سے نکلتی ہے یعنی زندگی بھر شوہر سے علیحدگی اختیار نہیں کرتی لیکن آج کے دور میں کیا ہے؟ میں ابھی کچھ اور پہلے عرض کیا تھا کہ امریکہ میں شادی ایک سال بھی برقرار نہیں رہتی۔ اگر آپ اس بارے میں اخبارات کو جمع کریں اور عورتوں کے مسائل کو خبروں کو جمع کریں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گا۔ ان موضوعات پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ کتنی عورتیں حرام کی مرتکب ہوئیں اور کتنے میاں بیوی ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## مکان میں زینت ہے

مکان کیا ہے؟ یعنی ایسی جگہ جہاں آپ گرمی و سردی سے محفوظ رہ سکیں مکان کی بھی حد معین ہے اس میں بھی اسراف حرام ہے۔ مکان کی زینت پر اتنا پیسہ خرچ کیا جاتا ہے آخر اس کا کیا مقصد ہے کیا فائدہ ہے؟ عاقلوں والے کام کریں ورنہ یہ اونچے محل تعمیر کریں گے اور اتنے اضافی تکلفات میں پڑیں گے تو خدا کے ہاں حساب دینا پڑے گا۔ چہارم تفاخر بینکم اپنے محل نما مکان پر فخر کرنا مثال کے طور پر اس محل کے لئے آپ اتنی محنت کرتے ہیں تعمیر کرواتے ہیں اپنی پوری جان سرمایہ لگا دیتے ہیں تا کہ لوگوں کے سامنے فخر کر سکیں اور ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ پر تکلف دعوت کرتے ہیں تا کہ اپنا وسیع اور عریض لان (باغ) لوگوں کو دکھا سکیں۔

## پیغمبر گرامیؐ کے حضور نسب پر فخر کرنا

نسب پر بھی فخر کیا جاتا ہے۔ میرا حسب نسب، میرا خاندان، میرا قبیلہ، میری قوم کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک کافر و مشرک پیغمبر گرامیؐ کی خدمت میں آیا اور اپنے آباء اجداد کی تعریف کرنے لگا اور اپنی آٹھ پشتوں کے نام لینے کے بعد فخر سے کہنے لگا میرے باپ دادا ایسے تھے ویسے تھے۔ رسول خداؐ نے صرف ایک جملے میں اس کو جواب دے دیا۔ 'ست عاشرهم فی النار معهم۔ تم بھی اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ جہنم میں ڈالے جاؤ گے کیا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تم اپنے کفر پر فخر کرتے ہو؟ اگر تیرا باپ کافر تھا تو اس کا نام نہ لے تو بہتر ہے اور اگر اہل علم وتقویٰ تھا تب بھی فخر کرنا غلط ہے اس لئے کہ تیرے باپ کی اچھائیوں سے تیرا کیا تعلق؟ اگر تمہارے باپ اپنے زمانے کے زاہد ترین ہستی تھے تو یہ بتاؤ تم خود کیا ہو تم اپنے کردار کا جائزہ لو۔ باپ کی خوبیاں بیٹے کے لئے فخر کا باعث نہیں ہوتیں۔ خلاصہ یہ کہ حسب ونسب پر فخر کرنا مال و دولت پر فخر کرنا بالکل غلط ہے۔ اور اس کے بعد آخر میں ہے۔ وتکاثر فی الاموال والاولاد۔ یعنی مال کا اضافہ کرنا ڈھیروں دولت جمع کرنا ان لوگوں پر صد افسوس جو مال جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں یہ جہالت اور نادانی ہے دنیا آخرت میں خسارہ ہے۔ خسر الدنیا و الاخرہ۔ بہرحال مال خرچ کرنے کے لئے ہوتا ہے انسان اپنے کھانے، پینے، پہنے اور دینے کے لئے خرچ کرے اگر وہ جمع کرے گا تو یہ حماقت ہے کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ڈھیروں مال جمع کیا لیکن وہ اپنے ہی مال سے استفادہ نہ کر سکے اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اگر خدا چاہے تو یہ تمہارا جمع شدہ مال تمہارے کام آئے گا لیکن خدانخواستہ کوئی سرطان میں مبتلا ہو جائے وہ لاکھوں روپے اپنے علاج میں خرچ کر دے لیکن کینسر کا کوئی علاج نہیں یہ سارا مال چھوڑ کر جانا پڑے گا اپنے دل کو کس چیز سے بہلاتے ہیں؟ لہٰذا مال جمع کرنا کوئی کمال نہیں ہے اگر مال جمع کرنے کا شوق ہے تو آپ میں اس چوہے اور چیونٹی میں کوئی فرق نہیں جو بلوں میں دنیا و جہاں کا مال جمع کر لیتے ہیں بس ان کا کام ہی یہی ہے کہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ذخیرہ اندوزی کریں۔

## ایک چوہا اور سونے کی اٹھارہ اشرفیاں

سید جزائری نقل فرماتے ہیں کہ ایک دینی مدرسے کا طالب علم اپنے کمرے میں مطالعے میں مصروف تھا ایک چوہے کا بچہ آیا اور اس کو تنگ کرنے لگا کبھی اس کی کتابوں پر چڑھ جاتا کبھی غائب ہوجاتا اس طالب علم نے ایک ٹوپی لی اور اس کے اوپر ڈال دی وہ اس ٹوپی میں قید ہوگیا اس نے اس ٹوپی پر کوئی چیز رکھ دی کہ وہ نکل نہ پائے جب اس چوہے کے بچے کی ماں نے آکر دیکھا کہ اس کا بچہ محبوس ہوگیا ہے اس نے بہت کوشش کی کہ ٹوپی کو سرکا کر بچے کو باہر نکال لے لیکن کامیاب نہیں ہوئی ناچار وہ اپنے بل میں گئی اور ایک سونے کی اشرفی لاکر اس طالب علم کے سامنے ڈال دی لیکن اس طالب علم نے اس کے بچے کو آزاد نہیں کیا وہ لکھتے ہیں کہ وہ اٹھارہ مرتبہ اپنے بل میں گئی اور ایک ایک کرکے سونے کی اشرفیاں لاتی رہی یہاں تک کہ اس نے خالی تھیلی لاکر ڈال دی اس طالب علم نے اس چوہے کے بچے کو آزاد کردیا۔ مال کا جمع کرنا حیوانوں کا کام ہے انسان کی شان کے خلاف ہے۔ تکاثر (مال کی کثرت) آپ کو اس قدر بے بس کردیتی ہے۔ دنیا الگ خراب، مال استعمال بھی نہیں کرپاتے، اور آخرت میں بھی خسارے میں سب سے پہلے آپ کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ یہی مال جو آپ نے یہاں جمع کیا ہوا ہے قرآن میں ہے کہ یہی مال آگ بن کر انسان کی پشت، پہلو اور پیشانی کو جلا کر سرخ


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کردے گا۔ فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم (سورۂ توبہ: آیت ۳۵) یا انسان اپنی اولاد پر فخر کرے اور اولاد پر بھروسہ کرے کہ یہی میری پیری کا عصا ہیں میرے مددگار ثابت ہوں گے یہ تمام باتیں بے کار ہیں یہ نہیں کہتے کہ اپنے مال کو اپنے سے دور کردیں یا اولاد کو آزاد چھوڑ دیں ہم کہتے ہیں کہ ان پر بھروسہ نہ کریں ان پر تکیہ نہ کریں ان کو ذخیرہ نہ کریں آپ کے دل میں مال اور اولاد کی محبت نہ ہو ان کو اپنا تکیہ قرار دینے کے بجائے خدا پر بھروسہ کریں یا ذخر من لا ذخرله۔ مال کو نہ ذخیرہ کریں اور نہ ذخیرہ سمجھیں۔'یا کنز من لا کنز له' ہم یہ نہیں کہتے کہ پیسے کو اپنے سے دور کریں آپ مال کمائیں لیکن دل میں خدا کی محبت ہونا چاہئے مال ضرور کسب کریں یہ تو انسان کی ضروریات زندگی ہے کسب حلال عبادت ہے بس خدا کے احکامات پیش نظر رکھیں خدا جو چاہتا ہے اس کو مانو پھر جو کچھ تم چاہو گے خدا اپنی رحمت سے تم کو عطا کرے گا۔

پروردگارا ہمیں توکل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ قرآن مجید میں ان معانی کو مکرر بیان کیا گیا ہے تا کہ مسلمان خبردار رہیں اپنی خلقت کے مقصد کو جان لیں دنیا کی حیات کو رسوائی قرار دیا ہے دھوکہ وفریب قرار دیا ہے۔ ایک خوش فہمی ہے دردسر ہے حیات دنیا انجام پر غور کریں۔

وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور اور دنیاوی زندگی کچھ نہیں ہے سوائے دھوکے کے (سورہ آل عمران: آیت ۱۸۲)۔ مرد آخربین مبارک



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بندای است" یعنی جو اپنے انجام پر نظر رکھے وہ مبارک بندہ ہے۔ پس خواتین و حضرات آیئے کوشش کریں کہ اپنی دنیاوی زندگی کے لئے قرآن مجید سے دستور حاصل کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ ہمارا پروردگار بھی ہماری مدد کرے گا انشاءاللہ۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۲۹

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

## نماز جماعت بزرگ ترین شعارِ اسلام

ماہِ مبارکِ رمضان ایک عظیم نعمت ہے جو ہمارے نصیب میں لکھا تھا ہمیں چاہئے کہ اس کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہوں۔ اس مبارک مہینے سے جو فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں میں ان کی وضاحت کروں گا سب سے اولین فائدہ عظیم ترین شعار اسلامی نمازِ جماعت کا قائم کرنا ہے۔
پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میں نمازِ جماعت کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔
پروردگارِ عالم نے جو اپنے پیغمبرؐ کو نماز کا حکم دیا وہ نمازِ جماعت کا حکم ہے۔ اور اس جماعت کے ارکان صرف تین افراد تھے یعنی ایک خود پیغمبر خداؐ جنہوں نے امامت فرمائی اور مقتدین میں مردوں میں حضرت علیؑ اور خواتین میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ یہ تین افراد تھے جنہوں نے چھ ماہ تک نمازِ جماعت کو قائم کیا کبھی نماز فرادا نہیں پڑھی مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اگر دو افراد موجود ہیں اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نماز کا وقت ہے تو ایک امامت کرے اور دوسرا ماموم بن کر نمازِ جماعت کو قائم کریں اور ہمیشہ صفوف اسلام کو پُر کریں' ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص 'پروردگار عالم دوست رکھتا ہے کہ صف جہاد مرتب اور منظم کی جائے۔ (سورۂ صف: آیت ۴) یہاں صفوف جہاد سے ایک تعبیر صفوف نماز جماعت کی گئی ہے۔ آپ نماز جماعت کی فضیلت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اگر نمازِ جماعت میں دس سے زیادہ افراد شامل ہوں تو اگر زمین اور آسمان صفحہ کاغذ بن جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام جن وانس لکھنے والے ہوں تب بھی ایک نمازِ جماعت کا ثواب لکھنے سے عاجز ہوں گے۔ وہ شخص بہت ہی بدقسمت ہے جو اپنے آپ کو نمازِ جماعت سے محروم کر دیتا ہے یا بقول صاحب عروۃ الوثقیٰ وہ بھی بدقسمت ہے جو وسوسہ شیطان کی وجہ سے امام جماعت کی عدالت میں شک کرتا ہے اور نمازِ جماعت کے فیض سے محروم رہ جاتا ہے۔

## اپنی زبان سے فائدہ اٹھانا بھی نعمت خدا ہے

اور دوسری چیز جس سے انسان رمضان میں بہرہ مند ہو سکتا ہے وہ آپ کی زبان ہے، نماز، قرآن، ذکر، دعا، رمضان کی مخصوص دعائیں جو زاد المعاد اور مفاتیح الجنان میں موجود ہیں ان کو اپنی زبان سے پڑھ کر کشت زعفران بنا سکتا ہے جو لفظ آپ کی زبان سے نکلے گا وہ گویا کہ آپ بیج بو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

رہے ہیں جس کی فصل انشاء اللہ بعد میں کاٹیں گے۔ ہر چیز کی ایک بہار ہوتی ہے اور تلاوت قرآن کی بہار ماہ مبارک رمضان ہے۔ اس مہینے میں نیک اور متقی لوگ تیس دن تلاوت قرآن پاک سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔

ایک شخص نے امام رضا سے پوچھا مولا مجھے قرآن کے سورے حفظ ہیں کیا میرے لئے قرآن کو زبانی پڑھنا بہتر ہے یا میں قرآن کو دیکھ کر تلاوت کروں؟ امامؑ نے فرمایا قرآن کو دیکھ کر تلاوت کیا کرو تا کہ تمہاری آنکھیں بھی قرآن کی تلاوت سے بہرہ مند ہوں۔ (سفینۃ البحار جلد۲ صفحہ ۴۲۸)

اگر آپ کسی گناہگار کو دیکھیں تو اس کو نصیحت کرنے کے لئے اپنی زبان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اس کو اس زبان کے ذریعے گناہ سے باز رکھ سکتے ہیں۔ خاص طور پر اگر کوئی رمضان میں کھلے عام کچھ چیز کھا رہا ہے تو آپ اس کو منع کرنے سے گھبرائیں نہیں آپ خوفزدہ نہ ہو۔ خوف کھانا شیطان کی صفت ہے۔ بڑے سکون اور اخلاق کے ساتھ اس کو کہیں جناب اگر آپ مریض ہیں تو برائے مہربانی اپنے گھر میں بیٹھ کر کھالیں تا کہ رمضان المبارک کا تقدس برقرار رہے۔ حکم اسلامی یہ ہے کہ اگر کوئی رمضان میں بلا عذر سر عام کچھ کھا پی رہا ہے تو اس کو پکڑ کے حاکم شرع کے سامنے پیش کیا جائے وہ حاکم شرع اس کو پچیس کوڑے مارنے کا حکم دے گا کیونکہ اس شخص نے رمضان کا احترام نہیں کیا۔ اس زبان جیسی نعمت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے آپ اپنے دوستوں کو نصیحت کر سکتے ہیں ان کی خیر خواہی کے لئے ان کو گناہ ترک



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں اے میرے جوانو! اگر تم دیکھو کہ تمہارا کوئی دوست سینما کی طرف جا رہا ہے تو اسے سینما جانے سے روکو۔ اس کو سمجھاؤ کہ یہ گناہ ہے اپنی زبان کے ذریعے خدا کی رضا کی خاطر اس کے ساتھ خیر خواہی کرو اور اسے اپنے ساتھ مسجد لے جاؤ۔ اس ماہِ رمضان میں اگر کوئی قرض دار ہے تو اس کے قرض کو ادا کرو۔ اگر اس کے پاس روزانہ کا خرچہ نہیں ہے تو اس کے لئے سحری اور افطاری کے اخراجات مہیا کرو جتنی تمہاری استطاعت ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی اس عمر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ خدا کی رحمت اور نیکیوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں دیکھتے ہیں کون نیک کاموں میں پیش پیش ہوتا ہے۔

## اخروی امور میں فکر کرنا قلبی عبادت ہے

دوسرے حصے میں عبادت کے بارے میں گفتگو کروں گا اور وہ تفکر اور قلبی عبادت سے متعلق ہے 'تفکر ساعة خیر من عبادة سنة' ایک گھنٹہ تفکر کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے یعنی آدمی کو ہوشیار اور زیرک ہونا چاہیے تا کہ وہ روح اور روحانیت کو سمجھے اخروی امور، خود شناسی، آخرت شناسی، سعادت ابدی، میں غور و فکر کرے اور ان امور کی طرف توجہ دے جو انسان کے دنیا و آخرت کی کامیابی کے ضامن ہوں۔ آج کل انسان کا مطمع نظر صرف دنیاوی امور ہیں وہ فقط مادیات کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ خلا میں جانا کتنا زحمتوں کا کام ہے انسان کس قدر پیسے خرچ کرتا ہے کہ چاند پر پہنچ جائے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

یہ تحقیق کرتا ہے کہ وہاں معدنیات حاصل ہوجائیں جن سے استفادہ کیا جاسکے یا مثلاً وہ اپنا دارالخلافہ کسی اور سیارے میں منتقل کردے تاکہ اگر جنگ (اسٹار وار) ہو تو وہ فاتح قرار پائے۔ یہ تفکر انسان کے لئے باعث سعادت اور کامیابی نہیں ہے۔ یہ مادی علم و دانش جو غیر از روحانیت پر مبنی ہوتا ہے سوائے انسان کے وجود کو نقصان اور ضرر پہنچانے کے اور کچھ نہیں ہے۔

رسالہ مکتب اسلام میں لکھا تھا: امریکہ میں جو سب سے زیادہ دوا کی گولی استعمال ہوتی ہے وہ سکون کی گولیاں ہیں مسکن دوائیں ہیں جو بازار میں زیادہ فروخت ہوتی ہیں کیوں کہ آج کا مادہ پرست انسان ذہنی دباؤ کا شکار ہے وہ زندگی کو صرف مادی حیات تصور کرتا ہے اس کی نظر میں دولتمندی باعث عزت و تکریم ہے وہ اپنے زندگی کے حقیقی مقصد کو کھو چکا ہے۔ بس اس کے ذہن میں ایک ہی خیال ہے کہ صبح کو اٹھے اور باہر نکل جائے مال جمع کرنے کی غرض سے اچھا کھانا پینا بہترین سیر و تفریح کے لئے بہترین پارک، جدید ماڈل کی گاڑی اس کی زندگی کی ترجیحات میں سے ہیں یا پھر وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی اعلیٰ عہدہ یا صدارت حاصل ہوجائے اس لئے کہ اس کی نظر میں عزت و افتخار اقتدار میں مضمر ہے۔

## انسانی کمال کے لئے روزہ ایک عظیم عبادت ہے

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے، روح اور بدن۔ ظاہر اور باطن ایک کا تعلق مادے سے ہے دوسرے کا روحانیت سے انسان غیر از حیوان ہے اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لئے کہ حیوان کی کوئی جہت نہیں ہوتی صرف ایک جہت ہے کہ مادے سے اس کا تعلق ہے اور وہ موت کے بعد ختم ہو جائے گا۔ انسان کا وجود ہمیشہ باقی رہے گا اس کی روح کی شکل میں کیونکہ اس کا جسم اس روح کے لئے سواری ہے ایک گاڑی کی مانند ہے جو اپنے مالک کو اس کی منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہے خود گاڑی کی کوئی حیثیت ہی نہیں سوائے اس کے کہ سواری کو اپنے منزل تک پہنچا دے ہمارے اور آپ کے بدن کی شان اور حیثیت یہ ہے کہ ہماری روح اس بدن کی بدولت بہت سی سعادتوں سے بہرہ مند ہوتی ہے سننا، جاننا، دیکھنا یہ سب روح کے لئے سعادت ہے روح ہاتھ، پاؤں، زبان، اور کان کی برکت سے فرشتے سے بلند اور برتر ہو جاتی ہے نیکیوں کا مرقع ہو جاتی ہے اور اس قدر سعادت حاصل کرتی ہے کہ جب موت سے ہمکنار ہوتی ہے تو ملائکہ کی صف میں شامل ہو جاتی ہے 'فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی' (سورۂ فجر: آیت ۳۰۔۳۱) یعنی اے نفس مطمئنہ میرے نیک بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

جسم فقط روح کا اوزار اور آلہ کار ہے کہ جن کے وسیلے سے انسان رخت سفر باندھ لے اور اپنے پروردگار کی برکت سے ہمیشہ بقاء و دوام حاصل کرلے۔ یاد رکھئے یہ روزے جو اسلام میں واجب ہیں یہ احکام صرف اسلام سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ پروردگار نے کوئی ایسا پیغمبرؑ نہیں بھیجا جس کے زمانے میں نماز و روزہ نہ ہو جو تربیت و تقویت روح بشر کا باعث بنتا ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

واجب احکام ایک ایسی موثر دوائی ہے جو خدا نے انسان کی روحانی صحت کے لئے تجویز کی ہے یعنی اگر آدمی نماز روزہ نہ کرے تو صحیح انسان نہیں بن سکتا۔ اگر آدمی اپنے شکم کی لذات کے پیچھے لگا رہے تو گائے میں اور اس میں کیا فرق ہے اگر انسان جنسی لذات میں پڑا رہے تو سور کی مانند ہو جائے گا۔ کل روز قیامت بہت سے انسان ایسی قبیح شکل میں حشر کے میدان میں وارد ہوں گے کہ سور اور بندر ان سے بہت حسین ہوں گے۔ (علم الیقین فیض)

بہرحال روزہ نام ہے تقویت روح اور حیوانی صفت سے ماوراء انسان کے کھانے پینے کے لئے ایک دوا کا جو جسم انسانی کو زوال سے بچاتی ہے خوراک ذات انسانی کے لئے مطلوب نہیں بلکہ ذات حیوانات لئے مخصوص ہے ورنہ یہ خوراک انسان کے جسم کی مجبوری ہے جس طرح ایک گاڑی کے لئے ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے شکم انسانی بھی اسی طرح ہے جب تک اس کو خوراک نہ دیں وہ کام نہیں کرے گا لیکن یہ صرف جسم کو باقی رکھنے کی حد تک اس کا قوات انسانی سے کوئی تعلق نہیں البتہ جتنی خوراک جسم کی ضرورت ہے وہ کھائے زیادتی بھی نقصان دہ ہے۔ طبیب کہتے ہیں روزہ انسانی صحت کے لئے فائدے مند ہے کیونکہ گیارہ مہینے ہم نے اپنی غذا میں زیادتی کر لی تھی تین وقت کھاتے تھے اب رمضان یں دو وقت کھاتے ہیں اور ہمیں افطار میں بھی زیادتی نہیں کرنا چاہئے یہ بھی غلط ہے پھر روزہ کا کیا فائدہ بلکہ اس زیادتی سے اور نقصان ہوتا ہے بدہضمی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ روزہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

خوراک مادی کو کم کرنے اور روحانی خوراک کو بڑھانے کا نام ہے جو چیز فانی ہے وہ مادی ہے اور جو چیز باقی اور ہمیشہ رہنے والی ہے وہ روحانی ہے۔ رمضان کے مہینے میں آپ کو اپنی زبان کو بہت کنٹرول کرنا چاہئے ایک لفظ بھی جھوٹ نہ بولیں، غیبت نہ کریں۔ ماہ رمضان میں اپنے نفس کی خوشی بھول جائیں، انسانیت کے راستے پر گامزن ہوں یہ راستہ بہت کٹھن اور دشوار ہے علماء میں مشہور ہے، ملا شدن چہ آسان، آدم شدن چہ مشکل، یعنی مولوی بننا آسان ہے آدمی بننا بہت مشکل ہے۔ کتاب پڑھ کر آدمی ملا بن جاتا ہے لیکن خود آدمی بننا بہت مشکل کام ہے اس میں بڑی زحمت ہے "نابردہ رنج گنج میسر نمی شود" رنج اٹھائے بغیر گنج حاصل نہیں ہوتا۔ اس رمضان کے مہینے میں آپ کو حق نہیں ہے کہ آپ اپنے نفس کو خوراک فراہم کریں۔ اپنی آنکھوں کو نگاہ حرام میں مبتلا نہیں کر سکتے نہ ہی کسی کی ٹوہ میں لگ سکتے ہیں جو کسی مومن کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اس مہینے میں اپنی آنکھوں کو تلاوت قرآن میں مصروف رکھیں اپنے کانوں کو حرام، جھوٹ، غیبت سننے سے بچائیں بلکہ ان کے بجائے ان کو روحانی غذا یعنی قرآن کی تلاوت، تفسیر وعظ و نصیحت فضائل اہلبیتؑ سننے میں لگائیں جو روح کی تقویت کا باعث ہیں یاد خدا قلب انسانی کو قوت اور حیات بخشتی ہے۔ اس مہینے میں اپنے پڑوسیوں کو آزار پہنچانے سے گریز کریں چاہے وہ بلند آواز سے قرآن پڑھنا ہو چاہے کچھ اور پڑھیں کہ معلوم ہو کہ اپنے آپ کو بہت دین دار ظاہر کر رہے ہیں یہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بھی غلط ہے۔

## روزہ عام و خاص اور خاص الخاص

عام روزہ یعنی مبطلات روزہ کو انجام نہ دیں خاص روزہ اپنے نفس کو مطلقاً ہر گناہ سے بچائیں اور خاص الخاص روزہ قلب کو تقویت پہچانا۔ میرے عزیز جوانو! رمضان المبارک کی سحری میں بیدار ہوں کسی مخفی جگہ پر جا کر عربی میں فارسی میں یا دل ہی دل میں اپنے پروردگار کے ساتھ راز و نیاز کریں اس مریض کی طرح جو اپنے طبیب کو اپنے مرض کی کیفیات سے آگاہ کرتا ہے ایک ایک تکلیف یا پریشانی کا ذکر کرتا ہے اپنا درد دل بیان کریں آپ کے باطنی دردِ دل کا مداوا خدا سے مربوط ہے جب بھی نور الٰہی سے رابطہ قائم کریں گے آپ کے دل میں بھی ایک نور پیدا ہوگا اگر کوئی مادی پریشانی بھی رکھتے ہیں تو اپنے خدا سے التجا کریں اے میرے مولا میں اپنی حاجت لے کر کہاں جاؤں 'من لی غیرک' میرا تیرے علاوہ (حاجت روا) کون ہے۔ آج رمضان کا پہلا روزہ ہے اگر تو میرا مددگار ہوگا تو میں روزے رکھنے کے قابل ہوں گا تو اگر اپنی نظر کرم نہ کی اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیا تو میں ڈرتا ہوں کہ ہر چیز سے محروم رہ جاؤں 'لا تکلنی الی نفسی' پروردگارا مجھے ایک پل بھی اپنے سے جدا نہ کر۔ میرے حال پر رحم فرما۔ جوانان عزیز اپنا محاسبہ نفس کریں اپنے خدا کے حضور اپنے اعمال کو جانچیں روزانہ محاسبہ کریں اگر خدانخواستہ اس دن کوئی گناہ سرزد ہوگیا ہے تو اسی رات استغفار کریں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دوسرے دن وہ گناہ سرزد نہ ہونے پائے اپنے خدا کے حضور شرمساری کا اظہار کرتے ہوئے استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی تلافی کریں۔

## لکھے ہوئے گناہ مٹ جاتے ہیں

ایک مختصر واقعہ سناتا چلوں لوامع البینات کتاب میں درج ہے کہ ایک نوجوان توبہ کی امید کے ساتھ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہوا اس کا معمول یہ تھا کہ اس نے ایک نوٹ بک جیب میں رکھی ہوئی تھی اگر کسی دن کوئی گناہ اس سے سرزد ہو جاتا تو اپنی زبان یا آنکھوں یا ہاتھ پاؤں کے ذریعے، تو وہ اپنے گناہ کو نوٹ کرتا صبح کے وقت وہ مسجد جا کر اپنے گناہوں کو یاد کرتا اور صمیم قلب کے ساتھ یہ کہتا "الٰہی العفو" خدایا مجھے معاف فرما اس جوان نے یہ اپنی عادت بنالی ایک دن اس نے اپنے گناہ کو لکھنے کے لئے نوٹ بک نکالی دیکھا اس کے سارے پچھلے گناہ جو اس نے اس کاپی میں نوٹ کئے تھے وہ سب مٹ چکے ہیں اور ان کی جگہ یہ آیت قرآنی درج تھی۔ اولئک یبدل اللّٰہ سیاتھم حسنات. جو کوئی بھی توبہ کرتا ہے نہ صرف یہ کہ ہم اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں بلکہ اس استغفار کی جگہ اس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھ دیتے ہیں۔ میں مومن کے لئے اس سے بڑی بشارت نہیں سمجھتا۔ رسول خداؐ فرماتے ہیں روزانہ نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو بلند کریں اور یہ کلمہ زبان پر جاری کریں یک یااللہ (خطبہ شعبانیہ)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۳۰

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرَّحیمِ

انّ فی خلق السّموات والارض واختلاف اللّیل والنّھار لأیات لاولی الباب الّذین یتفکرون فی خلق السّموات والارض.

### روزے کی حالت میں ذکر خدا کی لذت کا ادراک کرنا

ہم نے گذشتہ روز عرض کیا کہ رمضان المبارک کا مہینہ عبادات کے ساتھ مخصوص ہے۔ بدنی عبادات اور قلبی عبادات، بدنی عبادات کا تذکرہ ہو گیا جو زبان، آنکھ، ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء و جوارح سے عبادات انجام دی جاتی ہیں۔ قلبی عبادات کا تعلق تفکر سے ہے اور عبادات کی یہ قسم رمضان المبارک میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

آدمی کی حقیقت عبادت ہے دور اندیشی، فہم و ادراک۔ جب تک ادراک صحیح کام کرتا ہے تو یہ معدہ اور شہوانی خواہشات اس پر غالب نہیں آتیں خاص طور پر ہاضمہ کا مقام خوراک کی زیادتی کا شکار ہو جائے انسان کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ادراک کی کیفیت یا صلاحیت خراب ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس کا ادراک کام نہیں کرتا اور آدمی ادراک کی بصیرت کھو بیٹھتا ہے اس کا ہاضمہ خراب ہو جائے تو آدمی کا ذہن کند ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ خوراک کی زیادتی انسان کو صحیح ادراک سے محروم کر دیتی ہے۔ اس لئے کہ شکم پُری حیوان کی صفت ہے اور ادراک انسان کا خاصہ ہے دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ جب انسان روزے سے ہوتا ہے تو اس قوتِ ادراکیہ، عقلی مطالب کو سمجھنے کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔ جتنا انسان کا معدہ خالی ہوگا اسکی قوت ادراکیہ اتنی زیادہ ہوگی۔ جس سے وہ ذکر الٰہی کی لذت کا ادراک کر سکتا ہے۔ جو بھرے پیٹ میں محال ہے اس حالت میں وہ گائے کی مانند ہے۔ پس کب انسان ذکر خدا کی لذت سے بہرہ مند ہوتا ہے اور ملائکہ کی صف میں شامل ہوتا ہے جب روزے سے ہوتا ہے۔ چاہے دن کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو چاہے جتنی گرمی ہو چاہے اس نے سحری کم کھائی ہو اس کی روح زیادہ لذت حاصل کرتی ہے' یامن ذکرہ حلو' وہی ذکر الٰہی کی شیریں لذت اس خالی معدہ کی جگہ پر کر دیتی ہے۔

## حضرت موسیٰؑ نے چالیس روز تک نہ کچھ کھایا نہ پیا

وواعدنا موسیؑ ثلثین لیلة واتممنا مابعشر فتم میقات ربه اربعین لیلة۔ (سورۂ اعراف: آیت ۱۳۸)

جناب موسیٰ بن عمران نے کوہ طور پر چالیس روز و شب کچھ نہ کھایا نہ پیا۔ یعنی چالیس دن تک ایک لقمہ بھی ان کے حلق سے نہیں اترا ایک گھونٹ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پانی بھی نہیں پیا اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ روح کی طاقت نے بدن کو برقرار رکھا اگر روحانی طاقت آ جائے تو وہ بدن کو تازہ رکھتی ہے اگر روح انسانی قوی ہو تو وہ زمین کے اندر قبر میں بھی انسان کے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی بلکہ روح اس جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔

## ابن بابویہؒ کا ہزار سالہ تازہ جسد

کتاب روح و ریحان میں لکھا ہے کہ ناصر الدین شاہ قاچار نے اپنے زمانے میں علی بن بابویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مطہر جو شہر رے میں واقع ہے اس کی تعمیر کا ارادہ کیا کیوں کہ سیلاب کے باعث ان کا مزار منہدم ہو گیا تھا جس کی خبر شاہ کو دے دی گئی تھی اس نے آپ کا مزار تعمیر کرنے کے لئے رقم مختص کی۔ قبر کی تعمیر شروع کی گئی جب قبر آشکار ہو گئی ان کا جسد اقدس ہزار سال گذرنے کے باوجود بالکل تازہ تھا یہاں تک کہ شیخ کے ناخنوں میں جو مہدی لگی ہوئی تھی اس کا رنگ بھی نہیں اترا تھا جب شاہ کو اس بات کی خبر دی گئی شاہ نے بھی خواہش ظاہر کی تعمیر کو روک دیا جائے تا کہ وہ بھی قدرت کے اس زندہ شاہکار کی زیارت کرے چنانچہ وہ آیا اور اس نے ابن بابویہؒ کے تر و تازہ جسم کی زیارت کی اس کے بعد ان کا مزار تعمیر کر دیا گیا جو آج بھی باقی ہے شیخ صدوق جیسے کئی لوگ ہیں جن کی قبر سے تازہ اجساد ظاہر ہوئے اصل طاقت روح ہے اور مادہ روح کا محکوم ہے۔

جناب احمد بن موسیٰ (شاہ چراغ) کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قبران کی انگوٹھی کی وجہ سے دریافت ہوئی جوان کے ہاتھ کی انگلی میں موجود تھی جس پر لکھا تھا۔ احمد بن موسیٰ الکاظمؑ جس سے یہ پہچان ہوئی کہ یہ جسد مبارک امام موسیٰ بن جعفرؑ کے فرزند کا ہے جو مدتوں کے بعد بھی تروتازہ ہے۔

اس ماہِ رمضان میں کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ روحانی غذا حاصل ہو اس ماہ میں حیوانی صفات سے پرہیز کیا جائے بلکہ اس کے بجائے روحانی امور انجام دیں اور وہ امور علم پر مبنی ہیں۔ 'شھد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا ھو والملائکہ واولوا العلم' (آل عمران: آیت ۱۷) ملائکہ کے دوش بدوش فرشتہ صفت بن جائیں صاحبان علم بن جائیں رمضان کی برکت سے ہمارا معدہ خالی ہے ہم اچھی طرح ہر چیز کو سمجھ سکتے ہیں علم حاصل کر سکتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کو زیادہ علوم سے روشناس کراؤں۔

## بغیر خود شناسی کے خلقت کی شناخت کا کوئی فائدہ نہیں

سب سے پہلے جو علم بشر کے لئے ضروری ہے وہ خود شناسی ہے 'من عرف نفسہ فقد عرف ربّہ' میں نے کل اشارۃً بیان کیا تھا آج انسان نے مادّی امور میں بہت ترقی کر لی ہے لیکن وہ خود شناسی سے بے خبر ہے اس مادی ترقی کا حقیقی فائدہ نہیں ہے یہ تمام ایجادات انسان کے لئے وبال اور حماقت کے علاوہ اور کچھ نہیں انسان نے اب تک اپنی شناخت پر توجہ نہیں دی۔ وہ اپنے آپ کو ابھی تک حیوان کی مانند خیال کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ مرنے کے بعد حیوان کی طرح نیست و نابود ہو جائے گا۔ اس کی نظر میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کوئی دوسرا عالم نہیں ہے۔ انسان اب تک یہ سمجھ نہ سکا کہ وہ غیر از حیوان ہے۔ حیوان کو تو خود انسان کے لئے مقدمہ قرار دیا گیا ہے حیوان کو تو انسان کے لئے خلق کیا گیا ہے۔ 'ولانعام خلقھا کم' (سورۂ انعام: آیت ۵) اے انسان حیوان کو تیرے لئے خلق کیا ہے اور تجھے خدا نے اپنے لئے خلق کیا ہے۔

خلقت الاشیاء لاجلک و خلقتک لاجلی

(حدیث قدسی)

ہر عاقل انسان کی عمر میں سینکڑوں بار یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اس کے نفس میں دو مختلف کیفیتیں پائی جاتی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں اس کا وجود دو کیفیتوں کا مقتضی ہے مثلاً جب وہ کوئی کام انجام دینا چاہتا ہے تو ایک نفس کہتا ہے یہ کام انجام دو دوسرا کہتا ہے یہ کام نہ کرو انسان تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے کہ کون سا کام اچھا ہے اور کون سا برا ہے۔

فرض کریں آپ چاہتے ہیں کہ کچھ مال راہ خدا میں خرچ کریں آپ کے اندر کا انسان کہتا ہے خرچ کرو خدا اس کا صلہ ضرور دے گا دوسرا نفس کہتا ہے یہ کیا کر رہے ہو! تم بوڑھے اور نابینا ہو گئے ہو! خلاصہ ایک کہتا ہے کرو دوسرا کہتا ہے نہ کرو ہر فرد ان دو کیفیات کو اپنے اندر درک کرتا ہے کہ اس کے وجود میں دو متضاد امر پائے جاتے ہیں۔

## انسان کے اندر روحانی اور حیوانی دونوں کشمکش پائی جاتی ہیں

انسان کے اندر دو طاقتیں کارفرما ہوتی ہیں ایک حیوانیت اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دوسری روحانیت موجودات میں یہ خصوصیت صرف انسان میں ہے ہر موجود شے میں صرف ایک طاقت ہوتی ہے مگر انسان دو کیفیتوں کا شکار ہے۔ ایک نفس روحانی اور دوسرا نفس حیوانی، خواہشات شہوانی۔ روحانی نفس کا تعلق عقل سے ہے روح سے ہے انسان کی روح اس کو اس عالم باقی کی طرف مائل کرتی ہے اور دعوت دیتی ہے کہ وہ نیک اور متقی لوگوں کے ساتھ ملحق ہو جائے اور نفس امارہ اسے برائیوں کی طرف ابھارتا ہے انسان ان دو حالتوں میں کشمکش کا شکار ہے ایک عجیب دوراہے پر کھڑا ہے جو قدم وہ اٹھاتا ہے وہ دو امور کے درمیان کھڑا رہتا ہے یہاں انسان کو اختیار ہے لیکن وہ تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے کہ وہ نفس حیوانی کی بات سنے یا روح کی بات مانے اگر وہ نفس امارہ کا تابع ہو جاتا ہے تو وہ مثل حیوان آخرت میں کسی کی ملکیت قرار پائے گا۔ گناہگار شخص مرنے کے بعد دو پاؤں والا جانور قرار پاتا ہے اور برزخ اور جہنم اس کے مالک ہوتے ہیں جو اپنی خواہشات کا غلام ہو گیا اس نے اپنے آپ کو ذلت کی گھائی میں گرا دیا اور وہ جہنم کی پستیوں میں گر جائے گا جہنم اس کو اپنی ملکیت میں لے لے گی وہ جہنم کے کنوئیں سے آواز بلند کرے گا تو اسکی آواز گھٹ کر رہ جائے گی وہ چیخ چیخ کر فریاد کرے گا لیکن اس آواز کو کوئی سننے والا نہ ہوگا۔ قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون (سورہ مومنون: آیت ۱۱۰) اے لوگوں تمہاری آواز کوئی نہیں سنے گا۔ ہم تم سے دنیا میں کتنی التماس کرتے تھے منت سماجت کرتے تھے آؤ خدا کی بارگاہ میں انسان بن جاؤ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حیوانی راستہ ترک کردو اگر تم انسان بن گئے تو تم آزاد ہو۔ اگر انسان بنے رہے اپنے نفس کو ذلیل ہونے سے بچالیا اور ندائے رحمانی پر لبیک کہتے رہے جو آواز بقا کی دعوت دیتی ہے اور بشارت ایسے ہی مطیع و فرمانبردار افراد کے لئے ہے ام احسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا و عملوا الصالحات سواء محیاهم و مماتهم' (سورۂ جاثیہ: آیت ۲۰) وہ قوی نوجوان جس کے سامنے سے کوئی اجنبی عورت گذرتی ہے اس کی لطیف روح اس سے کہتی ہے کہ اس کی طرف نگاہ نہ کرو وہ اپنے نفس کی بات نہیں مانتا اور کوئی توجہ نہیں دیتا تو کیا یہ نوجوان اس جوان کے مساوی ہے جو عورتوں کی طرف نگاہ کرتا ہے اور اپنے نفس کو ذلیل بنا دیتا ہے۔ نفس کی پیروی کرتا ہے۔ جان لیجئے کہ خدا کی اطاعت اور اس کے حکم کی پیروی میں عزت اور غلامی سے نجات ہے زندانی سے رہائی ہے اور نفس کی پیروی میں ذلت اور رسوائی ہے اور اپنے آپ کو خواہشات سے نفس کی گھاٹیوں میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں اگر مجھے ساتوں آسمان کی بادشاہت دیدی جائے اور یہ کہا جائے کہ چیونٹی کے دہن سے دانہ لے لوں تو میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا اور اس بادشاہت کو ٹھکرا دوں گا۔ علیؑ عزت اور بزرگی کے مالک ہیں وہ نفس کے تقاضوں پر کبھی نہیں چلے خواہشات نفسانی ان پر کبھی اثر انداز نہیں ہوئیں ذرا ان ذلتوں کا تصور کریں جو لوگ اپنے اقتدار کی خاطر کتنا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ظلم کرتے ہیں یہ ذلت اور پستی نہیں تو اور کیا ہے۔

## تو میرے بندہ کا غلام ہے

گذشتہ زمانے کی بات ہے ایک بادشاہ ایک مقام سے گذر رہا تھا راستے میں ایک عالم دین تشریف فرما تھے جب بادشاہ کا ان کے پاس سے گذر ہوا تو وہ عالم اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوئے بادشاہ کو نا گوار گذرا وہ ان عالم کے قریب گیا پھر بھی وہ عالم اس کے لئے کھڑے نہیں ہوئے اس بادشاہ نے بڑے تکبر سے کہا کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ عالم نے کہا۔ کیوں نہیں میں تجھے اچھی طرح پہچانتا ہوں تو اس کا غلام ہے جس کا میں بادشاہ ہوں یعنی تو اقتدار خواہشات کا اسیر ہے اور جب کہ میں نے اقتدار اور خواہشات کو مغلوب کیا ہوا ہے اپنا غلام بنایا ہوا ہے تو مال و دولت کا پجاری ہے اور مجھے دولت دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

## معاویہ کا مال ابوذرؓ کو متاثر نہ کر سکا

پیغمبر اکرمؐ کے جلیل القدر صحابی جناب ابوذرؓ کا واقعہ مشہور ہے کہ جب وہ حضرت علیؑ کے خلاف شام میں معاویہ کی طرف سے کیے گئے پروپیگنڈہ کو بغیر کسی خوف کے غلط ثابت کر رہے تھے۔ اور حتی الامکان حضرت علیؑ کو حق پر اور معاویہ کو باطل پر قرار دے رہے تھے اور جب بھی معاویہ کے محل کے پاس سے گذرتے پکار پکار کر لوگوں کے سامنے معاویہ کو آ شکار کرتے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کے ظلم پر احتجاج کرتے رہتے۔ یہ ہے انسان کی اصل روش کہ وہ ظلم کے خلاف بلاخوف وخطر آواز بلند کرتا رہے۔ معاویہ نے بہت سے ہتھکنڈے استعمال کئے کہ کسی طرح ابوذرؓ کی زبان کو خاموش کردے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکا بالآخر اس نے دو غلاموں کو جو بہت تیز اور ہوشیار تھے دوسو اشرفیاں دے کر یہ کہا کہ اگر تم یہ دوسو اشرفیاں ابوذرؓ کو دینے میں کامیاب ہوگئے تو میں تم کو آزاد کردوں گا وہ اشرفیاں لے کر ابوذرؓ کے پاس پہنچے اور ان کو پیش کیں تو ابوذرؓ نے پوچھا یہ مال کہاں سے لائے ہو انہوں نے کہا بیت المال سے ابوذرؓ نے کہا کیا معاویہ نے تمام لوگوں کو یہی مقدار دی ہے انہوں نے کہا نہیں یہ صرف آپ کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا مجھے ان پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ کہہ کر ایک طشت کی طرف اشارہ کیا کہ جب تک میرے پاس یہ ہیں مجھے کوئی احتیاج نہیں غلاموں نے چاہا کہ دیکھیں کہ اس طشت میں شاید اشرفیاں رکھی ہوں گی جب دیکھا تو اس میں دو نان جویں رکھی ہیں جناب ابوذرؓ فرمانے لگے ایک روٹی ظہر کے بعد کھاؤں گا اور ایک رات کے لئے ہے یہی کافی ہے کل کا خدا جانے میں زندہ بھی رہوں یا نہ رہوں غلاموں نے ان سے التجا کی اور اپنی ساری حقیقت بیان کردی کہ معاویہ نے ہمیں یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ اگر ہم آپ کو یہ اشرفیاں اس کے عوض دینے میں کامیاب ہوگئے کہ آپ آئندہ علیؑ کا نام اپنی زبان پر نہ لائیں تو وہ ہمیں آزاد کردے گا۔ ذرا اس بوڑھے مرد فقیہ کا جواب سنیئے فرماتے ہیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ان كان فيد عتقكما ففيه رقي ۔تم یہ چاہتے ہو کہ میں یہ پیسے لے لوں تا کہ معاویہ تمہیں آزاد کر دے اور اس کے عوض میں اس کا غلام بن جاؤں۔

## مشتبہ چیزوں میں توقف اور احتیاط کرنا چاہیے

میں اس کے قربان جو زیرک اور ہوشیار ہو اور ہمیشہ جب دوراہے پر کھڑا ہو تو خدا کے راستے کو نہ چھوڑے اور بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے قدم رکھے اگر راستے کی پہچان نہیں کر پائیں گے تو شبہ کی صورت میں توقف اختیار کریں راستہ چلنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ کون سا راستہ صحیح ہے کون سا کام رحمانی ہے اس وقت تک انجام نہ دیں خدانخواستہ اگر شیطان کے راستے پر چل نکلے تو آپ ٹھوکر کھا کر گریں گے اور پھر اس کا کوئی علاج بھی نہیں ہے تزکیہ نفس یعنی خواہشات کی مخالفت اپنی روح کو تقویت دیں اور ہوا و ہوس کو زیادہ سے زیادہ کمزور کریں یہ آپ کے فائدے میں ہے۔اگر ماہ رمضان کے روزے کسی پر گراں گزرتے ہیں تو یہ اس کی نادانی ہے اگر اس کے سامنے سے حجاب ہٹا دیا جائے تو اسے پتہ چلے گا کہ خداوند کریم کا ہم پر کتنا احسان ہے اور وہ انتظار کرے گا کہ کب ماہ رمضان آئے اور میں اس کی برکتوں اور سعادتوں کو حاصل کرسکوں۔خدا کرے یہ رمضان آپ کے لئے عید قرار پائے۔

السلام علیک یا عید الاولیاء۔آپ شرافتمندی حاصل کر لیں گے اور حیوانات سے جدا ہو جائیں گے جب تک آپ انسان نہیں بنتے آپ کو عالم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بالا کا راستہ نہیں ملے گا۔فرض کیجئے کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی حسینؑ پر گریہ کرے جنت اس پر واجب ہے۔ جان لیجئے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو اسی وقت ثواب حاصل ہوگا جب وہ انسان بنے گا اس وقت وہ جنت میں جا سکتا ہے بہشت اس پر واجب ہوگی اگر کوئی ایمان ہی نہ رکھتا ہوگا وہ کیسے جنت میں جا سکتا ہے جس کے پاس ایمان نہیں ہوگا۔

## حضرت علیؑ نفس کے اسیر کبھی نہیں رہے

ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمة لایعنینی۔اس شعر کی نسبت علیؑ کے ساتھ دی جاتی ہے فرماتے ہیں اگر میں اپنے کانوں سے یہ سنوں کہ کوئی مجھے گالی دے رہا ہے۔تو میں اپنے لئے نہیں سمجھوں گا بلکہ یہ سمجھوں گا کہ یقیناً یہ کوئی علی ہے جس کو یہ گالی دے رہا تھا۔

تم تو اتنی برداشت کی قوت نہیں رکھتے ایک بات کسی کو گوارا کرو اس قدر پست ذہن ہو کہ درگذر نہیں کر سکتے کبھی کوئی بات بھولنے کے لئے تیار نہیں ہو آیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اولیاء اللہ کے ساتھ بہشت میں جاؤ۔انسان وہی ہے جو اپنے خدا سے کبھی غافل نہیں ہوتا نہ اقتدار کی ہوس کبھی اس کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔اگر کوئی اقتدار کے پیچھے پڑا ہے جنت اس کے لئے نہیں ہے۔وازلفت الجنة للمتقین۔(سورہ شعراء: آیت ۹۰) ایسے لوگ روحانی بیمار ہیں اور جنت دارالسلام ہے مریضوں کا ہسپتال نہیں ہے 'لھم دارالسّلام عند ربّھم و ھو ولیّھم' عزت اور سعادت انہی لوگوں کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لئے ہے جو اپنے رحمٰن کے حکم کی بجا آوری کریں اور بس۔ شیطان کے حکم کی پیروی نہ کریں۔

## انسان کو راستہ اور گڑھا معلوم ہے
## خدا کی طرف سے کوئی جبر نہیں ہے

ہماری گفتگو معرفت نفس کے بارے میں تھی اور معرفت کا ایک شعبہ یہ ہے کہ نفس انسان ضدین کے درمیان واقع ہوتا ہے ان دو میں سے ایک کا آپ کو اختیار ہوتا ہے اور جبر بھی غلط ہے کسی کو زبردستی جنت نہیں لے جایا جاتا جو شخص جنت کی طرف مائل ہو وہ خود ہی اپنے پیروں سے چلتے ہوئے جنت میں جائے اور جو جہنم میں جانا چاہتا ہے وہ اپنے پیروں کے ذریعے جہنم میں جائے۔ جان لیں کہ جو اول وقت نماز کے لئے خانہ خدا کی طرف رخ کرتا ہے وہ اپنے پیروں سے جنت کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور جو کوئی سینما کی طرف رخ کرتا ہے وہ اپنے پیروں پر چل کر جہنم کی طرف جارہا ہوتا ہے۔

جو کام بھی انجام دیں اس کے انجام پر نظر ضرور کریں۔ ''مرد آخرین مبارک بندہ ای است''۔ فرض کریں کہ اس سینما سے ایک گھنٹے تک لطف اندوز ہوئے اس کے بعد بہر حال آپ کو سینما سے باہر آنا ہے اور باہر نکلتے وقت آپ کی کیفیت ایک جلتے ہوئے کپڑے کی مانند ہوتی ہے آپ بے اختیار کسی دوسرے کی عورت کے ساتھ چپکنے کی کوشش کریں گے اور یہی آپ کی ذلت ہے کیونکہ یہ سینما نفس کے قیدیوں کا مرکز ہے انسان اس سے آسانی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے آزادی حاصل نہیں کرسکتا۔ ہر اقتدار طلبی، دولت طلبی میں خوف ہے لیکن انسان خدا پرستی میں کسی سے خوف نہیں کھاتا۔

الّذین قال لهم النّاس انّ النّاس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم ایماناً و قالوا حسبنا اللّٰه ونعم الوکیل

(سورہ آل عمران: آیت ۱۷۳)

ترجمہ: "یہ وہ ہیں کہ جب ان لوگوں نے آ کر کہنا شروع کیا کہ دشمن لوگوں نے تمہارے مقابلے کے وا بڑا لشکر جمع کیا ہے پس اس سے ڈرتے رہو تو بجائے خوف کے ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہو گا بھی۔ خدا ہمارے واسطے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔"

## جس کی چھت جتنی بڑی ہوتی ہے اتنی برف پڑتی ہے

اپنے انجام کو دیکھ لیں آخرت کو یاد رکھیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو فائدہ زیادہ ہو تو یہ دیکھ لیں کہ آپ کے پاس مال جتنا زیادہ ہو گا اتنی ہی آپ مسئولیت اور ذمہ داری بھی سنگین ہو جائے گی لہٰذا کہتے ہیں کہ مومن کی عقل اس کے فعل کے آگے ہوتی ہے۔ پہلے وہ اپنے قلب سے رجوع کرتا ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ روح کی غذا ہے یا روح کا عذاب ہے آیا اس کام میں تقویت روح یا تقویت خواہشات نفس ہے آیا اس کا نتیجہ باقی ہے یا اس کا انجام فانی ہے۔

## شریح قاضی سونے کی اشرفیوں کا اسیر

شریح قاضی کا واقعہ ہے کہ ابن زیاد نے اس سے پوچھا کہ حسینؑ کو قتل کرنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں تمہاری کیا رائے ہے ایک مرتبہ اس نے اپنے قلمدان کو اپنے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہوگیا اس نے کہا آیا ایسا ہوسکتا ہے کہ میں قتل حسینؑ کا فتویٰ دوں جب کہ حسینؑ بے گناہ ہیں۔ جب رات ہوئی تو ابن زیاد نے دو یا تین درۂ زر (ایک درہ میں سو اشرفیاں ہوتی تھیں) شریح قاضی کے لئے بھجوائیں۔ وائے ہو اس شریح کے حال پر ابھی ایک روز پہلے کتنا معزز شخص تھا اور یہ کہتا تھا کہ یہ ممکن نہیں کہ میں حسینؑ کے قتل کا فتویٰ صادر کروں۔ چند سو اشرفیوں نے اس کو ذلیل اور رسوا کر دیا کہ جب دوسرے دن ابن زیاد کے دربار میں حاضر ہوا۔ ابن زیاد نے پوچھا حسینؑ کے بارے میں کیا سوچا۔ اس خبیث نے بڑی دیدہ دلیری سے کہا: میں نے بہت سوچا اس کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حسینؑ کو قتل کرنا لازم ہے کیوں کہ وہ فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔

کیونکہ حسینؑ کو قتل کرنا آسان نہ تھا۔ ولدالزنا ابن زیاد جانتا تھا کہ لوگوں کو کس طرح حسینؑ کے خلاف اکسائے کہ وہ حسینؑ پر تلوار اٹھالیں اس نے فتویٰ حاصل کیا اور حکم دیا کہ اس فتوے کو مسجد میں عام کیا جائے اور جو مسلمان مسجد آئے اور انہوں نے جب یہ فتویٰ سنا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ 'سمعنا و طاعنا' اسکے بعد اس نے کہا کہ ہر شخص خدا کی رضا کے لئے کام کرے اور حسینؑ کے ساتھ جنگ کے لئے آمادہ ہوجائے اور دوسری طرف اس نے خزانوں سے منہ کھول دیئے۔

کیا کوئی حسینؑ کی مدد کو آیا؟ ہاں آئے ضرور لیکن میں صرف دو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بوڑھے آئے جو اتنے مردوں میں واقعی مرد تھے ایک حبیبؓ ابن مظاہرؓ اور دوسرے مسلم ابن عوسجہؓ یہ دونوں بزرگوار اپنے امامؑ کی نصرت کے لئے رات کے وقت اپنے اپنے گھروں سے نکلے اور راتوں کو سفر کرتے اور دن کے وقت روپوش رہتے کہ ابن زیاد کے خونخوار سپاہی گرفتار نہ کرلیں۔ واقعاً کیسے مرد تھے کہ ان کی تعداد کم تھی لیکن حوصلے بلند تھے ایمان کے لحاظ سے حقیقت میں عظیم لوگ تھے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تقریر ۳۱

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰن الرَّحیم

## مدرکات کا وجود روح کے تجرد کی دلیل ہے

انسان جو کچھ بھی اپنے اعضاء و جوارح کے ذریعے درک کرتا ہے وہ انسان کے نفس میں باقی رہتا ہے نقش ہو جاتا ہے۔ آپ جو کچھ بولتے ہیں وہ حافظہ میں رہتا ہے اگر کوئی شخص چاہے کہ اپنی ابتدائی عمر سے آخر تک جو کلمات اس نے سنے ہیں ان کا شمار کرے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ان کا حساب لگائے۔ ایک گھنٹے تک جو یہ اعضاء و جوارح متحرک ہیں وہ انسان کی ذات میں منعکس ہو جاتے ہیں اگر ان حرکات کو کاغذ پر لکھنا چاہیں تو یہ ممکن نہیں ہے۔ اجمالی طور پر تمام ادراکات کو ایک لوح مادی میں درج کرنا اس عالم میں ممکن نہیں۔ اگر ایک تختی مشرق سے مغرب تک وسیع ہو اور آپ اپنے مدرکات جو آپ کے دیکھنے سننے، بولنے، کھانے محسوس کرنے سے متعلق ہیں اس تختی پر تحریر کریں پھر بھی یہ مدرکات زیادہ ہوں گے اس لوح مادی میں جگہ نہیں بچے گی لیکن اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے مقابلے میں روح کیا شے ہے؟ کہ جس میں یہ تمام چیزیں نقوش کی شکل میں بغیر کسی رکاوٹ کے محفوظ ہیں۔ کیا یہ مفہوم اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ آدمی کی ذات مادہ نہیں ہے بلکہ حقیقت آدمی نفسِ ناطقہ ہے اور یہ تمام مدرکات جہاں جگہ پاتے ہیں وہ مجرد ہے۔ میں یہاں روح اور اس کی طاقت کی شناخت کے بارے میں دو واقعات بیان کروں گا جو یہ سمجھانے کے لئے کافی ہیں کہ روح بدن انسانی پر حاکم ہے۔

## خوارزم شاہ کا روح کی طاقت سے علاج

خوارزم بادشاہ فالج کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اسکے تمام معالجین نے اس کے علاج سے معذوری ظاہر کر دی۔ اس زمانے کے طب کے ماہر استاد محمد بن ذکریا رازی تھے۔ خوارزم بادشاہ نے ان کو دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ آئے اور انہوں نے معائنہ کرنے کے بعد یہ اندازہ لگایا کہ یہ مرض عام دوا سے ختم ہونے والا نہیں مگر یہ کہ روح کی طاقت اس کی معذوری کو دور کر سکتی ہے۔ جب انہوں نے چاہا کہ روحانی طاقت سے بادشاہ کا علاج کریں تو انہوں نے بادشاہ سے کہا میں آپ کا علاج تو کروں گا لیکن ایک شرط پر کہ آپ وعدہ کریں کی میری جان امان میں ہوگی بادشاہ نے وعدہ کیا اس کے بعد انہوں نے حکم دیا حمام کو گرم کیا جائے اور اس کا درجہ حرارت طبیب کے اختیار میں ہوگا پھر اس نے بادشاہ کو برہنہ کر کے ایک پتھر کی گرم سل پر لٹانے کا حکم دیا اور تمام لوگوں کو حمام سے باہر نکل جانے کو کہا جب سب لوگ چلے گئے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ذکریا رازی نے حمام میں داخل ہوتے ہوئے حکم دیا کہ حمام کا درجۂ حرارت بڑھا دیا جائے (تاکہ بخارات زیادہ ہو کر بادشاہ کے مسام کو نرم کردیں) جب بخارات بھر گئے جس سے بادشاہ کو پسینہ آنا شروع ہو گیا۔ تو انہوں نے ننگی تلوار نکالی (محمد بن ذکریا رازی کی جسامت بہت زیادہ تھی) پھر حمام کو اندر سے اچھی طرح بند کیا اور بادشاہ کو دو تین نازیبا الفاظ کہے اور اس کے اوپر تلوار تان لی بادشاہ نے خوف کے مارے اپنے آپ کو گرم پانی میں گرا دیا بالآخر بادشاہ جو کہ پیروں سے معذور تھا موت کے خوف سے اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ طبیب نے اس کو اتنا خوف زدہ کیا کہ بادشاہ کی روح کی طاقت نے جوش مارا اور بادشاہ اپنے پیروں سے چلنے لگا جب ذکریا رازی نے بادشاہ کو چلتے دیکھا تو وہ بھی واپس پلٹ گئے اور اپنا لباس پہن کر گھوڑے پر سوار ہو کر فرار اختیار کیا۔ جب بادشاہ نے یہ محسوس کیا کہ اس کو فالج سے افاقہ ہوا ہے اور وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا ہے تو اس نے سپاہیوں کو اپنا لباس لانے کا حکم دیا اور لباس پہن کر وہ اپنے دربار میں واپس آ گیا پھر اس نے حکم دیا کہ محمد بن ذکریا کو دربار میں حاضر کیا جائے تاکہ وہ اپنی صحت یابی کی خوشی میں ان کو انعام و اکرام سے نوازے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ روح کی طاقت کا مسئلہ ہے اگر انسان کی روح میں طاقت پیدا ہو جائے تو وہ اس مادی جسم کو دوبارہ متحرک کر سکتی ہے۔

## وہ پھانسی کے خوف سے ہلاک ہو گیا

ایک مثال اور ہے کہ ایک شخص جس کو پھانسی کا حکم تھا پہلے زمانے میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

یہ ہوتا تھا کہ تمام قیدیوں کو ایک ساتھ پھانسی دی جاتی تھی پہلے کی آنکھیں بند کر کے دوسرے پھانسی کے قیدی کے سامنے اس کی شہ رگ کو کاٹ دیا جاتا تھا جس سے اتنا خون بہتا تھا کہ وہ مجرم ہلاک ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ ایک مجرم کو لایا گیا اور اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر دوسرے مجرم کی آنکھیں کھلی رکھیں پھر اس کے سامنے پہلے مجرم کی شہ رگ کو کاٹ دیا گیا۔ دوسرا قیدی یہ منظر دیکھ رہا تھا جب اس کی باری آئی تو اس کی آنکھوں کو صرف بند کیا گیا اور ایسا اشارہ کیا گیا کہ وہ مجرم سمجھے کہ اس کی شہ رگ کاٹ دی گئی ہے کیونکہ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ پہلے والے قیدی کی پھانسی کے بعد ایک ایک لمحہ گن رہا تھا جیسے ہی اس کو یہ تصور ہوا وہ موت کے خوف سے ہلاک ہو گیا یعنی شہ رگ کاٹے بغیر وہ مر گیا۔ اسی طرح دوسرے لوگوں کو بھی پھانسی دی جاتی تھی۔

طبیب کہتے ہیں کہ انسان کا احساس ہی موثر ہوتا ہے اگر کوئی اپنے مرض کا احساس نہ کرے تو وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے اسلامی احساس بھی موثر ہوتا ہے (یعنی اگر انسان گناہ کے نقصان کا احساس کرے تو اپنی روح کو بچا سکتا ہے) یہاں تک کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ لے اور اس کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ اسے سانپ نے کاٹ لیا ہے تو وہ بچ سکتا ہے لیکن اگر اسے یہ پتہ چل جائے کہ اسے سانپ نے کاٹ لیا ہے تو پھر اس کے بچنے کی امید کم ہو جاتی ہے اس کا راز یہ ہے کہ خوف و ہراس کی وجہ سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کے خون کی روانی تیز ہو جاتی ہے اور سانپ کا زہر تیزی سے دل تک پہنچ جاتا ہے اور وہ مار گزیدہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

## روح کے امور میں دوسرے کام رکاوٹ نہیں بنتے

میں چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کے ذریعے یہ واضح کروں کہ آپ اس بدن سے نہیں ہیں بلکہ یہ بدن آپ سے مرکب ہے آپ کی روح اس کو باقی رکھتی ہے اگر آپ کہیں کہ مجھے دکھایا جائے کہ روح کہاں ہے تو میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ آپ کی عقل ہے اگر عقل موجود ہے تو نظر کیوں نہیں آتی غیر مادی چیزیں وجود رکھتی ہیں لیکن نظر نہیں آتیں البتہ ان سے آثار کو دیکھا جا سکتا ہے آپ کی روح کا اثر آپ کے بدن کی حرکت ہے۔ اس بدن میں روح کی کارفرمائیاں ہیں میں نے حافظہ کی مثال دی یہ سب روح کی دلیلیں ہیں۔

'لا یشغلہ شان عن شان' آپ منہ میں لقمہ ڈالتے ہیں آپ کو ذائقہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ غذا شیریں ہے اور اسی لمحے آپ اسی زبان سے بات کرنے میں مشغول ہیں اور ایک ہی وقت میں آپ غذا کو چبا رہے ہیں اور اسی زبان سے گفتگو بھی کر رہے ہیں اور اسی حالت میں آپ کی آنکھ دیکھ بھی رہی ہے۔ کان سن رہے ہیں اور اسی طرح آپ کا حافظہ بھی کام کر رہا ہے آپ کا پورا بدن سراپا حرکت ہے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ پاؤں بھی ہل رہے ہیں بغیر اس کے کہ ایک عضو دوسرے عضو کے کام میں دخل اندازی کرے۔ اپنی اندرونی طاقتیں کام میں مشغول ہیں اور اسی حالت میں آپ سانس بھی لے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

رہے ہیں۔ پروردگار عالم نے سانس لینے کے لئے دہن کے علاوہ ناک بھی رکھی ہے اس کا ایک راز یہ ہے کہ جب آپ کا دہن غذا سے بھر جاتا ہے تو سانس لینے کی جگہ نہیں رہتی خدا نے ناک کی شکل میں دو سوراخ رکھے ہیں کہ کھانا کھاتے وقت آپ ناک سے سانس لے سکتے ہیں اور ایک کے بجائے دو سوراخ اس لئے رکھے ہیں کہ اگر ایک سوراخ کسی وجہ سے بند ہو جائے تو دوسرے کے ذریعے سانس آتی جاتی رہے۔ خلاصہ یہ کہ 'لایشغله شان عن شان' تاکہ انسان اپنے پروردگار کی معرفت حاصل کر سکے۔

## طاقت خداوندی موت کے وقت ظاہر ہو جاتی ہے

دعائے جوشن کبیر میں پروردگار کے اسماء حسنہ ہیں اس کو اکثر پڑھنا اچھا ہے خاص طور پر رمضان المبارک میں اسے ضرور پڑھنا چاہئے اور شب قدر میں جب آپ پڑھتے ہیں تو ذرا اس جملے پر غور کریں 'یا من فی الممات قدرته' جس شخص کو قدرت خدا کو سمجھنا ہے تو کسی کی جانکنی کے وقت اس کے سرہانے پہنچ جائے اور جب روح قبض ہو تو دیکھے کہ یہ وہی شخص ہے جو زندگی میں اپنے کئی سیر وزنی بدن کو اکیلا اٹھائے پھرتا تھا یہ وہی شخص ہے جو اپنی زبان سے کس قدر ذکر خدا کرتا رہتا تھا لیکن اگر مرنے کے بعد چاہے کہ ایک جملہ زبان سے ادا کرے تو زبان کو جنبش نہیں دے سکتا۔

آنان کہ بیک زبان دو صد سخن می گفتند
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ترجمہ: وہ لوگ جو ایک زبان سے دوسو جملے ادا کرتے تھے آخر انھوں نے ایسی کون سے بات سن لی ہے کہ خاموش ہو گئے۔

روبگورستان دمی خاموش نشین
آن سخن گویان خاموش را ببین

ترجمہ: قبرستان میں ذرا خاموش ہو کر بیٹھو اور ان لوگوں کو دیکھو جو دنیا میں بہت زیادہ بولتے تھے اور اب خاموش ہیں۔

موت کے وقت انسان کوئی بھی کام کرنا چاہے نہیں کرسکتا جیسے وہ اپنی زندگی میں کرسکتا تھا کیونکہ اس کے جسم سے وہ طاقت نکل گئی جو اسے متحرک رکھتی تھی موت کے وقت انسان کو احساس ہوتا ہے یہ روح کی طاقت جسے میں اپنا سمجھتا تھا وہ کسی اور کی ملکیت تھی۔

## سکندر اعظم کا جنازہ اور کھلے ہوئے خالی ہاتھ

کہتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین بادشاہوں میں بہت مشہور بادشاہ گذرا ہے۔ نہایت ذہین اور حکیم بادشاہ تھا جب وہ مرنے لگا تو اس نے وصیت کی کہ میرے جنازے کو پوشیدہ نہ کیا جائے اور تابوت کو کھلا رکھا جائے اور میرے دونوں ہاتھوں کو کھول کر جنازے سے باہر نکال دیا جائے۔ اس وقت لوگ اس کی اس وصیت کو سمجھ نہیں پائے جب اس کا جنازہ اٹھایا گیا تو علماء اور دانشوروں نے اس پر مختلف تبصرے کیے اس کی ماں نے جنازے کی طرف رخ کیا اور کہنے لگی: میرے لعل تو نے زندگی میں بھی لوگوں کو وعظ و



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نصیحت کیں ہیں لیکن تیری یہ آج کی نصیحت تمام وعظ و نصیحت سے بالاتر ہے تو نے جو یہ ہاتھ کھولنے کی وصیت کی ہے وہ اسلئے ہے کہ لوگوں کو یہ باور کرا دے کہ دیکھو میں دنیا سے خالی ہاتھ جا رہا ہوں۔ انسان کو شعور پیدا کرنا چاہئے بہر حال یہ شعور موت کے وقت تو پیدا ہو ہی جاتا ہے مرنے کے بعد وہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ جو کچھ بھی تھا فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ 'وما متاع الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور' دنیاوی زندگی کا متاع سوائے دھوکہ اور فریب کے اور کچھ نہیں۔

## قبرستان میں بہلول کا حکیمانہ جواب

ایک دن ہارون الرشید کے وزیر کا قبرستان کے پاس سے گذر ہوا اس نے دیکھا بہلول قبرستان میں بیٹھے ہڈیوں کو ایک جگہ جمع کر کے ملا رہے ہیں۔ اس نے پوچھا بہلول تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ میں آج یہاں اس لئے آیا ہوں کہ ان ہڈیوں کو الگ الگ کروں۔ ان میں یہ فرق کروں کہ ان میں سے وزیر، منشی، کرنل، میجر، تاجر، مزدور کی ہڈیاں الگ کروں میں نے بہت کوشش کی لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ تو سب ایک جیسی ہڈیاں ہیں۔ انہوں نے دنیا میں بے کار تفریق پیدا کی ہوئی تھی آخرت تو سب کی ایک جیسی ہے (مرد آخربین مبارک بندہ ای است۔ آخرت پر نظر رکھنے والا بندہ مبارک ہوتا ہے) اس وزیر نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ تم شہر کو چھوڑ کر یہاں ویرانے میں کہاں چلے آئے۔ بہلول نے کہا حقیقت یہ ہے کہ شہر میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لوگ مجھے پریشان کرتے ہیں یہاں مجھ سے کسی کو کوئی سروکار نہیں۔ اس نے کہا کیا تم مردوں کے ساتھ بات چیت بھی کرتے ہو؟ بہلول نے کہا ہاں کرتا ہوں۔ اس نے کہا یہ مردے تمہیں جواب بھی دیتے ہیں۔ بہلول نے کہا یہ سب ایک ہی جواب دیتے ہیں۔ میں جب ان سے پوچھتا ہوں کہ اے قافلے والو (جنہوں نے اپنا بارِ سفر اتار دیا ہے) 'متی ترحلون' تم یہاں (قبرستان) سے کب روانہ ہو گے تو یہ جواب دیتے ہیں۔ حتی تجیئون۔ ہمارا قافلہ اس لئے یہاں ٹھہرا ہوا ہے ہم نے اپنا بارِ سفر یہاں اس لئے اتارا ہوا ہے کہ ہم تم زندہ لوگوں کے انتظار میں ہیں کہ تم لوگ آؤ تو ہم ایک ساتھ حشر کے میدان میں داخل ہوں۔ قل ان الاولین والاخرین لمجموعون الی میقات یوم معلوم۔ (سورۂ واقعہ: آیت ۴۹۔۵۰)

## انسان اپنی روح کے اثر سے معرفت حاصل کرسکتا ہے

ہمارا کلام خودشناسی اور خداشناسی کے بیان میں تھا اور ہم نے رسولؐ کی حدیث بیان کی کہ 'من عرف نفسه فقد عرف ربه' اسی موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے کہ انسان کی آنکھ خدا کو نہیں دیکھ سکتی اور اگر خدا کو نہیں دیکھا جا سکتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کہیں کہ جب ہم نے خدا کو دیکھا ہی نہیں تو ہم کیسے یقین کریں۔ یہ کہنا خلافِ عقل ہے اس لئے کہ انسان کی آنکھ ایک سایہ دار جسم کو تو دیکھ سکتی ہے لیکن وہ جسم لطیف کو نہیں دیکھ سکتی جیسے ہوا اگرچہ مادہ ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی چہ جائے کہ جو جسم مادی نہ ہو اسے دیکھا جا سکے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آپ اپنے نفس کی طرف رجوع کریں آیا کوئی ہے جو اپنے وجود سے انکار کرے؟ کیا آپ اپنے آپ کو دیکھ سکتے ہیں یہ جو آپ اپنے جسم کو دیکھتے ہیں یہ آپ نہیں ہیں بلکہ یہ ظاہری جسم آپ کی روح کا آلہ کار ہے یہ روح کی سواری ہے جس پر سوار ہو کر آپ کی روح سفر آخرت طے کر رہی ہے روح مجرد یعنی غیر مادی شے ہے یہ جسم سے بالکل مختلف ہے جو دکھائی نہیں دیتی اسی طرح خدا بھی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا جس طرح روح کے آثار کے ذریعے روح کو پہچانا جاتا ہے اسی طرح آثار کائنات اور اس کی تخلیقات کے ذریعے خدا کی معرفت اور اس کے وجود پر یقین پیدا کیا جا سکتا ہے۔

## انسان کی روح کا کوئی مقام نہیں ہے

دوسری توجیہ اس روایت کی یہ کی گئی ہے کہ بعض نے کہا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ خدا مکان نہیں رکھتا جس طرح جسم کا کوئی مکان ہوتا ہے یہ عقل کے حکم کے خلاف ہے کہ یہ کہا جائے کہ خدا کہاں ہے؟ آیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا آسمان، زمین، عرش یا زیر زمین موجود ہے؟! ہرگز نہیں! یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ خدا کا کوئی مکان ہے اس لئے کہ جسم کے لئے مکان ضروری ہے اور خالق، جسم و جسمانیت سے مبراء ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں 'این الاین' ہمارا خدا مکان کا خالق ہے اس نے آسمان کو پیدا کیا ہے نہ یہ کہ اسکا مکان آسمان میں ہے۔ اجمالی طور پر خداوند عالم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مکان نہیں رکھتا اس کی مثال آپ کا اپنا نفس ہے۔ آپ کی اور میری روح ہے۔ پس ہماری جان کہاں ہے؟ اگر کوئی پوچھے کہ تمہاری جان کہاں ہے؟ تو یہ سوال پوچھنا ہی غلط ہے۔ انسان کے دماغ سے لے کر پاؤں کی انگلی تک آپ جہاں ہاتھ رکھیں اور کہیں یہاں روح ہے تو یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ یہاں روح نہیں ہے۔ نفس ایک غیر مادی نور ہے جو بدن انسانی پر محیط ہے جس نے بدن کے ظاہر اور باطن کو گھیرا ہوا ہے اس کی کوئی حالت یا مقام معین نہیں ہے۔ روح انسان کا کوئی سایہ نہیں ہوتا اس کو ناپا نہیں جا سکتا کہ جسم کے لئے مکان کی ضرورت ہو۔ کیا آپ اپنے بدن میں زندہ رہ سکتے ہیں بغیر جان کے۔ 'یا من لایحویہ مکان و لایخلوا عنہ مکان' اے وہ خدا کہ جس کا کوئی مکان معین نہیں اور کوئی ایسی جگہ بھی نہیں جہاں تو نہ ہو 'الا انہ بکلّ شیٔ محیط' پروردگار عالم کی ذات تمام عالمین پر محیط ہے لیکن وہ مکان نہیں رکھتا بلکہ وہ مکان کا خالق ہے آپ کی روح کی طرح جو پورے مملکت بدن انسانی پر محیط ہے یعنی سرتاپا کوئی ایسا مقام نہیں جہاں جان موجود نہ ہو اگر جان نہ ہو تو وہ مقام یا عضو فالج زدہ یا مردہ ہے یہ تمام عالم ہستی نہ خدا کا مقام ہیں اور نہ یہ خدا سے خالی ہیں جہاں آپ جائیں گے وہاں خدا کو پائیں گے۔ آپ جہاں ہیں وہاں آپ کے ساتھ خدا موجود ہے اگرچہ وہ مکان نہیں رکھتا آپ کی روح کی طرح جس کا مقام معین نہیں ہے۔

## پروردگار کی حقیقت کو حقیقت روح کی طرح نہ سمجھیں

اس کے علاوہ جو توجیہ بیان کی گئی ہے کہ روح فقط انسان کے آثار



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اور علامات میں سے ہے ہر شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے لیکن اسکی حقیقت کو سمجھنا محال ہے کوئی بھی انسان اپنی روح کو نہیں سمجھ سکتا۔ یسئلونک عن الرّوح قل الرّوح من امر ربّی وما اوتیتیم من العلم الا قلیلاً، (سورۂ اسراء: آیت ۸۷) اگرچہ اسکے وجود میں کوئی شک نہیں ہے اور نہ ہی اس کے آثار میں کوئی شک ہے بلکہ روح انسان کا شرف ہے۔

تن آدمی شرف است بجان آدمیت

نہ ہمین لباس زیباست نشان آدمیت

یعنی آدمی کے بدن کا شرف آدمی کی روح ہے نہ کہ انسان کا یہ ظاہری خوبصورت پیکر جو اس کا نشان ہے۔

لیکن انسان کی روح کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا کسی نے بھی اب تک اپنے نفس کی حقیقت کو نہیں پہچانا صرف اس کی کارفرمائی ملاحظہ کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح جس طرح اپنے پروردگار کی ذات کو نہیں سمجھ سکا صرف اس کے کرشمہ قدرت کا نظارہ کرتا رہتا ہے۔ اے انسان تو تو اپنی ذات کی حقیقت کو اب تک سمجھ نہیں سکا تو اپنے خدا کی ذات کو کس طرح پہچان سکتا ہے۔

## حضرت عزرائیلؑ کا کام حیرت انگیز ہے

حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں۔

ھل تحس بہ اذا دخل منزلا ام ھل تراہ اذ توفّیٰ احداً بل کیف یتوفّیٰ الجنین فی بطن امّہ ایلج علیہ من بعض



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جوارحها ام الرّوح اجابته باذن ربّها ام هو ساکن معه فی احشائها کیف یصف الحصّة من یعجز عن صفه مخلوق مثله

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۲)

خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق جناب عزرائیل ہیں تم ان کے کام پر حیران رہتے ہو کہ کس طرح ایک بند کمرے میں جس میں کوئی سوراخ بھی نہیں ہوتا کس طرح عزرائیل کسی کی روح قبض کر لیتا ہے کبھی تم نے غور کیا کہ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کی روح قبض کر لیتا ہے۔ کیا ملک الموت شکم مادر میں داخل ہو کر بچہ کی روح قبض کرتا ہے یا اس قوت کے اشارے سے جو قوت جاذبہ اس کو پروردگار نے عطا کی ہے بچے کی روح کو کھینچا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اے انسان تو ملک الموت کے کام پر حیرت زدہ ہے تو اس کے کام پر حیرت کرتا ہے اور اپنی ذات کی خلقت پر تجھے کوئی حیرت نہیں ہے ذرا اپنی حقیقت پر بھی تو غور کر کے دیکھ۔

معراج کی شب رسول خداؐ نے ملک الموت سے پوچھا اگر ایک وقت میں مغرب میں رہنے والے ایک انسان کی اور دوسرے مشرق میں رہنے والے ایک انسان کی عمر تمام ہو چکی ہو یعنی اس وقت موت آ چکی ہو تو تم کس طرح آن واحد میں دونوں کی روح قبض کرتے ہو؟ ملک الموت نے کہا یارسول اللہؐ پروردگار عالم نے میرے لئے دنیا کو ایک دسترخوان کی مانند قرار دیا ہے اور میرے اختیار میں دنیا کا ہر گوشہ ہے اور آن واحد میں دنیا کے کسی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بھی کونے میں پہنچنے کی مجھے قدرت عطا کی ہے۔

## روح تنہا ہوتے ہوئے بھی ہزاروں کام انجام دیتی ہے

آپ تو اس ملک الموت کے کام پر حیران ہیں تو خدا کی ذات میں کہاں تفکر کر سکتے ہیں۔ حرام ہے اگر کوئی ذاتِ خدا میں فکر کرنے کی کوشش کرے کہ خدا کیسا ہے۔ ہاں البتہ اس کے آثار کو دیکھ کر آپ یہ ایمان رکھ سکتے ہیں کہ خدا ہر جگہ حاضر اور ناظر ہے جہاں بھی آپ رخ کریں گے آپ کو اپنے خالق کی تخلیق اور صنع نظر آئے گی ہر پودا جو زمین سے اگتا ہے 'وحدہ لاشریک لہ' کہتا ہوا ابھرتا ہے۔ اسکے فعل کی وحدت کو ملاحظہ کرتے ہیں اور اس کے فاعل کی وحدت کا کلمہ پڑھتے ہیں اور یہ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ تمام کائنات ایک ہی ذات کا کرشمہ ہے اس کو چلانے والا ایک ہی مدبر ہے۔ سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں، اربوں خلقت کے مراتب ہیں جن سب کی بازگشت ایک ہی کی طرف ہے 'لا الہ الا اللہ'۔

آپ کی روح سینکڑوں کام انجام دیتی ہے لیکن تنہا ہے بدن میں روح وحدت ذات لازوال احدیت پر گواہ ہے کہ بدن عالم وجود کے جزئی وکلی امور خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ آپ کے بدن کی مانند جو سرتاپا روح کے تحت نظر ہے۔ کبھی آپ دانتوں میں درد محسوس ہوتا ہے تو کبھی پیر میں کانٹا لگ جاتا ہے تو روح کو فوراً پتہ چل جاتا ہے اور آپ اس کو نکال لیتے ہیں۔ میری مراد روح کی تدبیر ہے یہ مدبر بدن ہے جو جسم کے سینکڑوں امور انجام دیتی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے۔اسی طرح مدبر عالم وجود کے بھی اربوں مراتب ہیں۔لیکن وہ خود یکتا اور تنہا ہے'لا الہ الا اللہ' ہماری یہ بحث بہت اہمیت کی حامل ہے معرفتِ نفس میں معرفتِ ربّ ہے۔خدا کو نہیں دیکھ سکتے اس کے کاموں کو مشاہدہ کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں 'لا الہ الا اللہ' آپ کی روح کی طرح آپ اس کو دیکھ نہیں سکتے لیکن اس کے کام نظر آتے ہیں پس میں روح رکھتا ہوں اس کے کاموں کو دیکھ سکتا ہوں۔

## روح کے کام بدن کے وسیلے سے

چند کام روح بدن کے اعضاء و جوارح کی مدد سے انجام دیتی ہے اور چند کام ایسے ہیں جو روح بدن کے بغیر انجام دیتی ہے بغیر اعضا و جوارح کے اپنی طاقت کے ساتھ انجام دیتی ہے۔وہ امور جو اس بدن کے مرہون منت ہیں وہ سننا، دیکھنا، بولنا، غذا کھانا، آرام وسکون، نظام ہاضمہ نظام تنفس وغیرہ یہ سارے کام روح کے بدن کے اندر انجام پاتے ہیں۔

جب روح بدن سے جدا ہو جاتی ہے تو یہ کارخانہ بدن ساکت ہو کر کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ابھی موت سے ایک لحہ پہلے آنکھ دیکھ رہی تھی کان سن رہے تھے زبان بات کر رہی تھی۔ایک مرتبہ یہ سارے اعضاو جوراح ساکت ہو گئے۔یہ کیسی توانائی تھی جو انہیں متحرک کیے ہوئے تھی۔معلوم ہوا کہ یہ آنکھ نہیں تھی جو دیکھتی تھی موت سے قبل یہ کان اس روح کے وجود کے گواہ تھے مرنے سے پہلے اتنے تیز تھے کہ معمولی آواز بھی سن لیتے تھے لیکن ادھر موت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

واقع ہوئی ادھر انہوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ پتہ چلا کہ یہ سماعت ان کانوں کا کمال نہیں تھی یہ زبان جو موت سے قبل حرکت کر رہی تھی بغیر کسی تغیر و تبدیل کے خاموش ہوگئی یہ کیا ہوا کہ موت آئی اور زبان گنگ ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ یہ گویائی اس گوشت کے ٹکڑے کی نہیں تھی اس طرح اور بھی اعضاء جو اس بدن میں متحرک تھے وہ گواہ ہیں کہ ایک روح کی طاقت تھی جو ان کے کام انجام دے رہی تھی اگرچہ ہم اس کی حقیقت کو نہیں جانتے۔

## خواب تجرد روح کی علامت ہیں

روح کے وجود کی دوسری دلیل وہ امور جو روح بدن کے بغیر انجام دیتی ہے ہم صادق آل محمدؑ امام جعفر صادقؑ کے کلمات پر نور سے استفادہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں ایک ہندی شخص کے بارے میں مشہور روایت ہے کہ جس میں امامؑ نے تجرد روح کو ثابت کیا ہے۔ مادہ پرست افراد کے خیال میں انسان صرف گوشت و پوست کا پیکر ہے۔ ان کی نظر میں جسم انسانی سوائے گوشت کے مجموعے کے اور کچھ نہیں حالانکہ جسم کا اصل ادراک روح ہے امامؑ نے چند مثالیں بیان فرمائیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

کیا تم نے کبھی سوتے ہوئے محسوس کیا ہے کہ تم سوتے سوتے ہنسنے لگتے ہو یا رونے لگتے ہو۔ اس نے کہا اکثر ایسا ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم نے خواب میں لطیف اور خوبصورت اشیاء اور بدھیت چیزیں بھی دیکھی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوں گی اس نے کہا یقیناً پھر فرمایا تم نے خواب میں اپنے آپ کو کھانا کھاتے ہوئے پانی پیتے ہوئے بھی دیکھا ہوگا اس نے کہا جی ہاں آپؑ نے فرمایا یہ کون ہے جو کھانا کھا رہا ہوتا ہے جب کہ تمہارا منہ بند ہوتا ہے اسکے باوجود تم کھاپی رہے ہوتے ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری روح تمہارے بدن سے مختلف ہے جو گوشت و پوست کا پیکر ہے۔ معلوم ہوا کہ تمہاری ذات اس گوشت و پوست کے علاوہ ہے پھر بیدار ہونے کے بعد تم اپنے دوستوں سے اپنا خواب بیان کرتے ہو۔ پھر اس نے ایک بچکانہ سوال کیا حضرتؑ نے اس کا جواب بڑی خوش اسلوبی سے دیا۔ وہ ہندی کہتا ہے کہ انسان جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے وہ سب سراب ہے بیدار ہونے کے بعد اس کے آثار کچھ بھی نہیں ہوتے۔

امامؑ نے فرمایا تم نے کبھی خواب میں اپنی شادی ہوتے ہوئے دیکھی ہے اس نے کہا ہاں دیکھی ہے۔ امامؑ نے فرمایا بیدار ہونے کے بعد اس شادی کے آثار تھے یا نہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی حقیقت ہے جو کارفرما ہے اور کوئی ادراک کرنے والی شے موجود ہے مادہ میں شعور نہیں ہوتا۔ لاکھوں کیا اربوں ایٹم بھی اگر جمع کر دیئے جائیں تو ذرہ برابر بھی ان ذرات میں شعور پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ انسان کی روح ہے جو چیزوں کا ادراک رکھتی ہے مادہ سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں میں اپنی مجلس کو ایک واقعہ پر ختم کروں۔ شاعر کہتا ہے۔

آب دریا را گر نتوان کشید
ہم بقدر تشنگی باید چشید



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مفہوم یہ ہے اگر چہ پورا دریا انسان کے بس کی بات نہیں لیکن جتنی پیاس ہے اتنا پانی تو ضرور پینا چاہئے۔

## تمہیں تلوار اصلاح کرنے کے لئے دی گئی تھی

کتاب میں درج ہے کہ جب نادر شاہ کا آخری وقت آیا تو اسے نیند نہیں آتی تھی ہر وقت وحشت میں مبتلا رہتا تھا اس نے اپنی آخری عمر میں کافی ظلم کئے تھے۔ حسین علی معین الممالک اس کا خاص مصاحب تھا جس سے وہ اپنے راز کہہ دیتا تھا۔ اس رات اس نے نادر شاہ سے پوچھا کیا بات ہے آپ بہت پریشان رہتے ہیں۔ نادر شاہ نے کہا تم وعدہ کرو کہ کسی سے کہو گے نہیں پھر اس نے حقیقت بات بتائی اس نے کہا دراصل بات یہ ہے کہ میں نے اپنی حکومت سے قبل ایک خواب دیکھا تھا کہ دو افراد ہیں جو مجھے بڑے احترام سے ایک مجلس میں لے گئے جہاں آئمہ" تشریف فرما ہیں ان میں سے ایک بزرگ آقا نے مجھے آتے دیکھا تو ایک تلوار لی اور میری کمر میں باندھ کر فرمایا: ہم نے تمہیں ایران میں اصلاح احوال کے لئے بھیجا ہے اس شرط کے ساتھ کہ تم بندگان خدا کے ساتھ حسن سلوک کرو گے۔ جیسے ہی انہوں نے یہ کہا میری آنکھ کھل گئی دوسرے دن ایران میں حکومت کے لئے زمین ہموار ہوگئی اور اب تک تم نے یہ دیکھا کہ میں نے ہندوستان کو بھی فتح کر لیا ہے اور ایران سے افغان فتنہ کو رفع کر دیا ہے (لیکن افسوس آخر میں کتنے لوگوں کی آنکھیں نکلوادیں اور کتنے بے گناہ لوگوں کو قتل کروادیا)



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پھر نادر شاہ نے حسین علی معین الممالک کو بتایا کل رات کافی دیر بعد مجھے نیند آئی اور میں نے پھر خواب دیکھا کہ وہی دو افراد ہیں جنہوں نے مجھے امام تک پہنچایا تھا دوبارہ اسی احترام کے ساتھ مجھے دوبارہ لے گئے وہی آقائے بزرگ ہیں جنہوں نے میری کمر میں تلوار باندھی تھی جب میں ان کے قریب گیا تو انہوں نے مجھ سے ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کیا ہم نے تمہیں ایسے برے سلوک کے لئے کہا تھا اور پھر وہ تلوار مجھ سے واپس لے لی۔

اس رات سے جو اس نے خواب دیکھا اس کی سمجھ میں آیا جنہوں نے اس کو اتنا بلندی پر پہنچایا تھا انہوں نے ہی اس کو نیچے گرا دیا ایک ہی رات میں صبح تک آناً فاناً پست تر ہو گیا۔ اور نادر شاہ کا اس طرح قصہ تمام کر دیا گیا اس مناسبت سے شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سر شب سر قتل و تاراج داشت

سحر گشتہ تن سر نہ سرتاج داشت

رات تک جس نے قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا ہوا تھا صبح ہوئی تو نہ اس کا سر تھا اور نہ اسکے سر پر بادشاہت کا تاج تھا۔

آپ یہ بات جان لیں کہ اگر خدا کسی کو سلطنت اور دولت دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ نیک انسان ہے اور بادشاہت کا اہل ہے اس کا یہ مال اور اقتدار اس کے لئے امتحان ہوتا ہے یہ کسی کو بھی عطا کیا جائے تو اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ آدمی نیک ہے یا بد ہے۔ اگر اس نے عدل و انصاف کیا رعایا کی دادرسی کی اور حسن سلوک کے ساتھ بادشاہت کی تو اس کا انجام بخیر ہوگا اور اگر اس نے اپنے ظلم سے رعایا کے حقوق کو پامال کیا تو اس کا انجام پانی پر نقش سے زیادہ نہیں ہوگا۔ بہر حال نادر شاہ کا یہ واقعہ سنانے سے میرا مقصد روح کے ادراک کو واضح کرنا تھا روح ادراک کرسکتی ہے مادہ میں درک کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

## اپنی روح کی حفاظت کریں

پس حقیقت یہ ہے کہ آپ کی روح کسی اور کا گوہر ہے جو آپ کے بدن کا نظام چلاتی ہے اور اپنے ادراکات سے عالمین کی سیر کرتی ہے اپنی ذات کو پہچانیں اور اس کو سنواریں۔ اگر آج آپ نے اپنی روح کو خوبصورت بنالیا تو کل آپ اس عالم وجود کی عظمت وجلال و جمال کی مالک ہستیوں کا راستہ پالیں گے۔ بعض خواتین کتے کی مانند ہوں گی۔ افسوس ہے ان عورتوں پر جن کی شکلیں کتے سے ملتی جلتی ہوں گی۔ کون عورت ایسی ہے جو جناب فاطمہؑ کے حضور اس شکل میں حاضر ہو۔

فاطمہ زہراؑ آپ کے اعمال کی خوبصورتی کو دیکھیں گی نہ یہ ظاہری شکل وصورت۔ بے عمل عورت کی شکل حیوان سے بھی بدتر ہے جانوروں میں بھی مور زیادہ خوبصورت ہے آپ اپنے ظاہری حسن پر ناز نہ کریں آپ کی حقیقت روح کی شکل میں ہے۔ انسان بعض اوقات وحشی حیوان سے بھی بدتر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوجاتا ہے بعض عاقل افراد نے یہ دیکھا ہے کہ مرنے کے بعد انسان جانور سے بھی بدنما اور بدبودار ہوجاتا ہے اور اس کے جسم کے تعفن سے اس قدر بدبو خارج ہوتی ہے کہ ہزار مثقال عطر بھی قبر میں چھڑک دیا جائے تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

کہتے ہیں کہ جو کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس دہن سے عرش تک ایسی بدبو بلند ہوتی ہے کہ آسمان پر فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں چاہے اس کا ظاہری بدن کتنا ہی خوبصورت ہو۔ پس جتنا جلدی ہو سکے آپ کو چاہئے کہ اپنے آپ کو پاکیزہ بنائیں اپنے جسمانی حسن کو نہیں دیکھیں حقیقی جمال کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جمال محمدی کو اپنانے کی کوشش کریں جو کوئی محمدی بن گیا تو اس نے اپنی روح کو جمال محمدی سے منور کرلیا۔ آپ کی روح کو لباس کی ضرورت ہے اگر آپ کا لباس آتشی ہوا اگر آپ ظالموں کے باطن کو دیکھ لیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ایک آگ کا لباس ان کو لپیٹے ہوتا ہے ان کی خوراک، لباس، قالین، مکان سب جگہ آگ ہی آگ پھیلی ہوتی ہے گویا وہ سراپا آتش ہے۔ پس آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو پہچانے اس سے قبل کہ اس کی روح بدن سے جدا ہوجائے۔ اور وہ دوسروں کا محتاج ہوجائے اسے چاہئے کہ اپنے اعمال کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھالے یعنی یوم حساب کے لئے آمادہ ہوجائے۔

## دنیا تم کو یاد خدا سے غافل نہ کردے

قرآن میں آیت ہے 'ولاتھلکم اموالکم ولا اولادکم عن



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ذکـر الـلّـٰـه، یعنی تمہیں مال اور اولاد کی محبت ذکر الٰہی سے غافل نہ کردے۔ خبردار دنیا تمہیں مشغول نہ کردے اور تم اپنے خدا سے غافل ہو جاؤ اور اس قدر لاپرواہ ہو جاؤ کہ مال سمیٹنے میں لگے رہو یہاں تک کہ موت تمہیں آدبوچے دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے اپنے ایمان کو محفوظ رکھو۔ 'لاتغرنکم الحیوۃ ولایغرنکم باللہ الغرور (سورۂ لقمان ۳۳) ایسا نہ ہو تم کو یہ دنیاوی زندگی فریب دے دے اور تم دھوکے میں پڑے رہو اور اپنے پروردگار کو بھول جاؤ۔

آپ روزے سے ہیں وہ روزے سے نہیں ہیں دونوں میں کیا فرق ہے آپ مردہ ہیں یا وہ لوگ جو روزے سے نہیں ہے؟ آپ ڈرتے ہیں کہ روزہ رکھیں گے تو کمزور ہو جائیں گے یہ فریب ہے شیطانی دھوکہ ہے۔

جان لیجیے کہ قیامت میں کوئی کھیل کود نہیں ہوگا یہ سب چیزیں دنیا سے مربوط ہیں مرنے کے بعد یہ لہو ولعب نہیں ہوگا آپ ہوں گے یا آپ کا عمل۔ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ میں جب اپنے اعمال کو دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کچھ عمل انجام نہیں دیا مگر یہ کہ تیرے فضل وکرم سے کچھ اعمال انجام دیئے ہیں میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ میں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے تیرے سامنے دست گدائی بلند کروں اور یہ کلمہ جاری کروں 'یا کریم العفو'

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۳۲

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

### صفات وافعال خدا اور توحید اسلامی

دین کی اساس، انسان کی سعادت اور کمال، اور اس کی دنیاوی اور اخروی زندگی کی ضمانت توحید خداوندی ہے 'قولوا لا الٰہ الا اللّٰہ تفلحوا' اگر تمام لوگ اس قول کو قبول کر لیتے تو سب کے سب اہل لا الــہ الا اللّٰــہ ہوجاتے اور ان کی دنیا اور آخرت کی ضمانت مل جاتی اس لئے کہ یہ کلمہ 'لا الہ الا اللّٰــہ' تمام نجاست اور پلیدی سے انسان کو پاک کر دیتا ہے۔ جو کوئی بھی اہل توحید بن جاتا ہے تو اس کی اخروی حیات طیبہ محفوظ ہو جاتی ہے۔

یہاں توحید سے مراد مقام ذات نہیں توحید ایک ایسا کلمہ ہے جو مقام ابتداء سے تمام بنی آدم اس قول کو مانتے ہیں اور اس عالم کے آغاز کو ایک ہی ہستی سے منسوب کرتے ہیں حتیٰ کہ بت پرستوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ہم جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں یہ سب ہمارے چھوٹے خدا ہیں لیکن خدائے بزرگ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اللہ تعالیٰ ہے۔'ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللّٰہ زلفی'(سورہ زمر ۳۹: آیت ۴)

مثلاً یہ اپنے ظاہری بتوں کو چھوٹے خدا سے تعبیر کرتے ہیں لیکن ان کے نزدیک خدائے بزرگ اس کائنات کا خالق خدا واحد ہے اس کائنات کا آغاز اسی ذات پروردگار کا مرہونِ منت ہے لیکن ایک دوسرا گروہ جو خدا کو نہیں مانتا جن کے بارے میں اسلام زیادہ بولتا ہے اور قرآن میں بھی جن کا تذکرہ ہے۔توحید الوہیت اور ربوبیت میں ہے کلمہ لا الہ الا اللّٰہ۔ کے حامل ہونے میں ہے یعنی اے انسان: تمہیں عاقل اور ہوشیار ہونا چاہیے تمہاری اصل خلقت اور پیدائش اسی خدا کی بدولت ہے دنیاوی شان وشوکت چاہے وہ دنیاوی ہو یا اخروی سب خدا کی مرہون منت ہے۔تمہاری ہر سانس، بات چیت کرنا، کام انجام دینا جب سے تم اپنے ماں کے شکم سے دنیا میں آئے ہو اس نے تمہیں تمام ضرورت کی چیزیں مہیا کی ہیں اور ایک پل بھی اس نے تم کو تنہا نہیں چھوڑا اگر وہ ایک لمحہ کے لئے بھی تم سے غافل ہوتا تو تم ہلاک ہو جاتے۔تمہاری جسمانی مشین کو اس نے ایجاد کیا۔

## شکم مادر میں بچے کو خدا کا رزق فراہم کرنا

جب آپ شکم مادر میں تھے تو اس نے آپ کو رزق فراہم کیا اور ایسا رزق جو خدا کے علاوہ اور کوئی فراہم نہیں کرسکتا جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ جسم لطیف اور نازک کا مالک ہوتا ہے اس کا معدہ بہت چھوٹا ہوتا جو عام خوراک اور مرکبات کو قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ معدہ لطیف ہوتا ہے لہٰذا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اسکے لئے خوراک بھی لطیف ہونا چاہئے اور شیر مادر سے زیادہ لطیف خوراک کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

معدہ پر کوئی بار نہیں ہوتا اور وہ بھی خون کی ابتداء ہے فرق یہ ہے کہ خون کا رنگ سرخ ہوتا ہے اس کو سفیدی میں بدل دیا جاتا ہے اسے کیا اچھا طعام فراہم کیا ہے کہ بچہ خود پستان منہ میں لے کر اپنی خوراک پوری کرتا ہے۔ پستان میں سوراخ ہوتے ہیں تبارک اللّٰہ احسن الخالقین' اگر بچہ کو اختیار نہ دیا ہوتا تو بچہ کمزور ہو جاتا میرا مطلب یہ ہے کہ اے انسان تیرا رزق خدا کی جانب سے ہے۔

یہ دودھ جو بچہ پیتا ہے وہ جسم میں تحلیل ہو کر خون بن جاتا ہے اور جسم کے تمام اجزاء تک پہنچ کر تمام اجزاء بدن کے اضافے کا باعث بنتا ہے جس سے بچے کے بال، ناخن وغیرہ نمودار ہوتے ہیں۔ یہ جو عظیم انسانی مشین جو مسلسل کام میں مشغول ہے یہ کس نے ایجاد کی ہے اس کا رازق کون ہے؟ اور اس کے بعد جب آپ کا جسم بتدریج نمو پاتا رہتا ہے جس سے آپ کی جسامت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے کون ہے جو خوراک کو مرکب کر کے آپ کے جسم کا حصہ بنا دیتا ہے اور اس کے علاوہ تمام مخلوق کو وہ رزق پہنچاتا ہے۔ یہ تمام امور خدا کے حکم سے انجام پاتے ہیں۔ انسان کو ان امور پر پختہ عقیدہ اور یقین ہونا چاہئے۔

## یہ تمام نعمات خدا کی جانب سے ہیں

قرآن مکمل طور پر توحید ہے۔ توحید ربوبیت میں ہے کیا آپ کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نامۂ اعمال کی فائل اس کے علاوہ کسی اور نے مرتب کی ہے جس نے آپ کو خلق کیا ہے۔ یہ لباس جو آپ زیب تن کرتے ہیں یہ بھی خدا کی طرف سے ہے۔ پہلے زمانے میں صرف کپاس اور ریشم تھا اور اب سنا ہے پٹرول کی مصنوعات سے تیار ہوتا ہے۔ یہ پیٹرول یا تیل کس نے پیدا کیا۔ کس نے پیٹرول میں یہ خاصیت رکھی کہ انسان اس سے اپنی ضروریات کی چیزیں بنائے۔ کس نے انسان کو یہ شعور عطاء کیا کہ وہ زمین سے پیٹرول کو کشید کرے اس کو صاف کرے اور تصفیہ کے بعد اس شکل میں لے آئے۔ ان اشیاء تک آپ کی اور میری رسائی خدا کی طرف سے ہے جس شے کا تصور کریں اس کی بازگشت خدا کی طرف ہوگی۔ آیا کوئی خدا کے علاوہ ہوسکتا ہے جو یہ اشیاء آپ کو فراہم کرے۔ ہر شے اسی پروردگار کی خلق کی ہوئی ہے۔ یہ جو تربوز افطار کے وقت کھاتے ہیں اور شکر ادا کرتے ہیں اس کو کس نے بنایا ہے؟ کس نے آپ تک پہنچایا ہے؟ کس نے پھلوں کو شیرنی بخشی؟ آپ پر واجب ہے کہ باب توحید میں اس کی ربوبیت پر ایمان رکھیں 'لا الـٰہ الا الـلّٰـہ' ہم سب کا پالنے والا خدا ہے اور کوئی نہیں۔ روزی دینے والا خدا ہے۔ یہاں تک کہ جان دینے والا اور جان لینے والا خدا ہے۔ 'یحیی ویمیت' آپ ہر نماز کے بعد جو تعقیبات انجام دیتے ہیں۔ اس میں خضوع وخشوع کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہیں اور تین مرتبہ وحدہ وحدہ وحدہ کی تکرار کریں یعنی توحید کو تین بار دھرا ہیں توحید ذات وصفات وافعال تمام صفت کمالیہ خدا کی جانب سے ہیں،



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نعمت دینے والا، نجات دہندہ فریاد رسی کرنے والا، لانے لے جانے والا، زندگی دینے اور لینے والا یہ تمام امور خدا کی طرف سے ہیں۔ الا الی اللّٰہ تصیر الامور۔ (سورۂ شوریٰ: آیت ۵۳) کتاب قلب سلیم کے شروع میں توحید کا باب ہے ان تمام موضوعات کو ہم نے اس کتاب میں تشریح کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ عقیدہ توحید کو محفوظ کرے۔ ہر کام کی اصل توحید پر ہے۔ دین یعنی توحید اس معنی میں کہ آپ جان لیں کہ آپ کے تمام امور ایک ہی ذات کے ہاتھ میں ہیں اور رہیں گے۔ خلاصہ یہ کہ 'یا ایھا النّاس انتم الفقراء الی اللّٰہ' یعنی اے لوگو تم سب اسی کی طرف محتاج ہو۔ صدر مملکت سے لے کر ادنی فرد تک۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ بات سمجھ لے 'لا الہ الا اللّٰہ' وحدہ وحدہ وحدہ۔ ملک، مالک مطلق، حاکم مطلق، سب خدا ہے، تمام امور کی بازگشت پروردگار کی جانب ہے۔ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنی توجہ خدا وحدہ لاشریک کی جانب مبذول رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ شرک میں مبتلا ہو جائے اور آپ یہ سمجھنے لگیں کہ جو پیسے میں نے بینک میں جمع کرائیں ہیں وہ آپ کی روزی ہے یا جو پیسے آپ کو دے رہا ہے وہ آپ کا رازق ہے اس کو آپ اپنا خدا قرار دے دیں تو مشرک کے زمرے میں آ ئیں گے۔ اور بعض اوقات یہ ناسمجھ آدمی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے جو اس بات کی تنخواہ لیتا ہے کہ کوئی اسے حکم دیتا ہے کہ فلاں جگہ جا کر قتل وغارت گری کا بازار گرم کرو فلاں قوم کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قتل کر دو اور وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کو اپنا رب سمجھ بیٹھتا ہے۔ اے مشرک تو اس بات کی تنخواہ لیتا ہے کہ ظالم کی اطاعت کرے۔ ظالم کو خدا کا عدل قرار دیتا ہے تو بھی ظالم ہے۔ یہی شخص جو غیر خدا کو مستحکم طور پر اپنا سبب سمجھتا ہے غیر خدا کو موثر جانتا ہے یہ شخص مشرک ہے یہاں تک کہ اگر ڈاکٹر کو موثر سمجھتا ہے مشرک ہے اگر طبیب کو مسبب جانتا ہے کہ وہ مرنے سے نجات دیتا ہے تو مشرک ہے۔ شفا دینے والا خدا ہے ہم یہ نہیں کہتے ک دوا میں اثر نہیں ہوتا اگر خدا چاہے تو دوا اثر کرے گی اگر نہ چاہے تو آپ ماہر ترین ڈاکٹر سے مرض کی تشخیص کے بعد دوا لے لیں اگر خدا نہ چاہے تو وہ دوا اثر نہیں کرے گی۔ جب تک انسان توحید پر پختہ یقین نہ رکھے تو اس کا اسلام اس کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔ مگر یہ کہ وہ اپنے خدا پر اس بات کا عقیدہ رکھے کہ تمام عالم ہستی کا وجود اسی خالق لم یزل سے ہے لہٰذا خدا بھوک مٹاتا ہے نہ کہ روٹی پیٹ بھرتی ہے۔

## معاویہ کا شکم اور ھاویہ جہنم

تاریخ میں بعض ایسے لوگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کبھی سیر نہیں ہوتے تھے ان میں سے ایک معاویہ ہے جو رسول خداؐ کی نفرین کی وجہ سے کبھی سیر نہیں ہوا رسولؐ نے ایک مرتبہ کوئی خط لکھنے کے لئے بلوایا تو اس نے کہا میں ابھی کھانا کھا رہا ہوں آپؐ نے فرمایا خدا اس کے شکم کو کبھی سیر نہ کرے پیغمبرؐ کے اس جملے کی وجہ سے آخری عمر تک معاویہ اپنے دستر خوان پر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

انواع و اقسام کے کھانے چنواتا تھا اور کھانے بیٹھتا تھا تو آہ بھرتا تھا کہ میں کھاتے کھاتے تھک گیا لیکن سیر نہیں ہوا۔ میری بھوک اب بھی باقی ہے وہ کسی وقت بھی سیر نہیں ہو پاتا تھا ہر وقت بھوکا رہتا تھا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا نہ چاہے تو انسان جتنا کھائے خوراک اثر نہیں کرے گی۔

اس سے زیادہ بدتر حالت سلیمان بن عبدالملک کی تھی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ مکہ آیا اس نے دوپہر کا کھانا تیار کروایا خلیفہ کے لئے خاص طور پر اسّی بھنے ہوئے چرغے تیار کئے گئے وہ زہر مار کرتا تھا اور آخر میں ایک آہ بھرتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ میں سیر نہیں ہوا۔ ایک روز وہ صبح حمام سے نہا کر آیا اور جب ناشتہ کیا تو اس کا پیٹ نہیں بھرا اس کا بھوک کے مارے برا حال ہو رہا تھا اس نے باورچی کو بلایا اور پوچھا کھانے کے لئے کیا ہے اس نے کہا دوپہر کے کھانے کے لئے تین گوسفند موجود ہیں اس نے کہا کہ اگر میں دوپہر کا انتظار کروں گا تو بھوکا مر جاؤں گا جاؤ جا کر فوراً ابھی بھون کر لے آؤ باورچی گیا اور اس نے پہلے تو کلیجی، گردے، دل سیخوں میں پرو کر بھوننے شروع کئے خلیفہ سے برداشت نہ ہوا وہ خود باورچی کے پاس گیا اور کہا جلدی سے لے آؤ ورنہ میں مر جاؤں گا وہ ایسی ہی کچے اور گرم گرم لے آیا اور اس نے خلیفہ کے سامنے رکھ دیئے۔ لکھتے ہیں کہ ایک طرف تو اس پر بھوک کا دباؤ تھا اور دوسری طرف وہ اتنے جل رہے تھے کہ ہاتھ جل جائے اس نے جلدی سے اپنی آستین ہاتھ تک کھینچی اور اس کی مدد سے وہ گوشت بھنبوڑنے لگا کہ ہاتھ نہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جلیں۔ کہتے ہیں کہ جب بنی امیہ پر زوال آیا اور ان کا دور ختم ہوگیا اور عباسی خلفاء کا دور شروع ہوا ہارون رشید ایک روز بنی امیہ کے آثار قدیمہ کو دیکھنے کے لئے آیا اس نے ایک جبہ دیکھا جس کی آستین چربی سے چکنی ہوئی تھی تب وہ سمجھا کہ یہ سلیمان بن عبدالملک مروان کے دور کے آثار ہیں۔ تاریخ میں اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

آپ کو یقین کرنا چاہئے کہ شکم سیر ہونا اور سیراب ہونا خدا کے ہاتھ میں ہے اور یہ بات جان لیں کہ آپ جو پانی پیتے ہیں اگر خدا چاہے تو آپ کی پیاس دور ہوسکتی ہے اور اگر نہ چاہے تو آپ ایک کے بجائے سو گلاس پی لیں تب بھی آپ کی پیاس نہیں بجھے گی اور اسی طرح بھوک ہے یہ نہ سمجھیں کہ خوراک انسان کو سیر کرتی ہے اگر خدا چاہے تو ایک غذا بھی حلق سے اتر سکتی ہے، کھانا ہضم ہوسکتا ہے ہمارے جسم میں تحلیل ہوسکتا ہے انسان کی بھوک مٹ سکتی ہے لیکن اگر خدا نہ چاہے تو ایسا ہر گز نہیں ہوسکتا کہ ایک لقمہ حلق سے اتر جائے۔ 'هو يطعمني ويسقين' وہ (خدا) مجھے غذا پہنچاتا ہے اور مجھے سیراب کرتا ہے۔ (سورۂ شعراء: آیت ۷۹)

اگر آپ چاہتے ہیں تو ذرا قرآن کو غور سے پڑھیں کہ اس میں پورا قرآن توحید پر مشتمل ہے خلق خدا کو خدا کی معرفت کروانا ہے تاکہ انسان اپنے پروردگار کی معرفت حاصل کرے۔ مشرک نہ بنے اگر مشرک ہوگیا تو دنیا و آخرت میں رسوائی ہے جو کوئی مشرک ہے وہ یہ جان لے کہ وہ دنیا و آخرت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دونوں سے محروم رہے گا مشرک اگر ابواب رحمت پر جائے گا تو اس کے لئے دروازے نہیں کھلیں گے۔ 'لاتفتح لھم ابواب السماء

(سورۂ اعراف: آیت ۳۸)

اور اگر مشرک نہ ہو تو اس کے لئے دوسری چیزوں میں مغفرت کی گنجائش ہے 'انّ اللّٰہ لایغفران یشرک بہ' (سورۂ نساء: آیت ۵۱) بے شک اللہ مشرک کی مغفرت نہیں کرتا۔ خداوند عالم گناہوں کو معاف کرنے والا ہے لیکن اگر اس کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا گیا تو کلی طور پر اس کا کام خراب ہو جائے گا 'انّ الشّرک لظلم عظیم

## توحید پر ایمان لانا شرک سے توبہ کا باعث ہوتا ہے

کوئی شے شرک سے پاک نہیں کر سکتی سوائے توحید کے یعنی انسان کا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے اگر وہ استغفار کرے لیکن شرک ایسا گناہ ہے کہ کوئی چیز اس کو پاک نہیں کر سکتی سوائے توحید کے شرک ایسا اندھیرا ہے جس کو توحید کے نور سے دور کیا جا سکتا ہے۔ اگر انسان یہ ایمان رکھے کہ تمام امور خدا کی طرف سے ہیں اس وقت اس کا خوف و رجا صرف ایک ہی ہستی سے ہو جائے گا۔ خوف و رجاء میں امید توحید افعالی کا لازمہ ہے۔ اگر توحید کا حامل شخص اس بات پر یقین کرے کہ تمام امور خدا کے ہاتھ میں ہیں تو وہ غیر خدا سے کبھی امید نہیں لگائے گا۔ اور جو کوئی غیر خدا سے امید لگاتا ہے گویا اس نے خدا کے امور کا مشاہدہ نہیں کیا اور خوف کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر کوئی یہ سمجھے کہ ہر چیز



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

خدا کے اذن سے انجام پاتی ہے تو وہ اس کے دل میں خوف خدا ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ خدا مجھے میرے حال پر چھوڑ دے ایسا نہ ہو کہ خدا مجھے کسی آزمائش اور ابتلاء میں تنہا چھوڑ دے وہ ہر چیز میں خدا سے ڈرے گا اور غیر خدا کسی بھی شے سے خوف نہیں کھائے گا۔

## صرف رحمت خدا سے امید لگانا اور گناہ کا خوف رکھنا

حضرت علیؑ فرماتے ہیں چھ کلمے ایسے ہیں کہ اگر تم سفر اختیار کرو تو تمہاری سواری تمہارے پیروں کے نیچے سے نکل جائے گی۔ انہیں یاد کر لو ان کا جاننا تمہارے لئے ضروری ہے پہلے میں اول اور دوم کو بیان کر دوں لا یخافنّ احدمنکم الا ذنبہ ولا یرجون احدمنکم الا ربّہ اصل توحید وہ ہے جو غیر خدا سے نہیں ڈرتا۔ ولمن خاف مقام ربّہ جنتان (سورۂ رحمٰن ۵۵: آیت ۴۶) نہ فقر سے ڈرتا ہے نہ کسی آزمائش سے گھبراتا ہے نہ کسی طاقتور شخص سے، نہ کسی صاحب اقتدار سے ڈرتا ہے۔ کسی کا کوئی خوف نہیں ہونا چاہئے یہاں تک کہ خدا اس کا بدلہ ضرور دے گا۔ وہ غیر خدا سے اپنی امیدوں کو منقطع کر لیتا ہے۔ کوئی اگر ظالم کی مدح کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ وہ توحید کا حامل نہیں ہے۔ جو کوئی بھی مخلوق سے غرض رکھتا ہے طمع و لالچ رکھتا ہے اور اپنے خالق سے تعلقات کو منقطع کر لیتا ہے تا کہ وہ ظالم اس کو پیسے دے اس لئے اس کی مدح کی جائے تو وہ مشرک کہلائے گا۔ مومن کا تعلق فقط اپنے پروردگار کے ساتھ ہونا چاہئے جو توحید کی علامت ہے کوئی اہل توحید میں سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوجاتا ہے تو اس کا خوف اور حزن خدا کے ساتھ مختص ہوجاتا ہے وہ بے باک ہوجاتا ہے اگر ڈرتا ہے تو صرف گناہ کے ارتکاب سے ڈرتا ہے وہ کسی چیز سے نہیں لرزتا مگر گناہ سے خوف کھاتا ہے۔ کوئی امید اور طمع اس کے دل میں نہیں ہوتی سوائے اپنے پروردگار کی نسبت وہ اپنے خدا کے علاوہ کسی سے امید نہیں لگاتا کوئی توقع نہیں رکھتا اور یہی توحید کی علامت ہے۔

## اہل توحید اپنے دوست پر جان بھی فدا کر دیتا ہے

ضمنی طور پر عرض کر دیا جائے کہ عقیدہ توحید بھی آسانی سے کسی کے نصیب میں نہیں آتا ایک رنگریز کی طرح نہیں ہے کہ جو کپڑے کو رنگ کرنے کے لئے پتیلے میں ڈال کر باہر نکال لیتا ہے اور اس سے رنگ چڑھ جاتا ہے۔ توحید تک پہنچنے کے لئے بہت زحمت اور مشقت ہے اتنی آسانی سے انسان توحید تک نہیں پہنچ سکتا۔

خدا کی وحدانیت پر یقین رکھنے والا اپنے عقیدے میں اس قدر محکم اور مضبوط ہوتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے وہ موت سے بالکل خوفزدہ نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس موت سے جو خدا کے لئے نہ ہو۔ اور رجاء و امید کے باب میں اس قدر اپنے پروردگار محبت میں پیش قدمی کرتا ہے کہ تمام چیزوں کو اپنے تمام امور کو حتیٰ کہ اپنی جان کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ انّ اللّٰہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنّة۔ مومنین کی جانوں اور اموال کو اللہ نے خرید لیا ہے اور اسکے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بدلے انہیں جنت عطاء کردی ہے۔ (سورۂ توبہ: آیت ۱۱۲)

مثال پیش کروں: اگر کسی کے پاس کوئی قیمتی موتی ہے اس کے پاس خریدار بھی ہے اور وہ بھی وقت کا بادشاہ ہو تو آیا انسان کسی اور تاجر سے اس موتی کا سودا کرے گا ہرگز نہیں کیونکہ جو کوئی بھی ہو اس گوہر کی قیمت اپنی حیثیت کے مطابق لگائے گا۔ وہ بادشاہ جو رحیم و کریم بھی ہے وہ اپنی رعایا کے کسی فرد سے اس گوہر کا طلبگار بھی ہے تو وہ شخص بدقسمت ہوگا جو کسی غیر کے ساتھ اس موتی کا سودا کرے گا۔ خداوند عالم مومن کی جان کا خریدار ہے لہٰذا مومن بھی اپنے پروردگار کے ساتھ بڑی امید کے ساتھ سودا کرے گا۔ وہ ہرگز غیر خدا کے ساتھ کبھی سودا نہیں کرے گا چاہے وہ معاملہ جان بیچنے کا ہی کیوں نہ ہو وہ دریغ نہیں کرے گا بلکہ اپنی سعادت سمجھے گا اور شہادت کی تمنا کرے گا۔

کوئی شخص ایک آواز سے ڈر جائے وہ راہ خدا میں اپنے بدن پر ایک زخم بھی گوارا نہیں کرے گا۔ وہ ایک کاہی کے مانند ہے جسکی کوئی قیمت نہیں ہوتی اس کا خوف و رجاء صرف اپنی خواہشات نفسانی کے لئے ہوتا ہے اس کا اپنے پروردگار کے ساتھ خوف و رجاء کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ خاص طور پر اس وقت اسلام کو جانبازوں کی ضرورت ہے۔ کم از کم آج کل مومنین کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہئے۔ تاکہ ایک وحدت قائم ہو۔

سب سے عظیم نیکی اور سعادت شہادت کی موت ہے 'فوق کلّ برّ'



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

الی ان ینتھی الی القتل فی سبیل اللّٰہ' (وسائل الشیعہ) ہر نیکی پر ہر خیر سے زیادہ افضل نیکی خدا کے دین کی راہ میں قتل ہونا ہے۔ ایک مسلمان کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ راہِ خدا میں شہید ہو جائے تا کہ اسے جنت حاصل ہو جائے۔

چگونہ سر ز خجالت برآورم بر دوست
کہ خدمتی بسزا بر نیامد از دستم

یعنی کس طرح میں اپنا ندامت بھرا سر اپنے دوست کے سامنے بلند کروں جس خدمت کا وہ سزاوار تھا میں ویسی خدمت نہ کر سکا۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۳۳

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

من عمل صالحاً من ذکرٍ او انثیٰ وھو مومن فلنحیینّہ حیاۃً طیبۃً و لنجزینّھم اجرھم باحسنِ ما کانوا یعملون.

(سورۂ نحل: آیت ۹۷)

## خدا کا اپنے بندوں کی تربیت کرنے پر یقین

ہماری گفتگو توحید کے بارے میں جاری ہے توحید کی عظمت اور شرافت کے بارے میں ہم نے گذشتہ روز چند عرائض پیش کئے اور آج بھی ہم اسی موضوع کو آگے بڑھائیں گے۔ الوہیت اور ربوبیت میں توحید اپنے مراتب کے مطابق مثلاً اللہ اسم جامع جمیع اوصاف کمالیہ ہے۔ یعنی جب آپ کہتے ہیں اللہ ربی۔ خدا میرا پالنے والا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ میں اور میری پرورش اسی کے دم سے ہے وہ تفصیل جو کہ گذشتہ روز بیان کی گئی کہ میری جان اس کے قبضہ قدرت میں ہے میرا جینا، مرنا، مرض، شفاء میری بھوک اور شکم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پری اسی کی بدولت ہے۔ میرا وجود بدن، تمام اعضاء و جوارح، لباس، بیوی بچے سب اسی کی جانب سے ہیں میرا ایمان اس خدا منعم پر ہے جو کہ الحی القیوم ہے ہر شے اسی سے قائم ہے یا من کل شي قائم به (جوشن کبیر) تمام وابستگی خدا کے ساتھ ہے۔

ہر عاقل شخص اپنی ہستی کی طرف رجوع کرے تو یہ بات سمجھ لے گا کہ وہ موجود ہے وہ اپنی ہستی سے انکار نہیں کرسکتا۔ یہی ہستی ایک صدی پہلے تو نہیں تھی اب کہاں سے آ گئی ہے؟ آیا یہ وجود تم نے اپنے آپ کو بخشا؟ اگر تم نے اپنے آپ کو خود استقلال بخشا تو پھر تمہیں مرنا نہیں چاہیے ہمیشہ زندہ رہنا چاہیے۔ پس معلوم ہوا تم اپنے آپ سے نہیں ہو بلکہ تمہارا خالق کوئی اور ہے۔

یہ جو ایک لقمہ تم اپنے منہ میں ڈالتے ہو جو تمہارے پیٹ میں جاتا ہے۔ کیا تمہارے اندر اتنی قدرت ہے کہ تم اس عظیم جسمانی کارخانے کے نظام کو چلاسکو، معدہ، گردے، جگر، قلب کیا تم خود اس خون کو ۳۱۰ رگوں میں حرکت دیتے ہو جو ہر عضو بدن میں پہنچتا ہے کہ اسکا جز بن جاتا ہے۔ یا اس کے علاوہ دیگر کام بھی انجام دیتا ہے؟ دوسرے یہ کہ روح اور بدن کو پرورش دیتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہر عاقل شخص یہ جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کا وجود خود اس کی بدولت نہیں ہے۔

## خدا کا ہمیشہ ساتھ رہنے پر یقین رکھنا

انسان پر واجب ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اس کا خدا ہمیشہ اور ہر جگہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کے ساتھ ہے۔قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اسلام کا یہ دستور ہے کہ روزانہ دن اور رات میں تلاوت قرآن کرنا چاہئے دومقام پر قرآن میں ارشاد خدوندی ہے مسلمان دن رات کچھ مقدار ضرور قرآن کی تلاوت کیا کریں تا کہ ان کوکوئی پریشانی لاحق نہ ہو یہ نہیں کہ پورا ایک پارہ یا اس سے زیادہ جتنا آپ پڑھ سکتے ہیں۔کیوں؟ اس لئے کہ اپنے پروردگار کی توحیداور اس پر ایمان برقرار رہے یاددہانی ہوتی رہے۔خاص طور پر اس آیت کو پڑھا کریں'وھو معکم اینما کنتم' یہ قرآن کی یادآوری ہے اے مسلمان یہ بات جان لو تم جہاں کہیں بھی ہو خدا تمہارے ساتھ ہے؟ اور دوسری آیت میں ہے اگر ایک جگہ پانچ افراد جمع ہیں تو چھٹا خدا موجود ہے۔اس کا علم تمام اشیاء پر محیط ہے۔'احاطہ بکل شی علماً' (سورۂ طلاق: آیت ۱۲) وہ ہر چیز کے پاس موجود ہے' انه بکل شی محیط' توحید کے یہ معنی ہیں کہ انسان کے پاس چارہ نہیں کہ وہ خدا کو یک وتنہا مانے۔

مسلمان وہ ہے جو خدا کو ہر جگہ حاضر اور اپنا محافظ مانے اپنا قیوم قیم، رب، رازق، مربی مانے۔'ولمن خاف مقام ربّه جنتان' اگر مسلمان ہو گئے اور خدا کو ہر جگہ حاضر وناظر مانا جو بھی امور پیش آئے اس میں خدا کو موجود مانا اور کوئی گناہ نہ کیا تو تمہارے لئے جنت کے دو باغ معین کر دیئے جائیں گے ایک باغ تمہارے عقائد کے عوض سے اور دُوسرا باغ تمہارے اعمال کے عوض عطاء کیا جائے گا۔اگر کوئی حقیقی مسلمان ہو جائے تو خدا اسے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نئی اور پاک و پاکیزہ زندگی عطاء کرے گا۔ 'نحیینہ حیاۃ طیبہ' قرآن نے کئی مقامات پر اس حیات کا ذکر کیا ہے۔ بے ایمان انسان کی حد حیوانیت تک ہے اگر اس کے دل میں ایمان کا نور آ گیا تو اس کی زندگی یکسر بدل جائے گی خدا قرآن میں فرماتا ہے۔ اور وہ مضبوط مومن اسی کے ساتھ متمسک ہے۔ (سورۂ لقمان: آیت ۲۱) اسے نئی طاقت حاصل ہو جائے گی اور جو ایمان نہیں رکھتا وہ معمولی خواہش پر بھی رسوا ہو جائے گا مال اور اقتدار کے ہاتھوں ذلیل ہو جائے گا اور خیانت کا مرتکب ہو کر زیر بار ہو جائیگا۔ یہ مومن ہے جو خدا کی عزت سے معزز ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ صاحب ایمان رہے اسلامی احکامات کی پابندی کرے یعنی پنجگانہ نماز کو ترک نہ کرے تلاوت قرآن کو ترک نہ کرے تا کہ ایمان اس کے قلب میں اچھی طرح جاگزیں ہو جائے۔

## ایک گھڑی کا ایمان گناہ سے بچالیتا ہے

ایمان کی جاگزینی کے لئے میں ایک واقعہ نقل کرنا چاہتا ہوں یہ واقعہ بعثت پیغمبرؐ کے شروع کا ہے کہ ایک شخص جس کا نام فضیل بن عمیر تھا ایک عقلمند آدمی تھا لیکن برے کام انجام دیتا تھا خاص طور پر رسول خداؐ کی نسبت بہت زیادہ بداخلاق اور گستاخ تھا اسی دشمنی کی بنا پر ایک روز اس نے یہ فیصلہ کیا کہ پیغمبر گرامیؐ کو موقع پا کر اچانک قتل کر دیا جائے اس نے پیغمبرؐ کو مسجد حرام میں دیکھا تو موقع غنیمت جان کر آگے بڑھا پیغمبرؐ نے جب اسے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دیکھا تو اس سے فرمایا کیا تو فضالہ ہے اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا تو کس ارادے سے آیا تو کس خیال میں ہے؟ تو نے کیا منصوبہ بنایا ہے گویا رسولؐ اس کو باور کرانا چاہ رہے تھے کہ آپؐ کو اس کے قتل کرنے کے منصوبے کا علم ہے اور وہ اپنے برے ارادے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ اس نے کہا میں طواف کرنے آیا تھا رسول خداؐ نے تبسم فرمایا پھر فرمایا استغفر اللہ۔ توبہ کر تو کس شیطانی خیال میں مبتلا ہے۔ کسی کو قتل کرنا وحشی لوگوں کا کام ہے جیسے ہی رسولؐ نے یہ کہا وہ لرز نے لگا رسول خداؐ نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھا اس کا قلب ایمان کی حرارت محسوس کرنے لگا اس نے بے ساختہ کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انّ محمد رسول اللہ۔ اور وہ دل سے حقیقی ایمان لے آیا۔

یہ ہے ایمان کی حقیقت اور حقیقی مومن ان لوگوں کی طرح نہیں جو یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور مسلمانوں کو قتل کرنے میں مشغول ہیں اگر کسی نے یہ کلمہ زبان سے جاری کر دیا لا الہ الا اللہ یعنی اب وہ آزاد نہیں ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں خدا کے آگے جواب دے ہوں۔ میں اگر کوئی گناہ کرتا ہوں تو اپنے پروردگار کے حضور شرمسار ہوں گا۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کلمہ پڑھ لیا اور بس ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے ہم جو چاہیں کریں ہر شے اسی لا الہ الا اللہ میں پوشیدہ ہے۔ بہت سے ظاہری مسلمان بندگی کے مفہوم سے واقف نہیں ہیں۔ اپنی ذمہ داری کے قائل نہیں ہیں کہ یہ بات جان لیں کہ کوئی بالاتر ذات ہے جس کے سامنے حاضر ہونا ہے وہ ہم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سب کا پروردگار ہے۔

بہر حال یہ مرد مومن دل سے ایمان لایا ایک دفعہ وہ اسلام لانے کے بعد مکہ کی ایک گلی سے گذر رہا تھا زمانہ جاہلیت میں قبل از اسلام مکہ کی ایک فاحشہ سے اس کی دوستی تھی وہ فضالہ کے سامنے سے گذری تو فضالہ نے اس کو دیکھ کر منہ پھیر لیا اور اس سے نظریں نہ ملائیں تو اس نے پکار کر کہا اے فضالہ تمہیں کیا ہو گیا کیا ہم آپس میں پرانے دوست نہیں ہیں۔ فضالہ نے کہا لیکن اب نہیں ہیں اس لئے کہ جو راستہ میں نے اختیار کیا ہے اس میں اس قسم کی دوستی کی گنجائش نہیں تمہارا اور ہمارا راستہ مختلف ہے۔

اس نے پوچھا تم نے کون سا راستہ اختیار کر لیا ہے؟ اس نے کہا میں محمدؐ کا مطیع ہو گیا ہوں اور جو محمدؐ کا فرمانبردار ہو جاتا ہے اس کو فاحشہ عورتوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ (دنیا در خطر سقوط۔ ابوالاعلیٰ مودودی)

اگر انسان ایمان لے آئے تو وہ ہر شے سے بلند تر ہستی پر یقین رکھتا ہے کہ اس سے بھی بلند و بالا قدرت رکھنے والا بھی کوئی ہے۔ 'وھو القاھر فوق عبادہ' (سورہ انعام: آیت ۱۸)

## نجاشی کے دربار میں مہاجرین کا کردار

ابتدائے اسلام میں مسلمان مشرکین کے ہاتھوں پریشانی سے دوچار تھے اور اتنے زیادہ مصیبت میں گرفتار تھے کہ ہجرت پر مجبور ہوئے چنانچہ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کا قصد کیا جہاں نجاشی بادشاہ کی حکومت تھی جو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مسلمانوں پر مہربان تھا جس کی وجہ سے اس نے مسلمانوں کو اپنے ملک میں پناہ دی مشرکین مکہ نے بھی مسلمانوں کے پیچھے عمرو عاص اور عمارہ کو روانہ کیا تا کہ وہ ان مہاجر مسلمانوں کو اپنی تحویل میں لے کر واپس لے آئیں۔ یہ دونوں مشرکین مکہ کے نمائندگان کی حیثیت سے نجاشی کے دربار میں پہنچ گئے اور عمرو عاص نجاشی کی دائیں جانب اور عمارہ بائیں جانب بیٹھ گیا مہاجرین کو دربار میں باریابی کی اجازت دی گئی سلطنت حبشہ کے دربار کے آداب یہ تھے کہ جو کوئی بھی دربار میں حاضر ہوتا وہ بادشاہ کے سامنے جھکتا تھا۔ عمرو عاص اور عمارہ جب دربار میں حاضر ہوئے تو وہ بادشاہ کے سامنے جھک گئے اور اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گئے۔

جناب جعفر طیار بن ابی طالب برادر امیر المومنینؑ اپنے مسلمان ساتھیوں کے ہمراہ بڑی شان سے داخل ہوئے اور صرف یہ کہا 'السلام علی من اتبع الھدیٰ' اور ذرہ برابر بھی نجاشی کے سامنے نہیں جھکے اور اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گئے۔

عمرو عاص چالاک تھا فوراً بولا بادشاہ سلامت ہم نے نہیں کہا تھا کہ مسلمان آپ کی کوئی عزت نہیں کرتے آپ نے دیکھا ان لوگوں نے آپ کو جھک کر سلام بھی نہیں کیا یا تو آپ ان کو قتل کروا دیں یا ہمارے حوالے کر دیں تا کہ ہم خود ان کو قتل کر دیں۔ نجاشی نے حکم دیا کہ ان مسلمانوں سے پوچھا جائے کہ یہ لوگ آداب سلطنت بجا کیوں نہیں لائے۔ جناب جعفر طیارؓ سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پوچھا گیا کیا کہ انہوں نے بادشاہ کے سامنے سجدہ کیوں نہیں کیا۔

انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں اور ہمارے عقیدے کے مطابق غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ بادشاہ خدا سے کہیں کمتر ہے۔ اور وہ ہماری طرح عاجز اور کمزور بشر ہے ہم دونوں خاک کے پتلے ہیں ہم سب اس کے احکام کے محکوم ہیں۔ اور ہم سب آخرت کے دن اس کی عدالت میں حاضر ہوں گے۔ مسلمان کے لئے حرام ہے کہ وہ خدا کے مقابل کسی اور کو سجدہ کرے جو کوئی خدا کا احترام اور اکرام کرتا ہے خدا اس کا بھی لحاظ کرتا ہے۔ جعفر طیار کے خطاب نے نجاشی اور اس کے درباریوں کو مرعوب کر دیا۔ بالآخر نجاشی نے کہا اس کا دین اسلام سچا دین ہے جس کی حقیقت آشکار ہو چکی ہے بعد میں وہ اسلام لے آیا ان دو مشرکین نے بہت کوشش کی کہ وہ مہاجرین کو واپس لے جائیں لیکن نجاشی نے ان کو پناہ دے دی اور ان کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام کروایا۔ 'من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وھو مومن فلنحیینّہ حیوۃ طیبۃ'۔ (سورۂ نحل ۱۶: آیت ۹۷)

"حیات طیبہ" کے حصول کا جذبہ ایسی ایمانی وہ طاقت ہے کہ مومن کسی طاقت کے سامنے نہیں گھبراتا اور نہ ہی کسی اور خوشی کو اس کے برابر سمجھتا ہے اور نہ ہی حق کے مخالفین سے گھبرا کر فرار اختیار کرتا ہے اس پر جتنا بھی دباؤ ہو وہ حق کے راستے کو ترک نہیں کرتا، عورت، مال، اقتدار، شہرت، خوشحال زندگی ان تمام چیزوں کو حق کی خاطر ٹھوکر مار دیتا ہے خدا کی خاطر سب کو چھوڑ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دیتا ہے خدا کی خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے یہاں تک کہ اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیتا ہے۔

## فرعون کا جادو اور ایمان کی طاقت

فرعون کے دربار میں ستر (۷۰) افراد ایسے تھے جو جادوگری کے ماہر تھے اور فرعون نے بھی ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ موسیٰ پر غلبہ حاصل کر لیں تو ان کو اعلیٰ منصب پر فائز کرے گا۔ مقررہ روز جناب موسیٰ تشریف لائے اور انہوں نے ان جادوگروں کے جادو کو عصا کی مدد سے توڑ دیا تب لوگ سمجھے کہ حق موسیٰ کے ساتھ ہے۔

'قالوا امنّا برب العالمین رب موسیٰ و ھارونؑ'

(سورہ قصص: آیت ۳۸) انہوں نے کہا ہم موسیٰ و ہارون کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔ فرعون جو کہ جناب موسیٰ کو مغلوب دیکھنا چاہتا تھا اور ان کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس کے برعکس حضرت موسیٰؑ کو خدا نے عزت عطا کی اور فرعون ذلیل اور رسوا ہو گیا اور تمام جادوگر ایمان لے آئے فرعون نے ان سب سے پوچھا کہ تم لوگ کیوں میری اجازت کے بغیر موسیٰؑ کے خدا پر ایمان لے آئے۔ میں اپنے علاوہ کسی اور کو تمہارا خدا نہیں سمجھتا سب نے کہا حق آشکار ہو چکا ہے اور اب ہم تجھ سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ آپ نے دیکھا فرعون نے جس انعام و اکرام کا ان سے وعدہ کیا تھا اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا جس کے بعد فرعون نے ڈرانے دھمکانے کا راستہ اختیار کیا 'لا صلبنکم فی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جذوع النخل' میں تمہیں کھجور کے درخت پر سولی پر چڑھا دوں گا۔ اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو خدا مانا تو میں تمہیں تختہ دار پر لٹکا دوں گا۔ انہوں نے کہا تو کیا بکتا ہے؟ تو ہمیں قتل کروا دے گا۔ خدا کی راہ میں قتل ہونا ہمارے لئے سعادت ہے۔ تجھے جو کرنا ہے کر ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں یہ امر الٰہی کے سامنے استقامت کا مظاہرہ یعنی انہوں نے کہا ہم تیری لذات اور انتقام کو خاطر میں نہ لائیں گے ہر وعدہ اور وعید ہم پر کوئی اثر نہیں کرے گا۔

## کس طرح مومنین کو زندہ جلایا گیا

سورہ معارج آیت ۴۔۱۰ میں اصحاب اخلود کا واقعہ نقل ہوا ہے یہ اصحاب حبشہ میں تھے۔ ان کی قوم میں خدا نے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا تھا۔ کچھ لوگ ان پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ وقت نے جب دیکھا کچھ لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو اس نے ان کے ساتھ جنگ شروع کر دی۔ ہوا یہ کہ پہلے بادشاہ نے ان کے پیغمبر کو گرفتار کر کے قتل کا ارادہ کیا اور پیغمبر کو قتل کرنے کے لئے ان کے پیروکاروں کے لئے کچھ گڑھے کھدوائے اور ان میں آگ روشن کروائی۔ خدا فرماتا ہے 'النار ذات الوقود' ان کو آگ کے اطراف میں جمع کیا اور مومنین کو اس آگ کے گڑھے میں ڈلوا دیا گیا۔ بلکہ یہ پوچھتا رہا کہ یہ بتاؤ کہ تمہارا خدا بادشاہ وقت ہے یا خداوند عالم؟ اگر کوئی کہتا تھا خداوند عالم میرا خدا ہے اس کو گڑھے میں دھکیل دیا جاتا اگر وہ کہتا تھا کہ بادشاہ ہمارا خدا ہے تو اس کو آزاد کر دیا جاتا تھا۔ وہ لوگ جو مسلمان ہوئے تھے اور ایمان کی قوت اور طاقت سے سرشار تھے وہ اپنے پیروں سے چل کر اس آگ کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گڑھے میں کود گئے۔ روایت میں ہے کہ بیس ہزار افراد کو اس آگ میں پھینکا گیا۔

تفسیر میں ہے کہ ایک عورت کا دو سال کا بچہ تھا اس عورت کو بھی بادشاہ کے سپاہیوں کے اختیار میں دے دیا کہ چاہو تو بادشاہ پرست ہو جاؤ تو ہم تمہیں آزاد کر دیں گے اور اگر خدا پرست بننا چاہتی ہو تو یہ آگ کا گڑھا تمہارا مقدر ہے۔ پہلے اس عورت نے فیصلہ کیا کہ گڑھے میں چلی جائے لیکن جب اس کی نظر اپنے بچہ پر پڑی تو اس نے کچھ دیر توقف کیا (بہت کم بچے ہیں جنہوں نے گہوارے میں گفتگو کی ہے ایک حضرت عیسیٰ تھے اور دوسرا یہ اصحاب اخلود کا بچہ تھا) ایک مرتبہ خدا نے بچہ کو گویائی عطا کی اور وہ کہنے لگا "یا اماہ افتحمی النار فان ھذا قلیل فی جنب اللہ" اے مادر آپ آگ میں بے دریغ کود جائیں اور مجھے بھی اپنے ساتھ آگ میں لے جائیں خدا کی راہ میں یہ کوئی چیز نہیں ہے جان کی کیا حیثیت ہے کاش انسان جان سے زیادہ کسی کو عزیز تر جانتا۔ بعض شہداء کربلا یہ کہتے تھے کاش ہم قتل کیے جائیں پھر زندہ کیے جائیں یہاں تک کہ ستر (۷۰) بار قتل ہوں لیکن افسوس ہم ایک سے زیادہ جان نہیں رکھتے۔

چگونہ سر ز خجالت برآورم بر دوست

کہ خدمتی بسزا بر نیامد از دستم

میں کس طرح اپنے دوست کے سامنے شرمندگی سے بھرا سر بلند کروں

جب کہ میں اس کے شایان شان اس کی کوئی خدمت انجام نہ دے سکا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۳۴

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو و زینۃ و تفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال و الاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثمّ یھیج فتراہ مصفراً ثمّ یکون حطاماً و فی الاخرۃ عذاب شدید و مغفرۃ من اللّٰہ و رضوان و ماالحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور.

### تہذیب اور تمدن کے نام پر حیوانیت

حیات دنیا کے معنی ہیں ولادت سے موت تک کا عرصہ زمین پر گذارنا ان امور کے علاوہ جو انسان خدا اور اس کے دین کی خاطر انجام دیتا ہے۔ پروردگار عالم نے دنیاوی امور کو پانچ عنوانات میں ذکر فرمایا ہے۔ لعب یعنی کھیل، لہو یعنی بیہودہ اور لغو کام، زینت اور تفاخر یعنی اپنے نسب پر فخر کرنا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اپنے جسم پر اپنے کاموں پر فخر و مباہات کرنا، پانچواں ہے اپنے مال اور اولاد کی کثرت پر اترانا یعنی انسان چاہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ مال جمع کروں زیادہ سے زیادہ اولاد پیدا کروں اس کے علاوہ عیش و عشرت کا سامان اکٹھا کروں یعنی وہ چاہتا ہے کہ اس کی دنیاوی مادی زندگی کشادہ ہو جائے۔

کل ایک نوجوان نے مجھ سے سوال کیا تھا شاید بعض لوگوں کے ذہن میں بھی یہ سوال پیدا ہوا ہو اس جوان کی خواہش تھی کہ اس کا جواب منبر سے دیا جائے اس نے پوچھا ہے کہ آپ نے جو لہو و لعب کی تعریف اور مثال بیان کی ہے۔ مثلاً فٹبال، کھیل کود، باکسنگ، سینما، ٹیلی ویژن یہ جو ہماری تہذیب اور تمدن کا حصہ ہیں آپ نے ان کو رد کیا ہے۔

یہ ابھی نوجوان ہے میرے مطلب کو شاید سمجھ نہ پائے اس کے نزدیک ظاہری طور پر یہ سب تمدن کا حصہ ہے لیکن حقیقت میں یہ حیوانی راستہ ہے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عریاں فلمیں تمدن اور ثقافت کا حصہ ہیں حالانکہ یہ بے حیائی تو حیوانیت سے بھی بدتر ہے میں پھر یہ بات تکرار کر رہا ہوں کہ ایسی فحش فلمیں دیکھنے کے بعد کیا ہوتا ہے انسان سینما جاتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو کیا کیفیت ہوتی ہے حیوان بن جاتا ہے جنگلی ہو کر باہر نکلتا ہے! آگے آگے کسی کی بیوی کسی کی بہن صد افسوس میں بیان نہیں کر سکتا کیا طوفان بدتمیزی ہوتی ہے۔ کیا یہ سب کثافت اور گندگی نہیں ہے اس کے علاوہ اور چیزیں ہیں رسالوں میں چھپتی رہتی ہیں آپ خود بہتر جانتے ہیں مجھے کسی پر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تہمت لگانے کی ضرورت نہیں ہے اس کے علاوہ بہت سے ایسے جرائم ہیں جو ان فلموں کی وجہ سے جنم لے رہے ہیں۔ حتی کہ اگر آپ پولیس اسٹیشنوں اور عدالتوں کے مقدمات کی تحقیق کریں کہ یہ جرائم کیسے جنم لیتے ہیں کیوں انسان اپنے بھائی، اپنی ماں، بہن، بیوی کو قتل کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صاحب رات کو فلم دیکھ کر آئے تھے اس سے متاثر ہو کر قتل کا منصوبہ بنایا تھا (قارئین کرام یہ واضح رہے کہ حالات جو آیت اللہ نے اپنی تقریر میں بیان کئے ہیں یہ شاہ ایران کے دور کے ہیں انقلاب اسلامی کے بعد ان جرائم کا قلع قمع کر دیا گیا ہے آج کل کے سینما اور ٹی وی کے پروگرام ایسے نہیں ہیں) نہ جانے کتنے ہزاروں واقعات ہیں جو اخبارات ورسائل میں چھپتے بھی نہیں ہیں ہمیں معلوم نہیں ہو پاتے یا اس کے علاوہ باکسنگ یہ بھی ایک حیوانی اور وحشی کھیل ہے یہ تمدن نہیں حیوانیت ہے اس کا آدمیت سے کوئی تعلق نہیں پہلی بات تو یہ کہ اس کو تہذیب وتمدن سے تعبیر کرنا بالکل غلط ہے یہ چیز بالکل حقیقت کے خلاف ہے۔ البتہ حکم شرعی کے لحاظ سے میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ تمام حرام ہیں۔ میں لہو ولعب کے عنوان سے مثال دے رہا ہوں ان تمام میں مجتہدین کے فتاوی مختلف ہیں اگر کوئی خاص عنوان آ جائے تو (عنوان ثانوی) کے لحاظ سے حرام ہو جائے گا۔

## حکم لعب کا تعلق عنوان ثانوی سے ہے

مثال کے طور پر لعب کبھی جوئے کے ساتھ ملحق ہو جاتا ہے اگر جوئے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے آلات سے کھیلا جائے تو بلا شک حرام ہے جوئے کی کوئی بھی قسم ہو۔ اگر نہ ہو تب بھی حرام ہے اور آلات قمار کے علاوہ مال کی شرط لگائی جائے تو حرام ہے مثال کے طور پر اگر سائیکل کی ریس اس شرط پر لگائی جائے کہ ہارنے والا جیتنے والے کو کچھ مقدار مال ادا کرے گا یعنی کسی شرط یا عوض کے مطابق مقابلہ کریں (لاسبق الا فی حف اونصل وحاضر) حرام ہے کچھ عرصے پہلے کچھ لوگوں نے یہ شرط لگائی کہ اگر کوئی ایک من آئسکریم کھائے گا اس کو سو روپے انعام ملے گا ایک آدمی نے ایک من آئسکریم کھالی اور اسی میں ہی ہلاک ہو گیا۔ آیا انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں؟

دوسرے اور محرمات ہیں جن میں وہ جوئے کے آلات یا شرط وغیرہ کے ذریعے نہیں کھیلتے، لیکن دوسرے عنوان سے اس کی حرمت ثابت ہے۔ مثلاً اگر آپ کے کھیل کے دوران کسی مومن کو تکلیف پہنچ رہی ہے چاہے آپ کو تکلیف پہنچے یا کسی دوسرے کو فرق نہیں ہے اس ضرر کے عنوان سے حرام ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر کشتی کھیلنا یا باکسنگ کھیلنا۔ باکسنگ میں کیا ہوتا ہے یا آپ کسی کو مارتے ہیں یا کوئی آپ کو مارتا ہے اور آپ کے اعضاء کو نقصان پہنچتا ہے عیب دار ہو جاتے ہیں یا آپ کا مدمقابل معیوب ہو جاتا ہے دونوں صورتوں میں آپ کے لئے ایک مصیبت تو ہے۔ ایک دوسرے کو مارنا حیوانی فعل ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی کھیل جس میں آپ گویا آپ کے سامنے والے کو ضرر پہنچے حرام ہے۔ لیکن اگر فٹ بال کھیلا جائے اور اس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں کوئی جسمانی نقصان کا خدشہ نہ ہوتو اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے اگر یہ کھیل بھی اپنے یا کسی دوسرے کے لئے ضرر کا باعث ہوتو حرمت کے عنوان میں آتا ہے۔ میں ایک کلیہ قاعدہ بیان کر رہا ہوں آپ یہ نہ کہئے کہ میں نے فٹ بال کو حرام قرار دے دیا میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اگر ضرر اور نقصان کا سبب ہوتو حرام ہے وگرنہ حرام نہیں ہے اگر ورزش کی غرض سے صحت مند رہنے کے لئے ہوتو اچھا ہے۔

سینما کی عمارت میں کسی کام سے جانا حرام نہیں ہے البتہ خاص طور پر اگر وہاں کوئی حرام فلم وغیرہ دکھائی جارہی ہے تو وہاں جانا، بیٹھنا بلاشک حرام ہے سینما کے باہر برہنہ پوسٹر اس غرض سے لگانا کہ لوگ راغب ہوں اس سینما کے بانی پر خدا کی لعنت ہو جو عورتوں کی برہنہ تصاویر جن پر کسی شریف آدمی کی نظر پڑے باعث شرم ہے اور ان لوگوں پر بھی خدا کی لعنت ہے جو ایسی فلمیں جا کر دیکھتے ہیں۔ کوئی یہ نہ کہے کہ اگر لوگ ایسے عریاں سینماؤں میں گئے تھے کیوں کہ انہوں نے حرام کام انجام دیا لہٰذا ان کو قتل کرنا جائز ہے ایسا نہیں ہے۔ آپ کہاں کی بات کہاں ملا رہے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ اگر وہ فلم بے حیائی پر مبنی ہے اور کوئی شخص حرام کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا خون حلال نہیں ہو جاتا اس کا یہ عمل اسکے قتل کو جائز قرار نہیں دیتا وہ ایک الگ موضوع ہے۔ آپ اس کو سمجھائیں کہ وہ توبہ کرے اور ان لوگوں پر لعنت کریں جو ان نادان لوگوں کو آگ میں جھونک رہے ہیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## مومن خدا کے کاموں پر حیران ہوتا ہے

یہ پانچ موضوعات انسان کی دنیوی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جب آدمی کی زندگی ان پانچ چیزوں میں گذرتی ہے۔ یعنی وہ بغیر دین کے ان پانچوں کو اپناتا ہے وہ بشر جو دین پر اعتقاد نہیں رکھتا ان پانچ چیزوں پر عمل پیرا ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

'کمثل غیث اعجب الکفار بناء ثم یھیج فتراہ مصفرا'

غیث یعنی باران بہار جب برستی ہے اور کس طرح ایک دانے کو پروان چڑھاتی ہے۔ ابھی تین روز نہیں گذرے کہ ہر طرف ہریالی پھیل گئی جب پہاڑوں اور صحراء کا نظارا کریں گے تو آپ کی آنکھیں خیرہ ہوجاتی ہیں۔ 'اعجب الکفار' یہاں کفار کے دو معنی ہیں۔ پہلا احتمال تو یہ ہے کہ اس کے معنی زراعت ہیں اس لئے کہ زراعت کو کافر کہتے ہیں کیونکہ کفر بمعنی ستر ہے زراعت بیج کو زمین میں پوشیدہ رکھتی ہے لیکن دوسری توجیہ زیادہ بہتر ہے یہاں کفار سے مراد وہی کفار خارجی ہیں جو منکر خدا ہیں جب کافر اپنی زراعت کو دیکھتا ہے تو حیرت ناک ہوتا ہے۔ مومن جب زراعت کو دیکھتا ہے تو خدا کو یاد کرتا ہے۔ جب کافر زراعت کی فصل کو دیکھتا ہے تو وہ خود کو اور مادے کو اس کا سبب سمجھتا ہے لیکن اگر مومن جو خدا پر ایمان رکھتا ہے جب زراعت کو دیکھتا ہے تو بے ساختہ بول اٹھتا ہے۔ 'اللہ اکبر' اس کو خدا کی بزرگی نظر آتی ہے۔ یہ کفار ہیں جو حیران ہوتے ہیں لیکن مومنین اس زراعت کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نمو پذیر ہونے پر حیران نہیں ہوتا بلکہ اپنے پروردگر کی بے پایاں قدرت اور کرامت پر اسے حیرت ہوتی ہے 'ثم یھیج' پھر یہی سبزا خشک ہوجاتا ہے 'فتراہ مصفراً' پھر تم ان کو زرد ہوتا ہوا دیکھتے ہو اور زرد ہونے کے بعد 'ثم یکون حطاً' پھر یہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے یہاں تک اس کے ذرات بھی باقی نہیں رہتے۔ انسان بھی اسی طرح سے ہے اس بدقسمت آدمی کی دنیاوی زندگی بھی چند روزہ ہے۔ انسان کی جوانی کا سن اور اس کی زینت اس کی نوخیزی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نشاط عمر باشد تا چہل سال
چہل رفتہ فرو ریزد پر و بال

بس از پنجہ نباشد تندرستی
بصر کندی پذیرد پای سستی

چو شصت آمد نشست آمد پدیدار
چہ ہفتاد آمد آلت افتد از کار

## شعر کی تشریح:

انسان دنیاوی زندگی کی اصل لذت چالیس سال تک اٹھاتا ہے اور چالیس سال گذرنے کے بعد اس کے بال اور دانت گرنا شروع ہوجاتے ہیں پچاس سال بعد وہ اپنی تندرستی کھو بیٹھتا ہے ضعف کی وجہ سے اس کی صحت گرنا شروع ہوجاتی ہے آنکھوں کی بصارت کمزور اور پاؤں میں لرزش پیدا ہوجاتی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے اور ساٹھ سال کی عمر میں اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے جوڑوں میں درد شروع ہو جاتا ہے اور جب انسان ستر سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس کے سارے اعضاء جوارح جواب دے دیتے ہیں 'ثم یکون حطاما' خشک ہو جاتے ہیں ذرا بوڑھوں کی طرف نگاہ کریں کہ وہ اس حالت کو پہنچ چکے ہیں آپ بھی ان کے جیسے ہو جائیں گے۔ آپ کی زیب و زینت کہاں گئی؟ اگر میری اور آپ کی قبر کو کھود کر دیکھا جائے تو سوائے چند بوسیدہ ہڈیوں کے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ یہ تھی دنیا کی زندگی شروع سے آخر تک لہو ولعب میں پڑے رہے۔ اور آخر میں انجام کیا ہوا تمام لہو ولعب، زینت، تفاخر، تکاثر کرنے والے سب سوکھے خزان کے پتوں کی طرح جھڑ گئے۔ پہلے زرد ہوئے اور پھر سوکھے ہو کر خاک ہو گئے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ جب انسان اپنی اصل کی طرف پلٹ جاتا ہے تو انسان کو خلق کرنے کا فائدہ کیا ہوا۔ پس یہ خوشیاں یہ عیش و عشرت کس کے لئے خلق کی گئیں ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ پروردگار عالم نے تمہیں اس لئے خلق کیا کہ تم انسان بن کر زندگی بسر کرو اپنی روح کو حیات بخشو نہ کہ مادی زندگی کو اختیار کرو میں نے عرض کیا کہ اگر انسان اپنی غرض خلقت کو پورا نہیں کرتا اور روحانی زندگی کو نہیں اپناتا تو اس کے علاوہ سب حیوانیت ہے جانوروں کی زندگی ہے (وفی الاخرۃ عذاب شدید) اگر انسان کی زندگی عاقلوں والی، روحانی دینی اور آسمانی ہو تو وہ دنیا میں بھی کامیاب ہے اور آخرت میں بھی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کامیاب ہے(ومغفرۃ من اللّٰہ ورضوان)یہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔کیونکہ جانوروں کی زندگی مادی خواہشات تک محدود ہوتی ہے وہ فانی چیزوں کو اپناتے ہیں اور خود بھی فنا ہو جاتے ہیں۔وہ صبح کو اپنے ٹھکانے سے نکلتے ہیں شام تک اپنی شکم پری میں مشغول رہتے ہیں۔اگر تم بھی ان جانوروں کی طرح ہو جاؤ کہ صبح گھر سے باہر اس غرض سے نکلو کہ بس پیسہ کمانا ہے مال کماؤ اور اپنی خوراک پر خرچ کرو ایک طرف سے کھاؤ اور دوسری طرف سے نکال دو تم میں اور حیوان میں کیا فرق رہ گیا۔عاقل لوگوں کا کام یہ ہے کہ وہ باقی چیزوں کی طرف حرکت کریں فانی چیزوں سے دل نہ لگائیں خدا باقی ہے تم کو بھی دوام بخشے گا اگر تم اس کی طرف مائل ہو گے اگر ایک کمانے والے شخص کی نیت یہ ہو کہ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں (فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللّٰہ ) حلال روزی حاصل کروں رزق حلال کی طرف جاؤں یہ خدا کا حکم ہے۔عورت کہے کہ یہ اولاد میری نہیں بلکہ خدا نے میرے سپرد کی ہے یہ امر خدا ہے اور ایسے ہی لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں اگر کوئی محنت اور مشقت کر کے اپنے گھر والوں کے لئے معاش کا بندوبست کرے تو یہ بہترین عبادتوں میں سے ہے اس مجاہد کی مانند جو راہ خدا میں جہاد کرتا ہے۔الکاد علی عیالہ کالمجاھد فی سبیل اللّٰہ (آداب السنن ممقانی) حضرت خاتم الانبیاءؐ کے حالات میں درج ہے جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے اور جب تک گھر میں موجود رہتے تھے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

امور خانہ داری میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے تھے یعنی گھر کے کاموں میں گھر والوں کی مدد کیا کرتے تھے کہتے ہیں کہ گھر میں جھاڑو دیتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے بھیڑ بکریوں کا دودھ دوہتے تھے۔ (بحار جلد ٦)

اگر کھیل کود اور زیب و زینت خدا کی خوشنودی کی خاطر ہو مثال کے طور پر اپنی زوجہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا ہر قسم کی ملاعبت جو شرعی حدود میں ہو انجام دینا یا اپنی اولاد کے ساتھ کھیلنا ان کو خوش کرنا خاص طور پر لڑکی کے بارے میں تاکید ہے۔ مستحب ہے کہ جب بھی انسان اپنے گھر میں داخل ہو پہلی بات تو یہ ہے کہ خالی ہاتھ گھر میں داخل نہ ہو اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ اپنے گھر والوں کے لے لیجائے۔ اور اس کے بعد بیٹی کو بیٹے پر ترجیح دے۔ اپنی اولاد کو پیار کرے کیونکہ انسان کی اولاد اللہ کی امانت ہے۔

## تکاثر

مال جمع کرنے کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ انسان دولت پرست ہو مال اس لئے جمع کرے کہ اس کے سہارے زندہ رہے مال سے اتنی محبت رکھتا ہو کہ اس کو جمع کرکے اس پر سانپ بن کر بیٹھا رہے ایسے لوگوں کے سر پر خاک ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی آدمی مال کو اس لئے پسند کرتا ہے یا جمع کرتا ہے کہ راہِ خدا میں خرچ کرے مثلاً کوئی اعلان کرتا ہے کہ حضرات مدرسہ علمیہ کے لئے رقم درکار ہے فوراً وہ چیک کاٹ کر دے دیتا ہے۔

مال جمع کرنا اگر رحمانی کاموں کے لئے ہو تو بہت اچھا ہے کہ آدمی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

خرچ کرے نہ کہ اس کو جمع کرے۔تکاثر کے معنی کثرت سے مال کو جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے کے ہیں۔کنجوسی کے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ تکاثر کے بعض مراتب حرام ہیں۔مثال سے واضح کردوں۔سب سے پہلے تو یہ کہ جس کے پاس مال جمع ہے اگر اس پر خمس ہے تو واجب ہے کہ پہلے خمس ادا کرے۔دوسرے یہ کہ انسان کے پاس مال جمع ہے اور سال کے دوران اس کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو قرض کی ضرورت ہو یا پیسوں کی ضرورت ہو اور یہ شخص قطع رحمی کرے اور اس کی ضرورت کو اپنے مال سے پورا نہ کرے اور جمع کرتا رہے یہ حرام ہے۔تیسرے یہ کہ واجب انفاق کے جو بھی مقامات ہیں ان سے قطع نظر کرے اور اپنے واجب حقوق ادا نہ کرے یہ تکاثر بھی حرام ہے۔ اگر رشتہ داروں کے علاوہ کوئی ضرورت مند ہو مثلاً کسی شخص کو آنکھ کا آپریشن کرانا ہے بغیر پیسوں کے اس کی بینائی واپس نہیں آئے گی۔تو آپ پر واجب ہے کہ اس کی مدد کریں۔

لئالی الاخبار میں روایت ہے پیغمبر گرامیؐ نے اصحابؓ کے ہمراہ ایک مقام سے گذر رہے تھے پیغمبر اکرمؐ سمیت تمام اصحابؓ بھوکے اور پیاسے تھے راستے میں ایک چرواہا تھا جو اپنی بھیڑ بکریوں کو لیکر جارہا تھا پیغمبرؐ نے اپنے اصحابؓ میں سے کسی کو اس کے پاس بھیجا کہ اس سے بھیڑ کا دودھ خرید لیں چنانچہ کچھ اصحابؓ مل کر اس کے پاس گئے اس گلہ بان نے صاف انکار کردیا دودھ نہیں دیا بلکہ معذرت کرلی۔اصحابؓ نے پیغمبرؐ کو آ کر بتایا تو رسول خداؐ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نے اس کے لئے نفرین کی اور فرمایا خدایا اس کے مال میں اور اضافہ فرما۔ پیغمبرؐ نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ ایک خیمے تک پہنچے وہ خیمہ کسی عورت کا تھا اس کے خیمے میں بھیڑ بکریاں موجود تھیں۔ جب اس کو پتہ چلا کہ رسول خداؐ تشریف لائیں ہیں اور ان کو دودھ کی ضرورت ہے وہ فوراً خیمے میں گئی اور جس بھیڑ میں زیادہ دودھ بھرا ہوا تھا اس میں سے دودھ بھر کر لے آئی اور رسول خداؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پیغمبر گرامیؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا خدا تو اس کو اس کی ضرورت بھر عطا کر یعنی جو مال اسکے لئے کافی ہو بس اتنا عطا کر اتنا دے کہ وہ تیری مخلوق کی محتاج نہ رہے) اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہؐ جس شخص نے آپؐ کو کچھ نہ دیا اس کے لئے تو آپؐ نے یہ دعا کی کہ اس کے مال میں اضافہ فرما اور جس عورت نے آپؐ کو اتنا ڈھیر سارا دودھ فراہم کیا ہے اس کے لئے بقدر کفایت دعا فرما رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مال کی زیادتی ابتلاء کا باعث بنتی ہے جو کوئی مال زیادہ جمع کرتا ہے ذخیرہ کرتا ہے اور خدا کی راہ میں انفاق نہیں کرتا ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

'والذین یکنزون الذھب والفضة ولا یفقھونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ (سورہ توبہ ۱۹: آیت ۳۴)

یعنی جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ اکٹھا کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کے لئے المناک عذاب کی بشارت ہے۔ اس کے مال کو جو سکوں کی صورت میں ہوگا آتش جہنم میں داغا جائے گا اور ان کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پیشانی پر پشت پر اور پہلوؤں پر چپکا دیا جائے گا اور اس تپش سے ان کو جلایا جائے گا۔

يوم يحمى عليها في نار جهنمى فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم (سورۂ توبہ: آیت ۳۵)

دیدی کہ چہ کرد اشرف خر

او مظلمہ برد و دیگری زر

یعنی آپ نے اس گدھے سے زیادہ اشرف انسان کو دیکھا اس نے کیا کیا (دنیا میں ڈھیروں مال جمع کر کے) اپنے آپ کو جہنم کے اندھیرے کوئیں میں دھکیل دیا اور اس کا جمع شدہ مال کوئی دوسرا لے گیا (یعنی اس کے وارثوں میں تقسیم ہو گیا اس کے تو کچھ کام نہ آیا) کتاب زینۃ المجالس میں نقل ہوا ہے کہ محمود غزنوی ایک فاتح حکمران تھا اس نے کئی بار ہندوستان پر حملہ کیا اور کامیابی حاصل کی کہتے ہیں کہ وہ زر و جواہر کا عاشق تھا وہ جس ملک کو فتح کرتا کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاتا سوائے مال و زر کے۔

ہر چیز سے زیادہ اس کو زر و جواہر زیادہ عزیز تھے جب اس کی موت کے آثار نمودار ہوئے یہ شخص جو زندگی بھر مال و دولت جمع کرنے میں مشغول رہا اپنی موت کے وقت اس نے حکم دیا کہ اس کے زر و جواہر سے بھرے ہوئے صندوق کو لایا جائے چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اس نے وہ صندوق کھلوا اور اپنی آنکھوں سے اپنے جمع شدہ مال کو دیکھنے لگا اس کی حسرت بھری آنکھوں سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آنسو ٹپکنے لگا۔ کتاب کے مؤلف لکھتے ہیں مجھے اس شخص پر بڑا تعجب ہے کہ یہ اپنے برے انجام کو اپنے سامنے دیکھ رہا تھا اس کے باوجود کہ موت کو قریب دیکھ رہا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے مرنے کے بعد یہ جواہرات اسکے کچھ کام نہ آئیں گے پھر بھی اس نے اس مال کو فقرا میں تقسیم کرنے کی وصیت نہیں کی اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔

## مامون کی موت کا وقت اور لشکر کا معائنہ

جب مامون نے خراسان سے اپنا ٹھکانہ تبدیل کرنے کا ارادہ کیا اور وہ کوچ کر کے طراطوس کے حدود میں یرموک پہنچا۔ ہوا بہت زیادہ گرم تھی۔ اسے اطلاع ملی کہ پاس ہی چشمہ آب ہے اس نے اس چشمہ کے کنارے خیمے برپا کرنے کا حکم دیا۔ لشکر وہیں ٹھہرایا گیا۔ بہر حال کھانا کھانے کے بعد وہ اس چشمہ کے کنارے بیٹھ گیا اور اس چشمے کے صاف اور شفاف پانی کا نظارہ کرنے لگا اچانک اس کی نگاہ ایک خوبصورت مچھلی پر پڑی اس نے آواز دے کر کہا کوئی ہے جو اس مچھلی کو پکڑ لائے۔ پانی بہت زیادہ ٹھنڈا تھا۔ ایک شکاری کو ڈھونڈ کے لایا گیا اور اس کے لئے انعام معین کیا گیا اس نے کہا اگر تو اس مچھلی کو پکڑے گا تو میں تجھے انعام و اکرام سے نوازوں گا۔ اس شخص نے کپڑے اتارے اور اس چشمے میں ڈبکی لگا دی اور وہ مچھلی پکڑ کر لے آیا مامون نے جیسے ہی مچھلی پکڑنا چاہی وہ مچھلی اس کے ہاتھ سے نکل کر دوبارہ تالاب میں جا گری تالاب کا ٹھنڈا پانی اچھلا اور اس نے مامون کے لباس کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بھگو دیا جس کے سبب اسی وقت وہ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اسی روز یا دوسرے دن طبیب خاص کو جو مامون کے ہمراہ تھا بلایا گیا اس طبیب نے مامون کو دیکھ کر صاف جواب دے دیا اور کہا اس کا کوئی علاج ممکن نہیں قریب ہے کہ آپ کا دل کام کرنا چھوڑ دے گا۔ اس نے خواہش ظاہر کی کہ میں اپنے لشکر کا معائنہ کرنا چاہتا ہوں پانچ ہزار کے لشکر کو جمع کیا گیا اس نے حکم دیا کہ تمام لشکر مسلح ہو کر گھوڑوں پر سوار ہو جائے اس نے لشکر کو دیکھ کر حیرت سے یک سرد آہ بھری۔

چشم باز و گوش باز و این عمی
حیرتم از چشم بندی خدا

یعنی چشم بینا گوش شنوا کے باوجود یہ انسان جان بوجھ کر اندھا بنا ہوا ہے مجھے اس پر حیرت ہے کہ آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اس نے اپنے خدا کی طرف سے اپنی آنکھوں کو بند کر رکھا ہے (اور غفلت میں پڑا ہوا ہے)

## اخلاص عمل علیؑ سے سیکھو

آدمی جو کام کرے وہ خدا کے لئے انجام دے حضرت علیؑ کی مانند کہ حضرت نے خدا کی راہ میں پانچ سو کھجور کے دانے جمع کئے اور اپنے دوش پر اٹھا کر باغ میں بو دیئے اور اس کی آبیاری کرتے رہے یہاں تک کہ کھجور کے درخت تیار ہو گئے مولاؑ نے یہ کھجور کے درخت کو خدا کی راہ میں وقف کر دیئے۔ سخت گرمی کا عالم ہے آپؑ اپنے ہاتھوں سے کنواں کھود رہے ہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اور جب پانی نکل آیا تو آپؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد فرمایا پروردگار تو گواہ رہنا میں نے اس کنوئیں کو تیری خوشنودی کی خاطر ان لوگوں اور پیاسوں کے لئے وقف کر دیا ہے جو اس کنوئیں کے پاس سے گذریں تو اس پانی سے سیراب ہوں بار الہا کل روز قیامت تو مجھے حمیم جہنم سے نجات دینا۔ یہ روحانی تکاثر ہے یہ ذخیرہ آخرت ہے۔ انسان کا روٹی کھانا بھی خدا کی خاطر ہو (نہ اپنے جینے کی خاطر یعنی یہ نیت کرے کہ اس کی طاقت میں خدا کے لئے صرف کروں گا) سحری کھانا بھی مستحب ہے چاہے ایک کھجور کا دانہ ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ یہ امر خداوندی ہے کہ انسان سحری کھائے۔

## سہاگ رات اور سپاس خداوندی

اسی طرح جب آپ اپنی زوجہ کے پاس جائیں تو وہ بھی خدا کی خاطر مسئلہ فقہ ہے کہ جب آپ اپنی نئی نویلی دلہن کے پاس حجلہ عروسی میں پہلی بار جماع کے لئے جائیں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہیں۔ اے میرے جوانوں ہمارا وقت تو گذر گیا اب تمہاری باری ہے تمہاری شادی کے دن ہیں جس جوان نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے وہ یہ سن لے کہ جب ایسا موقع آئے تو اس کے کچھ آداب ہیں۔ دولہا اور دلہن دونوں کو باوضو ہونا چاہئے اور جب دونوں حجلہ عروسی میں ہوں تو ایسا نہ ہو کہ نر و مادہ جانوروں کی طرح شروع ہو جائیں بلکہ جماع سے پہلے ایک جائے نماز بچھائیں پہلے دولہا دو رکعت نماز پڑھے شکرانے کی کہ خدا نے بیوی جیسی نعمت عطا کی 'جعل بینکم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مودة و رحمة۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے سکون، بقائے نسل اور حفظ دین کے لئے تمہاری عورت کو تمہارے لئے حلال قرار دیا اگر عورت نہ ہوتی تو تم کیا کرتے؟

نماز لیلۃ زفاف (سہاگ رات کی نماز) اس رات کو پڑھیں یہ اجابت کا دعا کا موقع ہوتا ہے خدا بندے کی دعا قبول کرتا ہے۔

ہماری آج کی گفتگو کا خلاصہ انسانی حیات ہے۔ حیات دو قسم کی ہے ایک دنیوی اور دوسری اخروی۔

دنیاوی زندگی ان پانچ چیزوں پر مشتمل ہے جو قرآن میں بیان کی گئیں اور دو روز تک ہم نے جس پر مفصل گفتگو کی ہے۔

## عاقل لوگ حیات رحمانی اپناتے ہیں

حیات رحمانی میں لعب کا تصور مختلف ہے روحانی زندگی والا انسان کسی بے کار یا عبث کام کو نہیں اپناتا عاقلوں والے کام انجام دیتا ہے عاقل آدمی کبھی بھی ایسے کام نہیں کرتا جس سے وہ اپنے خدا اور آخرت سے غافل ہو جائے وہ حقیقی زینت کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے اور وہ زینت زہد و تقویٰ سے عبارت ہے۔

عقلمند آدمی کبھی بھی فخر نہیں کرتا فخر جہالت کی علامت ہے بلکہ اس کے برعکس مومن منکسر المزاج ہوتا ہے اپنے آپ کو پست و حقیر سمجھتا ہے۔ اور جتنا زیادہ ایمان ہوگا اتنا زیادہ وہ اپنے آپ کو عاجز اور حقیر سمجھے گا۔ اور جتنا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آدمی کی ظاہری عزت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا ایمان کمزور ہوتا ہے۔ عیوان الرضا اخبار میں ہے کہ ایک شخص امام رضا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا بن الرسول اللہؐ اس روئے زمین پر آپ سے زیادہ اشرف اور بلند کردار میں اور کسی کو نہیں پاتا۔ حضرت نے فرمایا۔ 'من یکون اتقی منی افضل منی' اس روئے زمین پر جس کا تقویٰ مجھ سے زیادہ ہے وہ مجھ سے افضل ہے۔ یعنی میزان فضیلت تقویٰ ہے فضیلت کا معیار نسب نہیں ہے 'ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم'۔

تکاثر: جاہل لوگ یہ چاہتے ہیں ان کی مادی اشیاء میں اضافہ ہو اور عقلمند لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ان کے خیرات زیادہ ہوں نیکیوں میں اضافہ ہو عاقل لوگ تکاثر فی الاعمال چاہتے ہیں یعنی نیکیوں کی کثرت کے خواہاں ہوتے ہیں اور جاہل لوگ تکاثر فی الاموال والاولاد چاہتے ہیں اہل دنیا مال کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اہل عقل حقیقی اعمال کی طرف مائل ہوتے ہیں جن میں خدا کی خوشنودی شامل ہو۔ حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ جب تک ایک بھی درہم بیت المال میں باقی ہے جب اسے بھی کسی مستحق تک نہ پہنچا دوں گھر نہیں جاؤں گا۔ میں ایک درہم بھی کل کے لئے نہیں چھوڑ سکتا نہ جانے کل علیؑ زندہ رہے یا نہ رہے۔ کار خیر میں جلدی کرنا چاہئے۔ 'سابقوا' نیک کام میں سبقت کرو اس سے پہلے کہ وقت گذر جائے اور زندگی وفا نہ کرے۔ اور اس کے برعکس دنیا پرست لوگوں کے لئے 'وفی الاخرۃ عذاب شدید مغفرۃ من اللہ ورضوان وما الحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور'۔ یہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے دنیاوی زندگی کا انجام اور یہ عاقبت کی زندگی دنیا کی طرح نہیں کہ جہاں ہر کھیل کے تمام اسباب موجود ہیں وہاں یا ثواب ہوگا یا عذاب۔

جان لیجئے کہ دنیاوی زندگی اہل دنیا کے لئے سوائے دھوکہ اور فریب کے اور کچھ نہیں غرور یعنی خلاف واقع چیز جس کی کوئی حقیقت نہ ہو۔

دل بجہاں مبند کہ این بیوفا عروس
با ہیچ کسی شی بمحبت سحر نکرد

اس دنیا سے ہرگز دل نہ لگا کہ یہ ایک بے وفا دلہن کی مانند ہے کہ جس نے آج تک کبھی کسی کے ساتھ محبت سے ایک صبح تک رات نہیں گذاری۔

یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کے دن ہیں دعا کریں کہ آپ کی زندگی میں روحانیت پیدا ہو جائے۔

رمضان کی راتوں میں اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر عبادت کیا کریں پیغمبر گرامیؐ ان راتوں میں بارگاہ خداوندی میں اس قدر قیام فرماتے تھے کھڑے ہو کر اتنی عبادت کرتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آ جاتا تھا۔لوگوں نے جب پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی عبادتوں میں اتنی زحمت اور مشقت کیوں اٹھاتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔

افلا اکون عبداً شکوراً (بحار الانوار جلد ۶)

یعنی کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ بن کر نہ رہوں؟

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۳۵

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

سابقوا الی مغفرة من ربّکم وجنّة عرضها کعرض السّماء والارض اعدت للّذین آمنوا باللّٰہ ورسله ذالک فضل اللّٰہ یوتیه من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم. (سورۂ حدید: آیت ۲۱)

ان آیات میں دو قسم کی حیات بیان کی گئی ہیں۔ حیوان صرف ایک حیاۃ رکھتا ہے۔ اس کی حیات مادیات تک محدود ہے لیکن انسان مادی زندگی کے علاوہ بھی زندگی رکھتا ہے اور وہ حیات ابدی اور روحانی حیات ہے 'خلقتم للبقاء لاالفناء' تمہیں باقی رکھنے کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ فنا کے لئے۔ حیوان کو اس زمین کے لئے خلق کیا اور وہ فنا ہونے کے بعد اسی میں مل جائے گا جب کہ انسان کا بدن خاکی ضرور ہے اور مرنے کے بعد اس کے جسم کو اسی زمین میں دفن کردیا جائے گا لیکن اس کا نفس اس کی روح کا تعلق عالم بالا سے ہے اور اس روح کو پلٹ کر وہیں جانا ہے۔ ونفقت فیه من روحی۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

انسان کی روح مشرف ہے۔ یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی ۔(اے رسولؐ) یہ تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کا امر ہے۔ یہ روح امر الٰہی عالم ہے بشرطیکہ اسے کثیف نہ کیا جائے۔ اگر انسان شرک کرے گا تو عالم سفلی میں گر جائے گا۔ جو اس عالم کے باطن میں واقع ہے جہاں قہر الٰہی نازل ہوگا۔

انسان کی شان یہ ہے کہ وہ کسی بھی مخلوق کی طرف توجہ نہ کرے ہر شے کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی طرف مائل ہو جائے اسی سے لو لگائے اپنے آپ کو بندہ حقیر سمجھے تمام عالم ہستی کو فانی جانے اور اپنے پروردگار کو دائم اور باقی مانے۔

حقیقی بادشاہ وہی ہے جو اپنے آپ کو بندۂ خدا سمجھتا ہے اس نے حقیقت تک رسائی حاصل کرلی۔ جو کوئی بھی اپنے خدا سے غافل ہے وہ مردوں میں شمار ہوتا ہے وہ انسانی زندگی کے بجائے جانوروں کی زندگی گذار رہا ہے شاعر کہتا ہے۔

خور و خواب و خشم و شہوت
شعب است و جہل و ظلمت

یعنی: کھانا پینا، سونا، غصہ کرنا اور شہوت رانی یہ تمام جہالت اور گمراہی کے شعبے ہیں۔

غصہ کرنا بھیڑیے کا کام ہے۔ کتنے غصے سے غراتا ہے۔ جو شخص



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

غصے کا اسیر ہو وہ آدمی کہاں ہو سکتا ہے؟ ہاں ہو سکتا ہے وہ مرنے کے بعد انسان بن جائے یا اس کو انسان بنا دیا جائے۔ جب انسان کی موت واقع ہوتی ہے تو اس کے اعمال کا دفتر بند ہو جاتا ہے۔ وہ چاہے جتنی التجا کرے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دیا جائے میں اپنے اعمال درست کرلوں گا انسان بن جاؤں گا جواب دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں یہ لوگ لغویات کر رہے ہیں۔

آج میں انسان کی زندگی کے بارے میں بیان کروں گا۔ اے لوگوں ذرا قرآن کی طرف غور سے توجہ کرو۔ سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ اپنی مغفرت کی طرف دوڑو اور سبقت کرو اپنے پروردگار کی طرف رخ کرو تا کہ بہشت تمہارا مقدر قرار پائے۔ 'سارعوا' جلدی کرو۔ دوڑو جب نماز کے لے اذان دی جائے تو اپنے معاملات کو موقوف کردو اور مسجد میں نماز جماعت کی صفوں کو پر کرو ان چیزوں کی طرف دوڑو جن کو تم اپنے ساتھ قبر میں لے جا سکو۔ جب تم انسان نہیں بنو گے اس وقت تک تمہیں اپنی محبوب ہستیوں کا قرب حاصل نہیں؟ تم اپنے ایک ہزار گز کے بنگلے کی تعمیر کے لئے کتنی زحمت اور مشقت اٹھاتے ہو اتنی زحمات کے باوجود تم اس محل میں کتنے دن رہتے ہو؟ عارضی گھر کے لئے اتنی مشقت کرتے ہو جب کہ اس میں تمہیں نہیں رہنا ایک نہ ایک دن کوچ کرنا ہے جنت میں اور دنیاوی گھر میں بہت فرق ہے اگر ساری دنیا تمہیں دے دی جائے پھر بھی تمہارے لئے کوئی فائدہ نہیں اس لئے کہ یہ دنیا فانی ہے۔ لیکن جنت اگر ایک تازیانہ کے عوض مل جائے تو اس کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قیمت ہے اس لئے کہ وہ جائے ابدی ہے اور ایسی ابدی جگہ جس کو کوئی فنا نہیں۔

## اطاعت اور توبہ کے سبب انسان کی مغفرت

'سابقوا' جلدی کرو۔ کاہلی سے کام نہ لو'الی مغفرۃ' سبب یعنی بخشش خدا، رحمت خدا، اور مغفرت کے اسباب مہیا کرنے میں جلدی کرو تمام واجبات اور مستحبات مغفرت خداوندی کے اسباب ہیں تمام نیک کام جو خدا کے لئے کئے جائیں ہیں مغفرت کے اسباب میں سے ہیں ایک کانٹا بھی راستہ سے ہٹا دیا جائے تو یہ بھی نیک عمل ہے اگر آدمی کار خیر کرنا چاہتا ہے خدا کی خاطر کرے تعقیبات نماز میں ہم پڑھتے ہیں۔ اللّٰھم انّی اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک۔ عزائم یعنی حتمی چیزیں یعنی اے خدا مجھے اعمال کی توفیق عطاء فرما جن سے میری مغفرت ہو جائے وہ امور انجام دینے کی قدرت عطاء فرما جو میری بخشش کے لئے حتمی اور قطعی قرار پائیں۔ بعض اعمال میں گمان پایا جاتا ہے لیکن بعض کا تعلق عظمت سے ہے جو حتمی ہیں ان میں سے ایک توبہ ہے اگر کوئی شخص توبہ کے دروازے پر آجائے تو وہ خالی ہاتھ نہیں جاتا اس کی بخشش حتمی ہے البتہ یہ بخشش اس کے گناہ کی نوعیت کے لحاظ سے ہے اگر کسی مظلوم پر ظلم کیا ہے تو اس ظلم کو برطرف کرے اور اگر وہ مظلوم بھی اسے معاف کردے تو اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ قرآن کریم میں باب قصاص میں خدا فرماتا ہے'وان تعفوا اقرب



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لِلتَّقْوٰی' اگر تم خدا کی خاطر معاف کردو تو یہی تقویٰ سے زیادہ نزدیک ہے کیونکہ خدا عفوودرگزر کو پسند فرماتا ہے۔

## امام سجادؑ کی زہری سے گفتگو

امام زین العابدینؑ جب مکہ تشریف لے جارہے تھے تو راستے میں ایک پہاڑ پر انہوں نے آرام کی غرض سے قیام فرمایا۔ ایک شخص نے امامؑ کو بتایا کہ اس پہاڑ کے دامن میں زہری بھی موجود ہے۔ زہری ایک زمانے میں مدینے کا قاضی تھا اور امام زین العابدینؑ کے معتقدین میں تھا اور اکثر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر امامؑ سے کسب فیض کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے کسی مجرم کو تنبیہ کرنے کی غرض سے سزا دی۔ اتفاق سے وہ مرگیا زہری کو اسکے مرنے پر بہت رنج ہوا اسی احساس جرم میں وہ مدینہ کے پہاڑوں پر نکل گیا اس نے اپنے اہل وعیال کو بھی چھوڑ دیا۔ امامؑ کو کسی نے بتایا کہ زہری بہت مایوسی کے عالم میں دیوانہ وار پہاڑوں میں نالہ وفریاد کرتا رہتا ہے۔ آپؑ چاہیں تو اس سے ملاقات کرلیں۔ امامؑ نے فرمایا یقیناً میں اس سے ضرور ملوں گا اور اسے سمجھاؤں گا۔ امامؑ اس کی ہدایت کے لئے پہاڑ پر تشریف لے گئے امامؑ نے اس کو دیکھا اس کے سر اور داڑھی کے بال جھڑ چکے ہیں برہنہ حالت میں پڑا ہوا بس مسلسل روئے جارہا ہے زندگی سے ناامید ہوچکا ہے۔ روایت کا حاصل یہ ہے کہ امامؑ نے فرمایا تم نے یہ کیا اپنی حالت بنارکھی ہے تمہیں معلوم ہے اپنے پروردگار کی رحمت سے مایوس ہونا کتنا بڑا گناہ ہے تم اپنے کیے کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تلافی کیوں نہیں کرتے زہری نے کہا کیا مولا" کسی انسان کے قتل کی بھی کوئی تلافی ہوسکتی ہے جب اس نے یہ کہا تو امامؑ نے فرمایا ہر مسئلہ کا حل اسلام میں موجود ہے جاؤ اور جا کر اس مقتول کے ورثہ کو مقتول کا خون بہادے دو اور پھر سے اپنے دین اور عمل میں مشغول ہو جاؤ آیا دنیا میں کوئی ایسا مرض ہے جس کا کوئی علاج نہ ہو؟

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ عزائم مغفرت الٰہی مغفرت کا باعث ہوتے ہیں توبہ میں جلدی کرنا چاہئے پس آیئے ابھی سے یہ عہد کریں کہ ہر گناہ سے توبہ کرلیں گے۔اور آئندہ کوئی گناہ نہیں کریں گے۔ پروردگار فرمارہا ہے جلدی کرو۔اس لئے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔مغفرت میں جلدی کرو خاص طور پر عزائم مغفرت میں جن میں سے ایک توبہ ہے۔

## آسمان اورزمین کے برابر جنت کی وسعت

جنت کی طرف جلدی کرو عرضها کعرض السّماء اگرچہ عرض اکثر اوقات طول کے مقابلے میں آتا ہے لیکن اس آیت میں بعض محققین کہتے ہیں موضوع اور مقام کی مناسبت سے یہاں عرض بمعنی وسعت استعمال ہوا ہے۔آپ کو معلوم ہے بہشت کتنی بڑی ہے۔کعرض السماء والارض۔ آسمان اور زمین کی مانند وسیع اور عریض ہے۔ابھی کچھ عرصے پہلے عجیب آلات ایجاد ہوئے ہیں کہتے ہیں ایک شیشے کا عدسہ ہے جسے ٹیلی اسکوپ کہتے ہیں جس کی مدد سے آسمان پر موجود ستاروں کو قریب کرکے دیکھا جاسکتا ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جب کہ ان کہکشاؤں کا زمین سے فاصلہ ایک ہزار ملین نوری سال کے برابر ہے اس نور کی رفتار تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ ہے جب کہ ساٹھ سیکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے اور ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور چوبیس گھنٹے کے دن اور رات ہوتے ہیں اور تیس دن رات کا ایک مہینہ ہوتا ہے اور بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے ذرا تصور کریں زمین و آسمان میں فاصلہ کتنا ہے ایک ہزار ملین نوری سال ہر سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اور ہر مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور ہر دن رات چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے ہر گھنٹہ ساٹھ منٹ کا اور ہر منٹ ساٹھ سیکنڈ کا اور روشنی کی رفتار تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ ہے اور پروردگار فرما رہا ہے جنت کی وسعت آسمان و زمین کے درمیان جو وسعت ہے اس کے برابر ہے۔

## نیکی میں سبقت کرنا ایمان کا نتیجہ ہے

'سابقوا' نیکی کے کاموں میں سبقت کرو اگر کسی نیک کام کے لئے پیسوں کی ضرورت ہو تو آپ جلدی سے چیک کاٹ دیا کریں تا کہ آپ کا شمار کارخیر کرنے والوں میں کیا جائے۔ آگے بڑھیں جلدی کریں۔ کیا بات ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام میں جلدی کرتا ہے پیش پیش رہتا ہے جب کارخیر کی بات آتی ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اتنی احتیاط کرتا ہے کہ رمضان میں جماعت میں شرکت کے لئے مسجد بھی نہیں آتا کیونکہ اس نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے قرآن میں آیت ہے کہ سبقت کرو جس طرح آپ فٹ بال، گھوڑ دوڑ، تیراندازی میں اپنے آپ کو پیش پیش رکھتے ہیں سبقت لے جانے کی کوشش



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرتے ہیں تا کہ اول نمبر پر آئیں آپ کو چاہیے کہ نیکی کے کاموں میں بھی پیش پیش رہیں تا کہ کارِ خیر میں اول نمبر پر آجائیں۔نماز جماعت بھی جہاد کے مراتب میں سے ایک ہے۔نماز میں سبقت کریں اہل دنیا کس طرح اپنے معاملات میں سبقت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔آپ کو چاہیے کہ آپ جنت جانے میں دوسروں سے سبقت لے جائیں۔

وجنّة عرضها کعرض السّماء والارض اعدت للذین آمنوا باللّٰہ ورسلہ۔یہ جنت صرف اہل ایمان کے لئے بنائی گئی ہے جو کوئی دنیا کے گرد گھوم رہا ہے وہ پست ہے اس کی زندگی صرف دنیا تک محدود ہے۔لیکن جو کوئی آخرت کی طرف راغب ہو گیا اپنے پروردگار کی طرف مائل ہو گیا اس کے لئے جنت ہے اور وہ جنت میں ضرور جائے گا ورسلہ جو اسکے رسول پر ایمان رکھتا ہے جو اہلبیتؑ کو دوست رکھتا ہے جنت اس کے لئے ہے۔میں اس موضوع پر مزید گفتگو کرنا چاہتا ہوں لہٰذا اس آیت کا اختتام کل کریں گے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۳۶

بسم اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

سابقوا الی مغفرة من ربّکم وجنّة عرضها کعرض السّماء والارض اعدّت للّذین آمنوا باللّٰہ ورسله ذالک فضل اللّٰہ یوتیه من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم ○ ما اصاب من مّصیبة فی الارض و لا فی انفسکم الّا فی کتاب من قبل ان نبراها، انّ ذالک علی اللّٰہ یسیر ○ لکیلا تاسوا علی ما فا تکم ولا تفرحوا بما آتاکم واللّٰہ لایحب کل مختال فخور.

(سورہ حدید: آیت ۲۳)

## آخرت کے لئے جلدی کرنا بہتر ہے

گذشتہ روز ہم نے آیت مبارکہ 'سابقوا الی مغفرة من ربّکمٔ کے بارے میں گفتگو کی تھی سابقوا اور سارعوا جو دوسرے مقام پر ذکر ہوا ہے کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ یعنی تیزی دکھاؤ۔ جلدی کرو۔ البتہ دنیاوی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

امور میں جلدی کا کام شیطانی ہے لیکن آخرت کے لئے جلدی کرنا یہ رحمانی کام ہے۔قرآن میں ہے کہ نیک کام جلدی انجام دیا کرو نہ یہ کہ کوئی اگر آپ سے کہے کہ ایک ضروری کام ہے جلدی کریں تو آپ اس نیک کام کو ترک کردیں'سابقوا' سبقت کے معنی یہ ہیں کہ کچھ لوگ اس نیک کام میں سبقت کریں تا کہ دوسرے لوگ ان کو دیکھ کر سبقت لے جانے کی کوشش کریں آپ ان مومنین کو نہیں دیکھتے کہ وہ ہر کار خیر میں پیش پیش ہوتے ہیں۔آپ بھی ایسے کام کریں تا کہ ان سے آگے بڑھ جائیں'سابقوا' جلدی کریں سستی کو چھوڑ دیں جو لوگ سستی کرتے ہیں وہ امر آخرت سے محروم ہیں۔اور جو لوگ چستی اور تیزی دکھاتے ہیں آپ بھی ان سے زیادہ چستی دکھائیں۔

## جنت آپ کے لئے موجود ہے

دوسرا جملہ اس آیت شریفہ میں ہے خدا فرماتا ہے'اعدت' کلمہ اعدت یعنی جنت آپ کے لئے آمادہ ہے یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ جنت فی الوقت موجود ہے ایک حقیقی وجود رکھتی ہے (لاسیوجد) نہ یہ کہ جنت اور جہنم بعد میں وجود میں آئیں گے ایک تحقیق شدہ قول کے مطابق جنت عالم غیب میں موجود ہے کوئی بھی جنت وجہنم کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ ملک نہیں ہے بلکہ عالم ملکوت ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جب آپ برزخ جائیں گے تو وہاں ایک دوسرا عالم پائیں گے۔بس اتنا جان لیں کہ اس کا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

وجود ہے احدث جنت زیب و زینت سے آراستہ ہے وہ اہل ایمان کے لئے سجائی گئی ہے۔شب معراج میں حضور اکرمؐ نے اس کا مشاہدہ فرمایا ہے۔ بہت سے ایسے بزرگ حضرات، اہل ایمان وعمل نے عالم خواب یا مکاشفہ یا بین النوم والیقظہ میں مشاہدہ کیا ہے اور بعض لوگ جنت کی نعمات سے بہرہ مند بھی ہوئے ہیں۔

## علامہ مجلسیؒ اور بہشتی طعام سے شفایابی

ان نیک ہستیوں میں سے ایک علامہ مجلسی اولؒ ہیں۔ کتاب شرح من لا یحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ علامہ مجلسیؒ بیمار پڑ گئے۔ اور ایسا مرض کہ طبیبوں نے جواب دے دیا تھا۔ ان کے آخری وقت میں حدیث کساء کے پانچ نور پاک ان کے پاس تشریف لائے۔ رسول خداؐ نے سونے کی سیخ میں کباب لاکر دیئے اور ان سے فرماتے ہیں کہ اسے کھالو آقای مجلسیؒ نے بھی وہ کباب کھالئے۔ علامہ مجلسیؒ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کیا یہ وہی طعام بہشتی ہے جس کے ایک ہزار ذائقے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ وہی طعام ہے اس کے بعد آپؐ نے ان کی شفاء کی بشارت دی۔ اس طعام کو کھانے کی برکت سے ان کو شفاء عطا ہوئی اس کے بعد حضور اکرمؐ نے ان کو تاکید کی اہلبیتؑ کے اقوال پر مشتمل ایک کتاب لکھیں۔ اور علامہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اپنے قلم سے تحریر کی۔

میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جنت موجود ہے۔ نقد اور آمادہ ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مومن اور بہشت کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے جہاں انسان چلا جاتا ہے تو واپس نہیں آتا اور اسی طرح جہنم کا وجود بھی ہے اور جہنم کافروں کے لئے تیار ہے ادھر ان کو موت آئی ادھر وہ جہنم میں پہنچ گئے۔

## ہمیشہ کا ثواب صرف فضل خداوندی ہے

تیسرا جملہ 'ذالک فضل اللہ' اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ جنت اور ثواب اور مغفرت فضل الٰہی ہیں جو ہر مومن کو دی جائے گی یہ استحقاق نہیں ہے بلکہ صرف فضل خدا ہے استحقاق کے معنی اجرت کے ہیں خدا جنت کو کسی کی اجرت کے عوض نہیں دے گا کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اجرت کسی کام کے عوض ملتی ہے ایک درزی کی طرح وہ کپڑے سیتا ہے اور اس کی اجرت لے لیتا ہے۔ انسان کی عبادتوں کی اجرت کتنی ہونا چاہئے؟ فرض کریں ایک انسان نے پچاس سال عبادت کی ہے اگر وہ اس کی اجرت طلب کرتا ہے تو اصولی طور پر اس کو پچاس سال کی عیش و عشرت کی اخروی زندگی میسر آنی چاہیے۔ پچاس سال کی عبادت کی مزدوری کتنی ہے؟ آپ کہیں گے صرف پچاس کی خوشحال زندگی نہ کہ پچاس سال ایک روز کے برابر ہو جب کہ جنت کی اصل زندگی کی تو کوئی انتہا نہیں ہے۔ چند سال کی عبادتوں کی اجرت بے انتہا نہیں ہوتی 'ذالک فضل اللہ' ہم اہل تقویٰ کو اپنے فضل سے جنت عطا کریں گے نہ کہ ان کی اجرتوں کے حساب سے مثال کے طور پر اگر اس نے تیس دن تک میرے حکم پر محدود مدت کے لئے اپنی خوراک کو ترک کیا صرف تیس روز



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تک جنتی مرغ مسلم اس کو دے دیئے جائیں کہ جن کے ہزار قسم کے ذائقے ہوں گے ایسا نہیں ہے کہ ایک ماہ کی بھوک و پیاس کی عوض خدا کے ہاں صرف ایک ماہ تک بہترین پذیرائی ہو جائے یہ تو محدود پاداش ہو گی لیکن خدا کے ہاں ایسا تصور نہیں ہے اس کی نعمتوں کا کوئی حساب نہیں ہے، ورنہ کوئی وقت معین ہے بلکہ تا ابد انسان فضل خداوندی جنتوں کی نعمتوں سے سرفراز ہوتا رہے گا۔ چاہے وہ برزخ میں ہو چاہے قیامت کے روز کہیں بھی کوئی حد معین نہیں ہے۔

## ایک انار روزانہ اور ستر سال عبادت

روایت میں ہے کہ ایک عابد تھا جو ستر (۷۰) سال سے ایک گوشے میں عبادت میں مشغول رہا اس کے حجرۂ عبادت کے پاس ایک درخت تھا جو روزانہ صرف ایک پھل دیتا تھا اور وہ عابد روزانہ اسی سے افطار کرتا تھا اور دوبارہ اپنی عبادت میں مشغول ہو جاتا تھا۔ ستر (۷۰) سال اس نے اسی طرح گذارے ستر (۷۰) سال بعد اس کو ایک حاجت طلب ہوئی اس نے دیکھا کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس نے شکایت کی کہ میں نے ستر سال عبادت کی اس کے عوض میں نے اپنی ایک حاجت طلب کی اور خدا نے وہ بھی پوری نہیں کی۔ رات کو جب وہ سویا تو اس نے عالم خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں ہم تمہاری عبادتوں کا حساب کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا جو تم ستر (۷۰) سال تک نماز اور روزے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے ہو ان کا عوض وہ ایک انار جو روزانہ اس درخت سے تم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حاصل کرتے رہے ہو اس کے برابر بھی نہیں ہے (مصابیح القلوب) اے انسان ذرا تصور تو کر اگر تجھے تیری عبادت کی اجرت دی جائے تو ذرا غور تو کر کہ کس کے مقابلے تیرا معاوضہ دیا جا رہا ہے اپنے اعمال کو تو دیکھ اگر تو نے چند دن خدا کے حکم پر امساک کیا اور صبح سے شام تک کھانا نہیں کھایا تو عوض تو تجھے اس کا خدا افطار کے وقت ہی دے دیتا ہے جو تربوز اور دیگر پھلوں کی صورت میں اس خشک صحرا پر بیج کو کاشت کرتا ہے جس کا نصف حصہ جڑ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور آدھا حصہ پھول کی صورت میں نمودار ہو جاتا ہے تربوز کے لئے ضروری ہے کہ اس کا چھلکا موٹا ہونا چاہئے تاکہ پھل ضائع نہ ہو پھر پروردگار اس کے درمیان مائع کی شکل میں رس کو منجمد کرتا ہے آپ کے روزوں کا معاوضہ یہ ایک تربوز کے برابر بھی نہیں ہے اسی طرح ہم دیگر پھلوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو خدا کی نعمات میں سے ہیں۔

## کئی عمر عبادات کا عوض دو آنکھیں

ایک اور عابد تھا جس نے اپنی عبادت میں پانچ سو برس عمر گزاری اب سے تقریباً ہزار دو ہزار سال پہلے لوگوں کی عمریں اتنی ہوتی تھیں بلکہ جناب لقمان حکیم نے تو تین ہزار سال کی عمر گذاری وہ عابد جس نے پانچ سو سال عمر گزاری اس کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوا کہ وہ ایک پہاڑ کے دامن میں رہتا تھا صاف اور شفاف پانی اور ایک درخت کے پھل سے وہ استفادہ کرتا تھا۔ پانچ سو سال بعد جب اس کا آخری وقت آ گیا اور اس کے اعمال کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نعمات خداوندی سے موازنہ کیا گیا تو سب سے پہلے اس جسمانی اعضاء و جوارح سے مواز کیا گیا (آخرت کا موازنہ ایسا ہوگا کہ خود انسان اس پر یقین کرے گا) اس کی موت کے بعد جب اس کا موازنہ کیا گیا تو اس کی پانچ سو سال کی عبادات خدا کی عطاء کردہ آنکھوں کی نعمت کے برابر بھی نہیں تھیں (مصابیح القلوب سبزواری)۔ یہ آنکھ ایک عظیم نعمت ہے اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب آپ کی آنکھ میں درد ہو جائے یا خدا نہ کرے موتیا اتر آئے یا آنکھ ضائع ہو جائے اس وقت آپ کو معلوم چلے گا کہ کتنی بڑی نعمت تھی جو ہم سے چھن گئی۔ یہ آنکھ دشمن سے محفوظ رکھتی ہے اگر آنکھ دیکھنے کے قابل نہ رہے تو آپ لاٹھی کے سہارے چلتے ہیں کسی گڑھے میں بھی گر سکتے ہیں۔ انسان سر سے پیر تک نعمات میں غرق ہے۔ اے میرے خدا تو نے ہمیں آنکھ جیسی نعمت سے نوازا اللہ اکبر ہمیں چاہئے کہ ہم اس نعمت پر شکرانے کی چند رکعت نماز پڑھیں پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

اگر خدا کو ہماری اجرت دینا مقصود ہوتی تو وہ اپنی نعمات سے موازنہ کرتا یعنی آپ نے جو عبادت انجام دی ہے اس کو تولتا۔ مثلاً آپ جو خمس دیتے ہیں۔ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے آیا آپ نے اسکا شکر ادا کیا ہے ایک سال خدا نے آپ کو مال عطا کیا جسے آپ نے کھایا پہنا ہے اس کے بعد آپ سے کہا جاتا ہے کہ۔ جو آپ کی ضرورت سے زیادہ ہو اس کا پانچواں حصہ بطور خمس دے دیں۔ تمام اعضاء بدن بھی اسی طرح ہیں ان کی بھی کوئی نہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کوئی زکوۃ ہے۔ یقبل الیسیر و یعفوا عن الکثیر یعنی وہ تھوڑے اعمال کو قبول کرتا ہے اور کثیر گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ لہٰذا جو بھی جنت جاتا ہے وہ بفضل خدا جاتا ہے۔ انسان کا عمل محدود ہے متنا ہی ہے اور اس کا ثواب لا متنا ہی ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتے یہ خدا کا فضل ہے ہمارے شامل حال ہے۔ انسان اس کی بندگی میں کوتا ہی کرتا ہے اس کے باوجود خداوند عالم اہم عظمت کے مطابق ہمارے اعمال قبول کر لیتا ہے' واللّٰہ ذو الفضل العظیم' پروردگارا بحق محمدؐ وآل محمدؐ اپنے فضل سے تو ہمارے ساتھ معاملہ کرنا۔

## کتاب الٰہی میں تمام حوادث درج ہیں

بعدوالی آیت مااصاب من مصیبة فی الارض ولافی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراھا انّ ذالک علی اللّٰہ یسیر لکیلا تاسوا

اعتقادی بحث کو جاننا بہت اہم ہے اور حقیقی آرام وآسائش میں وہی ہوگا جو اس عقیدے کی بحث کو سمجھ لے اور اس پر کاربند ہو جائے۔

ہر حادثہ جو اس عالم واقع میں رونما ہوتا ہے چاہے وہ آفاق میں ہو یا انفس میں کرہ زمین پر وہ حادثہ آفاقی جو کرہ زمین پر واقع ہوتا ہے۔ مثل زلزلہ سیلاب، قحط، یا نفسانی بلائیں وہ جو انسان کے نفوس میں عارض ہوتی ہیں امراض، پریشانیاں وغیرہ جو اس کو موت سے دوچار کر دیتی ہیں۔ روزانہ جو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حادثات وقوع پذیر ہوتے ہیں یہ اتنی بڑی تعداد میں ہوتے ہیں کہ جن کا کوئی شمار نہیں یہ سب کے سب لوح محفوظ میں عالم الٰہی میں درج ہے اور حادثہ سے پہلے موجود ہیں۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام حوادث پیش آنے سے قبل خدا کے علم میں ہوتے ہیں مثلاً کسی کی عمر ساٹھ سال ہے تو اسکی زندگی بھر کے حوادث کتاب الٰہی میں درج ہیں مثال کے طور پر وہ کل کہاں جائے گا کیا کام کرے گا۔ سب لکھا ہوا ہے لیکن اس کا لکھنا عام قلم و روشنائی سے لکھنا نہیں ہے یعنی یہ حادثات کسی کاغذ پر نہیں لکھتے جاتے بلکہ وہ لوح لکھتی ہے جس کا تعلق عالم بالا سے ہے۔ مسلمان یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ پیغمبر ہیں۔ مایَنطق عن الھویٰ کے پابند ہیں اپنے پاس سے کچھ نہیں کہتے۔ خدا قرآن میں فرمارہا ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض اس زمین پر کوئی مصیبت تمہارے نفوس پر واقع نہ ہوگی مگر یہ کہ جو تمہیں موت تک لے جائے۔ الا فی کتاب من قبل ان نبر نھا۔ قبل اس کے ہم اسے مرحلہ وار عالم ظہور میں لے آتے ہیں جو لوح محفوظ میں درج ہے۔

## مقدرات الٰہی انسانی اختیار کے ساتھ ہیں

اس کو آپ جبر نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ امور بندے کے اختیار کے ساتھ ہیں یعنی اس کی تقدیر میں اس طرح لکھ دیا گیا ہے کہ فلاں شخص اس تاریخ کو اٹھے گا اپنی گاڑی نکالے گا اس میں سوار ہو کر فلاں جگہ جائے گا اور تیز چلائے گا اور گاڑی بے قابو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہو جائے گی اور وہ مرجائے گا۔ یہ جبر نہیں ہے یہ اس کے اختیار کے ساتھ ہے جو کچھ پیش آئے گا وہ اسی طرح اس کی تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے یعنی وہ اپنی مرضی سے کھاتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کو کوئی جسمانی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے بیمار پڑ جاتا ہے بہت سے امراض جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔ الا فی کتاب من قبل ان نبرئھا ان ذالک علی اللہ یسیر ۔ ہر فرد کی تقدیر لوح محفوظ میں پہلے سے لکھ دی جائے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

مقدرات کو خدا نے پہلے سے کیوں معین کیا ہے؟ لکیلا تاسوا علی مافاتکم و لا تفرحوا بما آتاکم آپ عاقل اور اہل ایمان ہیں آپ نے خدا اور رسولؐ کے اس مطلب کو سنا اور یقین کیا کہ یہ عقیدہ صحیح ہے تو اب آپ جب مسجد سے باہر نکلیں گے تو کبھی کسی حادثہ پر افسوس نہیں کریں گے کہ یہ کیوں ہوا۔ لکیلا تاسوا علی مافاتکم۔ چاہے آپ کا عزیز ترین مال گم ہو جائے آپ کو کوئی ملال نہیں ہوگا اس لئے کہ آپ کہیں گے یہ میرے مقدر میں لکھا تھا آپ کا کوئی عزیز ترین فرد فوت ہو گیا آپ نے کہا خدا نے تقدیر میں یہی لکھا تھا۔ ہم مسلمان ہیں ہم خدا کی قضا و قدر پر اعتراض نہیں کرتے اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے بعض لوگ کیا کہتے ہیں کاش یہ ابھی نہ مرتا یہ آپ کا کاش کہنا بھی کفر کے مترادف ہے سورۃ آل عمران میں ہے تم کافروں سے بے خبر نہ رہو۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تم ہمارے پاس ہوتے تو مارے نہیں جاتے اگر تمہیں میدان نہ لے جایا جاتا تو تم قتل نہ کیے جاتے یہ اگر مگر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرنا کفر ہے یہ کہو خدا بہتر جانتا ہے یہ ملک اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اس تقدیر میں یہی لکھا ہے لیکن یہ تقدیر انسان کے اختیار کے ساتھ ہے مجبوری نہیں ہے آپ بھولیں نہیں کہ میرے فرزند کی ۲۴ سال کی عمر میں وفات ہو جاتی ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں آخر اس عالم کا کوئی مالک ہے، مدبر ہے، چلانے والا ہے، پالنے والا ہے، آپ اس کی مخلوق ہیں آپ کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اسے کہتے ہیں آزادی اور صاحب اختیار ہونا خدا کو زیب دیتا ہے کہ وہ اپنا اختیار دکھائے تجھے کون سی آزادی اور دوام حاصل ہے کہ تو اپنے آپ کو صاحب اختیار سمجھ بیٹھا ہے کیا تیرے ہاتھ میں کوئی چیز ہے۔ لو کانوا عندنا ماماتوا۔ اگر یہ لوگ ہمارے پاس ہوتے تو مرتے نہیں میں کہتا ہوں اگر تو کسی کے پاس ہوگا تو نہیں مرے گا۔ تو ہر لمحہ خطرے میں ہے اگر تیری سانس اندر رہ جائے تو ہوسکتا ہے واپس ہی نہ آئے اور تو دنیا سے رخصت ہو جائے۔

## مادّی امور پر خوش ہونا غلطی ہے

لکیلا تاسوا علی مافاتکم۔ تاسوا یعنی حسرت و یاس میں مبتلا ہونا آپ اپنے آپ یہ حسرت نہ کریں کیونکہ جو کچھ انسان کے ساتھ پیش آتا ہے وہ مالک حقیقی خود جانتا ہے اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ لکیلا تاسوا۔ مسلمان کو چاہیے اس پر پیچ و تاب نہ کھائے۔ جو چیز اس سے فوت ہوگئی ہے خواہ اس کا تعلق عالم بالا سے ہو یا کوئی روحانی و جسمانی نقصان ہوا ہمیں کوئی فرق نہیں جو بھی حادثہ رونما ہوا اور اسی طرح اگر خدا نعمات سے نوازے۔ ولا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تفرحوا بما آتاکم ۔تو ہرگز اس پر غرور نہ کرنا صدر مملکت اور ایک عام آدمی میں کیا فرق ہے؟ میرا مطلب ہے خوش ہونا غلط ہے کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جنھوں نے ڈھیروں مال جمع کیا لیکن وہ اپنی دولت سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکے۔ اگر خدا نے کوئی بیٹا دے دیا تو خوشیاں نہیں مناؤ اس لئے کہ کتنے ہی فرزند ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کے لئے آزمائش بنے ہوئے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خوشیاں منائیں تو نعمت و امانت خداوندی پر خوش ہوں قل بفضل اللہ و برحمۃ فبذلک فلیفرحوا' اس پر خوش ہونا بہت اچھا ہے نہ کہ اپنے آپ پر خوش ہوں۔(سورہ یونس: آیت ۵۸)

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض و لا فی انفسکم الا فی کتاب

جو امور ہیں وہ ہمارے یہاں درج ہیں زیر پردہ تمام کے تمام نقش ہیں۔

## سچے خواب مقدرات کی دلیل ہیں

اس قاعدہ کے مطابق جس کا قرآن میں ذکر ہوا ہے ایک دلیل سچے خواب بھی ہیں خود آپ نے بھی اپنی زندگی میں ایسے خواب دیکھے ہوں گے بہت سے لوگوں نے ذکر کیا ہے مثال کے طور پر ایک سال پہلے انسان دیکھتا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے اور اسی طرح دوسرے سال وہ خود بنفس نفیس مکہ جاتا ہے یہ حوادث تھے جو تمام کے تمام خدا کے ہاں ثبت ہیں۔ خواب کی حالت میں ممکن ہے وہ آنے والے حوادث و واقعات کے ساتھ متصل ہو جائے ان میں سے کچھ واقعات کو حقیقت میں درک کرے اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بعض اوقات وہی خواب ذہن میں بیٹھ جاتا ہے اور وہ بیدار ہو جاتا ہے۔ کبھی ویسا ہی یا اس سے ملتا جلتا واقعہ پیش آ جاتا ہے یا وہ گفتگو جو وہ خواب میں دیکھتا ہے وہ اسکے ذہن میں رہ جاتی ہے۔ مثلاً کبھی وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ ایک مسجد میں گیا ہے اور وہ عالم اس کو دودھ دے رہا ہے اس دودھ سے مراد علم ہوتا ہے جو اسے وہ عالم سکھا رہا ہے کیونکہ دودھ بہت فائدہ مند ہوتا ہے وہ مادّہ طبعی ہے جو انسان کی غذا بنتا ہے اور علم بھی روح کی غذا ہے۔

## مردہ داماد اور قبر حسینؑ کی زیارت

ایک شخص امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا اور روتے ہوئے عرض کی مولا میں ایک وحشتناک خواب دیکھا ہے مردہ داماد ہے جس کی روح آتی ہے اور مجھے لے جانا چاہتی ہے اور پھر میں اس کے بغل گیر ہو گیا۔ حضرتؑ نے تبسم فرمایا 'لیس حیث تذھب' جیسا تم خیال کر رہے ہو ویسا نہیں ہے بلکہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم اس سال امام حسینؑ کی قبر کی زیارت سے مشرف یاب ہو گے۔ اس کے نام کی مناسبت سے حقیقت یہ ہے کہ لوح محفوظ میں قبر حسینؑ سے بغل گیر ہونا تمہاری قسمت میں لکھا ہے۔ کیونکہ اس شخص کے داماد کا نام حسین تھا لہذا قبر حسینؑ اس کے داماد کی شکل کی صورت میں ظاہر ہوئی اور وہ شخص خواب سے بیدار ہو گیا۔ (دارالسلام حاجی نوری) کہتے ہیں کہ کوئی آیا اور اس نے ابن سیرین سے کہا میں کل رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں لوگوں کے منہ پر مہر لگا رہا ہوں اس نے کچھ سوچا پھر کہا آپ موذن ہیں۔

اس نے کہا ہاں لیکن آپ کو کیسے معلوم اس نے کہا موذن جب



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

رمضان میں فجر کی اذان دیتا ہے اور جب یہ کہتا ہے۔ اللہ اکبر۔ تو لوگوں کے منہ بند ہوجاتے ہیں۔ کس طرح ایک چیز جو زیر پردہ ہے اس سے مناسبت رکھتی ہے اور ظاہر ہوجاتی ہے ایسے خوابوں کا رمز تلاش کرنا چاہئے۔

## مال یتیم اور سود خوری

ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حقائق تک رسائی حاصل کرنا ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہے کیونکہ وہ ظاہر میں کچھ اور ہے اور باطن میں کچھ اور ہوتا ہے۔ ان خوابوں کی طرح جن کی ابھی ہم نے مثال دی انسان جو کام بھی کرتا ہے اس کی ایک دوسری صورت بھی ہوتی ہے اس کے مرنے کے بعد وہ صورت ظاہر ہوتی ہے اگر کوئی یتیم کا مال کھاتا ہے تو عالم بالا میں اس کی صورت جدا ہوتی ہے۔

انّ الّذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلماً انما یاکلون فی بطونھم ناراً

جو لوگ ظلم کے ذریعے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ (سورۂ نساء: آیت ۱۱)

دوسری مثال دے دوں جو لوگ سود کھاتے ہیں اس کی صورت یہاں ؟؟؟؟؟ کی مانند ہوتی ہے لیکن عالم بالا میں یہ لوگ اپنے آپ کو سنگین تر کر رہے ہیں ان کے پیٹ اس قدر بھاری اور بڑا ہوجاتا ہے وہ اپنے پیٹ کے بوجھ کی وجہ سے راستہ نہیں چل سکتے۔

لایقومون الا کما یقوم الّذی یتخبطہ الشّیطان من المسّ (سورہ بقرہ: آیت ۲۷۶) آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ دیو ہیکل ہوتے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہیں جب وہ دو قدم چلنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے دو قدم چلنا دوبھر ہوتا ہے اور بیٹھ جاتے ہیں ان سود خوروں کا انجام بھی یہی ہوگا۔

رمضان میں روزے کی حالت میں ظاہری طور پر تو کھانے پینے اور دوسری چیزوں سے امساک کیا جاتا ہے پرہیز کیا جاتا ہے لیکن روزے کی حقیقت روحانی طعام تناول کرنا ہے۔ابھی آپ افطار کی حالت میں ہیں لیکن یہ افطار دوسرے معنوں میں ہے۔

روزے کی حالت میں ہزار ملائکہ روزے دار کی صورت کو چومتے ہیں اور مرحبا کہتے ہیں۔

ابھی میں خواب کی تعبیر کے بارے میں ذکر کر رہا تھا تو مجھے ایک اور خواب یاد آرہا ہے روز عاشورا تھا امام حسینؑ سر جھکائے آرام فرما رہے تھے کہ آنکھ لگ گئی خواب میں اچانک ایک زخم لگا اور آنکھ کھل گئی آپ نے اپنے اہل خانہ کو اپنی شہادت کی خبر سنادی۔زینب گھبرا کے بولیں بھائی آپ نے خواب میں کیا دیکھ لیا جو اپنی شہادت کی خبر سنا رہے ہیں۔امام حسینؑ نے فرمایا اے بہن میں نے دیکھا بہت سے کتے ہیں جو مجھ پر حملہ آور ہیں لیکن ایک چتکبرہ کتا مجھ پر بڑھ چڑھ کر زیادہ حملے کر رہا ہے۔

جناب زینب نے کہا بھائی اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا میرا قاتل برص زدہ ہے (شمر کی صورت تو انسانوں جیسی تھی لیکن اس کا باطن کتے جیسا تھا بلکہ اس سے بھی بدتر تھا)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۳۷

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیمِ

ما اصاب من مّصیبة فی الارض و لا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراھا، انّ ذالک علی اللّٰہ یسیر ○ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم واللّٰہ لایحب کل محتال فخور ○ الّذین یبخلون و یامرون النّاس بالبخل و من یتول فانّ اللّٰہ ھو الغنی الحمید.

(سورہ حدید: آیت ۲۴)

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ اس آیت مبارکہ میں پروردگار عالم وجود کے حقائق جو کہ انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور جو نہیں دیکھتا ان کا ذکر فرما رہا ہے دونوں میں قطرہ اور دریا کا فرق ہے وہ جو دیکھا جا سکتا ہے وہ عالم ملک ہے اور وہ جو ماوراء حس ہے وہ عالم ملکوت ہے۔ مجردات حس، جسم و طبیعات سے ماوراء ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے مراتب ہستی میں سے ایک مرتبہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قرار دیا ہے جس کو کبھی مرتبہ علم سے تعبیر کیا گیا ہے کبھی اس کو لوح محفوظ کہا گیا ہے اور کبھی کتاب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سب کچھ لوح محفوظ میں پہلے سے درج ہے جزئی اور کلی طور پر مثال کے طور پر اس وقت تقریباً چار ارب لوگ اس دنیا میں موجود ہیں ان تمام افراد کے ساتھ موت تک کے پیش ہونے والے حالات لوح محفوظ میں درج ہیں۔ ان کے تمام کام اور پیش آنے والے حادثات کو اس تختی پر لکھا جا سکتا ہے جیسا کہ وہ فرما رہا ہے۔ الا فی کتاب ۔ درج ہے نہ کہ اس درج کی طرح ہے جو کاغذ اور کتاب پر لکھا جاتا ہے کاغذ جسم رکھتا ہے وہ تختی جسمانی نہیں ہے بلکہ وہ جسم سے ماوراء اور عالم ملکوت کی تختی ہے۔ یہ کس طرح ہے؟ یہ ہمارے اور آپ کے ادراک سے دور نہیں یہ موت کے بعد ہی پتہ چلے گا۔ ان کتاب الا برار لفی علیین. صرف یہ بات جان لو کہ قرآن درست کہتا ہے کیونکہ قرآن کلام خدا ہے اور خدا بھی حق بات فرماتا ہے۔ ما اصاب من مصیبة یعنی جس چیزوں میں آپ مبتلا ہوتے ہیں زلزلہ، طوفان، آفات ناگہانی، پریشانیاں قحط سالی (ولا انفسکم) چاہے ان کا تعلق آپ کی ذات سے ہو، مختلف امراض خوف وہراس، موت وحیات یہ تمام مصائب (الا فی کتاب قبل ان نبرنھا ) جو بھی چیز جو اس دنیا میں آپ پر آشکار ہونے سے پہلے اس کتاب میں جو عالم ملکوت و مجردات میں ہے مثبت اور محفوظ ہے۔

## قرآن کی تعلیم دنیا اور آخرت میں راحت کا باعث ہے

اس آیت کا نتیجہ یہ ہے کہ. لکیلا تاسوا تم افسوس نہ کرو اس چیز



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کا جو تمہارے ہاتھ سے فوت ہو جائے دین میں ہر فرد کے لئے دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ ہے تم کو خبر دی گئی اور تم نے یہ بات سمجھ لی کہ مقدرات انہیں چیزوں میں رونما ہوتے ہیں جو آپ کے لئے ناراحتی کا باعث ہوتے ہیں اپنی تقدیر پر آپ کو ملول نہیں ہونا چاہئے حسرت نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ آپ قرآن میں پڑھتے ہیں کہ خدا نے یہ سب چیزیں تقدیر میں لکھ دی ہیں یقیناً اس میں ہمارے لئے خیر ہے کل میں نے مثال دی تھی تاسوا کے معنی مایوسی ہے یعنی ملول نہ ہو ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ افسوس نہ کریں اعتراض نہ کریں لیکن آپ کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اس کے برعکس جب آپ کوئی سودا کرتے ہیں کاروبار کرتے ہیں دس لاکھ کا منافع حاصل ہوتا ہے یا خدا نے آپ کو بیٹا دیا تو آپ سرکشی نہیں کرتے اور سرکشی کرنا بھی نہیں چاہئے اس لئے کہ خدا سے بغاوت کفر ہے نعمت خداوندی پر زیادہ خوش ہونا اترانا منعمِ حقیقی کا انکار کرنا ہے۔ اگرچہ آپ اپنی کامیابی کو اپنی چالاکی اور عقلمندی قرار دیتے ہیں۔ اپنی بلندی سمجھتے ہیں کہ انسان کی قسمت خود اس کے ہاتھ میں ہے یہ کہنا کفر ہے۔ چنانچہ اگر آپ مسلمان ہیں اور آپ کو کاروبار میں فائدہ ہوا تو 'فی کتاب' وہ خدا نے آپ کو تقدیر میں پہلے سے تحریر کیا ہوا تھا یہ پیسے جو آپ کو ملے ہیں یہ خدا کی مہربانی ہے اس وقت آپ کہیئے الٰہی تیرا شکر ہے۔ اگر حقیقی مسلمان ہیں تو یہ نہیں کہیں گے کہ میری بدولت ہے اگر آپ نے غرور کیا اگر آپ نے تکبر کیا اور خوشی کا اظہار کیا یا فخر کیا تو آپ غضب الٰہی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے مستحق قرار پائیں گے اور یہ سب خیالات کفر، حسرت اور بدقسمتی کی علامت ہیں۔

بعض افراد کے پاس قسمت سے مال زیادہ آ جاتا ہے۔ اتفاق سے اگر وہ مال ضائع ہو جائے تو وہ شکوہ کرنے لگتے ہیں احتجاج پر اتر آتے ہیں لیکن میں بعض ایسے افراد کو بھی جانتا ہوں کہ ان کو مال آنے اور جانے کی پرواہ نہیں ہوتی۔ مال کی زیادتی پر بھی فخر کرنا اس کی ہلاکت کا باعث ہے اور مال کا ضائع ہونا بھی ان کے لئے ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے جو شخص اپنے مال پر فخر کرتا ہے وہ مال دنیا کی راہ میں قربان ہو جاتا ہے۔ حیف ہے ایسی دنیا پر اگر وہ شروع سے مال کو اپنا سمجھنے کی بجائے خدا کی امانت سمجھتا خدا کی عطا جانتا تو وہ اتنا دل برداشتہ کبھی نہ ہوتا۔ اور جو اپنی زندگی کو مال کا مرہون منت نہیں سمجھتا۔ مال کو اپنا رب قرار نہیں دیتا۔ اگر لوگ اس سے افسوس بھی کریں کہ افسوس تمہارا مال ضائع ہو گیا تو وہ کہتا ہے کہ کوئی بات نہیں اگر مال گیا تو جانے دو۔

## جنگل و بیابان لیکن دل زندہ اور روشن

ایک تفسیر میں مفسر بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مقام پر سفر کر رہا تھا کہ میرا گذر ایک ویران صحرا سے ہوا میں جیسے ہی اس صحرا میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ کچھ اونٹ مردہ حالت میں پڑے ہیں۔ میں آگے بڑھا تو میں نے دیکھا کہ ایک عرب ایک ٹیلے پر بیٹھا ہے میں نے اس کو سلام کیا احوال



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پری کے بعد اس سے پوچھا یہ اونٹ کس کے تھے؟ اس نے کہا یہ اونٹ میرے تھے جو تمام کے تمام ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس نے کہا حیرت ہے کیا تمہیں ان کے مرنے کا افسوس نہیں ہوا اس نے کہا کہ جب یہ زندہ تھے تب میں نے کبھی ان سے دل نہیں لگایا تو اب جب کہ یہ مر چکے ہیں مجھے ان کی ہلاکت کا بھی افسوس نہیں ہے۔

اگر انسان خدا کو فراموش کر دے اور اپنے مال اور نعمات اور ملکیت پر غرور و تکبر کرنے لگے ان پر فخر کرے تو جب اس کا مال اس کے ہاتھ سے ضائع ہو جاتا ہے تو وہ بہت ملول ہوتا ہے اور وہ سرکشی پر اتر آتا ہے۔ 'لکیلا تاسوا علی مافاتکم'۔

## اپنے مردہ بیٹے کو لپیٹ دیا لیکن خود......

عالم اسلام میں عورتوں کے لئے ایک نمونہ عمل خاتون گذری ہیں جن کا نام ام طلحہ ہے۔ ان جلیل القدر خاتون کا ایک بیٹا تھا اور وہ بھی اکلوتا اس کا باپ بھی اپنے بیٹے کو بہت چاہتا تھا وہ کمسنی ہی میں ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا اس کا باپ بہت پریشان ہوا اور وہ اپنی مصروفیات کے ساتھ ساتھ مسلسل اپنے بچے کی خیریت دریافت کرتا رہتا۔ وہ لڑکا اپنے باپ کی غیر موجودگی میں فوت ہو گیا۔ جب اس نیک خاتون نے دیکھا کہ اس کا فرزند فوت ہو چکا ہے۔ اس نے بغیر کسی خوف و ہراس اور پریشانی کے اپنے بیٹے کو اس طرح لحاف میں لپیٹ کر لٹا دیا کہ ایسا معلوم ہوا کہ سو رہا ہے۔ پھر وہ اپنی زیب و



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

زینت میں مصروف ہوگئی جتنا زیادہ اپنے آپ کو آراستہ کرسکتی تھی کرلیا تا کہ اس کا شوہر اس کی طرف رغبت کرے۔ پھر اپنے شوہر کا انتظار کرنے لگی جب وہ آ گیا اور جیسے ہی دروازے میں داخل ہوا اس خاتون نے والہانہ انداز میں اپنے شوہر کا استقبال کیا اور اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگی تا کہ وہ طلحہ کے بارے میں نہ پوچھے اگرچہ وہ اپنے بیٹے کا داغ دیکھ چکی تھی پھر بھی اس نے اپنے شوہر کو بستر کی طرف گھسیٹ لیا اور اس کے ساتھ انس پیدا کرنے لگی جس کے بعد شوہر نے پوچھا طلحہ کی طبیعت کیسی ہے؟ ماں نے کہا طلحہ سو رہا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ طلحہ ابھی تک بیدار نہیں ہوا۔ ماں کے لئے مشکل ہوتا رجا رہا تھا کہ وہ اس کی نیند کا بہانہ کرے اس نے سوچا میں آہستہ آہستہ اپنے شوہر کو حقیقت سے آگاہ کردوں گی ایک دم سے نہیں بتایا۔ اس نے بڑے لطیف انداز میں کہا۔ ابوطلحہ ایک شخص نے ہمارے ہمسائے کو ایک چیز امانت کے طور پر دی چند دنوں سے وہ لوگ اس امانت کو استعمال کر رہے تھے اب اس چیز کا مالک آ گیا اور وہ امانت لے گیا ہمسائے اعتراض کر رہے ہیں کہ وہ اس امانت کو واپس کیوں لے گیا۔ ابوطلحہ کہنے لگا وہ لوگ غلط اعتراض کر رہے ہیں۔ وہ اس کا مال تھا اس کی چیز تھی وہ اپنی چیز لے گیا انہیں کوئی حق نہیں کہ وہ اس چیز پر احتجاج کریں جو ان کی ملکیت ہی نہیں ہے۔ اس پاکباز خاتون نے فوراً کہا ایسا نہ ہو کہ ہم بھی یہی کریں جو ہمسائے نے کیا ہے۔ دو سال قبل خدا نے ہمیں ایک بیٹا دیا تھا امانت کے طور پر آپ کے آنے سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پہلے خدا نے حضرت عزرائیل کو ہمارے گھر بھیجا اور اپنی امانت کو واپس بلوالیا کیا آپ کی ہمت ہے جو خدا سے احتجاج کریں اور خدا کے کام پر اعتراض کریں؟

اس حدیث کا اختتام یوں ہوا کہ دوسرے دن صبح ابوطلحہ، رسول خداؐ کے پاس گئے تو رسولؐ ان کو بشارت دیتے ہیں کہ گذشتہ رات خداوند عالم نے تمہاری بیوی کی برکت سے تمہیں بخش دیا اور تمہاری زوجہ کے صبر کی عوض اس گذشتہ رات کی برکت سے خدا نے تمہاری نسل میں ایسی برکت عطا کی جو آج تک میں نے تیری نسل میں نہیں دیکھی گذشتہ رات کو نطفہ کی شکل میں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسلام کا ایک بزرگ اور عظیم شخصیت قرار پائے گا آپ نے دیکھا کہ جو صبر ام طلحہ نے کیا وہ ایمان کی برکت کی وجہ سے تھا۔ اس بات پر ایمان کہ تمام امور خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ (لمیالی الاخبار)

حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا پروردگار عالم نے زہد کو دو چیزوں میں جمع کر دیا ہے اگر کوئی اس آیت پر عمل کرے تو وہ زمانہ کا عابد و زاہد بندہ بن سکتا ہے۔ **لکیلا تاسوا علی مافاتکم** آج کی ہماری یہ گفتگو ساری عمر کاربند رہنے کے لئے کافی ہے اے جوانان عزیز آج کی اس آیت کو تو کبھی فراموش نہ کرنا۔

## موت مرنے والے اور اس کے پسماندگان کے لئے بہتر ہے

آپ نے دیکھا ہوگا جب میت کو غسل خانہ میں غسل دیا جارہا ہوتا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے تو خواتین کس قدر آہ وزاری کرتی ہیں اگر ان کا کوئی عزیز مرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ہر شے ان کے ہاتھ سے چھین لی گئی ہو نہ خدا کو یاد کرتی ہیں نہ اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتی ہیں۔ گویا کوئی بہت بڑی مصیبت ان کے سر پر آ گئی ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے جو کوئی مرا ہے نہ موت اس کے لئے مصیبت ہے اور نہ اس کے گھر والوں کے لئے کوئی آزمائش ہے۔ اے میت کے پسماندگان جس جوان کی موت واقع ہوئی ہے یا تو وہ متقی تھا یا گناہگار دونوں صورتوں میں اس کے حق میں بہتر ہے۔ اگر وہ اہل تقویٰ میں سے تھا تو وہ بہت جلد اپنی مراد کو پہنچ کر سعادت مند ہو گیا اس صالح جوان کے لئے یہ دنیاوی زندگی افسوس ناک تھی کہ وہ دوپائے جانوروں کے درمیان زندگی گذار رہا تھا اس کے لئے یہ زندگی بہت مشکل میں تھی ایسے جوان کو تو بہت پہلے اپنی مراد تک پہنچ جانا چاہئے۔ تمہیں کیا معلوم کہ اس کا پروردگار تم سے اور اس جوان کے باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ وہ جوان اگر زندہ جاتا تو اس کی نیکی خطرے میں تھی وہ گناہگار ماحول میں قید تھا اب اس قید سے آزاد ہو گیا۔ اسی طرح خدانخواستہ اگر کسی کا جوان گناہگار مرا اس کی زندگی شریعت کے مطابق نہیں تھی اس کے لئے بھی موت بہتر تھی تا کہ اس دنیا میں اس کے گناہ کم سے کم ہوں اس کے قبر کی آگ کمتر ہو اس کے حق میں یہی بہتر تھا کہ وہ مر گیا۔ اگر آپ اس کے مرنے پر رو رہے ہیں تو یہ غلط ہے۔ کیا اپنے لئے گریہ کر رہے ہیں آخر کیوں رو رہے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ مرنے والا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہماری امید تھا پیری کا سہارا تھا تو یہ بھی کفر ہے' واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب' کیا آپ کو آپ کا بیٹا رزق فراہم کرتا ہے۔ اس شدت سے حزن و ملال اور احتجاج کرنا، چون چرا کرنا یہ جزع فزع کرنا خدا کی تقدیر پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے۔ خدا کا انکار کرنا ہے۔ اور ایسی کسی چیز پر زیادہ خوش ہونا بھی غلط ہے' ولا تفرحوا بما آتاکم' اے کروڑ پتی انسان اگر تو اپنے ڈھیر سارے مال پر خوش ہوتا ہے فخر کرتا ہے شدید خوشی کے اظہار کے ساتھ تکبر کرتا ہے تو یہ بھی کفر ہے۔

خدا متکبر کو پسند نہیں کرتا ان اللّٰہ لایحب کلّ مختال فخور. (سورہ لقمان: آیت ۱۷) اے تکبر کرنے والے تو خدا کے غضب کا نشانہ ہے۔ اے فخر کرنے والے۔ خدا اس بندے کو برا سمجھتا ہے جو فخر کرتا ہے۔ یہ کہنا، میرا مال، میری ترقی، میرا مکان، میری اولاد، میری فوج، میری رعایا، میرا خاندان یہ سب کفر ہے اور قرآن کے خلاف ہے۔ خاندان کی بات آ گئی تو اس مناسبت سے ایک روایت بیان کردوں۔

رسول خداؐ منبر پر تشریف فرما ہیں عرب قبائل میں اشرف ترین قبیلہ قریش ہے اور اس میں بھی بنی ہاشم زیادہ فضیلت رکھتے ہیں ان میں سے ایک خاتون جو آپ کی چچازاد بہن ہیں آپؐ منبر پر بیٹھ کر عقد پڑھ رہے ہیں اپنے حبشی غلام جناب مقدادؓ کے ساتھ ان سے بڑھ کر تو کوئی مومن نہیں ہوگا۔ تاکہ کل کوئی یہ نہ کہے کہ ہمارا خاندان اعلیٰ ہے ہمارا رنگ سفید ہے اور اس کا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

رنگ کالا ہے۔ یہ مغرب اور امریکائی لوگوں کی خرافات ہیں وہ جاہل ہیں۔ مسلمان اہل علم ہیں وہ ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔

آنکہ خوابگہ آخر زر و مشتی خاک است

گو چہ حاجت کہ بر افلاک کشی ایوان را

یعنی جس کو اس کے آخری خواب گاہ میں پہنچا دیا جائے گا تو وہ مٹھی بھر خاک میں تبدیل ہو جائے گا۔ چاہے وہ دنیا میں اپنا محل آسمان تک بلند و بالا کرے۔

تمہیں مٹی سے بنایا گیا ہے اور آخر میں تمہیں اسی خاک کا پیوند ہونا ہے۔ منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری۔ (سورۂ طٰہٰ: آیت ۵۷)

الّذین یبخلون ویامرون النّاس بالبخل

وائے ہو اس فاخر اور متکبر انسان پر جو بخیل بھی ہے یعنی جو مال اس کے پاس ہے دوسروں کو نہیں دینا چاہے اس کے پاس سرمایہ نہ بھی ہو ایک روٹی ہی کیوں نہ ہو پھر بھی وہ بخیل ہے اگر کوئی بلی بھی اس کے سامنے آجائے تب بھی وہ ایک لقمہ اسے دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو بھی اس کے پاس ہے وہ کسی اور کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر کوئی بخل کی بیماری میں مبتلا ہے وہ یہ بات جان لے کہ بہشت اس پر حرام ہے۔ اگر کوئی یہ نہیں دیکھ سکتا کہ کوئی اس سے فائدہ حاصل کرے اس کو جنت میں کیسے داخل ہونے دیا جائے گا؟



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں "البخیل من یری ماانفقة تالفا وماامسکه مشرفاً (سفینۃ البحار جلد اول) یعنی بخیل وہ ہے جب راہ خدا میں دیتا ہے تو اس کی نظر دور تک جاتی ہے وہ اس میں بھی اپنی اچھائی دیکھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا پیسہ ضائع ہو رہا ہے اگر میں کسی کو سود پر دوں تو اس مال میں اضافہ ہو جائے گا۔ یہ کفر ہے وہ مال جو وہ بینک میں رکھتا ہے اسے وہ اپنا شرف سمجھتا ہے اور وہ جو کسی کو دیتا ہے وہ اس کو ضائع سمجھتا ہے۔

الذین یبخلون ویامرون النّاس بالبخل. جو بخیل ہیں اس سے بدتر یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں۔

ایک وہ بخیل ہے جو اپنا مال کسی کو نہیں دیتا ہے دوسرا وہ ہے کہ جو کسی اور کو بھی نہیں دیکھ سکتا کہ وہ کسی ضرورت مند کو کوئی مال دے نہ وہ اپنے مال سے دیتا ہے نہ دوسروں کو دینے دیتا ہے ایسے بخیل کے لئے کلی طور پر جنت حرام ہے۔ اس کے برعکس کوئی نوجوان گناہگار ہے لیکن اگر سخی ہے تو وہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اس بوڑھے سے جو بخیل ہے۔ خدایا ہم ان چیزوں سے پناہ مانگتے ہیں جن چیزوں سے تیرے پیغمبرؐ نے پناہ مانگی تھی۔

نعوذ بک مما استعاذ منه عبادک المخلصون

(دعاء قنوت نماز عیدین) کہتے ہیں کہ رسول خداؐ روزانہ چند چیزوں سے خدا کی پناہ طلب کرتے تھے۔

اللھم انی اعوذبک من الشّک و الشّرک والحسد



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

والبخل. بخل ایسی چیز ہے جس سے رسول بھی خدا کی پناہ مانگتے تھے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ سخاوت کرے جب تک آپ خود سخاوت نہ دکھائیں جب تک آپ کے اندر جود و سخا نہ ہوگی خدا کس طرح آپ کے ساتھ جود و سخا دکھا سکتا ہے۔ بہر حال آپ اپنی حیثیت کے مطابق سخاوت کریں خدا اپنے مرتبۂ عظمت کے مطابق آپ کو عطا کرے گا۔ یا ذالجود والسّخاء یاذالعفو والرّضا یاذالعزّ والبقاء یا ذالفضل والقضاء یا ذا الآلاء والنّعماء. جب تک آپ خدا کے سامنے اپنی سخاوت کا مظاہرہ نہ کریں سخا یعنی جو کچھ آپ کے پاس ہے وہ خدا کی راہ میں دینے میں ہچکچائیں نہیں مال کی صورت میں یا جسمانی طور پر سخاوت نہ دکھائیں اگر آپ خود جود و سخا سے کام نہیں لیتے تو خدا سے بھی توقع نہ رکھیں کہ وہ سخاوت کرے گا۔

روایت میں ہے کہ بخیل وہ ہے جو محمدؐ کا نام سنے اور ان پر صلوات نہ بھیجے یہ اس کی مثال ہے اور ایک اور چیز جو مراتب بخل میں سے ہے۔ کوئی کسی مسلمان کے پاس پہنچے اور سلام میں ابتداء نہ کرے یہ بھی زبان کا بخل ہے۔

❀❀❀❀❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۳۸

بسم اللهِ الرّحمٰن الرّحیمِ

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معهم الکتاب و المیزان لیقوم النّاس بالقسط وانزلنا الحدید فیه بأس شدید و منافع للنّاس و لیعلم اللّٰه من ینصره و رسله بالغیب انّ اللّٰه قوی عزیز

(سورہ حدید: آیت ۲۵)

## کراتِ آسمانی میں خدا کا عدل

اصولِ دین میں توحید کے بعد جس اصل پر عقیدہ رکھنا واجب ہے وہ عدل ہے۔عدل یعنی پروردگار عالم نے نظام ہستی کو میزان کے ساتھ قائم رکھا ہوا ہے۔ ہر شے کو اس کے مقام پر قائم رکھا ہے۔ خدا کے تمام امور عدل کے مطابق ہیں۔ چاہے وہ امور تکوینی ہوں چاہے وہ انسان کے افعال سے متعلق ہوں۔قرآن نے چند مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے۔ والسّماء رفعھا ووضع المیزان اے صاحبان عقل اگر تم عدلِ الٰہی کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے سروں کے اوپر نگاہ ڈالو تو تم دیکھو گے کہ کس طرح ہر شے اپنے نظم کے ساتھ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قائم ہے ان ستاروں کی تعداد آج تک کوئی شمار نہیں کر سکا تحقیق جاری ہے سب یہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے یہ جو دکھائی دے رہے ہیں ان سے زیادہ تعداد ہو۔ ہزاروں لاکھوں ستارے اب تک دریافت ہو چکے ہیں اس کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ اب تک پورے ستارے کشف نہیں ہوئے ہیں۔ لاکھوں کہکشائیں ہر کہکشاں میں لاکھوں کرات، ستارے اور آفتاب موجود ہیں ان میں سے بعض کرات کئی سو یا ہزاروں یا لاکھوں گنا ہماری زمین سے بڑے ہیں۔ اس کے باوجود دو بڑے بڑے کرے آج تک آپس میں نہیں ٹکرائے ان مدار اور حرکت کے درمیان میزان کی وجہ سے ہماری زمین جو سورج سے نوے (۹۰) ملین کے فاصلے پر واقع ہے اگر ایک ملین فاصلہ کم ہو جائے یعنی اناسی (۸۹) ملین کا فاصلہ ہو جائے تو گرمی کی شدت کی وجہ سے زمین پر رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اور اگر ایک ملین فاصلہ بڑھ جائے یعنی اکیانوے ملین میل دور ہو جائے تو سردی اور ٹھنڈک اتنی بڑھ جائے گی کہ تب بھی زندگی مشکل ہو جائے گی۔ زمین پر زندگی اسی نظام پر موقوف ہے جو خدا نے قرار دیا ہے۔

## زمین کے گرد حصار عدل الٰہی کا مظہر ہے

ذرا اپنے سر کے اوپر نظر اٹھا کر دیکھیں اجرام فلکی کے ماہرین بیان کرتے ہیں ہر گھنٹہ میں لاکھوں پتھر زمین کی طرف آتے ہیں جو زمین کے حصار (Ozone) جس کی چوڑائی سو کلومیٹر ہے تک پہنچتے ہیں یہ وہ مقام ہے جس کو خداوند کریم نے اپنی قدرت قاہرہ سے خزانہ قرار دیا ہے جہاں سورج



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کی شعاعیں اگر معتدل ہو جاتی ہیں اور وہاں سے تصحیح ہو کر زمین تک پہنچتی ہیں اگر براہ راست سورج زمین پر چمکے تو وہ پورے کرۂ زمین کو جلا کر راکھ کر ڈالے اس مقام پر پہنچ کر سورج کی تپش معتدل ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں سورج کی روشنی جمع ہوتی رہی ہے اس حصار کے گرد تپش بہت زیادہ ہوتی ہے جو آسمانی پتھر زمین کی طرف آتا ہے وہ اس تپش سے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے ورنہ بڑے سے بڑا ایٹم بھی اس پتھر کے ٹکڑوں کے سامنے ضرر رساں نہیں ہوتا۔ خداوند عالم نے اس طرح سے اپنا نظام ترتیب دیا ہے کہ خدا نہ کرے کہ یہ پتھر اگر زمین پر گر جائیں تو کرۂ ارض کو تباہ و برباد کر دیں۔ یہ پتھر اس فضا میں ہی تحلیل ہو جاتے ہیں جو فضا آپ کے سر پر اوپر موجود ہے۔

## خدا نے ہر حیوان کو اس کی ضرورت کے مطابق عطا کیا ہے

اے صاحبان عقل آپ خود دیکھتے ہیں کہ ایک کیڑے سے لے کر ہاتھی تک خدا نے عدل کو برقرار رکھا ہے اس نے اپنے عدل کے مطابق وحشی جانور، پرندے، اور دوسرے حیوانات کو ان کی ضرورت کے مطابق رزق عطا کرتا ہے ان کی جو ضرورت ہے اسے پورا کرتا ہے جو جاندار چارہ کھاتا ہے اس کو چبانے کے لئے دانت دیئے ہیں جو گوشت خور ہے اسے اس کے حساب سے دانت دیئے ہیں اور جو جانور ہڈی کھاتا ہے اس ہڈی کو نرم کرنے کے لئے دانت عطا کئے ہیں اسی طرح ایسا معدہ دیا کہ جو اس ہڈی کو ہضم کرتا ہے اور چارہ کھانے والے جانور کا معدہ بھی ایسا دیتا ہے جو چارے کی حرارت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کو برد شت کر سکتا ہو۔

انسان اگر اپنے اعضاء و جوارح کی طرف غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ ان اعضاء میں میزان عدلِ خداوندی قائم ہے وہ اعضا جو انسان کے لئے بہت ہی اہم اور ضروری ہیں ان کو خدا نے جفت قرار دیا ہے یعنی ان کا جوڑا رکھا ہے اگر ایک عضو خراب ہو جائے تو دوسرا کام آتا رہے۔ مثال کے طور پر گردے، آنکھیں، ہاتھ پاؤں کان وغیرہ جن کی جوڑی رکھی ہے۔

اعضاء و جوارح کے مقامات میں نظم اگر آنکھوں کو ان کی مقررہ جگہ سے اوپر یا نیچے رکھ دیا جاتا تو یہ غلط ہوتا اس کے علاوہ آنکھیں چاروں سمت حرکت کر سکتی ہیں یعنی آنکھوں کا دیدہ حرکت کرتا ہے سر کو نہیں ہلاتا اوپر، نیچے دائیں، بائیں یعنی جب آپ کہیں جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو آپ کی آنکھیں خود بخود اس راستے کی طرف جھکتی ہیں نہ کہ سر کو جھکایا جائے۔ آنکھیں دو ہونی چاہئیں اگر ایک کو کچھ ہو جائے تو دوسری کام کرتی رہے اسی طرح کان بھی ہیں۔ ۔ ر اپنی ابرو پر نگاہ ڈالیں تو اسے قوس نما بنانے کے علاوہ جس سے زینت دی گئی ہے یہ اس کے بالوں کو سیاہ س لئے رکھا ہے کیونکہ رنگ آنکھوں کے نور کے لئے تقویت کا باعث رہتا ہے اور آنکھوں کے لئے مفید ہے کالے بال آنکھوں کے نور کو پھیلنے نہیں دیتے۔

## آنکھوں کی پلکیں اور اس کے بے انتہا فوائد

اب ان پلکوں کو ملاحظہ فرمائیں کس طرح میزان عدل کارفرما ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پہلی بات یہ ہے کہ اگر یہ پلکیں اوران کے بال نہ ہوں تو انسان کی بینائی ناقص ہے اس کے علاوہ اگر پلک آنکھ کے اوپر ہو تب بھی بغیر بالوں کے بیکار ہے کیوں کہ گندگی آنکھوں میں چلی جائے گی اگر آپ پلک جھپکائیں اور ان کے اوپر بال نہ ہوں تو نہ چاہتے ہوئے بھی گرد وغبار آنکھ میں داخل ہو جائے گا اس بنا پر پلکوں کے بال کا ہونا ضروری ہے اور یہ سیدھے نہیں ہوتے بلکہ اوپر کی طرف قوس کی شکل میں مڑے ہوتے ہیں باہر کی طرف نہ کہ اندر کی طرف۔ اگر ان کا رخ اندر کی طرف ہوتا تو وہ آنکھ سے ٹکرا کر آنکھ میں تکلیف کا باعث ہوتے اور زندگی مشکل ہو جاتی یہ جفت کی صورت میں پلکوں پر نصب ہیں جن کے درمیان سوئی سے کم فاصلہ ہے۔ اگر میں مختصر طور پر بھی بساط عدل خداوندی کو بیان کروں تو نہیں کر سکتا۔ آج بہت سی باتیں جو عرض کرنا ہیں ہمارا اصل اعتقاد یعنی موحدین مسلمان، مومنین، شیعیان اہلبیتؑ کا عقیدہ اول توحید ہے اور دوسرا عدل خداوند عالم عادل ہے اس کے سارے امور عدل پر مبنی ہے۔ عدل ہر شے اس کے اصل مقام پر رکھنا ہے اور اس کے عدل کی شان یہ ہے کہ اس نے انسان کو فاعل قرار دیا ہے تا کہ وہ اپنے اختیار سے کام کر سکے اس نے بشر کو مجبور نہیں کیا اور نہ ہی بالکل آزاد چھوڑا ہے۔ اسے بالکل آزاد نہیں چھوڑا یہ بات تشریح طلب ہے۔

## قوانین الٰہی انسان کے لئے ہیں

خداوند عالم نے اس نظام ہستی کی ہر شے کو انسان کے لئے خلق کیا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے۔ اور انسان کو ایک ہدف کلی اور حیات طیبہ کے لئے خلق کیا ہے تو یہ لازم نہیں ہے کہ خدا انسان کی زندگی کو قوانین کے تحت مرتب کرے۔ خدا کے اس کارخانہ قدرت میں ہر چیز اپنے نظم کے ساتھ قائم ہے تو انسان کے لئے بھی ضروری ہے کہ قوانین زندگی مرتب کئے جائیں جس کے تحت انسان اپنی زندگی گذارے۔ وہ اپنے اختیار کے ساتھ اپنی زندگی منظم طور پر گذارے۔ جس طرح اس کی تکوینی زندگی منظم ہے انسان کے افعال اختیاری بھی منظم ہوں اگر انسان کی زندگی میں نظم ونسق نہ ہو تو نہ اس کی دنیا بنے گی اور نہ آخرت سنورے گی۔ ان امور کو منظم کرنے کے لئے خدا پر عدل کی رو سے لازم ہے کہ وہ انسان کی زندگی کے امور کے لئے چاہے وہ انفرادی ہوں یا اجتمائی ہوں قوانین وضع کرے کیونکہ اس کے نظام ہستی میں کوئی بے نظمی نہیں ہے تمام امور عدل اور نظم کے تحت ہیں۔ انسان کے امور بھی مکمل طور پر خدا کے زیر نگرانی ہونا چاہئے۔

## قوانین وضع کرنا خدا کی شان ہے

کیونکہ قانون بشری واجب الاطاعت ہے۔ اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب قوانین بنانے والا علم ازلی اور ابدی سے واقف ہو جو کوئی بھی انسان کے لئے قوانین وضع کرے ضروری ہے کہ انسان کی آخری نسل کی بھی مصلحت کو جانتا ہوتا کہ قانون کلی کسی خاص زمانے کے لئے نہ ہو۔ بلکہ ایسا جامع اور مکمل قانون ہو جو ہر زمانے میں قابلِ عمل ہو۔ دنیاوی قوانین کی طرح



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نہ ہو جیسے آج کل مما لک میں قوانین وضع کیے جاتے ہیں ان کا کوئی مکمل فائدہ نہیں ہے یہ قابلِ عمل نہیں ہیں کیونکہ قانون بنانے والوں کا عمل محدود ہے وہ لوگوں کی مصلحت اور مفاسد کو نہیں جانتے۔ قانون بنانے والے کی کچھ شرائط ہیں:۔

سب سے پہلے یہ کہ وہ تمام خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ ہو۔

دوسرے یہ کہ وہ مہربان ہو۔

تیسرے یہ کہ عقل کے حکم کے مطابق اس کی اطاعت واجب ہو۔

کیونکہ عقل کے حکم کے مطابق کسی بشر کی اطاعت واجب نہیں ہے کیونکہ تمام انسان ایک جیسے ہیں۔ اس پر عرض بھی واقع ہوتا ہے کوئی بچہ اپنے بچپنے کی وجہ سے کہے کہ میں اپنے ملک کا بادشاہ ہوں اور یہ حکم دیتا ہوں یہ کام کرو۔ کوئی بادشاہ، صدر یا اسمبلی کا ممبر قانون سازی کا حق نہیں رکھتا وہ کسی کو اپنی طرف سے حکم نہیں لگا سکتا کیونکہ بشر کو عرض واقع ہوتا ہے کوئی بھی شخص چاہے کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو وہ دوسرے لوگوں کے لئے قوانین وضع نہیں کر سکتا کیونکہ اس لئے کہ وہ خود اس بشر کی مانند ہے۔

قانون بنانے والا ایسا ہونا چاہئے جس کی اطاعت واجب ہو اور وہ پروردگار عالم کی ذات مقدس ہے۔ لا الــه الا الــه و لا نعبد الا ایاہ ہم پیغمبرؐ و امام اور نائب امامؑ جو اس دور میں امام خمینیؒ ہیں ان کی اطاعت بھی خدا کے حکم کی وجہ سے کرتے ہیں کیونکہ اس نے خود قرآن میں ہمیں حکم دیا ہے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اطیعو اللّٰہ واطیعوا الرّسولَ واولی الامر منکم۔ ہمارا امام اولی الامر ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے اس لئے ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں جو حکم خدا کی طرف نہ پلٹے اس قانون کی کوئی حیثیت نہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوسکتا انسان کا بنایا ہوا کوئی قانون قابل اجرا نہیں ہے۔

میں میزان عدل الٰہی کی بات کر رہا تھا اس نے انسان کو خلق کر کے اس کو بے کار نہیں چھوڑا ہے اپنی حکمت بالغہ کے ذریعے عدل کے تحت انسان کے لئے قوانین وضع کیے ہیں اس نے اپنے میزان کو انسان کے لئے قائم رکھا ہے اور انسان کی دسترس میں قرار دیا ہے انسان اپنی ساری زندگی میں چاہے وہ معاملات خدا سے متعلق ہوں یا اس کے اپنے خاندان کے معاملات ہوں چاہے ان کے رشتہ داروں کے ساتھ ہوں یا تمام لوگوں کے ساتھ اس نے ہر شعبہ کے لئے قانون معین کر دیے ہیں انسان کو بے کار نہیں چھوڑا ہے۔

## عبادت کے لئے بھی میزان معین ہے

خدا کے ساتھ جو معاملات ہیں جن کا تعلق نماز، روزہ، خمس، زکوۃ وغیرہ سے ہے ان کے لئے بھی قوانین معین ہیں ان تمام امور کا تعلق خدا سے ہے مثال کے طور پر میزان، نماز کو لے لیں ایسا نہیں ہے کہ جس دل کا چاہے جس طرح چاہے پڑھے جس سمت میں چاہے رخ کر کے پڑھ لے میزان میں ہرج ومرج واقع نہیں ہوتا تمام انسانوں کو حکم ہے کہ ایک سمت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں اسلام کے تمام فرقہ دن اور رات میں سترہ رکعات



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

واجب نمازیں پڑھیں جس طرح حکم دیا گیا ہے۔ جہاد کا تعلق بھی خدا سے ہے خدا کی راہ میں جان دینا ہے پیغمبرؐ نے جہاد سے متعلق کتنے قوانین قرآن اور سنت کے حوالے سے بیان فرمائے ہیں۔

## فقہ اسلامی کے جامع ترین قوانین

حقوق العباد کے لئے بھی قوانین معین ہیں۔ چاہئے انفرادی معاملات ہوں چاہے اجتماعی معاملات جن کا ذکر معاملات کی کتاب میں درج ہے بیع وشراء تجارت، رہن، جعالہ، عاریہ، وودیعہ۔ ابواب عقود یہ تمام عبادات ومعاملات کو قرآن اور سنت کی روشنی میں پیغمبر گرامیؐ نے میزان اور قانون کے تحت بیان فرمایا ہے۔ نکاح کے باب میں قوانین موجود ہیں، ارث کے باب میں مقررہ احکام موجود ہیں، اسلامی سزاؤں کے احکام، حدود، قصاص، دیت وغیرہ جن کا قرآن میں پیمانہ اور قواعد بیان کئے گئے ہیں کوئی بھی قانون فطرت کے برخلاف نہیں ہے یہ سارے قوانین عقل کے مطابق ہیں۔ خداوند عالم نے تمام مصالح اور مفاسد کو معین فرما دیا ہے۔ 'وارسلنا معهم الكتاب والميزان ليقوم الناس بالقسط' تا کہ انسان کی زندگی میں ایک توازن قائم رہے اور لوگ عدل پر قائم رہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسانی زندگی کے معاملات چاہے ان کا تعلق خالق سے ہو یا مخلوق سے ہو خدا کو چاہئے کہ وہ قانون وضع کرے اور اس نے معین کئے ہیں اس قرآن میں عنوان خاص یا عنوان کلی کے تحت اس نے حکم فرمایا ہے۔ ان احکامات میں کوئی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نقص نہیں ہے۔ ان چودہ سو سال کے دوران فقہائے اسلام نے ان قواعد الٰہی اور موازین آسمانی کو اپنی کتب فقہ میں تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے جو قرآن اور اہلبیت کے فرامین کی روشنی میں ہیں مرتب ہوئے ہیں لیکن ان قوانین کے اجراء کے لئے کوئی رہنما ہونا چاہئے جو ان قوانین کا اجراء کرے اور عدلِ الٰہی کو نافذ کرے اس پر عمل درآمد کروائے اسی لئے ہم حاکم وقت سے حکومت اسلامی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور چند سال ہو گئے کہ اس ملک میں غیور مسلمان خاص طور پر ہمارے جوان علماء کی قیادت میں خاص طور پر امام خمینیؒ کی قیادت میں اپنے ہدف کے لے قیام کر رہے ہیں اور ہم سب کا ایک ہی ہدف ہے۔

حکومت اسلامی یعنی ہم کو ایک ایسا فرد چاہئے جو اسلامی قوانین کو نافذ کر سکے وہ قوانین جو انسان کی زندگی نظم و نسق کے لئے لازم ہیں قرآن کے قوانین ہماری عدالتوں میں رائج ہوں۔

میری مراد اس تحریک اور قیام سے ہے جو بحمد اللہ اب تک جاری ہے اور جو گذشتہ چند مہینوں میں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے ایران کے تمام شہروں میں پہنچ چکی ہے۔

اللھم انا نرغب الیک فی دولة کریمه تعز بها الاسلام و اهله

وتذل بها النفاق واهله وجعلنا بها من الدعاة الی طاعتک

والقادة الی سبیلک وترزقنا بها کرامة الدنیا والاخرة

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۳۹

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

لقد ارسلنا رسلنابالبینات و انزلنا معھم الکتاب
و المیزان لیقوم النّاس بالقسط و انزلنا الحدید
فیہ بأس شدید و منافع للنّاس و لیعلم اللّٰہ من
ینصرہ و رسلہ بالغیب انّ اللّٰہ قوی عزیز

(سورہ حدید: آیت ۲۵)

## پیغمبروں کے معجزات ان کی صداقت کی دلیل ہیں

ہم نے تمام پیغمبروں کو واضح گواہ اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ہے یعنی پیغمبرؑ وہ ہے جو رب العالمین کی جانب سے قیام کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میں رب العالمین کی طرف سے رسولؑ ہوں یہ سب قدرت خدا کی بے انتہا نشانیاں ہیں خدا کا ایک کمزور بندہ اگر یہ کہے کہ میں خدا کی جانب سے بھیجا ہوا پیغمبرؑ ہوں صرف یہ دعویٰ کرے تو عقل تسلیم نہیں کرے گی کیونکہ یہ دعویٰ کرنے والا اور دیگر تمام لوگ سب ایک جیسے ہیں اور جب ایک جیسے ہوں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گے تو ترجیح بلا مرجح غلط ہے۔ جب تک کہ اس کے پاس پروردگار کی طرف سے کوئی دلیل موجود نہ ہو وہ ایسا علم لائے جس پر انسان یقین کرے کہ یہ سچ بول رہا ہے اور عالم غیب سے باخبر ہو اس کا اتصال عالم بالا سے ہو ورنہ کوئی یقین نہیں کرے گا۔ سوائے اس کے کہ اس کے پاس اپنے رب العالمین کی طرف کوئی دلیل ہو کہ یہ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ ان دلیلوں میں سے ایک معجزہ ہے جو خدا رب العزت کی جانب سے دے کر بھیجا گیا ہو، تاکہ جب وہ اپنا دعویٰ رسالت کرے تو اگر لوگ دلیل مانگیں کہ تمہارے پاس حقانیت کی دلیل کیا ہے تو اس کے پاس ایسا معجزہ ہو جو وہ اپنے دعوے کی دلیل میں پیش کر سکے یعنی ایسی دلیل ہو جو خلاف عادت ہو خلاف معمول ہو یعنی وہ چیز ہو جو عام طور پر محال ہو جیسے معجزہ شق القمر جس طرح رسولؐ نے اپنی انگشت کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے جو خلاف عادت ہے۔ اور یہ معجزہ رسولؐ کے معجزات میں سے ایک مشہور معجزہ ہے۔ خدا یہ چاہتا تھا کہ یہ محمدؐ بشر کے ساتھ اس کا تعلق عالم بالا سے بھی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ قدرت خدا کی بے انتہا قدرت نے اس کے ہاتھ میں اپنی قدرت کو ظاہر کیا۔ ہر پیغمبرؑ اپنے ساتھ معجزہ لے کر آیا ہے یعنی خدا نے ان کو اتنی طاقت دی تھی اتنا تصرف دیا تھا کہ وہ جس چیز کو تبدیل کرنا چاہتے وہ ہو جاتی جس طرح حضرت موسیٰ نے عصا پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا۔ وہ فرعون جس نے خدا کا دعویٰ کیا تھا اور وہ مصریوں سے یہ کہتا تھا کہ تم میرے بندے بن کر رہو اس لئے کہ یہ ملک مصر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میری ملکیت ہے' الیس لی ملک مصر' یہ فرعون جس کی بے حیائی اور ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ وہ جناب موسیٰؑ کو چرواہے کے لباس میں اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتا تھا! جب جناب موسیٰؑ نے اپنا معجزہ دکھایا اور اس کے محل میں عصا کو پھینکا تو وہ عظیم اژدہا بن گیا جس کا ایک لب کے اس قصر کی چھت پر تھا اور دوسرا لب اس کے محل کے فرش پر جب فرعون نے یہ دیکھا کہ اژدھے کے منہ سے شعلے نکل رہے ہیں اور وہ اس کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس نے پکار کر کہا اے موسیٰؑ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ یہ اژدھا مجھے نگل لے۔

یہ معجزہ خلاف عادت ہے عقل عاجز ہوتی ہے اور اس زمانے کے جادوگر بھی یہ بات سمجھ رہے تھے کہ یہ جادو نہیں ہے بلکہ معجزہ ہے۔

## موسیٰؑ کا خدا جاگ رہا ہے

یہاں تک لکھا ہے کہ اس رات کو جب موسیٰؑ اور فرعون کے درمیان یہ طے ہوا تھا صبح کو مقابلہ ہوگا ان کے ایک بزرگ شخص نے یہ مشورہ دیا کہ یہ دیکھیں کہ موسیٰؑ ہم میں سے آیا ہے یعنی جادوگر ہے یا نہیں یا پھر اس کے پاس قدرت خدا ہے اس بوڑھے نے کہا کہ میں تمہیں ایک علامت بتاؤں تم لوگوں میں سے دو افراد آج رات کو موسیٰؑ کے گھر خاموشی سے داخل ہوں جب موسیٰ سورہے ہوں ان کے عصا کو چرا کر لے آئیں اگر عصا لانے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھ لینا کہ موسیٰ ہماری طرح جادوگر ہے اور اگر کامیاب نہ ہو سکے تو سمجھ لینا کہ موسیٰ پیغمبر خداوند ہیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

چنانچہ جادوگروں میں سے دو افراد وہاں گئے جہاں جناب موسیٰؑ سو رہے تھے۔ عصا ان کے سرہانے رکھا ہوا تھا جب وہ عصا چرانے کے لئے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا اس عصا نے ایک بڑے اژدھے کی شکل اختیار کر لی اور وہ دونوں خوف کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنے سردار کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ اگرچہ موسیٰؑ سو رہے ہیں لیکن انکا خدا جاگ رہا ہے معلوم ہوا کہ یہ عصا، موسیٰؑ کی وجہ سے حرکت میں نہیں آتا بلکہ ان کے خدا کے حکم سے حرکت کرتا ہے۔ اس عصا کا مالک بیدار ہے جو ان کا خداوند عالم ہے جو اپنی قدرت کو ظاہر فرماتا ہے۔

میری مراد یہ ہے کہ معجزہ قدرت حق تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تا کہ اس کی دلیل واضح اور روشن ہو جائے۔ معجزہ اور سحر میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ ان میں سے ایک وہی پہچان تھی جس کا خود ان جادوگروں نے اعتراف کیا۔ دوسرے جادو اور معجزے میں یہ فرق ہے کہ ساحر کا تعلق مادیات سے ہے۔ اس کی کثافت اس کے بطلان کے لئے کافی ہے۔ وہ اس طرح عجیب و غریب حرکات کرتے ہیں کہ جس کے اثر سے انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ سب مال کے حصول کے لئے کیا جا رہا ہے اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں۔ معجزہ خدا کا راستہ ہے اور سحر شیطان کا جادہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سحر زمین تک محدود ہے صرف زمین پر کیا جا سکتا ہے وہ زمین سے اوپر کارگر ثابت نہیں ہوتا اس معجزے کے برخلاف جس



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کی مثال شق القمر سے دی گئی۔

## پیغمبر گرامیؐ کو مشرکین کی درخواست اور تجویز

روایت میں ہے کہ جب رسول خداؐ نے دو تین سال کھلم کھلا بتوں کی مخالفت اور مذمت کی تو بت پرستوں اور مشرکین نے جناب ابو طالبؑ سے شکایت کی کہ تمہارا بھتیجا اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ وہ علی الاعلان ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے تم اپنے بھتیجے سے اس سلسلے میں بات کرو اور اس سے کہو کہ اگر وہ مال چاہتا ہے تو ہم اس کو مکہ کا مالدار شخص بنا دیں گے اتنا مال اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیں گے کہ جزیرہ العرب میں اس سے زیادہ ثروتمند شخص کوئی نہ ہوگا۔

اگر وہ سرداری چاہتا ہے تو ہم اسے مکے کا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں کہ وہ سردار مکہ کہلائے گا۔ اگر کوئی عورت چاہتا ہے تو ہم شادی کے لئے اس کو خوبصورت ترین عورت فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ ان چیزوں کو قبول نہیں کرتا تو ہم سمجھیں گے وہ مجنون ہے تم اس کو ہمارے حوالے کر دو تا کہ ہم اس سے خود نمٹ لیں۔

حضرت ابو طالبؑ رسول خداؐ کی خدمت میں تشریف لائے یا محمدؐ یہ لوگ یہ باتیں کہہ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا چچا جان اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر آفتاب اور دوسرے ہاتھ پر مہتاب رکھ دیں اور کہیں کہ میں لا الہ الا اللہ کہنے سے باز آ جاؤں تو میں تبلیغ اسلام کی دعوت سے ہرگز دستبردار نہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہوں گا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جادوگر پیسے کے پیچھے بھاگتا ہے اور پیغمبرؐ اپنے خدا کی بندگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

## ایک دھوکے باز شخص اور تین روز خربوزے کا معجزہ

کہتے ہیں کہ ایک عباسی خلیفہ کے زمانے میں ایک جادوگر آیا اس نے اپنے جادو سے آہستہ آہستہ لوگوں کو اپنی طرف راغب کیا اور اس طرح اس نے دھیرے دھیرے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا کچھ لوگ جو اس سے متاثر ہو گئے تھے اس کے گرد جمع ہونے لگے کچھ لوگوں نے خلیفہ وقت کو اطلاع دی کہ ایک شعبدہ باز ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کر بیٹھا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ لوگ گمراہ ہو جائیں اور معاشرے میں فساد برپا ہو جائے۔ خلیفہ نے اس کو حاضر کرنے کا حکم دیا اس کو دربار میں حاضر کیا گیا خلیفہ نے اس سے پوچھا میں نے سنا ہے تو پیغمبری کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس نے کہا ہاں میں پیغمبر ہوں۔ اس نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو کوئی پیغمبر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ معجزہ لاتا ہے (پہلی بات تو یہ ہے کہ خلیفہ کا یہ کہنا ہی غلط تھا کہ وہ یہ بات کرے اس کا جواب تو صرف اس کو قتل کرنا تھا اس سے سند لینے کی ضرورت ہی نہیں اس لئے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبوت تو محمدؐ پر ختم ہو چکی ہے) اس کا دعویٰ ہی غلط تھا کوئی جادوگر چاہے سینکڑوں جادو دکھائے اور دعویٰ کرے کہ میں پیغمبر ہوں تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ قرآن میں آیت ہے کہ 'ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین اور دوسری آیت میں فرماتا ہے۔ الیوم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اکملت لکم دینکم اسی طرح اس کا ارشاد ہے: ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ۔

اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی دین کو اپناتا ہے تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ ایسے آدمی کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ اس کو اپنے سر پر بٹھانا چاہتا ہے بجائے اس کے کہ اس کے قتل کا حکم دیتا اس سے کہہ رہا ہے کہ پیغمبر معجزہ لاتے ہیں۔

اس نے کہا میرے پاس بھی معجزہ ہے جو چیز تم چاہو میں تمہارے لئے حاضر کرسکتا ہوں وہ سردی کا زمانہ تھا خلیفہ نے کہا مجھے خربوزہ چاہیے تم حاضر کر سکتے ہو (کیونکہ وہ خربوزے کا موسم نہیں تھا) اس جادوگر نے کہا کیوں نہیں مگر مجھے تین دن کی مہلت چاہیے۔ خلیفہ نے کہا یہ تو کوئی معجزہ نہیں ہوا کہ تم تین دن کی مہلت مانگ رہے ہو اگر تمہارے پاس معجزہ ہے تو ابھی اسی وقت خربوزہ حاضر کرو اس نے کہا خلیفہ صاحب اگر آپ خدا سے خربوزہ مانگیں تو وہ چھ مہینے بعد آپ کو خربوزہ دے گا میں تو ایک کمزور پیغمبر ہوں جو صرف آپ سے تین روز کی مہلت مانگ رہا ہوں کیا یہ زیادہ ہے؟ خلیفہ اس کی بات پر ہنسنے لگا پھر اس نے حکم دیا کہ اس کو شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا جائے اور خوب خاطر مدارات کی جائیں۔ تین روز بعد دوبارہ اس کو دربار میں حاضر کیا گیا اس سے پوچھا گیا کہ تمہارا کیا حال ہے اس نے کہا آپ کے سایۂ مبارک کی بدولت بہت اچھی گذری خلیفہ نے پوچھا کہ ان تین روز



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں تم پر کوئی وحی بھی نازل ہوئی ہے اس نے کہا ہاں جبرائیل بار بار وحی لارہے ہیں اور یہی حکم سنا رہے ہیں تم اپنی جگہ سے ہلنا نہیں جہاں تمہارا قیام ہے یہیں رہنا۔ غرض یہ کہ جادوگروں کے پاس کوئی بین دلیل نہیں ہوتی اور یہی ان کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔

## پیغمبر اسلامؐ کا معجزہ ہمیشہ کے لئے ہے

ارسلنا رسلنا بالبینات ہر پیغمبر کا معجزہ اس کے اپنے زمانے تک تھا مگر خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰؐ کی نبوت کیوں کہ قیام قیامت تک ہے یعنی ان کی نبوت قیامت سے متصل ہے لہٰذا ان کے زمانہ نبوت میں کوئی وقفہ نہیں ان کی نبوت ہمیشہ کے لئے ہے پروردگار عالم نے ان کے معجزہ کو بھی باقی رکھا ہوا ہے اور وہ معجزہ قرآن ہے جو ہمارے پیغمبرؐ کا دائمی معجزہ ہے۔ تاریخ اسلام کا اتفاق ہے کہ محمدؐ نے کسی مکتب یا استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی یعنی آج کل کی طرح کالج یا یونیورسٹی تو تھی ہی نہیں اور اگر کوئی چاہتا تھا کہ اپنی اولاد کو تعلیم دے تو گنتی کے لوگ ہوتے تھے جن کو اجرت دے کر بچہ کو پڑھایا جاتا تھا چالیس سال کی عمر تک کوئی نہیں کہہ سکتا کہ رسولؐ کا کوئی معلم، استاد ہو جو آپؐ کو فلسفہ کی تعلیم دیتا آپؐ اس عالم غیب کے نمائندے تھے علم لدنی کے مالک تھے۔

ایک مرتبہ وحی الٰہی آپؐ پر نازل ہوتی رہی اور پروردگار عالم نے قرآن میں علوم اولین و آخرین کو جمع کر دیا کہ جس کا اعجاز یہ ہے کہ جو کوئی بھی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

علم و دانش کا متلاشی ہو قرآن اس کے لئے عظیم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس دور میں بھی ایسے لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اس قرآن میں ہر علم موجود ہے علم ھلیت، علم جغرافیہ، علم طب، علم خواص اشیاء ان تمام علوم کا ذکر قرآن میں موجود ہے جو ہمارے زمانے سے پہلے مجہول تھا اب روشن و آشکار ہو گیا ہے علماء و محققین نے اس قرآن کی سینکڑوں تفاسیر لکھی ہیں لیکن تعجب اس بات پر ہے کہ سب کے سب اس بات کا اقرار کرتے ہیں ہم س علم الٰہی کے بحر بے کراں کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے ہیں ہر شخص اپنی پرواز فکر کے مطابق رسائی حاصل کی ہے۔

غرض یہ کہ یہ کلمہ بینات ہیں جو نبوت کے شواہد میں سے ہیں پیغمبر اکرمؐ کے بدنی معجزات کو صاحب کتاب انیس الاعلام نے جمع کیا ہے جو چار ہزار معجزات پر مشتمل ہیں جو پیغمبر گرامیؐ کے بدن سے متعلق ہے یعنی یہ معجزات ایک طرف اور قرآن ایک طرف وہ معجزات پیغمبر کے زمانے میں تھے اور قرآن آج تک زندہ معجزے کی شکل میں مسلمانوں کے درمیان موجود ہے اور تا قیام قیامت جب بھی آپ قرآن کو پائیں گے گویا آپ نے پیغمبر گرامیؐ کے معجزہ کو حمل کیا۔ اگر میں ایک ایک کلمہ کی وضاحت کرنا چاہوں تو ماہِ رمضان تمام ہو جائے گا لیکن یہ آیات تمام نہیں ہوں گی میں بس اختصار سے کام لوں گا۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# پیغمبروں کے ساتھ کتاب الٰہی

ولقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معھم الکتاب والمیزان ہم نے رسلوں کو بھیجا اور ان کے لئے کتاب بھی ساتھ بھیجیں۔ کتاب سے مراد بالقوہ ہے نہ کہ بالفعل یعنی ایسا نہیں ہے تحریر شدہ اوراق کو آسمان سے پیغمبرؐ کے ہاتھوں تک پہنچایا۔ قطعاً یہ مراد نہیں ہے بلکہ آیات قرآنی جو قابل کتابت ہیں یعنی فی الحال ضبط تحریر میں نہیں آئے ہیں بلکہ مستقبل میں وہ کتاب کی شکل اختیار کر لیں گی وہ آیات ہم نے قلب محمدؐ پر نازل کیں۔ نزل به الروح الامین علی قلبک۔ ہم نے وحی کے ذریعے پیغمبرؐ تک پہنچایا اور پیغمبرؐ زبانی لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور اصحاب ان آیات کو تحریر کرتے ہیں تاکہ وہ کتاب کی شکل میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں محفوظ ہو جائے۔ والمیزان ہم نے میزان نازل کیا اکثر مفسرین نے میزان کے ظاہری معنی ترازو کے لئے ہیں لیکن محققین نے اس معنی سے انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں سورہ حدید میں جو میزان ذکر کیا ہے اس سے مراد دنیاوی میزان نہیں بلکہ اس سے مراد قرآن کے مطابق نظام عدل کو رائج کرنا ہے وہ میزان جو کتاب کے ساتھ ہے جو تفسیر کتاب ہے ہمراہ کتاب ہے وہ کیا ہے؟

گذشتہ روز ہم نے اس کی تشریح کی تھی اس سے مراد فرامین خدا۔ ۔ری ہیں۔ وہی میزان دین ہے جو ہم نے انسان کے لئے بھیجا ہے تاکہ معاشرے میں ہرج مرج واقع نہ ہو توازن قائم رہے ان کے ہاتھ میں میزان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہو اور خدا سے مربوط ہوں ہم نے انسان کے ساتھ معاملات میں میزان قرار دیا ہے قرآن کریم کو قلب پیغمبر اور اولی الامر کو میزان قرار دیا ہے تاکہ بشر اپنے معاملات میں سرگرداں نہ ہو اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ اپنے معاملات میں کس سے رجوع کرے رہنمائی حاصل کرے۔ گذشتہ روز ہم نے مثال دی تھی قرآن میں ہے کہ اپنے امور میں محتاط رہو اپنی زندگی کے معاملات میں توازن رکھو یہاں تک قصاص کا ذکر کیا۔ ایک فرد جو کہ معاشرے کے لئے ناسور ہے اس کو قتل کر دیا جائے تاکہ معاشرے میں عدم توازن پیدا نہ ہو۔ لیکن اپنے ملک میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ سب سے پہلا شہر جس میں قتل عام کیا گیا وہ قم تھا میں نے اسی موقع پر منبر سے فریاد کی تھی کہ جو شخص اس قتل عام کا ذمہ دار ہے اس سے قصاص طلب کیا جائے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حکومت کے کارندے مجبور تھے یہ کہنا بالکل غلط ہے کسی شیطان کے حکم کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے اگر آپ کہتے ہیں کہ اگر میں لوگوں کو قتل نہیں کرتا تو حاکم مجھے قتل کروا دیتا آپ کا یہ عذر قابل قبول نہیں ہے۔ حکم اسلامی یہ ہے کہ خون کرنے میں تقیہ نہیں ہے یہ نہیں کہ اپنی جان بچانے کی خاطر آپ دوسرے بے گناہوں کا خون کر دیں اس میں تقیہ نہیں ہے چاہے آپ کو قتل کر دیا جائے۔ لشکر اسلام کو یہ بات جان لینا چاہیے کہ اپنے آپ کو قتل سے بچانے کے لئے مسلمانوں کا قتل عام کرنا حرام ہے آپ یہ کام نہیں کر سکتے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بہر حال اگر چند ماہ پہلے شرعی حکم قصاص کے مطابق قم میں بے گناہوں کے قتل عام کے ذمہ دار افراد کو اسی وقت گرفتار کر کے مقتولین کے ورثہ کے سامنے ان ذمہ داروں کو گولیوں سے چھلنی کر دیتے تو مزید قتل عام نہیں ہوتا (آیت اللہ کی تقریر سے تین روز پہلے مشہد میں شاہ کے کارندوں نے قتل عام کیا تھا جس کا ذکر آقا اپنے درس میں کر رہے ہیں)۔

## میزان عدل کو پھیلانے کے لئے ہے

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ میزان سے مراد عدل ہے اور بعض کہتے ہیں میزان سے مراد عقل ہے لیکن ان تمام اقوال کو اگر جمع کیا جائے تو اس کا مفہوم یہی نکلے کہ کتاب سے مراد بیان معارف ہے ہم نے کتاب بھیجی یعنی وہ علم جو سزاوار ہے اور معارف الٰہی کا پیش خیمہ ہے۔

میزان سے مراد ہر شے کا اسکے حدود میں رہنا یعنی ہر چیز میں عدل رکھنے کو میزان کہتے ہیں انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اپنے ہر معاملہ میں خدا کے حدود کو ملحوظ رکھے۔ عبادات، ایک دوسرے سے لین دین، سیاست، حدود، دیات، معاہدے و عقود یہ سب چیزیں عدل و میزان کی متقاضی ہیں تا کہ معاشرے میں بے قاعدگی نہ ہو' لیقوم الناس بالقسط تا کہ انسان کی زندگی عدل و انصاف پر استوار ہو ہم نے گزشتہ دو تین دنوں میں تفصیل سے بیان کیا کہ کوئی موضوع ایسا نہیں ہے جو دین اسلام میں بیان نہیں کیا گیا ہو۔ یا تو خاص طور پر بیان ہوا ہے یا عنوان کلی کے طور پر بیان کیا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گیا ہے دوسرے معنوں میں اگر حکومت اسلامی انشاء اللہ قائم ہوگئی اور احکام اسلام پر عمل کیا گیا تو ہر کوئی اپنے حدود سے تجاوز نہ کرے گا ایسا نہیں ہوگا کہ مغربی اور مشرقی قوانین کی طرز کا نظام ہو۔ وہ لوگ مجبور ہیں لیکن حکومت اسلامی میں جامع قوانین موجود ہیں۔ یعنی ایک شخص جوامت کی قیادت کرے وہ آ کران قوانین کو بتدریج نافذ کرے۔ پس حکومت اسلامی کا قیام جلد از جلد ہونا چاہیے قرآن کی آیت دیکھئے کیا جواب مل رہا ہے۔

## لوہے کے ذریعے دشمن سے بچاؤ اور فائدہ حاصل کرنا

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معهم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للنّاس ولیعلم اللّٰہ من ینصره ورسله بالغیب

نظام عالم موقوف ہے اسلامی قوانین کے عدل الٰہی کے اجراء پر اور قوانین الٰہی کا اجراء بغیر طاقت اور سختی کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے قرآن میں خدا فرمارہا ہے کہ ہم نے لوہے کو پیدا کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں اس سے مراد ہم نے لوہے کی معدن کو پیدا کیا بعض یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم 'انزلنا' کے ظاہری معنی لیں تو یہ ہوگا کہ عالم غیب سے عالم شہادت کی طرف نازل کیا یعنی ہم اگر وہی ظاہری بلندی کو لے لیں جیسا کہ مصر کے مفتی علامہ تنتاوی کہتے ہیں کہ ممکن ہے اس سے مراد وہی انزال ظاہری ہو اس ترتیب کے ساتھ کہ ابتداء خلقت میں پروردگار نے اس معدن کو جو اس وقت زمین کے پیٹ میں موجود ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لوہا، فیروزہ وغیرہ مختلف گیسوں کی صورت میں ہوا میں موجود تھے جب بارش زمین پر گری تو وہ ذرات جن سے لوہا اور مختلف دھاتیں پیدا ہوتی ہیں وہ بارش کے ساتھ زمین پر گر کر اس کے اندر جذب ہو گئے اور زمین کے اندر مختلف کیمیائی تبدیلیوں کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ مرکب ہو کر مختلف دھاتوں کی شکل اختیار کر لی اس وجہ سے خدا نے لوہے کو انسان کی دسترس قرار دیا۔

بہر حال لوہا ایک عظیم نعمت ہے جس کے دو فائدے ہیں اس سے انسان کی ضرورت بھی پوری ہوتی ہے اور اس سے انسان اسلحہ بھی بناتا ہے دشمن سے بچاؤ کے لئے۔ ذرا غور فرمایئے کہ یہ لوہا انسان کے لئے کتنا ضروری ہے ایک سوئی سے لے کر ایک بیم (گاڈر) تک یا ہوائی جہاز کے اجزاء اور ریل کی پٹری یہ سب لوہے کی بدولت ہیں (ومنافع للناس) انسان لوہے کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتا یہاں تک کہ اگر لوہا نہ ہو تو کھیتی باڑی نہیں کر سکتا کنوئیں کو کھودنا، پانی کو صاف کرنا ان تمام چیزوں کے لئے لوہے کی ضرورت ہے۔ لوہے میں انسان کے لئے بہت سے فوائد ہیں اور اس کے علاوہ (فیہ باس شدید) انسان اپنے دشمن خواہ وہ جانور ہو یا انسان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے لازمی ہے اس کے پاس ہتھیار ہو پرانے زمانے میں تلوار، نیزہ ، تیر تھا آج کل کے زمانے میں بندوق، توپ اور ٹینک وغیرہ ہیں۔ ان کے لئے ہم نے لوہا خلق کیا 'باس شدید' جو سختی سے تدارک کرتا ہے اور دشمنی کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے اور یہ ہم نے کس لئے کیا ہے 'لیعلم اللہ من



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ینصرہ ورسلہ بالغیب

## دشمنان دین کے ساتھ اسلحے سے جنگ کرنا

اسی لوہے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ خدا دیکھتا ہے کہ مسلمان ملت میں سے کون لوگ ہیں جو انصاراللہ ہیں اور دین خدا کی مدد پر کمر بستہ ہیں قانون عدل الٰہی کو برپا کرنے میں تعاون کرتے ہیں مسلمانوں میں وہ کون لوگ ہیں جو دین خدا کے پھیلانے میں مدد کے لئے آمادہ ہیں کیونکہ خدا کہتا ہے دین خدا کی مدد کرو اسلحہ ہاتھ میں لے کر کفار سے مقابلہ کرو ظلم اور ظالم کے خلاف کھڑے ہو جاؤ اور ان ظالموں کو نیست و نابود کردو جو قانونِ عدل الٰہی کو اپنے پیروں تلے روندر ہے ہیں وہ خون انسان جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے خدا کہہ رہا ہے میں یہ خون تمہارے لئے حلال کرتا ہوں ان لوگوں سے جنگ کرو ظلم کے سامنے خاموشی اختیار نہ کرو کیونکہ ظالم کے سامنے سکوت اختیار کرنا خلاف اسلام ہے۔ خدا نے لوہے کو اس لئے خلق کیا ہے کہ مسلمان اس سے فائدے حاصل کرسکیں اس سے اسلحہ بنائیں اور اس اسلحے کو ہاتھ میں لے کر دین خدا کی مدد کریں۔

یہ سورۂ حدید کی آیت ہے ذرا غور سے سماعت فرمائیں اور قرآن کو سمجھیں 'لیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ' یہ اسلحہ بہت ضروری ہے تاکہ خدا یہ دیکھ لے کہ محمد مصطفیٰؐ کا یاور و مددگار کون ہے 'ورسلہ' اور دشمن اسلام کون ہے اگر تم دشمنِ قانونِ الٰہی کو پہچان لو تو اسکے مقابلہ میں اسلحہ لے کر قیام کرو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ان ظالموں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند کھڑے ہو جاؤ جو اسلامی قوانین کو نہیں مانتے جو قوانین اسلامی کو پائمال کرتے ہیں۔ دین خدا کی نصرت پر کمربستہ ہو جائیں۔ وہ دین خدا جو عدل پر مبنی ہے دین خدا صرف نماز کا نام نہیں ہے نماز تو بندے اور اور پروردگار کے درمیان ایک رابطے کا نام ہے۔

دین کا ایک اہم حصہ عدل الٰہی کے موازین پر مبنی ہے یعنی لوگوں کے درمیان معاملات پر مشتمل ہے جس کا اشارہ میں کئی بار اپنی تقاریر میں کر چکا ہوں۔ نصرت خدا سے مراد عدل الٰہی کو رائج کرنا خدا کے قواین کو جاری کرنا، نصرت پیغمبرؐ یعنی وہ قوانین جن کا تعین پیغمبر گرامیؐ نے فرمایا ہے ان کو نافذ کرنا اور جو کوئی بھی ان قوانین کو پائمال کرنے کی کوشش کرے مسلمانوں کو چاہئے کہ ہتھیار لے کر اس سے جنگ کریں۔

اگر آپ کہیں کہ اگر ہم نے ان کے خلاف آواز اٹھائی تو ہمیں قتل کر دیا جائے گا تو پھر آپ کے اسلام کا کیا مطلب ہے؟ دین کے کیا معنی ہیں؟ اگر قرآن کی تلاوت کریں گے تو ہمیں مار دیا جائے گا حقیقی مسلمان وہ ہے جو اپنا مال اور جان راہ خدا میں قربان کر دے کیا آپ کے خیال میں اسلام صرف 'امن یجیب' کے ورد کا نام ہے؟ دین نام ہے جان اور مال کو خدا کی راہ میں قربان کرنا دین یعنی بندگی 'لا یملک لنفسہ نفعاً ولا ضراً ولا موتاً ولا حیوۃً ولا نشوراً' میرا ذاتی کچھ بھی نہیں ہے میری



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جان، مال، جسمانی طاقت سب خدا کی ملکیت ہے اور اسے خدا کی راہ ہی میں خرچ کرنا چاہئے (ویقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون) اگر آپ کا دین و دنیا درست نہیں تو آپ اپنی مراد کو نہیں پہنچ سکتے ایسا نہیں ہے کہ بغیر ایثار قربانی کے آپ اپنی مراد پالیں دنیا میں عیش و عشرت سے زندگی گذاریں اور آرام و سکون سے رہیں بغیر کسی زحمت کے نہ مال کا نقصان برداشت کریں اور نہ جان کا نقصان کریں نہ آپ کے بدن کو اور نہ آپ کے اعزاء کو کوئی گزند پہنچے اور سیدھے جنت میں داخل ہو جائیں یہ آپ کی خام خیالی ہے۔

## جنت کا راستہ بہت دشوار گذار ہے

ایک روایت بیان کردوں جب پروردگار عالم نے جنت اور دوزخ کو خلق کر دیا تو جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر ہمارے مہمان خانے کا نظارہ کرو جب جبرائیل جنت کا نظارہ کر چکے تو عرض کی مالک تیرا مہمان خانہ بہت وسیع و عریض اور اتنا خوبصورت اور دلربا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک بھی بدقسمت شخص ہو جو اس جنت میں آنے کی تمنا نہ کرے۔

ندا آئی! اے جبرائیل ذرا جنت کی طرف آنے والے راستے کو تو دیکھو جب جبرائیل نے جنت کا راستہ دیکھا تو اس کا راستہ بڑا خراب تھا بڑی زحمات تھیں۔ محنت، مشقت، بھوک و افلاس، رمضان کے روزے، شب بیداری خلاصہ یہ کہ جنت کا راستہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جنت کا راستہ جود و سخا کا راستہ ہے۔ مال خرچ کرنے کا تقاضا کرتا ہے اپنے فائدے کو چھوڑنے کا


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

راستہ ہے اگر حرام کاروبار ہے معاملہ ہے تو دس کروڑ کا فائدہ ہی کیوں نہ ہو اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اپنی جان قربان کرنے سے بھی گریز نہ کرے یہ ہے جنت کا راستہ۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم اموالھم بان لھم الجنۃ۔ (سورہ توبہ: آیت ۱۱۲)

جب جرائیلؑ نے اتنا دشوار گزار اور کٹھن راستہ دیکھا تو عرض کی پروردگارا اگر یہ جنت کا راستہ ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا شخص دلیر مرد ہو جو اس راستے کو طے کر کے جنت تک پہنچ جائے۔

نابردہ رنج گنج میسر نمیشود

مزد آن گرفت جان برادر کہ کار کرد

یعنی جب تک انسان زحمات نہ اٹھائے خزانہ ہاتھ نہیں آتا مزدوری اور اجرت اسی شخص کو ملتی ہے جو کام کرتا ہے۔ صدر اسلام میں مسلمانوں نے کس قدر ہاتھ پیر مارے کتنی زحمات برداشت کیں جو کچھ تھا وہ راہِ خدا میں قربان کر دیا وہ اپنی جان قربان کرنے کے لئے رسولؐ سے درخواست کرتے تھے اور آپؐ گریز کر رہے ہیں وہ موت کو گلے لگاتے تھے اس کا استقبال کرتے تھے وہ جنت میں جانے کی تمنا لئے ہوئے پیغمبر گرامیؐ کے پاس آتے تھے کہ یا رسول اللہ ہم بھی لشکر اسلام میں شامل ہو کر جہاد کرنا چاہتے ہیں ایثار و قربانی کے بہت سے واقعات ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے میں کہنا چاہتا ہوں کہ جنت میں داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

اسی طرح جب جرائیل نے جہنم کا نظارہ کیا تو عرض کی خدایا اگر تیرا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عذاب اتنا سخت ہے تو میں گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کے نزدیک آنے کی کوشش کرے وہ بہت ہی بدقسمت شخص ہوگا جو اپنے لئے جہنم کا انتخاب کرے۔ ندا آئی کہ اے جبرائیل ذرا دوزخ کے راستے کا مشاہدہ تو کرو جب جہنم کا راستہ دیکھا تو بڑا صاف ستھرا نظر آیا نفسانی خواہشات کے مطابق ایک مادہ پرست منشاء کے مطابق جیسا راستہ ہونا چاہیے تمام گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے پر تمام لذات وشہوات سے مزین جہنم کا راستہ ہے۔

جبرائیل نے عرض کی مالک اگر یہ دوزخ کا راستہ ہے اتنا صاف ستھرا سیدھا سادہ رنگین تو مجھے خوف ہے کہ تیرے اکثر بندے اس راستہ پر گامزن ہوں گے اور سیدھے جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ 'مرد آخربین مبارک بندہ ای است' جو شخص آخرت سے بے خبر ہے اسے اپنا آغاز بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جہنم کا راستہ کیا ہے؟ سینما، عریاں وفحش شہوانی مناظر، مخرب الاخلاق اور گمراہ رسالوں کا مطالعہ کرنا، سیکسی ڈائجسٹ پڑھنا، شراب نوشی، مال حرام کا جمع کرنا، ظلم کرنا، دوسروں کے حقوق پامال کرنا۔ ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب واللہ قوی عزیز ہماری گفتگو یہاں تک واضح ہوگئی کہ خدا نے مسلمانوں میں سے بعض افراد پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ اسلحہ تیار کریں اور ظلم اور ظالم کے مقابلے میں قیام کریں اور عدل الٰہی کو نافذ کریں قوانین عدل اسلامی کا اجراء کریں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۴۰

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معھم الکتاب و المیزان لیقوم النّاس بالقسط وانزلنا الحدید فیه باس شدید و منافع للنّاس و لیعلم اللّٰه من ینصرہ و رسله بالغیب انّ اللّٰه قوی عزیز (سورۂ حدید: آیت ۲۵)

آیت مبارکہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ خدا فرمارہا ہے کہ ہم نے کتاب ومیزان یعنی قرآن میزان عدل کے ساتھ نازل کی یعنی قرآن عدل کو پھیلانے کے لئے آیا ہے' لیقوم الناس بالقسط' تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں جس کی تفصیل بیان کی گئی کہ اگر تمام مسلمان کتاب ومیزان کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں قرآن اور امام ونائب امام جو امامت کی شرائط کا حامل ہو اس کا دامن نہ چھوڑیں تو عدل وانصاف ہر جگہ پھیل جائے گا اپنے خاندان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں یا معاشرے میں یا ادارے میں اس کا نفاذ ہو سکتا ہے اور معاشرے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کے عدل و انصاف کو اپنے اوپر نافذ نہیں کرنا چاہتے ان کے لئے خدا نے فرمایا ہے: وانزلنا الحدید جو آج کل کے دور میں بندوق اور توپ وغیرہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

وہ لوگ جو انقلاب اسلامی کے مخالف ہیں وہ لوگ جو عدل کو پسند نہیں کرتے وہ اسلامی قوانین کو اپنے طور پر بوجھ سمجھتے ہیں ان کے ساتھ اسلحہ کے ساتھ نمٹا جائے۔ فیہ باس شدید خدا نے لوہے میں بڑی طاقت رکھی ہے تا کہ دشمنان عدل الٰہی کو دور کیا جا سکے۔

## جتنی زیادہ انسان کی ضرورت ہے اتنی زیادہ وہ چیز خلق کی گئی ہے

ومنافع للناس خدا نے انسانی زندگی کے لئے اس کو لوہے میں بے انتہا فوائد رکھے ہیں انسان کی خوراک، لباس، مکان میں لوہے کا بڑا دخل ہے لہٰذا خدا نے لوہے کو وافر مقدار میں پیدا کیا ہے اگر آپ غور فرمائیں تو پتہ چلے گا کہ جتنی زیادہ انسان کی ضرورت ہے اتنی ہی زیادہ مقدار میں وہ چیز خلق کی گئی ہے اس کی وسعت بھی زیادہ ہے اور انسان کی دسترس میں بھی ہے مثال کے طور پر اس لوہے کو لے لیجئے اس کی ضرورت دوسری دھاتوں سے زیادہ ہے تو خدا نے لوہے کو وافر مقدار میں خلق فرمایا اور اس میں برکت رکھی ہے اور انہی نعمات میں سے پانی بھی ہے کیونکہ انسان کو بھوک سے زیادہ پیاس کا غلبہ ہوتا ہے یعنی انسان غذا کے بغیر کچھ دیر رہ سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اسے پانی زیادہ چاہئے خاص طور پر میٹھا پانی وہ آسمان سے بارش بھی برساتا ہے اوراس نے زمین کے اندر اکثر حصے پر پانی قرار دیا ہے اوراس کے علاوہ ہوا ہے ہوا کی ضرورت انسان کو پانی سے بھی زیادہ ہوتی ہے جس کے بغیر تو جاندار بالکل ہی زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہوا پانی سے کئی گنا زیادہ ضروری ہے پانی تو انسان دن رات میں اگر دو تین دفع پی لے تو کافی ہے لیکن انسان کے لئے ہوا تو ہر پل لازمی ہے کہ انسان سانس اندر لے اور باہر خارج کرے اس کا خون صاف ہوتا رہے اگر چند منٹ انسان کو ہوا نہ ملے تو وہ مر جائے کیونکہ ہوا کی ضرورت انسان کو پانی سے زیادہ ہے تو خدا نے ہوا کو پانی سے زیادہ فراوانی سے جاری کیا یعنی دنیا میں کوئی مقام ایسا نہیں جہاں ہوا نہ ہو درختوں کو بھی ہوا چاہئے لیکن حیوانات سے کم حیوان مختلف طریقوں سے ہوا لیتا ہے یعنی سانس لینے کے علاوہ بھی حیوان اپنے بدن سے بھی ہوا کو جذب کرتا ہے اگر انسان کے بدن کے مسام بند ہو جائیں تو وہ بیمار پڑ جائے اس مریض کی طرح جس کے جسم پر زخم ہو جاتے ہیں تو وہ نہا نہیں سکتا اس کے جسم کے مسام بند ہو جاتے ہیں ممکن ہے وہ پسینے کی وجہ سے بیمار ہو جائے لہٰذا حکم ہے کہ کم از کم ہفتہ میں ایک بار روز جمعہ مسلمان غسل جمعہ انجام دیں۔ امر تکوینی پروردگار ہوا کے لئے یہ ہے کہ وہ بقاء انسانی کی ضامن ہے حیوانات کی بقاء کی ذمہ دار ہے جہاں بھی ہوا کم ہو لازم ہے کہ وہ اپنی طاقت کے ذریعے وہاں تک اپنے آپ کو پہنچائے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تیرا شکر کرنے کی توفیق بھی تیری ہی جانب سے ہے

ہر سانس جو اندر جاتی ہے حیات کی مددگار ہے اور جب وہ واپس ہوتی ہے تو ذات کو فرحت بخشتی ہے۔ پس انسان کی ہر سانس میں دو نعمتیں پنہاں ہیں اور خدا کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔ آپ کو ہر سانس میں اس کے اندر اور باہر جانے کی دو نعمتوں پر دو مرتبہ الحمد اللہ کہنا ہوگا ذرا تصور کریں کہ دن رات آپ کتنی سانس لیتے ہیں جب ان دو نعمتوں کا شکر آپ کے لئے محال ہے تو آپ باقی کن کن نعمات کا شکر ادا کریں گے۔

خدا سریع الرضا ہے بس اس کا بندہ اس بات کا اقرار کرے کہ میرے مالک میں تیری اس سانس لینے اور دیگر نعمات کا شکر ادا نہیں کرسکتا تو آپ کا خدا آپ سے راضی ہوجائے گا یہ کہہ دیں 'الحمد للہ علی کل نعمۃ کلی طور پر تمام نعمات کا شکر ادا کردے کہ تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں ہر نعمت پر اس کی تعریف زیبا ہے ہماری ہر ہر سانس کی نعمت، ہماری آنکھوں کی زبان کی حرکت پر خدا کی حمد ہے پروردگارا ہم سب تیری نعمات کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں تجھے تیری عزت اور جلالت کی قسم تو خود ہمیں شکر گزاری کی توفیق عطا فرما۔

## نصرت خدا سے مراد نصرت اسلام ہے

ولیعلم اللہ من ینصرہ و رسلہ بالغیب لوہے کو خلق کرنے کا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہمارا ایک اور مقصد یہ ہے کہ فیہ باس شدید تم اس لوہے سے اسلحہ تیار کرو اور عدل کے دشمنوں سے جنگ کرو' لیعلم اللہ من نصرہ تا کہ خدا یہ دیکھ لے کہ کون خدا کی نصرت کرنے والا ہے۔ یہاں لیعلم سے مراد علم بعداز جہل نہیں ہے خدا ہر فرد کی خلقت سے پہلے سے اس کے افعال کے بارے میں جانتا ہے لیکن وہ اس دنیا میں اس لئے بھیجتا ہے تا کہ جو خدا جانتا ہے اس کے بارے میں وہ اس کے فعل سے ظاہر ہو جائے اور علم خدا ظاہر اور روشن ہو جائے۔

لیعلم اللہ یعنی لیمیز اللہ تا کہ تمیز دے سکے کہ کون ہے جو اسلحہ ہاتھ میں لے کر منکر اسلام پر وار کرے اور دین خدا کی نصرت کرے۔ نصرت خدا سے مراد نصرت دین خدا ہے وہ اپنے دین کی نصرت کی احتیاج نہیں رکھتا مگر یہ کہ اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے اختیار سے اس کے دین کی نصرت کرے اپنا خلوص ظاہر کرے اور مستحق ثواب بن جائے۔

خدا کبھی دین کے معاملے میں اپنے بندوں پر جبر نہیں کرتا بلکہ وہ انسان کو اختیار دیتا ہے کہ وہ خود قیام کرے خدا کبھی ماوراء طبیعت کوئی کام نہیں کرتا کہ وہ اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے خدا نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا ہے بلکہ جو کوئی بھی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اس کو چاہئے کہ وہ دشمنان خدا کے ساتھ جنگ کرے دین کی نصرت کرے اگر وہ دین خدا کی نصرت نہیں کرتا تو وہ رسم بندگی ادا نہیں کر رہا جو کوئی دین مقدس کا دفاع نہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرے وہ کیسے پیغمبرؐ کی پیروی کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے ایک طرف تو محمدؐ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف نصارا جو کہ محمدؐ کے ساتھ جنگ کررہے ہیں اس سے بھی دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

## خدا غیبِ مطلق ہے

اس آیت میں ایک کلمہ ہے 'بالغیب' غیب سے کیا مراد ہے؟ غیب یعنی پوشیدہ اس کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ ینصرہ کا فاعل ہے جو کہ اللہ ہے یا مفعول جو کہ ضمیر ہے اس سے دوسرے لوگ مراد ہیں یعنی 'لیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب وھو غائب عنھم یا یہ کہیں کہ 'ھم غائبین عنہ' یا یہ کہیں کہ خدا ان کی نظروں سے غائب ہے یا یہ لوگ خدا سے پنہاں ہیں دونوں صورتوں میں غیب سے مراد خدا ہے۔

مسلمانوں خدا صرف تم سے تلوار چلانا یا توپ و بندوق ہاتھ میں لینا نہیں چاہتا خدا تم سے اپنے دین کی نصرت چاہتا ہے خدا تمہاری خلوص نیت کو دیکھنا چاہتا ہے خدا چاہتا ہے کہ تم نصرت اسلام کے لئے جمہوری اسلامی کا نعرہ لگاؤ خدا تم سے چاہتا ہے کہ اسلام کی سربلندی اسلام کی عزت اور توقیر کے لئے امام خمینی کی قیادت کا نعرہ لگاؤ اس میں کوئی اور غرض شامل نہ ہو اگر آپ نے کسی اور غرض سے کام کیا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اے میرے پاسداران اسلام جوانوں تمہارا ھدف صرف اسلام کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پاسداری ہونا چاہئے اسلامی مملکت میں امن وامان کی حفاظت کرنا چاہئے اگر خدانہ کرے کوئی غرض اور مفاد پیش نظر رکھا تو تم سب ہلاک ہوجاؤ گے۔اب جب کہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے تو میں آپ کو ایک مختصر حکایت بیان کردوں۔

## گدھے کی راہ میں جان دینا

پہلے زمانے میں لوگوں کے پاس سواری کے لئے زیادہ تر اونٹ ہوتے تھے اور گھوڑے بہت کم ہوتے تھے مسلمانوں کی جنگوں میں سے ایک جنگ میں ایک مشرک (جس کے پاس سفید قیمتی گدھا تھا) جس پر وہ سوار ہوکر جنگ کرنے آیا تھا اس طرف سے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے جب یہ دیکھا کہ ایک مشرک خوبصورت گدھے پر سوار ہے تو اس کی نیت خراب ہوگئی وہ دل میں کہنے لگا کیا خوبصورت گھوڑا ہے میں ابھی اس گدھے کے مالک کو قتل کرکے اس کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہوں من قتل قتیلاً فلہ سلبہ اجمع جو کوئی کسی کافر کو قتل کرے گا اس کافر کا لباس اور سواری اس کو قتل کرنے والے کو ملے گی لہٰذا وہ آگے بڑھا اس نے تلوار اٹھا کر اس مشرک کو قتل کرنا چاہا کافر نے پھرتی دکھائی اور اس بدقسمت لالچی مسلمان کو ہی قتل کرڈالا اور وہ اپنی مراد یعنی گدھے تک نہیں پہنچ پایا اور وہاں پہنچ گیا جہاں اس گدھے کو جانا چاہئے تھا اور بعد میں قتیل الحمار یعنی گدھے کی راہ میں قتل ہونے والا مشہور ہوگیا اس بدقسمت لالچی مسلمان کو چاہئے تھا کہ اس کافر کو خدا کی راہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں قتل کرتا نہ یہ کہ اس نے اس کو گدھے کی راہ اور لالچ میں قتل کرنا چاہا اور خود قتل ہو گیا۔ میں ان لوگوں سے کہتا ہوں جو انقلاب اسلامی میں مشغول ہیں آپ لوگوں کو چاہیے کہ خدا کے دین کی نصرت کی خاطر اپنی توانائیاں صرف کریں 'بالغیب' نہ کہ مادیات اور مال دنیا کی خاطر جنگ کریں۔

## خدا کو آپ کی نصرت کی کوئی ضرورت نہیں

انّ اللّٰہ قوی عزیز خدا طاقت اور قدرت والا ہے وہ جو کہتا ہے نصرت کرو اس کے معنی یہ نہیں کہ اسے ہماری نصرت کی ضرورت ہے وہ ہمارے خلوص کا امتحان لینا چاہتا ہے ورنہ وہ تو خود طاقتور ہے اس کی قدرت کی کمترین مثال یہ نظام شمسی کس عظمت اور نظم کے ساتھ قائم ہے اور ہمارا کرہ خاکی بھی اس کا ایک حصہ ہے جو ان تمام کرات کے درمیان ریت کے ذرے کے برابر ہے اور کس طرح قدرت قاہرہ کے ذریعہ ہوا میں معلق ہے اور ہر منٹ میں چار فرسخ کا فاصلہ طے کرتا ہے اور ہر سیکنڈ میں چار فرسخ یہ اپنے مدار میں گھومتا ہے واقعا خدا قوی ہے اگر آپ خدا کی قدرت کا مشاہدہ کرنے چاہتے ہیں تو اپنے سر کے اوپر نگاہ اٹھا کر دیکھیں کہ کون ہے جس نے ان سنگین کرات کو ہوا میں روکا ہوا ہے انہیں کوئی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا بغیر اس کے کہ وہ ساقط ہوں یا نیچے کی طرف آئیں وہ اپنے مقام پر نصب ہیں۔ یا من فی السمات قدرتہ۔ اگر آپ قدرت خدا کو جاننا چاہتے ہیں موت کی گھڑی خدا کی قدرت میں سے ایک ہے موت کے وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قوی اور طاقتور کون ہے پس یہ بات جان لو کہ خدا بڑی طاقت والا ہے وہ عزیز یعنی غالب ہے اس عالم میں تمام چیزوں سے وہ غالب ہے تمہاری آخری حد یہ ہے کہ تمہیں قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا عزیز اور طاقتور ذات خدا کی ہے بس۔ اس آیت کے آخر میں ذکر ہے جب خدا فرما رہا ہے کہ نصرت کرو دین خدا کی مدد کرو یہ بات جان لیں کہ خدا آپ کا محتاج نہیں ہے خدا چاہتا ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ ثواب کماؤ فائدہ اٹھاؤ یعنی اگر آپ دین کے پابند ہو گئے اپنے دین کی مدد کی تو گویا آپ نے اپنی مدد کی۔ واللہ یثبت اقدامکم قسم بخدا وہ مسلمان جو اپنے دین کی نصرت نہیں کرتا' امر بالمعروف ونہی عن المنکر' نہیں کرتا اس کا اسلام کمزور ہے اس کا اسلام پر مرنا مشکوک ہے چاہے وہ بار بار قرآن کی تلاوت کرے اگر وہ دین کی نصرت نہ کرے جب موقع آئے تلوار ہاتھ میں نہ اٹھائے وہ کیسا مسلمان ہے یا دوسرے مواقع پر اسے چاہئے کہ خرمن کفر کو اپنے آتش بیان سے خاکستر کر دے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں 'میت الاحیاء' وہ زندوں میں چلتی پھرتی لاش ہے جو دین کی نصرت نہیں کرتا چاہے اپنے زمانے کا فقیہ ہی کیوں نہ ہو اگر دین کے لئے سپر نہیں بنے گا تو 'یثبت اقدامکم' کا مصداق نہیں بن سکتا خدا بھی اس کی مدد نہیں کرے گا اور شیطانی وسوسوں سے اس کے بچے کچے ایمان کو موت کے وقت اس سے چھین لیں گے۔

ان اللہ قوی عزیز۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

العظیم۔ ساری توانائی خدا کی ہے انّ القوۃ للّٰہ جمیعًا۔ عزت بھی خدا کی طرف سے ہے خدا کے علاوہ سب کے سب کمزور اور پست ہیں۔

آپ ان راتوں میں یہ مناجات پڑھتے ہیں۔ مولای انت القوی وانا الضعیف ہم سب کے سب ضعیف اور کمزور ہیں۔ مولای مولای انت العزیز وانا الذلیل۔

## ضرب کھاتے ہوئے ابراہیم ادھم کی عجیب نصیحت

ابراہیم ادھم جس نے اپنی بادشاہی کو ٹھوکر مار کر زہد و تقویٰ اختیار کر لیا تھا جب وہ شہر سے باہر اکیلا سفر کر رہا تھا تو راستہ میں ایک خودسر اور متکبر فوجی افسر سے اس کا سامنا ہوا اس نے ابراہیم سے پوچھا آبادی کا راستہ کون سا ہے ابراہیم نے سامنے ایک قبرستان کی طرف اشارہ کیا اس پر فوجی افسر کو بہت غصہ آیا اس نے ابراہیم کے سر پہ بید برسانا شروع کر دیئے لکھا ہے کہ جب ابراہیم مار کھا رہا تھا تو یہ کہتا جا رہا تھا میرے سر پر اور مارو کہ میں بہت گناہگار شخص ہوں اسی اثنا میں ایک شخص کا گذر وہاں سے ہوا جو ابراہیم کو جانتا تھا اس نے پکار کر اس فوجی افسر سے کہا تم جانتے ہو کہ تم کس کو مار رہے ہو یہ بلخ کے بادشاہ ہیں وہ فوجی چونکہ ابراہیم کو نہیں پہچانتا تھا فوراً گھوڑے سے اترا اور معافی مانگی ابراہیم نے کہا کوئی بات نہیں میں ایک مدت تک گناہگار شخص رہا ہوں لیکن میں نے کوڑے نہیں کھائے تھے لیکن میں خوش ہوں کہ میں نے تم سے کافی کوڑے کھا لئے۔ اس فوجی افسر نے پوچھا جب میں نے آپ سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پوچھا کہ آبادی کہاں پر ہے تو آپ نے قبرستان کی طرف کیوں اشارہ کیا تو ابراہیم نے کہا۔ آبادی اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگوں کا اجتماع ہو۔

رو بگورستان دمی خاموش نشین

آن سخن گویان خاموش را ببین

یعنی قبرستان جا کر تھوڑی دیر خاموش بیٹھ کر ان خاموش بولنے والوں کو دیکھو مستحب ہے کہ انسان ہفتہ میں دو دن پیر، جمعرات، یا جمعہ کے روز قبرستان جائے ان مرنے والوں سے عبرت حاصل کرے اپنے آپ کو متنبہ کرے کہ طاقت اور عزت کہاں ہے قوت اور عزت نہ قبرستان میں ہے نہ شہر میں قدرت وطاقت صرف خدا کے پاس ہے۔

## حضرت نوحؑ شیخ الانبیاء اور ان کا سن مبارک

گذشتہ آیت شریفہ میں بیان کیا گیا' لقد ارسلنا رسلنا بالبینات' بے شک ہم نے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔

واضح طور پر اور دین کے مخالفین کے لئے مبعوث کیا۔ لوہے کو اس لئے خلق کیا تا کہ اس سے فائدہ حاصل کریں اور دشمنان دین اسلام اور پیغمبران کو فولادی جواب دیا جا سکے اور اسلحہ کے ذریعے ان کا قلع قمع کیا جا سکے تا کہ عدل کا دور دورہ ہو اور روئے زمین پر دین خدا پھولے پھلے 'یکون الدین کلہ للہ۔

اس آیت شریفہ میں بعض پیغمبران کا نام لیا گیا ہے ان پیغمبران میں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے ایک اولوالعزم نبی جو کہ نبوت کا سرچشمہ ہیں پہلے جناب نوحؑ جو پیغمبروں میں چند امتیازات کے حامل ہیں ایک یہ کہ وہ اور پیغمبروں سے مقدم ہیں ان کی نبوت عمومی تھی اوران کا سن مبارک طوفان سے قبل ۹۵۰ سال تھا' فلبث فیھم الف سنه الا خمسین عاماً (سورہ عنکبوت: آیت ۱۴) لیکن ان کی خود کی عمر کتنی تھی اس بارے میں امت میں اختلاف ہے بعض نے ہزار سال سے ۱۳۰۰ سو برس اور بعض نے ۳۰۰۰ سے لے کر ۳۵۰۰ سال کی عمر تک کا تذکرہ کیا ہے۔

دوسرے یہ کہ جب وہ دعوت اسلام سے مایوس ہو گئے کہ لوگ ان کی دعوت کو قبول کریں اور لوگوں نے بت پرستی ترک نہیں کی تو انہوں نے بد دعا کی۔

## بت پرستی کو کیوں دوام حاصل ہوا

مسئلہ بت پرستی جو لوگوں میں کافی پھیلی ہوئی ہے اس کا بھی ایک راز ہے۔ وہ لکڑی کے بت جو ہاتھ سے ترا...نے جاتے ہیں ہر عاقل شخص جانتا ہے کہ ان سے کوئی کام نہیں لیا جا سکتا کیونکہ وہ خود لوگوں کے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں ' أتعبدون ماتنحتون (سورہ صافات: آیت ۹۳) اس زمانے سے لے کر آج تک انسان نے بت پرستی کرنا ترک نہیں کیا حضرت نوحؑ سے قبل بھی بت پرستی تھی اور آج بھی ہندوستان، چین، جاپان وغیرہ میں بت پرستی جاری ہے۔ شاید بت پرستوں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہو بلکہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

عیسائیوں سے بھی زیادہ ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کے بتوں کی تعداد بھی زیادہ ہے ان کے بڑے بڑے بت خانے موجود ہیں۔

ہمارے ایک دوست جو خود ہندوستان میں ان کے مندر گئے تھے وہ بتاتے ہیں جب میں ان کے بت خانے گیا تو وہ ان کی پوجا کا وقت تھا انہوں نے خوبصورت لڑکی کی شکل میں بت نصب کیا ہوا تھا جو ہندو وہاں آرہے تھے وہ سات گھنٹے تک اس بت کے سامنے اپنے ہاتھ دراز کے لئے کھڑے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں بہت حیران ہوا (اگر چہ ہم اپنی نماز کے قنوت میں تھوڑی دعا کے لئے ہاتھ بلند کریں تو ہمارا حوصلہ جواب دے جاتا ہے)

خلاصہ یہ کہ بت پرستی پہلے بھی تھی ابھی بھی ہے اور شاید آئندہ بھی رہے لیکن ان کی تعداد زیادہ کیوں ہے اور قائم ودائم ہے۔

اس کا ایک راز ہے ایک ظاہری اور دوسرا باطنی ہے ظاہری راز یہ ہے کہ آدمی اپنی عقل کی پختگی تک نہیں پہنچ پاتا اکثر لوگوں کی عقل ان کی آنکھوں میں ہوتی ہے ادراک ماوراء طبیعت عقلی طور پر لازم ہے کہ آدمی اپنی عقل کو پروان چڑھائے اور اپنے وجود پر غور کرے یہ کہے کہ یہ بت خود قہراً وجود میں آئے ہیں انسان نے اپنے ہاتھوں سے انہیں بنایا ہے جو خود مخلوق ہے آیا ایسا ممکن ہ جو خود کسی کا محتاج ہو وہ کرہ زمین کو پیدا کرسکتا ہے؟ پیدا کرنے والے کو دیکھا نہیں جا سکتا اگر وہ حیوان یا انسان کی آنکھ سے دکھائی دیا جائے وہ خالق نہیں ہے وہ کبھی ظاہر نہیں رہتا وہ مادہ کا احاطہ کیے ہوئے ہے وہ شخص



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جس کی عقل رشد تک پہنچ چکی ہو وہ یہ بات سمجھ لے گا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے وہ کسی غیبی طاقت کی مخلوق ہے یعنی وہ طاقت جو ماوراء طبیعت ہے اور وہ خداوند عالم کی ذات ہے جو خود طبیعت کو پیدا کیا ہے اس نے مسخر کیا ہے وہ طبیعت پر چھایا ہوا ہے اور وہ خود تمام چیزوں سے منزہ ہے تمام قدرت دو عالم خدا کے ہاتھ میں ہے 'فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون۔ (سورۂ یٰسین: آیت ۸۳) انسان اپنے آپ کو پہچانے کہ میں صرف جسم نہیں ہوں بلکہ میری روح ہے جو جسم کا احاطہ کئے ہوئے ہے جو خدا کی جانب سے ہے۔ میرا خدا میری روح کا خالق ہے یہ عقلی رسائی ہے کہ انسان یہ سمجھ لے کہ مادہ اور مادیات یہ تمام مخلوق ہے اور ایک جیسی ہے مخلوق کے لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

## مجسمہ بت پرستی کی شروعات ہے

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: یا علی 'لاتدع صورتاً الا محوتھا' فتح مکہ کے دوران حکم فرمایا کہ کعبہ میں کوئی بھی مورتی باقی نہ رکھو، مجسمہ سازی حرام ہے کس لئے؟

خدا کا شکر ہے کہ یہ سعادت آپ کے حصے میں آئی کہ ایرانی قوم نے زمانے کے بت کو اکھاڑ پھینکا اور خدا ان جوانوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے جو اس راہ میں شہید ہوئے اور یہ کامیابی آپ کے نصیب میں آئی۔

جس کمرے میں مجسمہ ہو اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ بت پرستی خرافات



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ بت پرستی قدیمی ہے اور اب تک جاری ہے اور بت پرست اہل توحید سے تعداد میں زیادہ ہیں اگر انسانوں کو تقسیم کیا جائے تو زیادہ تر بت پرست اور حیوان پرست ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو میں نے یہ بتائی کہ اس کے لئے عقلی شعور ہونا چاہئے کہ انسان اپنی عقل کو جھنجوڑے اور مادہ سے روگردانی کرے اگر کوئی پرورش کرنے والا نہ ہو تربیت دینے والا نہ ہو تو مادیت کو تقویت حاصل ہوتی ہے جس طرح ایران گذشتہ حالت میں تھا کہ پچاس سالہ باپ بیٹے کی حکومت کی ساری کوشش یہ تھی۔ یونیورسٹیوں کالجوں، اسکولوں کو روحانیت اور علماء سے دور رکھا جائے اور دوسری طرف بت پرستی اور آتش پرستی کو تقویت دی جارہی تھی۔

تاریخ بشر میں آپ نے کہیں پڑھا ہے کہ گذشتہ دور میں کسی ملک یا بادشاہت نے بت پرستی کے خلاف جنگ کی ہو (محمود غزنوی کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے جواہرات کی خاطر ہندوستان پر لشکرکشی کی تھی) ہمیشہ سے ان حکمرانوں نے تقویت دی ہے وہ خود مجسمہ بنواتے رہے ہیں لوگوں کو فریب دینے کے لئے وہ خود گائے کا احترام کرتے تھے۔

چند سال پہلے ایک رسالے میں چھپا تھا کہ دہلی کا ہوائی اڈا کافی دیر تک بند رہا اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک گائے ہوائی اڈے میں کہیں سے داخل ہوگئی تھی سول ایوی ایشن نے اس گائے کے احترام میں چھ گھنٹے تک بین الاقوامی ایئرپورٹ کو معطل رکھا یہاں تک کہ جب وہ اپنی مرضی سے چلی گئی


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تب ہوائی اڈا کھولا گیا۔

## اکثر لوگ اپنے راستے سے ہٹ چکے ہیں

لقد ارسلنا نوحاً و ابرھیم۔ بتحقیق ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور اس کے بعد نبوت اور کتاب ان کی نسل میں سے قرار دی۔

فمنھم مھتد۔ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کی ذریت میں سے قلیل لوگوں نے ہدایت کو قبول کیا۔ و کثیر منھم فاسقون۔ ان میں سے اکثر فاسق ہوگئے اور اب تک وہی سلسلہ جاری ہے۔ شیطان کے پیروکار زیادہ ہیں رحمٰن کے پیروکاروں کی نسبت مادہ پرست، شہوت پرست، دنیا پرست خدا پرست کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ نے ہدایت کو قبول کیا۔ و کثیر منھم فاسقون۔ اور ان میں سے اکثر نے رحمٰن کی اطاعت سے روگردانی کی اور شیطان کی اطاعت میں داخل ہوگئے۔

ثم قفینا علی آثارھم برسلنا۔ قفینا یعنی ہم نے ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا نوحؑ اور ابراہیمؑ کے بعد اپنے رسل بھیجے ان کی روگردانی سے لوگوں کی ہدایت منقطع نہیں ہوئی ہم نے اور پیغمبرؑ بھیجے پے در پے، پشت در پشت، نوح و ابراہیم کی ذریت میں اپنے پیغمبران کو بھیجتے رہے۔

## حضرت عیسیٰؑ کی مختصر آپ بیتی

وقفینا بعیسیٰ بن مریم۔ اور آخر میں پیغمبر اسلامؐ سے پہلے ہم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نے عیسیٰ کو بھیجا۔ و آتیناہ الانجیل ۔ہم نے ان کو انجیل عطا کی معلوم ہوتا ہے کہ ایک اصلی انجیل تھی جو آسمانی کتاب کے طور پر عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت کی نبوت تیس سال کی عمر تک آشکار نہیں تھی یہاں تک کہ تیس سال کی عمر میں آپ مبعوث برسالت ہوئے اور جب آپ ۳۳ سال کے تھے تو آپ پر انجیل نازل ہوئی جو آپ لوگوں تک پہنچاتے رہے آپؑ کے بارہ حواری تھے۔ جو اس کام میں آپ کے مددگار تھے۔ ان تین سالوں میں آپؑ نے آبادی میں زندگی نہیں گذاری، نہ کوئی گھر تھا اور نہ بیوی بچے تھے۔ ان کی روشنی آفتاب تھی، ان کا بستر خاک تھا، اور ان کی خوراک درختوں کے پھل تھے جب یہ تین سال گذر گئے تو آخر میں یہودیوں نے آپؑ کو قتل کرنے کے لئے محاصرہ کرلیا اس محاصرے کے بعد ایک شخص جس کا نام یہودا تھا اور وہ جناب عیسیٰ کے حواریوں میں سے تھا وہ یہودیوں کے پاس آیا اور اس نے تیس چاندی کے درہم کے عوض حضرت عیسیٰ کو بیچ ڈالا وہ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کرلیا اور یہ فیصلہ کیا کہ کل عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھا دیں گے۔

عیسائی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا اور جب وہ مر گئے تو ان کو نیچے لا کر اس بیت المقدس میں دفن کردیا گیا وہ تین دن تک قبر میں رہے اور تین روز کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور تین دن تک جہنم میں رہے تاکہ ان کی امت جہنم میں نہ جائے۔ وہ انجیل جو حضرت عیسیٰؑ کے پاس تھی، عیسائیوں نے اسے جلا دیا اور اس کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالا کئی سال بعد دس بیس افراد جن کے نام تاریخ میں درج ہیں ایک کتاب لکھی اور اس میں انہوں نے اپنے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

الہامات نقل کئے یا میرے بقول وہ خرافات جو شیطان نے ان کے دل میں ڈالیں انہوں نے ان کو قلم بند کر دیا۔ یہ انجیل جو آج موجود ہے وہ آسمانی انجیل نہیں ہے ان یہودیوں کی موجودہ تورات بھی آسمانی نہیں ہے۔ اس وقت روئے زمین پر اگر کوئی آسمانی کتاب اپنی اصل شکل میں باقی ہے تو وہ قرآن ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے وہ واضح اور روشن وحی الٰہی ہے جو اس نے اپنے حبیب کے قلب مبارک پر نازل فرمائی اس کی زبان مبارک پر جاری اور نشر فرمائی۔

## پہلے زمانے میں مسلمان قرآن پڑھتے اور حفظ کرتے تھے

صدر اسلام میں ہر شخص جو مسلمان ہوتا تھا اس بات کا پابند تھا کہ زیادہ سے زیادہ قرآن کو پڑھے اور حفظ کرے 'فاقرئوا ماتیسر من القرآن' (سورہ مزمل: آیت ۲۰) صدر اسلام میں جو مسلمان ہو جاتا پیغمبر اکرمؐ فرماتے اسے تھوڑا تھوڑا قرآن پڑھایا جائے۔ جب نماز پڑھے تو قرآن کی تلاوت کرے قرآن دلوں میں اور سینوں میں محفوظ ہو جائے تاکہ تا قیام قیامت قرآن باقی رہے کوئی ایسا زمانہ نہ ہو جب قرآن رائج نہ ہو پیغمبر گرامیؐ کے زمانے میں ہر شخص کا وظیفہ تھا وہ قرآن کو حفظ کرے۔ جب پیغمبرؐ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مسیلمۂ کذاب نے یمامہ سے خروج کیا وہ جادوگر بھی تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا ایک لاکھ سے زیادہ افراد اس کے گرد جمع ہو گئے۔ تمام وہ قبائل جو اسلام کے مخالف تھے پیغمبرؐ کی آنکھ بند ہونے کے بعد مسیلمۂ کذاب کے اطراف میں جمع ہو گئے۔ بہرحال اس نے مسلمانوں پر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

چڑھائی کردی۔ حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ سے مشورہ لیا کہ کیا کیا جائے۔
حضرتؑ نے فرمایا لشکر اسلام دفاع کے لئے بھیج دو خدا نصرت عطاء کرے گا۔

بالآخر مسلمان جنگ کے لئے مسلح ہوئے مسیلمہ کے ساتھ جنگ ہوئی
جنگ کے بعد حضرت ابوبکر کو اطلاع دی گئی ستر حافظ قرآن اس جنگ میں
شہید ہو گئے۔ حضرت ابوبکر نے نماز جمعہ کے خطبہ میں بیان کیا کہ اے
مسلمانوں میں تمہیں خطرے سے آگاہ کررہا ہوں اب نوبت یہاں تک پہنچ
گئی ہے کہ مسیلمہ کے ساتھ جنگ میں ستر حافظ قرآن شہید ہو چکے ہیں یعنی
ایک ہی جنگ میں ستر حافظ قرآن شہید ہو گئے۔

قرآن نور ہے روز قیامت قرآن شفاعت کرے گا یہ کلام خدا ہے
ایک سعادت ہے جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس ستارے کی مانند ہے
جو زمین والوں کے لئے آسمان پر چمک رہا ہو اسی طرح آسمان والے زمین
پر اس نور کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس گھر پر خدا کی لعنت جس گھر سے قرآن کی
تلاوت کے بجائے گانے اور رقص سرور کی آوازیں آتی ہوں۔

قرآن مجید نزول اول سے سینوں میں ہونا چاہئے۔ هل هو
آیات بینات فی صدور الذین اتوا العلم۔ قرآن لوح میں محفوظ ہونا
چاہئے قرآن زبان سے جاری ہونا چاہئے (عنکبوت ۴۸)

کیونکہ قرآن ایک ابدی پیغام ہے جسے تا قیام قیامت رہنا ہے اس میں سے نہ
ایک کلمہ کم ہوگا نہ زیادہ ہوگا۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

میں آپ کو اس چودھویں صدی میں خوشخبری دے رہا ہوں خاص طور پر ماسکو کی لائبریری میں اور اٹلی کی مرکزی لائبریری میں ہر دور کے قرآن موجود ہیں۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے وہ قرآن جو اسد اللہ الغالب علیؑ بن ابی طالبؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جو پہلی صدی میں لکھا گیا حتیٰ کہ وہ قرآن جو امام زین العابدینؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ اسی شیراز میں جامع مسجد عتیق شیراز کی لائبریری میں موجود تھا جب ازبکوں نے ایران پر حملہ کیا اپنے تسلط کے دوران وہ اپنے ساتھ لے گئے بعد میں اس نسخے کو روسیوں نے خرید لیا اور اب وہ ماسکو میں موجود ہے۔

حضرت عثمان کے زمانے کا قرآنی نسخہ آج ماسکو میں موجود ہے ہر صدی کے قرآن کو آپ اٹھا کر ایک جگہ رکھ دیں ان میں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ حافظون ۔(سورہ حجر آیت ۹) یہ وہی قرآن ہے جو زمانہ رسولؐ میں تھا لہٰذا مسلمانوں کو قرآن کی قدر جان لینا چاہیے۔ اس کے برعکس عیسائیوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ انجیل جو ان کے پاس اس وقت موجود ہے وہ آسمانی نہیں ہے وہ خود کہہ رہے ہیں یہ راہبوں نے مرتب کی ہے اس وقت یہ قرآن عیسائیت کے لیے خطرہ ہے لہٰذا ان کی کوشش یہ ہے کہ قرآن کو ختم کر دیں۔ جتنے بے جا اعتراضات پیغمبر کی ذات پر کئے گئے علماء نے ان کے شافی و کافی جوابات دے دیئے ہیں لیکن گذشتہ سو سال سے یہ لوگ قرآن کو ختم کرنے کے درپے ہیں مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام پر ضرب لگا رہے ہیں۔ سالوں سے انگریز مسلمانوں کے ذریعے حکومت کر رہے ہیں اور اسلام کو مسخ کر رہے ہیں۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہمارے ایران کی مثال لے لیں پچاس سال قبل ان کی حکمرانی تھی انگریز جانتے ہیں وہ خود آ کر حکومت نہیں کر سکتے لیکن وہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ پہلوی خاندان کو ہم پر مسلط کردیں تا کہ وہ ہمارے عماموں کو اچھالے قرآن کو دور کردے۔ اسکولوں، یونیورسٹیوں مسلمانوں کے صدر مقامات کو قرآن سے دور رکھے۔ ایران کی ثقافت میں قرآن کی تعلیم ممنوع کردے قرآن کے طرفدار علماء کومسخ کردیں تا کہ قرآن کو جڑ سے ختم کردیا جائے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم نے قرآن کے بارے میں یہ کہا کہ جب تک یہ کتاب اور علماء اسلامی ملکوں میں باقی ہیں ہم طاقت حاصل نہیں کر سکتے۔ عیسائیت کا کوئی رنگ، کردار نہیں ہے قرآن کے ہوتے ہوئے کوئی انجیل کو پڑھے یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ ایک صفحہ قرآن پڑھیں ایک ایک صفحہ انجیل یا تورات پڑھیں تو پتہ چلے گا خرافات قصہ کہانی کے سوا کچھ نہیں۔ عجیب وغریب قصہ تہمتیں، جھوٹ جو انہوں نے جناب سلیمانؑ کے جادو کی نسبت گھڑے ہیں پیغمبروں کی شان کو گھٹایا ہے حضرت نوحؑ کی جو اپنی بیٹی کے بارے میں تہمت لگائی ہے وہ بیان نہیں کی جاسکتی خدا ان لکھنے والوں پر لعنت کرے۔

امید ہے کہ اب ان کی ذلت کا وقت آ گیا ہے اور قرآن کے طرفداروں کی عزت کا وقت ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۴۱

بسم اللّٰهِ الرَّحمٰن الرَّحیم

ثم قفینا علی آثارهم برسلنا وقفینا بعیسیٰ بن مریم واتیناه الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوه رافة و رحمة ورهبانیة ابتدعوها ما کتبناها علیهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعایتها فاتینا الذین امنوا منهم اجرهم و کثیر منهم فاسقون

(سورۂ حدید: آیت ۲۷)

### زمین حجت خدا سے ہرگز خالی نہیں ہے

پروردگار عالم نے زمین کو ایک لمحے کے لئے بھی اپنی حجت اور لوگوں کے رہبر اور امامؑ سے خالی نہیں چھوڑا جو کوئی بھی پیشوائی کرتا ہے وہ قوم کو سعادت سے ہمکنار کرتا ہے، اس نے پشت در پشت پیغمبر بھیجے۔ ارسلنا رسلنا تتریٰ' یا فرماتا ہے۔ قفینا علی آثارهم برسلنا۔ پہلے جناب نوحؑ کو بھیجا ذریت نوحؑ کو پھر جناب ابراہیمؑ کو اوران کی ذریت کو بھیجا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کے بعد فرمایا 'قفینا' یعنی پشت سر ابراہیمؑ و عیسٰیؑ بن مریمؑ کو بھیجا۔

روایت میں ہے ایک مرتبہ حضرت امام تقی جوادؑ گھر سے باہر جا رہے تھے کہ اچانک ان پر عجیب وحشت طاری ہوگئی آپؑ اپنے گھر واپس تشریف لائے اور گریہ فرمانے لگے پھر فرمائے میرے بابا کو خراسان میں شہید کر دیا گیا ہے لوگوں نے پوچھا مولاؑ آپ کو کیسے اطلاع ملی آپؑ نے فرمایا عالم بالا سے مجھے الہام ہوا ہے یعنی دوسرے معنی میں امامؑ یہ بتانا چاہتے تھے کہ یہ وہ علم ہے جو خدا نے منصب امامت کے ذریعے مجھے دیا ہے۔

غرض یہ کہ 'ارسلنا رسلنا تتری' ثم قفینا علی آثارھم برسلنا' تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ خدایا تو نے ہمارے لئے کوئی رہبر نہیں بھیجا چاہے پیغمبر ہو امامؑ ہو یا نائب امامؑ جو فقیہ کی تمام صفات کا حامل ہو وہ حجت خدا ہے خدا پر واجب ہے کہ وہ اپنی حجت کو پہچنوائے۔ یہ حجت امت کی پیروی پر موقوف ہے اگر قوم اطاعت کے لئے حاضر ہے۔ امامؑ یا نائب امامؑ پر واجب ہے کہ وہ احکام خداوندی قوم تک پہنچائیں ان کے امور کی باگ ڈور سنبھال لیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے نائب امامؑ کو پہچنوایا اور حجت خدا کی قوم کو معرفت کروادی اس ایران قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے جو کوئی بھی حجتِ خدا کا نائب ہے وہ خدا کا نائب ہے اور ہمارے امام کے نائب امام خمینیؒ ہیں۔

## حضرت عیسٰیؑ کی پیروی کی بدولت عیسائیوں میں مہربانی

وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جناب عیسیٰ کی مختصر طور پر یہ خاصیت تھی جو پیغمبرؐ آخر الزمانؐ میں کامل تھی اور وہ یہ تھی ہر شخص ان کا تابع تھا جو ان کا پیرو کار تھا اس کا سبب ان کی لطافت تھی جو ان کے پیروکاروں میں اثر انداز ہوئی یہ لطف و مہربانی ان کے درمیان رائج تھی۔ یہودیوں کے برعکس یہودی اپنے آپ پر بھی مہربان نہیں ہیں دنیا میں جہاں کہیں بھی یہودی آباد ہیں وہ بہت ہی قبیح ترین، شدید ترین اور بے مروت نامہربان قوم ہے یہاں تک کہ وہ اپنی اولاد، دوست تک سے مہربانی نہیں کرتے وہ مادیات، مال دولت، اور ریاست کے علاوہ کسی چیز کو دوست نہیں رکھتے انسان کا دین اس وقت صحیح ہے جب وہ اپنی جان تک راہ خدا میں قربان کردے۔ نہ یہ کہ شہرت کے پیچھے بھاگے لعنت ہے ایسے مسلمان پر جو شہرت کا بھوکا ہو اور اسلام سے دور ہو حیف ہو اس شخص پر جو اپنی صدارت اور وزرات عظمیٰ کی خاطر لوگوں کے دین کو آگ لگادے۔

روایت میں ہے کہ جس گلہ کا کوئی چرواہا نہ ہو اور اس گلہ پر بھیڑیا حملہ کردے تو کیا حالت ہوتی ہے۔ ریاست کی محبت آدمی کے دین کو تباہ و برباد کردیتی ہے ریاست دو قسم کی ہے: ریاست شیطانی اور ریاست رحمانی۔ وہ ریاست رحمانی جس کا مقصد دین اسلام کی خدمت ہو وہ حکومت کی باگ ڈور سنبھالے یہ ریاست بہت اچھی ہے اور بزرگ ترین عبادت شمار ہوتی ہے۔

## عیسائیوں میں رھبانیت کی ابتداء

ہم نے عرض کیا کہ نبوت اور قیادت کا سلسلہ جلیلہ حضرت آدمؑ سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لے کر خاتم الانبیاء ان کے بعد قیادت کا سلسلہ اوصیاء کی شکل میں اب تک جاری ہے ایک لمحے کے لئے بھی زمین رہبر الٰہی حجت خدا سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں سے ایک امام اور دوسرا ماموم ہوگا 'ثم ارسلنا رسلنا تترى' پشت در پشت پیغمبران کا سلسلہ چلتا رہا جب حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کا زمانہ گذر گیا تو حضرت عیسیٰ کے پیروکار یہودی بادشاہ کے زیر تسلط آ گئے۔ اس یہود نے یہ فیصلہ کیا کہ عیسائیوں کی نسل منقطع کردے گا جو بھی عیسائی ہو اس کو ختم کر دے اس نے عیسائیوں کی مخالفت شروع کردی وہ بھی آمادہ جنگ ہوئے یہود و نصاری میں جنگ ہوئی ان میں سے بڑی تعداد میں قتل ہوئے دوسری اور تیسری جنگ میں کافی تعداد میں مزید عیسائی ہلاک ہوئے بہت تھوڑے عیسائی رہ گئے اور جو عیسائی باقی رہ گئے انہوں نے کہا اگر ہم یہاں رہے اور پھر جنگ ہوئی تو جو بچے کھچے عیسائی ہیں وہ بھی مارے جائیں گے اور روئے زمین پر ایک بھی عیسائی نظر نہیں آئے گا ہم کو چاہیے کہ کہیں بیابان میں جا کر زندگی گذاریں اور خانقاہ بنا کر اس میں عبادت کریں یہاں تک جس پیغمبرؐ کی حضرت عیسیٰؑ نے ہمیں خبر دی ہے وہ آجائے ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ ہم اپنی خانقاہوں میں محصور ہو جائیں یہاں تک کہ احمدؐ تشریف لے آئیں اور ہم کو اس ظلم سے نجات دلائیں۔ ان میں سے اکثر شام، لبنان اور عراق سے مدینے آ گئے اور احمدؐ کا انتظار کرنے لگے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ورھبانیہ ابتدعوھا ماکتبناھا علیھم۔ہم نے ان پر رھبانیت اختیار کرنے کو واجب قرار نہیں دیا تھا جوانہوں نے کیا ہے۔الا بتغاء رضوان اللّٰہ یعنی انہوں نے شروع میں رضاء الٰہی کی خاطر اپنے دین کی بقا کے لئے گوشہ نشینی اختیار کی تا کہ عیسائیت کے آثار مٹنے نہ پائیں۔رہبانیت اختیار کرلی لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے یعنی شروع میں تو وہ رضائے الٰہی کی خاطر (اپنے دین کی حفاظت کی خاطر) خانقاہوں میں جا کر بیٹھ گئے کہ ہم نے ان پر واجب قرار نہیں دیا تھا اس کے باوجود انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی۔فما رعوھا حق رعایتھا۔اس طرح گوشہ نشین ہوکر عبادت میں مشغول ہونا اپنی جگہ ایک مقام رکھتا ہے یعنی انسان اپنی شہوات، خوشیاں، شہری زندگی یہاں تک کہ اپنی بیوی بچوں سے رابطہ منقطع کرے اس کا بڑا مقام ہے۔لیکن فما رعوھا حق رعایتھا۔عیسائی راہب بن گئے۔گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ مقدس مقام حاصل کرلیا لیکن افسوس انہوں نے خیانت کی اس مقدس مقام کے ساتھ ان کی خیانت کو قرآن نے بڑے ادب سے بیان کیا ہے لیکن دیکھیں انہوں نے کیا کیا؟ خدا فرماتا ہے کہ یہ سب زہد وتقویٰ کے خلاف تھا۔

## یہ محمدؐ پر ایمان کیوں نہیں لائے

کیا یہ لوگ اس نیت سے شہر کے باہر نہیں گئے تھے کہ انکا دین محفوظ رہے یہاں تک کہ حضرت احمدؐ تشریف لے آئیں جب ساٹھ سال کا عرصہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

(حضرت عیسیٰؑ اور رسول خداؐ کے درمیان کا فاصلہ) گذر گیا جو طبقہ اول دوم اور سوم کے راہب تھے جو گوشہ نشین تھے ان کے درمیان پیغمبرؐ مبعوث ہوئے ان کو بتایا گیا کہ یہ وہی پیغمبرؐ ہیں جن کا ذکر انجیل میں موجود ہے ان میں سے اکثر عیسائیوں نے انکار کیا اور کہا نہیں یہ وہ نہیں ہیں اور ابھی احمدؐ نہیں آئے ہیں کیوں منکر ہو گئے ان کا مقام و مرتبہ جا رہا تھا جو عیسائی تھے وہ ان کی طرف رجوع کرتے تھے ہدیے اور تحفے پیش کرتے تھے ان کا احترام اور اکرام کرتے تھے یہ ہیں عیسائی راہب جب ان سے کہا کہ تمہارے پیغمبرؐ جن کے تم منتظر تھے وہ آگئے ہیں سب مدینے چلو تو کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ ریاست طلبی سے ہاتھ اٹھانا بہت مشکل کام ہے۔

خلاصہ یہ کہ انہوں نے اپنا وظیفہ انجام نہیں دیا "کثیر منهم فاسقون" ان میں سے اکثر فاسق ہو گئے حب ریاست دنیا نے ان کو آتش جہنم تک پہنچا دیا تو وہ موافقت کے بجائے رسولؐ کے ساتھ جنگ کے لئے آمادہ ہو گئے۔

## مسجد ضرار اور ابو عامر راہب

ابو عامر کی طرح جو خود ایک راہب تھا جس نے گوشہ نشینی اختیار کی تھی جب رسولؐ مدینے میں داخل ہوئے اس خبیث نے جب دیکھا کہ لوگ جوق در جوق حضرت احمد مجتبیٰؐ کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور مسجد قبا کی جانب جا رہے ہیں وہ مسجد جو آپؐ نے آنے کے بعد تعمیر کی تھی جس میں رسول خداؐ نماز پڑھتے تھے۔ وہاں کے نزدیک قبیلہ والوں نے رسولؐ کی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دیکھا دیکھی اپنے نام نمود کی خاطر الگ ایک مسجد بنا ڈالی اور جا کر ابو عامر کو بلا لائے رسول خداؐ کے مقابلے میں خود نمائی دکھانے لگے کہ وہ مسجد بنائیں اور ہم نہ بنائیں جس کے بعد رسولؐ نے حکم دیا کہ اس مسجد کو منہدم کر دیا جائے۔

مسجد اضراراً و کفراً و تفریقاً بین المومنین وارصاداً لمن حارب اللّٰہ ورسولہ من قبل (سورہ توبہ: آیت ۱۰۸)

مسجد اس وقت مسجد کہلاتی ہے جب وہ خدا کے لئے ہو اگر نام ونمود کی خاطر ہو تو اس کو منہدم کر دیا جائے اس کو جلا دیا جائے مسجد یعنی وہ جگہ کہ جس کی بنیاد خدا کے نام پر ہو قبیلے کے فخر و مباہات کے لئے نہ ہو رسول خداؐ نے بھی چند اصحابؓ کو حکم دیا وہ گئے اور انہوں نے اس مسجد ضرار کو جلا دیا اس کا نام نشان نہ رہا کیونکہ وہ ایک مسیحی راہب کے لئے بنائی تھی۔

## ابو عامر کے ہتھکنڈے اور تنہائی میں ہلاکت

فما رعوھا حق رعایتھا۔ رسول خداؐ کے آنے سے پہلے ہی ابو عامر راہب تھا جو یہ کہتا تھا کہ ہم احمدؐ کے انتظار میں ہیں اب جب پیغمبرؐ ظاہر ہو گئے مبعوث ہو گئے تو یہ لوگ کہنے لگے کہ نہیں یہ وہ نہیں ہے جس کا ہمیں انتظار تھا یہاں تک کہ وہ بے شرم پیغمبر گرامیؐ کی خدمت میں آیا اور کہنا لگا اے محمدؐ آپ کون سا پیغام لے کر آئے ہیں کون سے نئی بات آپ بیان کر رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میں دین حنیف ابراہیم پیش کر رہا ہوں اس نے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جواب میں کہا میں بھی آپ ہی کی طرح ہوں دین حنیف ابراہیم کا حامل ہوں۔ پیغمبرؐ نے فرمایا تیرے پاس اصلی دین حنیف نہیں ہے تم لوگوں نے ملاوٹ کردی ہے وہ ناراض ہوکر چلا گیا۔ اور اس نے رسولؐ کے خلاف لشکر جمع کرنا شروع کردیا جب آپ کا دل ملول ہوا اور آپ نے اسکے لئے نفرین فرمائی اور فرمایا ہم دونوں میں سے جس کا دین خدا کی طرف سے نہ ہو خدا اسے تنہائی میں ہلاکت سے دوچار کردے۔ خود اس نے کہا الٰہی آمین۔ بالآخر اس نے رسولؐ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کردیا اس نے مختلف گروہوں کو جمع کرنا شروع کردیا یہاں تک کہ وہ شام پہنچ گیا جو اس زمانے میں یہودیوں کا مرکز تھا اس نے شامیوں کو متحرک کرنا شروع کردیا کہ وہ لشکر کشی کریں رسولؐ کے خلاف جنگ کریں بہرحال جب تک وہ شام میں رہا مختلف قریے والوں کو اکساتا رہا یہاں تک کہ وہ راستے میں ایک جنگل کے قریب ہلاک ہوگیا اسے تنہائی کی اذیت ناک موت سے دوچار ہونا پڑا اس طرح وہ جہنم رسید ہوا۔

## کسی کے گناہ بخشنا ایک عظیم خیانت ہے

فما رعوھا حق رعایتھا۔ ان راہبوں نے جو دوسری خیانت کی وہ یہ کی کہ لوگوں کو خدا کی طرح خود ہی بخشنا شروع کردیا یہ بہت ہی حیرت انگیز بات تھی کہ وہ عبادت کے لئے شہر سے بیابان اور پہاڑوں میں آگئے تھے کہ عبادت کریں انہوں نے خدا کی ہمسری شروع کردی جو کوئی گناہ گار آپ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے پاس اپنے گناہ بخشوانے آیا اس سے چند مثقال سونا لیا اور کہا جاؤ تمہارے گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ تم خود خانہ خدا میں آ کر کہتے ہو الٰهی العفو خدایا مجھے معاف کر دے اور کوئی دوسرا تمہاری طرف رجوع کرتا ہے تو کہتے ہو کہ جاؤ تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ یہ گناہ بخشوانے کا رواج انہیں راہبوں نے رائج کیا ہے۔

ہمارے ایک دوست نے گذشتہ دنوں بیان کیا کہ میں فرانس میں ان کے کلیسا خاص طور پر گیا کہ دیکھوں کہ یہ گناہ بخشوانے کے شعبے میں یہ لوگ کیا کرتے ہیں وہ ایک چند منزلہ وسیع اور عریض چرچ کی عمارت تھی اس میں کئی کمرے ہوتے تھے میں نے دیکھا کہ ایک بڑے سے کمرے میں کچھ لوگ میز پر کاغذ اور قلم لئے بیٹھے ہیں وہ بدقسمت گناہگار آتا ہے پہلے وہ اپنا نام بیان کرتا ہے وہ اس کے گناہ لکھتے رہتے ہیں اور حساب کتاب کر کے اس کے لکھے ہوئے گناہ اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلور پر چلے جاؤ وہاں تمہیں ایک لیٹر مل جائے گا وہ خط لے کر وہ تیسرے کمرے میں جاتا ہے اور جب وہاں سے واپس لوٹتا ہے تو اس کے نامہ اعمال پر لکھا ہوتا ہے مثال کے طور پر اس کے گناہوں کے حساب سے سو ڈالر فلاں بینک میں جمع کرا دے پھر وہ رسید لے کر وہ اس مقام پر جاتا ہے جہاں سے اسے بخشش نامہ تھما دیا جاتا ہے اس پر خوبصورت الفاظ میں لکھا ہوتا ہے کہ جناب پاپ صاحب نے تمہارے گناہ بخش دیے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں پاپ صاحب



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آپ کو کون بخشے گا؟ آپ کون ہوتے ہیں اس قسم کی غلط بات کرنے والے۔

## جنت فروشی کی دکان بند کروا دی

اس مرد اصفہانی کو شاباش ہے خدا کی رحمت اس پر نازل ہو چند سالوں پہلے کی بات ہے کہتے ہیں ایک اصفہانی شخص تھا جسے ان پادریوں کے رویے پر بہت غصہ آتا تھا کہ عجیب لوگ ہیں گناہ بھی بخشواتے ہیں اور جنت بھی فروخت کرتے ہیں۔ اس نے منصوبہ بنایا اور کسی طرح اپنے آپ کو پاپ تک پہنچا دیا اور کہنے لگا کہ میں آج اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ ساری کی ساری جہنم آپ سے خرید لوں آپ کتنے میں فروخت کریں گے؟ پاپ نے کہا کوئی جہنم بھی خریدتا ہے اس نے کہا جناب آپ تو جنت اور دوزخ دونوں کے مالک ہیں میں چاہتا ہوں کہ صرف جہنم خرید لوں پاپ صاحب نہیں مانے اس اصفہانی نے بھی کہا آپ کو اس سے کیا مطلب میں آپ کو پیسے دے رہا ہوں آپ کتنے میں فروخت کریں گے؟ بالآخر پاپ نے بھی منظور کر لیا اور اس نے ایک لاکھ ڈالر اس پاپ کو دیئے اور رسید لے کر ایک سند لکھوائی کہ جس میں لکھا ہوا تھا:

پاپ نے جہنم فروخت کی۔ اس اصفہانی شخص کو ایک لاکھ ڈالر کے عوض جو وصول پا چکے ہیں اس نے پاپ کے دستخط کرائے اور دیواروں پر اعلان چسپاں کرا دیئے جس میں لکھا تھا کہ

اے عیسائیوں آج کے بعد یہ جہنم میری ملکیت ہے میں تم میں سے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کسی کو اجازت نہیں دوں گا کہ تم میں سے کوئی گناہ کار جہنم میں قدم رکھے بالآخر پاپ صاحب کی دوکان آہستہ آہستہ بند ہو گئی پھر اس کی سمجھ میں آیا کہ اس اصفہانی نے کیا مجھے دھوکہ دیا ہے اس نے کئی دفعہ لوگوں کو بھیجا کہ اس کے پاس آ کر اس سند کو منسوخ کر دے وہ اس پاپ کے پاس نہیں گیا تا کہ روز قیامت اس پادری کا منہ کالا ہو۔

## کلیسا کی خرابی کی وجہ سے کمیونزم زیادہ پھیلا ہے

فما رعوها حق رعایتها۔ان راہبوں نے گوشہ نشینوں نے حق روحانیت کا پاس نہیں رکھا مادہ پرست بن گئے مال کی جمع آوری میں مشغول ہو گئے۔ میں نے چند سال پہلے ایک رسالے میں پڑھا تھا کہ وہاں کے پاپ کے پاس جو ٹیلیفون ہے وہ بھی سونے کا بنا ہوا ہے اور شہوت رانی کے حوالے سے تو بار بار سنا گیا ہے کہ جو لڑکیاں دنیا کو چھوڑ کر راہبہ بننا چاہتی ہیں وہ جن عابدوں کے ماتحت زندگی گذارتی ہیں وہ ان سے حاملہ ہو جاتی ہیں ان کے وہاں اس قسم کی کثافت بہت زیادہ ہے۔ باخبر ذرائع لکھتے ہیں کہ چند سال سے جو کمیونزم نے ترقی کی ہے وہ ان کلیساؤں کے مرہون منت ہے عیسائیت کے کلیساؤں میں جو کثافت کاری پائی جاتی ہے ماسکو کا ایک کمیونسٹ لکھتا ہے یہی دین تسکین بخش اور قوموں کی نجات کا ضامن ہے آیا کوئی ہے جو اس مردود سے یہ کہے یہ حضرت مسیح کا دین ہے ذرا ہمارے اسلام کو تو آ کر دیکھو تب تمہیں پتہ چلے گا کہ دین کسے کہتے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہیں۔

## ہمارے زمانے کا روح اللہ خمینی ہے

تم نے تو صرف کلیساؤں کو دیکھا ہے ذرا مسلمانوں کی مساجد میں آ کر دیکھو تو تم مکمل روحانیت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی میں پاؤ گے جب آیت اللہ کچھ عرصے کے لئے پیرس میں تشریف فرما تھے تو عیسائی یہ دیکھنے آئے تھے کہ وہ حضرت کون ہیں جن کے ساڑھے تین کروڑ افراد پیروکار ہیں اور نہ وہ امریکہ پر توکل کئے ہیں اور نہ روس پر تکیہ کئے ہیں جب وہ آئے اور انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا ہے جس کے سر پر چند میٹر کا عمامہ اور دوش پر عبا ہے نہ کوئی محل ہے نہ نوکر چاکر ہیں تو ان کو بڑی حیرت ہوئی۔ ایک مجلّہ میں نے پڑھا تھا ایک شخص (اس کا نام مجھے یاد نہیں) جب امریکہ سے فرانس گیا اور اپنے وطن واپس پلٹا تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ وہ شخص جس کا نام خمینی ہے ان کو تم نے کیسا پایا تو اس نے جواب دیا وہ حضرت مسیح جن کو تم لوگ پوجتے ہو جب میں فرانس میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا تو ایسا لگا کہ روح اللہ میرے سامنے موجود ہیں۔ السلام علی عیسیٰ روح اللہ۔ پروردگار فرماتا ہے۔ کثیر منهم فاسقون ان میں سے بہت سے لوگ دشمن اسلام اور فاسق ہو گئے۔

## علیؑ نے ایک بھاری پتھر کو اٹھایا اور چشمہ آب جاری ہو گیا

جنگ صفین میں امیر المومنینؑ اپنے لشکر کے ہمراہ جا رہے تھے مالک



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اشترآپ کے ہمراہ تھے وہ لشکر سے نکل کرآ ئے اور عرض کی مولا یہ وادی بہت خشک ہے یہاں پانی دستیاب نہیں ہے مولا نے کہا تلاش کرو مالک اپنے ساتھیوں کے ساتھ پانی کی تلاش میں چاروں سمت گئے آ کر کہا مولاؑ ایک قطرہ آب یہاں موجود نہیں ہے اور لشکر مزید پیاسا نہیں رہ سکتا مولا علیؑ ان کے ہمراہ کچھ دور تک گئے اور آپؑ نے ایک مقام پر پہنچ کر اشارہ کیا کہ اس جگہ کو کھودو چنانچہ بیلچے سے اس جگہ کو کھودا یا مٹی ہٹائی تو ایک بڑا سیاہ پتھر برآمد ہوا۔ ایک روایت کے مطابق سو افراد نے کوشش کی کہ کسی طرح اس پتھر کو اپنی جگہ سے سرکا دیں لیکن ناکام رہے دوبارہ مولاؑ کے پاس آ کر اپنی ناکامی کا اظہار کیا حضرتؑ خود تشریف لے گئے اور اپنے دست ولایت سے اس پتھر کو سرکایا جہاں سے ایک چشمہ آب جاری ہو گیا آپؑ نے فرمایا جتنا جی چاہے پانی بھرلو اصحاب نے اپنی مشکوں کو پر کر لیا اس کے بعد مولا نے اس پتھر کو اپنے مقام پر دوبارہ رکھ دیا اور فرمایا چلو لشکر کو روانہ کرو لشکر روانہ ہوا تھوڑی دور جا کر حضرتؑ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس مقام کو جانتا ہے جہاں سے ہم نے پانی بھرا تھا سب نے کہا ہم جانتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا چلو مجھے وہ جگہ دکھاؤ امیر المومنینؑ لشکر کے ساتھ واپس گئے اصحاب نے بہت تلاش کیا لیکن دوبارہ اس مقام کو نہ پا سکے۔

## راہب علیؑ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا

اسی دوران ایک راہب جس نے اسی صحرا میں اپنی خانقاہ بنائی ہوئی تھی وہ دوڑتا ہوا حضرتؑ کے لوٹنے سے پہلے وہاں پہنچ گیا حضرت علیؑ اور



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اصحاب کا اس پانی کے مقام پر لوٹنا تو قدرت کی طرف سے ایک بہانہ تھا حقیقت یہ تھی کہ ایک راہب کو حضرتؑ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہونا تھا۔

بالآخر اس راہب نے بمشکل اپنے آپ کو حضرتؑ تک پہنچایا جب پہنچ گیا تو اس نے سوال کیا تم میں سے کون شخص ہے جس نے اس پتھر کو اپنے مقام سے ہٹایا اور پانی جاری کیا اصحاب نے بتایا کہ ہمارے آقا علیؑ نے اس نے پوچھا یہ آقا کون ہیں بتایا گیا کہ پیغمبرؐ آخرالزمان کے وصی ہیں وہ حضرتؑ کے قدموں میں گر پڑا اور کہا مولاؑ اس صحرا میں جو خانقاہ ہے یہ میری نہیں ہے بلکہ مجھ سے پہلے جو راہب گذرے ہیں یہ ان کی ہے بلکہ بہت قدیمی ہے۔ میں برسوں سے یہاں عبادت میں مشغول ہوں مجھے خبر دی گئی تھی کہ اس صحرا کے ایک حصے میں کہیں پانی ہے لیکن اس کو کوئی جاری نہیں کر سکتا سوائے وصی پیغمبرؐ آخرالزمان کے اس مقام پر کئی سو سال گذر گئے مجھ سے پہلے کے راہب اپنی مراد اور آرزو تک نہ پہنچ سکے میں بھی کئی سال سے اس ہستی کا منتظر تھا کہ وہ آقا آئیں اور میں ان کے ہاتھ سے وہ پانی کا چشمہ جاری ہوتے ہوئے دیکھوں اب الحمداللہ میں اپنی مراد کو پہنچ چکا ہوں چنانچہ اس نے حضرتؑ کے دست مبارک پر بیعت کی مشرف بہ اسلام ہوا پھر عرض کی مولاؑ اگر ممکن ہو تو مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں حضرتؑ نے فرمایا ہم جنگ کرنے جا رہے ہیں اس نے کہا آقا میں بھی اپنی جان قربان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جان میں اپنے دوست کے قدموں میں نچھاور کرنا چاہتا ہوں۔ بہرحال وہ حضرتؑ کے ہمراہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آیااور آپ کی رکاب میں جنگ صفین میں حصہ لے کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہوا حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھوں سے اسے غسل وکفن دیااور دفن کیا۔

ایک راہب وہ تھا جو شام کے راستے میں بیٹھا عبادت میں مشغول تھا جب زہراؑ کے لعل کے سر کو نیزے پر بلند کر کے شام لایا جار ہا تھا اس راہب نے جب دور سے نوک نیزہ پر سر حسینؑ بلند دیکھا کہ جس میں سے ایک نور ساطع ہو رہا ہے اور یہ نور کوئی عام نور نہیں ہے بلکہ نور الٰہی کا مظہر ہے وہ سراسیمگی کے عالم میں اپنی خانقاہ سے باہر نکلا اور قافلے والوں سے پوچھا کہ تمہارے لشکر کا سردار کون ہے شمر یا خولی تھا اس نے ان سے پوچھا تم لوگوں کا رات کو یہاں قیام ہوگا ممکن ہے کہ یہ سر آج رات میرے گھر میں مہمان کے طور پر رکھ دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ سر مبارک بہت عزیز ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس کے عوض انعام واکرام حاصل کریں اس راہب نے کہا میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ بریدہ سر واپس کردوں گا میرے پاس میری زندگی بھر کی جمع پونجی بارہ ہزار درہم ہیں وہ لے لو اور ایک رات کے لئے سر حسینؑ کو میرا مہمان بنادو۔ بہر حال اس نے بارہ ہزار درہم ان کو دیئے اور وہ سر مقدس کو اپنے گھر لے آیا اور رات بھر اس راہب نے اپنے خدا اور اس سر کے ساتھ راز و نیاز کیا وہ روتا جارہا تھا اور کہتا جارہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ عظیم ہستی ہیں اے میرے آقا آپ مظلوم ہیں رات بھر وہ گریہ وفریاد کرتا رہا۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

## تقریر ۴۲

بسم اللّٰہِ الرّحمٰن الرَّحیم

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ و آمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رّحمة ویجعل لکم نوراً تمشون بہ و یغفر لکم واللّٰہ غفور رحیم O لئلا یعلم اھل الکتاب الا یقدرون علی شی من فضل اللّٰہ و انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یّشآء واللّٰہ ذوالفضل العظیم
(سورۂ حدید: آیت ۲۹)

### جب آپ کا ایمان پختہ ہے تو تقویٰ اختیار کریں

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ اے ایمان والو، اے ایمان کو قبول کرنے والو جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا خدا موجود ہے ان مادہ پرست منکرین کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ خدا کا کوئی وجود نہیں وہ انسان کو ایک خودرو پودے کی طرح سمجھتے ہیں اس عالم ہستی کو بغیر کسی صانع کے خیال کرتے ہیں اس کائنات کو ایک اتفاق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کارخانہ قدرت بغیر کسی چلانے والے کے خود بخود حرکت کر رہا ہے بغیر کسی صاحب علم مطلق کے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جو اس کارخانہ کو چلا رہا ہے حالانکہ اس کے وجود کے دلائل موجود ہیں۔ اثر الاقدام تدلّ علی المیسر۔ کسی کے قدموں کے نشان اس بات کی دلیل ہیں کہ یہاں سے کوئی گذرا ہے۔ یا دوسری مثال اس بوڑھی عورت کی ہے جو چرخہ کات رہی تھی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ایک مقام سے گذر رہے تھے آپ نے ٹھہر کر اس بوڑھی عورت سے پوچھا کہ تمہارے پاس صانع عالم کے وجود کی کیا دلیل ہے؟ کہتے ہیں کہ جب اس نے یہ سنا تو چرخہ کاتتے کاتتے روک دیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ جب یہ معمولی چرخہ میرے چلائے بغیر نہیں چلتا تو یہ کارخانہ عالم وجود یا اتنا عظیم شمسی نظام بغیر کسی طاقت وہستی کے کیسے چل سکتا ہے اور وہ بھی کتنے نظم وترتیب کے ساتھ واقعاً اگر کوئی اس کے باوجود خداوند کا انکار کرتا ہے وہ حیوان سے بھی پست تر ہے جو کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتا حالانکہ اس کا وجدان خود خدا کے وجود کی دلیل ہے میں کئی بار اس کی مثال دے چکا ہوں۔

مثلاً اگر آپ محنت کر کے ایک کوزہ بنائیں اور کوئی آ کر کہے کہ کیا خوبصورت کوزہ ہے جو خود بخود بن گیا ہے سیلاب آیا مٹی خود بخود مخلوط ہوگئی اس کے بعد سورج کی تپش سے وہ پختہ ہوا اور خود بخود پلیٹ یا کوزہ بن گیا آپ اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے پیٹیں گے یا نہیں۔ اور اس سے کہیں گے کہ اے بے مروت آدمی کوزے کو دیکھ رہا ہے کوزہ بنانے والے کا انکار کر رہا ہے۔ گھڑی کو دیکھ رہا ہے گھڑی ساز کا انکار کر رہا ہے۔ آدمی کو دیکھ رہا ہے آدم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے خالق کا انکار کر رہا ہے۔ میں نے کافی حد تک اپنا مطلب واضح کر دیا ہے۔

## گناہ کرتے وقت حق تعالٰی کو حاضر و ناظر جاننا

یا ایھا الذین آمنوا۔ اے کوشش کرنے والو اپنی ذات میں فکر اور تدبر کرنے والو جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا کوئی خدا ہے ان کا کوئی خالق ہے تمہارا خدا پر ایمان لانا بہت اچھا ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے۔

بلکہ تم کو اس سے اور آگے جانا ہے مزید کوشش کرو آگے بڑھو اور تقوٰی اختیار کرو قرآن میں بار بار آیا ہے کہ صرف تمہارا یہ کہنا کہ خدا ہے اس پر ایمان لانا کافی نہیں ہے تم کو جہنم سے نجات نہیں دے گا۔ تمہیں سعادت اس وقت مل سکتی ہے کہ جب تم خدا کو حاضر اور ناظر جان کر کوئی گناہ نہ کرو۔

تقوٰی باللہ۔ تمام مشکلات میں خدا کو اپنا حامی و ناصر سمجھو تمہارا حلال مشکلات خدا ہے نہ کہ تم خود ہو یا کوئی اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مجھے افسوس ہے اس شخص پر جو ایک بچہ کے سامنے تو کوئی گناہ کرتے ہوئے کتراتا ہے بچہ کے سامنے کوئی گناہ نہیں کرتا کہ وہ دیکھ رہا ہے اسے شرم آتی ہے لیکن خدا کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے پھر بھی گناہ کرتا ہے اور شرمندہ بھی نہیں ہوتا۔

## تمام طبقات میں تقوٰی پیدا ہونا چاہیے

یا ایھا الذین آمنوا جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو چاہیے کہ تقوٰی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

الٰہی اختیار کریں خودسری وخودخواہی نہ کریں بندگی کے خلاف کوئی کام نہ کریں اپنے آپ کو خدا کے مقابل قرار نہ دیں اپنے آپ کو بلند و برتر نہ سمجھیں تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا (سورۂ قصص: آیت ۲۸) آخرت کا گھران لوگوں کے لئے ہے جو زمین پر بے جا بلندی نہیں چاہتے اور نہ ہی فساد کا ارادہ رکھتے۔ ہرگز تکبر نہ کرو۔ اتقوا اللہ۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا خلاف تقویٰ ہے۔ تمام لوگوں کو یہی کہنا چاہئے۔ انا عبدک الذلیل العفیف۔ اپنے آپ کو عظمت خدا کے آگے بندہ حقیر سمجھے سب لوگ اس کے سامنے پست اور حقیر ہیں سب اس کے غلام ہیں بزرگ و برتر صرف خدا کی ذات ہے' تقویٰ اللہ' یعنی ہر حال میں اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھے ہرگز غرور و تکبر نہ کرے۔

رسول خداؐ بستر مرگ پر پڑے ہوئے تھے۔ بحار الانوار کی جلد ششم میں درج ہے آپ کا حجرہ انصار سے بھرا ہوا تھا آنحضرتؐ شدید بخار میں مبتلا تھے آپؐ نے سب کو خیر باد کہا اور چند پرتاثیر کلمات بیان فرمائے ان میں سے ایک میں آج بیان کر دیتا ہوں۔ اوصیکم بتقوی اللہ۔ اے مسلمانوں تئیس سال پیغمبرؐ نے زحمت اٹھائی اور دین کو یہاں تک پہنچایا۔ خبردار میرے بعد تقویٰ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا مسلمانوں یہ تقویٰ کا وقت ہے تقویٰ اختیار کرو۔

جیسے ہی پیغمبرؐ کی آنکھ بند ہوئی ایک مرتبہ غرور تکبر نے اپنا سر اٹھایا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

شیطان نے انصار و مہاجر کو جاہ طلبی کی طرف مائل کر دیا۔ اور انہوں نے تقویٰ کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب مہاجر و انصار بنی ثقیفہ میں جمع ہو گئے اور ان کے درمیان خلافت کی کشمکش شروع ہو گئی انصار یہ کہہ رہے تھے کہ ہم اہل مدینہ میں سے ہیں ہم انصار رسول اللہؐ ہیں۔ اگر ہم نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا۔ خلیفہ انصار میں سے ہونا چاہئے۔

مہاجرین نے کہا ہم تم سے پہلے کے مسلمان ہیں۔ ہم نے اسلام میں تم سے سبقت کی ہے لہٰذا خلیفہ ہم مہاجرین میں سے ہونا چاہئے یہ اقتدار کی جنگ یہاں تک پہنچی کہ انصار و مہاجرین باہم دست و گریباں ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس و خزرج تیسرے فریق کی حیثیت سے میدان خلافت میں آ گئے اور انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ خلیفہ ہم میں سے ہونا چاہئے۔ یہ تینوں گروہ شروع سے ہی اقتدار کی ہوس میں مبتلا ہو گئے۔ انصار یہ چاہتے تھے کہ مہاجرین پر بالادستی حاصل کر لیں۔

آخر یہ کس چیز میں پیش رفت کر رہے تھے دنیا کے لئے یا آخرت کے لئے مسلمانوں کو طالب دنیا نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے مسلمان دنیا کے لئے نہیں آیا۔ اس کو آخرت کی فکر کرنی چاہئے مسلمان کو صرف خدا کے لئے کام کرنا چاہئے چاہے اس کا نام بلند ہو یا نہ ہو اسلام بلند ہونا چاہئے۔ جاہ طلبی اور بلندی تقویٰ کی ضد ہے۔

خدا کرے کہ تقویٰ الٰہی تمام طبقات کے درمیان عام ہو جائے۔



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے خدا سے لو لگائیں خدا کی یاد اپنے دل سے ہرگز نہ نکالیں ان عارضی چیزوں سے اپنا دل نہ لگائیں۔

آیئے تقویٰ الٰہی اختیار کریں اور اسلام کے لئے ننگ و عار نہ بنیں۔

خاص طور پر میں خواتین سے کہتا ہوں کہ آج آپ کی پاک دامنی اور عفت کی بہت اہمیت ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی حیا و عفت کی خود حفاظت کریں بجائے اس کے کہ کوئی آپ پر انگلی اٹھائے آپ سب مل کر اس کی حوصلہ شکنی کریں۔ اور ہم سب کو چاہئے کہ تقویٰ الٰہی کی طرف قدم بڑھائیں۔ روایت میں ہے کہ جب خدا کسی کی خیر چاہتا ہے تو اسکے وجود میں ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ ایران کی عظیم قوم کو معنویت کی طرف مائل کرے تو اس نے اس کے اندر انقلاب کا جذبہ پیدا کر دیا اور مجھے امید ہے کہ ہر فرد کے اندر ایک ناصح جاگزین ہوگا۔ اے خاتون اگر آپ کا سر و سینہ کھلا ہوا ہے تو جان لیں کہ شیطان آپ کے ساتھ ہے اور اس سے بڑا خطرہ انسان کے لئے کوئی نہیں غرض یہ کہ۔ اتقو اللّٰہ یعنی تقویٰ الٰہی اختیار کرو۔

## حضرت زہراؑ خواتین کے لئے مشعل راہ ہیں

وہ خواتین جو اپنے آپ کو فاطمہ زہراؑ کی پیروکار کہتی ہیں وہ سنیں ایک مرتبہ جب حضرت زہراؑ خطبہ کے لئے مسجد تشریف لے گئیں تو آپ سر سے لے کر پاؤں تک چادر میں ڈھکی ہوئی تھیں اور آپ کی چادر زمین پر خط کھینچ رہی تھی ایک مرتبہ آپ مسجد میں داخل ہوئیں فوراً آپ کے سامنے ایک



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

پردہ کھینچ دیا گیا جس کے بعد اس جلیل القدر ملکہ اسلام نے پردہ کے پیچھے سے ایک فصیح البلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمائی جب کہ آپ کا سن مبارک اس وقت اٹھارہ سال کا تھا۔ اس عمر میں آپ خواتین کے لئے نمونہ عالم قرار پائیں۔

میں یہاں اپنی بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آپ خواتین سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ذرا غور فرمائیں آپ کی حیا و عفت کا یہ عالم تھا کہ حضرت زہرا کی خواستگاری کے لئے بڑے بڑے ثروت مند لوگ آئے اور پیغمبرؐ سے رشتہ مانگا کہ شاید یہ گوہر گراں بہائے اسلام ہمارے نصیب میں آجائے۔ یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف جو کہ اس زمانے کا قارون تھے رسول خداؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ اگر آپؐ اپنی دختر نیک اختر مجھے دے دیں تو میں ان کے حجرے سے لے کر اپنے گھر تک فرش حریر (ریشم) بچھاؤں گا تا کہ وہ اپنے گھر سے رخصت ہو کر اس ریشم کے قالین پر چل کر میرے گھر پر تشریف لائیں میں ان کے لئے دنیا کی ہر آرام و آسائش فراہم کروں گا اور مہر کی رقم ان کے تصور سے زیادہ قرار دوں گا۔ اسی طرح دیگر دولت مند افراد نے بھی اسی قسم کے دعوے کئے لیکن آپؐ نے فرمایا کہ میری بیٹی کا اختیار میرے خدا کے ہاتھ میں ہے خدا جسے چاہے گا اسے میرا داماد قرار دے گا۔ حضرت علیؑ کے پاس کیا تھا یہ خواتین کے لئے لمحہ فکریہ ہے! وہ خواتین ذرا غور کریں کہ جب ان کے پاس کوئی رشتہ آتا ہے تو وہ یہ کہتی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہیں کہ ہمیں ڈاکٹر یا انجینئر چاہئے آج سے یہ طے کرلیں اگر کوئی رشتہ آئے تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ تقویٰ ہے یا نہیں۔ کوشش کریں کہ آپ اپنی لڑکی کسی شراب خور کو نہ دیں۔ اگر آپ نے اپنی کسی لڑکی کو کسی شراب خور کے حوالے کردیا تو گویا آپ نے اپنی لڑکی کو کسی طوائف کے حوالے کردیا۔ خدا نہ کرے کہ کسی کا داماد شرابی ہو، جواری ہو یا تارک الصلوٰۃ ہو۔

## اپنی شادیوں میں سادگی کو اپنائیں

جب خداوند کریم کی طرف سے رسول خداؐ کو حکم ہوا کہ اپنی بیٹی کا عقد علیؑ کے ساتھ کردو حضرت علیؑ بھی شرمندہ تھے کہ مادی لحاظ سے ان کے گھر میں کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو وہ شادی میں خرچ کرتے بالآخر رسول خداؐ نے خود ہی عقد کی تقریب منعقد کی اور علیؑ کو پاس بلایا۔ اور پوچھا اے علیؑ تمہارے پاس میری بیٹی سے شادی کے لئے کیا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا یارسول اللہؐ میرے پاس ایک ذرہ ہے جو میں جنگ میں پہنتا ہوں ایک تلوار ہے جس سے میں جہاد کرتا ہوں اور ایک اونٹ ہے جس پر میں پانی لاتا ہوں رسول خداؐ نے فرمایا یا علیؑ تلوار تو ایک مجاہد کے لئے ضروری ہے اور اونٹ بھی تمہاری معیشت کے لئے لازم ہے زرہ کی فی الحال ابھی کوئی ضرورت نہیں جاؤ جا کر ذرہ بیچ دو اور اپنی شادی کے لئے اخراجات مہیا کرو۔ مجھے یاد ہے کہ زرہ کتنے کی بیچی غالباً تین سو درہم کی فروخت کی اور اسے حضرت علیؑ نے اپنی طرف سے حضرت زہراؑ کا جہیز مہیا کیا۔ آپؐ نے فرمایا کون ہے جو بازار جا کر



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

فاطمہؑ کے جہیز کا سامان خرید کرلائے جناب سلمانؓ، ابوذرؓ، اور چند دیگر اصحابؓ گئے اور جہیز کا ضروری سامان خرید کر لے آئے اور رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش کردیا۔

بحار کی دسویں جلد میں روایت ہے حجلۂ عروسی کا بستر بھی چمڑے کا تھا جوزمین پر بچھا ہوا تھا جس کے نیچے کمرے میں سرخ نرم چادر بچھائی گئی تھی۔

غرض یہ ہے کہ ذرا غور فرمائیں رسول خداؐ نے اپنی بیٹی کس کو اور کہاں دی؟ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی شادیوں میں فضول خرچی نہ کیا کریں مال و دولت کے پیچھے نہ بھاگیں اپنی آنکھوں کو دنیا پر مرکوز نہ کریں آپ کو چاہئے کہ تقوی کو اپنا شعار بنائیں نام و نمود کی طرف نہ جائیں۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ لڑکیوں سے خدا کی خاطر شادی کریں کریں نہ کہ مال و دولت کی خاطر اپنے دین کی حفاظت کے لئے شادی کریں اپنی عزت کو محفوظ کرنے کے لئے شادی کریں اور لڑکیوں کی بھی یہی نیت ہونی چاہئے۔ آپ کو حقیقی زندگی کا مقصد خوشنودی خدا ہونا چاہئے۔ جب آپ خدا کے لئے ہر کام کریں گے تو آپ کی زندگی کی لذت کا احساس ہوگا۔ یہ زندگی جو اس وقت انسان گذار رہا ہے یہ موت ہے یعنی وہ چلتی پھرتی لاش ہے۔

## حضرت امام رضاؑ کا غلاموں کے ساتھ کھانا تناول فرمانا

امام رضاؑ کے حالات میں درج ہے اپنے زمانۂ ولی عہدی میں جب حکومت کے وزراء بڑے ادب اور احترام کے ساتھ امامؑ کی خدمت میں


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حاضر رہتے اس زمانے کی روایت ہے کہ جب کھانے کے وقت دستر خوان بچھایا جاتا تو آپؑ حکم فرماتے جو کوئی بھی اس وقت گھر میں موجود ہے نوکر، غلام وغیرہ جو بھی ہیں وہ آ کر دستر خوان پر کھانا کھائیں حضرتؑ اپنے غلاموں اور وزراء میں کوئی فرق نہیں رکھتے تھے۔

کیا آپ نے وہ روایت نہیں سنی کہ ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنینؑ اپنے غلام قنبر کے ساتھ بازار گئے ایک قمیص اپنے لئے خریدی ایک قنبر کے لئے ایک قمیص دوسری قمیص سے ذرا مہنگی تھی وہ قمیص جو اچھی اور مہنگی تھی آپؑ نے قنبرؓ کو دے دی قنبرؓ نے عرض کی مولاؑ میں آپؑ کا خادم ہوں غلام ہوں، آپؑ میرے آقا و مولاؑ اور خلیفۃ المسلمین ہیں یہ قمیص جو بہتر ہے آپؑ کے لئے زیادہ زیبا اور سزاوار ہے کہ آپؑ اسے زیب تن کریں امامؑ نے جواب دیا کہ اے قنبرؓ مجھے اپنے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں اپنے آپ کو تم پر ترجیح دوں۔

## معنوی منصب سے عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے

اس کارخانہ خلقت میں حضرت علیؑ بھی مخلوق ہیں آپؑ نے کیوں قنبرؓ کو اپنے پر مقدم کیا بظاہر خلقت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں لیکن خدا نے جو علیؑ کو فضیلت عطا کی ہے جو منصب مرحمت فرمایا ہے اس میں تکبر کی گنجائش نہیں ان کا منصب کبر کا سبب ہرگز نہیں بن سکتا اگر اس منصب میں تکبر پیدا ہو جائے تو وہ مقام و منصب ہی نہیں ہے جان لیں کہ جہاں الٰہی منصب ہوگا وہاں غرور و تکبر کا نام و نشان نہیں ہوگا بلکہ خدائی منصب تو اضع اور انکساری



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کو اور بڑھا دیتا ہے۔ آیت شریفہ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ کی تفسیر کے ذیل میں وارد ہے جب رسول خداؐ نے یہ آیت پڑھی تو علیؑ کی طرف اشارہ کیا وہ مضطر جو خدا کو پکارے خدا اس کی دعا مستجاب کرتا ہے اور اس کے بعد اپنا خلیفہ قرار دیتا ہے یعنی علیؑ تا مہدیؑ کہ جن کے القاب میں سے ایک لقب مضطر ہے۔

این المضطر الّذی یجاب اذا دعا رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یا علیؑ اس آیت کے مصداق تم ہو۔ وہ مضطر جس کی دعا خدا قبول کرتا ہے اور جس کو خلیفہ اور امام قرار دیتا ہے وہ تم ہو جب حضرت علیؑ نے سنا تو وہ اتنی بڑی سعادت اور ذمہ داری پر فخر محسوس کرنے لگے اور اس کے بعد آپ کے عجز وانکساری میں اور اضافہ ہو گیا۔

اگر کوئی نفس پرست شخص ہوتا اور اس کو یہ کہا جاتا کہ تم کو خلافت جیسا عظیم منصب عطا ہو رہا ہے وہ خوشی سے پھولے نہ سماتا بہت خوش ہوتا لیکن جو زمانے کا عاقل اور دانا شخص تھا وہ یہ جانتا تھا کہ یہ خلافت وامامت خدائی منصب ہے لہٰذا وہ شرمسار ہے تواضع کے مارے جھکا جارہا ہے مجھے یہ امید نہ تھی کہ خدا مجھے اتنا عظیم منصب عطاء کر دے گا اور اس کے بعد اسے یہ خوف ہے جو خدمت کا عہدہ مجھے عطا کیا گیا ہے اس سے میں کما حقہ عہدہ برا ہو سکوں گا۔

## عوام کی نمائندگی سرداری نہیں خدمت گزاری ہے

کچھ افراد نے ان چند دنوں کے دوران مجھے ٹیلیفون کئے کہ آپ کو



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بہت بہت مبارک ہو پہلے تو میں سمجھا نہیں کہ کس بات کی مبارک باد دے رہے ہیں میں سمجھا شاید کوئی نئی بات ہوئی میں نے پوچھا کس بات کی مبارک باد تو کہنے لگے کہ آپ مجلس خبرگان میں منتخب جو ہو گئے ہیں۔ عجیب بات ہے میرے اوپر اتنی سنگین ذمہ داری آ گئی ہے اور یہ لوگ مجھے مبارک باد دے رہے ہیں کیا ہمیں مقام و منصب کے پیچھے بھاگنے والا سمجھ لیا ہے؟ کیا ہم شہرت کے بھوکے ہیں؟ میرے سر پر خاک اگر میں کبھی منصب کا طلبگار رہوں حیف ہو مجھ پر اگر میں نام ونمود کے لئے عہدہ حاصل کروں مجلس خبرگان یعنی چند افراد خدا کی خاطر میدان میں آئیں زحمت اٹھائیں قوانین اسلام کو مرتب کریں آپ کو معلوم ہے یہ کتنی زحمت و مشقت اور ذمہ داری کا کام ہے۔

غرض یہ کہ انسان اپنے ہوش و حواس میں رہے اور 'تقویٰ اللہ' کو فراموش نہ کرے کبھی صدارت کی خواہش نہ کرے اونچا اڑنا خلاف تقویٰ ہے۔

## اگر بندہ خدا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا

آپ نے بار بار یہ واقعہ سنا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ مجالس المومنین کی روایت کے مطابق بغداد کی ایک گلی سے گذر رہے تھے کہ ایک مکان جو ظاہری طور پر کسی دولت مند شخص کا معلوم ہو رہا تھا اس کے گھر کے اندر سے رقص و موسیقی کی آواز آ رہی تھی اس دوران اس کی ایک کنیز نے گھر کا دروازہ کھولا تا کہ کوڑا باہر پھینک سکے آپؑ نے پوچھا یہ مکان کس کا ہے؟ اس نے عرض کی


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آ قا یہ بشر کا گھر ہے امامؑ نے کہا کہ وہ غلام ہے یا آزاد ہے؟ کنیز نے کہا آزاد ہے۔ امامؑ نے فرمایا ہاں معلوم ایسے ہی ہو رہا ہے کہ یہ شخص کسی کا غلام نہیں بلکہ بالکل آزاد ہے اگر یہ بندہ خدا ہوتا تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی۔

## محمدؐ سب سے زیادہ بندگی کے حامل ہیں

اگر آپ کو کوئی بندہ خدا دیکھنا ہے کہ بندگی کیسی ہوتی ہے تو سیدالکونین کی ذات کو ملاحظہ فرمالیں کہ عبد حقیقی الٰہی محمد مصطفےؐ جیسا ہوتا ہے روایت میں ہے کہ مدینے کی ایک خاتون ایک مقام سے گذر رہی تھیں کہ انہوں نے راستہ میں دیکھا کہ رسول خداؐ زمین پر تشریف فرما ہیں جس طرح غلام عاجزی سے بیٹھتے ہیں ان خاتون نے سلام کیا اور پوچھا یا رسول اللہؐ۔ جلست جلسة العبيد۔ آپ تو غلاموں کی طرح زمین پر بیٹھے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ من اعبد منی۔ مجھ سے زیادہ بندۂ الٰہی اور کون ہوسکتا ہے؟ کیا آپ نے کوئی ایسا بندہ حقیقی اپنے رب العالمین کا دیکھا ہوگا۔ اشهد ان محمدًا عبده ورسوله۔ لہٰذا آپؐ نے فرمایا کہ میں اپنی آخری عمر تک اس خاک نشینی کو ترک نہیں کروں گا کیوں کہ خود خاک پر بیٹھنا عبودیت کی علامت ہے بندگی کی نشانی ہے جان لو کہ تم اس مٹی سے پیدا کیے گئے ہو۔ منها خلقناكم۔ اور اسی زمین سے تم نے خوراک حاصل کی ہمارے والدین نے خوراک کھائی وہ ہمارے باپ کے سلب میں ہمارا نطفہ بنی۔ وفيها نعيدكم اور کچھ عرصے بعد اسی خاک میں واپس چلے جائیں گے اور خاک ہوجائیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گے ومنہا تخرجکم تارۃ اخری ۔ پھر دوبارہ اسی خاک سے اٹھائے جاؤ گے قیامت کے لئے بلند کے لئے جاؤ گے یہ ہے انسان کا اول اور آخر آدمی کو بھولنا نہیں چاہئے تا کہ اس کے اندر حقیقی عبودیت پیدا ہو جائے اس خاکساری سے اس کا تقوی درست ہو جائے۔

## اہل مدائن کا حضرت علیؑ کا احترام کرنا

حضرت امیرالمومنینؑ جب مدائن پہنچے تو اہل مدائن آپؑ کے استقبال کے لئے آئے جب آقا مدائن میں داخل ہوئے تو تمام لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے سینوں پر رکھ لئے اور جھک کر تعظیم بجالائے مولاؑ نے پوچھا تمہارا یہ کون سا عمل ہے انہوں نے بتایا بادشاہوں کے زمانے سے ہمارا یہ تعظیم کا طریقہ ہے کہ جو بھی سلطان یہاں آتا ہے ہم ایسا ہی احترام کرتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ عمل خود تمہارے لئے بھی برا ہے اور میرے لئے بھی اچھا نہیں تمہارے لئے یہ طریقہ ذلت کا باعث ہے اور قوم کے لئے بھی باعث ذلت ہے کوئی قوم کسی بادشاہ کے سامنے سر جھکائے۔ (محمد رضا شاہ پہلوی جیسے خونخوار کی تعظیم درست نہیں ہے) اسلام کی آبرو خراب نہ کریں حضرتؑ نے فرمایا میرے لئے بھی برا ہے کیونکہ مجھ جیسا شخص نفس انسانی کو محترم جانتا ہے۔ اگر تم کسی سلطان کی تعظیم کرو گے اس کا دماغ خراب ہو جائے گا وہ اس کو اپنی شان سمجھے گا۔ بندے کو خدا کو نہیں بھولنا چاہئے بندگی خداوندی اور اطاعت رب العالمین کو فراموش نہیں کرنا چاہئے مسلمانوں کو کبھی



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بھی غرور و تکبر میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔

## یہ اژدھا ہے کیسے مرسکتا ہے

بعض علماء نے ایک مثال بیان کی ہے کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں بغداد میں ایک درویش سپیرے نے ایک اژدھے کا شکار کیا اور اس کو دجلہ کے کنارے لاکر ڈال دیا کو تماشا دکھانے کے لئے لوگ اس کو دیکھنے آتے رہے۔ کہتے ہیں کہ وہ اژدھا مرا نہیں تھا بلکہ سردی کی وجہ سے اکڑ گیا تھا۔

وہ بدقسمت درویش یہ سمجھا کہ اژدھا مرگیا ہے اس نے اس کی دم پکڑی اور اپنے کندھے پر رکھ کر کھینچ کر لے آیا حالانکہ وہ اژدھا مرا نہیں تھا سردی سے اکڑ گیا تھا اس حالت میں وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا بہر حال بغداد کے لوگوں کو جب خبر ملی تو وہ اس اژدھے کو دیکھنے آئے۔ جب بادل چھٹ گئے دھوپ نکل آئی اور اس کی گرمی اژدھے کے جسم تک آہستہ آہستہ پہنچی ایک مرتبہ اس نے حرکت کی اور اس کا سب سے پہلا شکار وہ سپیرا تھا جو اسے کھینچ کر لایا تھا لوگوں نے جب یہ دیکھا تو گھبرا کر بھاگنا شروع کیا کوئی دریائے دجلہ میں گرا کسی کا ہاتھ پاؤں ٹوٹا اور کچھ لوگ اژدھے کی خوراک بن گئے بالآخر اژدھے نے اپنی ہی شکاری کو شکار کر لیا۔ کہتے ہیں کہ انسان کا نفس بھی اژدھا ہے۔

نفس اژدہا ست او کی مردہ است
از غم بی آلتی افسردہ است

یعنی نفس اژدھا کی مانند ہوتا ہے وہ کہاں مردہ ہے وہ تو حالات زمانہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے افسردہ ہے اس شخص کی طرف توجہ نہ دیں جو شخص مسجد میں آ کر خاموشی سے شریف آدمی بنا بیٹھا ہے خدا نہ کرے اس کا بیس تیس لاکھ کا نقصان ہوجائے یا اس کا مقام و منصب خطرے میں پڑ جائے اگر دل شکستہ ہوجائے اس وقت آپ اس کو دیکھ رہے ہیں جب اسکا نفس اس سردی سے اکڑے ہوئے اژدھے کی طرح ہے اس نے اپنے آپ کو سرد کیا ہوا ہے۔ وہ سکڑا بیٹھا ہے جب میں منبر سے کہتا ہوں پڑھو یا اللہ تو ایک گداگر کی طرح کہتا ہے یا اللہ میں کہتا ہوں تم اپنے گناہوں کو یاد کرکے پڑھو العفو تو سچ ہے کہ اسکے آنسو جاری ہوجاتے ہیں لیکن اس وقت جب خدانخواستہ اس کا مقام یا مال خطرے میں پڑ جائے ویسے خوشحالی کے زمانے میں آپ اس سے جتنا کہیں کہ مسجد میں آ کر اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرلو تو وہ کہتا ہے کہ میں نے کون سے گناہ کئے ہیں جو میں الٰہی العفو کہوں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۴۳

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ و آمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمۃ ویجعل لکم نوراً تمشون بہ و یغفر لکم واللّٰہ غفور رحیم ○ لئلا یعلم اھل الکتاب الا یقدرون علی شی من فضل اللّٰہ وانّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یّشآء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

(سورۂ حدید: آیت ۲۹)

## متدین مومن پرہیزگار ہے

میں نے عرض کیا کہ قرآن میں تقویٰ الٰہی کی تائید میں آیتیں موجود ہیں شرح تقوا اللّٰہ کے ذیل میں گذشتہ روز کچھ مطالب بیان کئے آج بھی بیان کریں گے۔ تقویٰ مسٔولیت اور ذمہ داری سے عبارت ہے۔

الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشّیطان اگر کوئی یہ طے کرلے کہ صرف خدا کی اطاعت کرے تو وہ متقی بن سکتا ہے، گناہ نہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرے، ہوا پرستی نہ کرے خدا کے مقابلے میں وہ دھوکے میں نہ پڑے۔ انسان کا نفس اتنا پست ہے کہ کبھی کبھی وہ خدا کے مقابلے میں آ کر کھڑا ہو جاتا ہے خاص طور پر جب وہ غصہ کی حالت میں ہوتا ہے بالکل خدا کا منکر ہو جاتا ہے۔ نفس پرست آدمی بغض و عناد رکھتا ہے حالانکہ اگر وہ عقل سے کام لے تو دیکھے گا تمام موجودات میں واضح ترہدف خدا رب العالمین کی ہستی ہے۔ سب سے حق تر حقیقت، قیامت، عتاب، دوزخ اور بہشت ہے تم ہو کہ بہشت کی طرف بہشت کے لئے حرکت کر رہے ہو تم نے حیوانات کی روش اختیار کر لی ہے روزِ قیامت تم انہی حیوانات کی شکل میں محشور کئے جاؤ گے۔ ایسی بری شکل میں کہ بندر اور لنگور ان سے بہتر ہوں گے۔ اتنے زیادہ بدشکل ظاہر کئے جاؤ گے کہ کوئی بھی جانور اتنا بدشکل نہ ہوگا۔ پھر تم اپنی حالت کو دیکھ کر چیخیں مارو گے۔

انسان کا راستہ ذمہ داری کا راستہ ہے۔ بے لگام ہونا حیوانات کی صفت ہے ہر متقی کو پابند اور متدین ہونا چاہئے بندہ بن کر رہے نہ کہ آقا بن بیٹھے۔ خدا کا بندہ بن جائے اور ہوا پرستی کو ترک کر دے۔

## متقین کے سردار کی زبان سے تقویٰ کے آثار

میں مثال کے لئے صرف مولا علیؑ کے دو جملے عرض کروں گا۔

انّ تقوی اللّٰہ مفتاح سداد و ذخیرۃ معاد و عتق من کل ملکۃ ونجاۃ من کل ھلکۃ جو شخص ذمہ دار ہو جائے تقویٰ کی رعایت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرے تقویٰ سچائی اور ہدایت کی کنجی ہے۔ انسان کبھی گمراہ نہ ہوگا تو کوئی غلطی نہیں کرے گا کیونکہ اس نے دینی راستہ اختیار کرلیا ہے۔ وہ ذخیرۃ معاد۔ سعادت، خوش بختی، قبر، قیامت، اس شخص متدین کی تمام عاقبت گلستان کی مانند ہوگی۔ رسول خداؐ نے فرمایا انسان کی قبر ایک وادی ہے جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ 'القبر روضة من ریاض الجنة او حفرہ من حفرات المیزان جو شخص مرتا ہے اگر وہ انسان متدین مرا تو اس کی قبر جنت کا باغ ہے اور اگر بے راہ روی کی زندگی گزاری تو اس کی قبر جہنم کی گھاٹی ہے۔ عتق من کل ملكة اگر انسان متدین ہے تو اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر قید سے آزاد ہے وہ بندہ خدا بن جاتا ہے ہر چیز سے آزاد ہے۔ کبھی انسان مال و دولت کا غلام ہوتا ہے بعض لوگوں کی مالک اس کی بیوی ہوتی ہے۔ زن کا غلام ہوتا ہے کیونکہ وہ دین دار نہیں رہتا تو وہ اس کے دین کی بھی مالک بن جاتی ہے۔ کیوں کہ وہ مال اور منصب کا اسیر ہوتا ہے۔ جو ڈکٹیٹر کہتا ہے وہ کرتا ہے کیوں کہ وہ اس کا مالک ہے یہ ساواک کے ایجنٹ ان کا مالک ڈکٹیٹر تھا ان کا دین و دنیا وہی شاہ تھا۔ عالم فاضل اور متقی مرحوم سعیدی کا کیا قصور تھا کہ ان کو بے جرم و بے خطا قتل کردیا۔ ان بزرگ سید نے صرف امریکہ کے خلاف نعرہ بلند کیا تھا ساواک کے ایجنٹوں نے ان کو گرفتار کیا جیل میں ڈال کر قتل کردیا اور ان کی میت کو بھی دفن کردیا کہ ان کی مجلس ترحیم تک ہونے نہیں دی ان تمام ساواکیوں کا مالک شاہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تھا اور شاہ کا مالک امریکہ تھا کیا پہلے کوئی آزاد تھا؟ یہی شاہ نے ایران کو امریکہ کے ہاتھوں گروی رکھا ہوا تھا اور امریکہ کا مالک شیطان ہے۔

مالک صرف خدا کی ذات ہے بس جو کوئی بھی خدا کی حکومت سے باہر نکلنے کی کوشش کرے گا وہ کسی بے سروپا کا غلام بن جائے گا وہ عورت کا غلام بن جاتا ہے افسوس اس بے لگام شخص پر جو اپنے وظیفے کو ترک کر دیتا ہے۔

سال گذشتہ سے ایرانی قوم نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ صرف خدا کا حکم مانیں گے اپنے رہنما یعنی امام خمینی کی اطاعت کریں گے اور یہ وہی عہد ہے جو ساڑھے تین کروڑ افراد نے اتفاق کے ساتھ اپنے رہبر کے فرمان کو مانتے ہوئے اس پر عمل کیا ہے اور آج کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور ایرانی قوم آزاد ہوگئی اس سے قبل امریکہ اور برطانیہ کے غلام تھے آپ نے دیکھا کہ آپ غلام کے بجائے آقا بن گئے آپ نے دیکھا کس طرح انہوں نے فرار کا راستہ اختیار کیا جیسے گدھے شیر کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں یہ آپ کے عہد و پیمان کا نتیجہ تھا۔

## ولایت اور حکومت کے امر میں رسولؐ پر ایمان

وآمنوا برسولہ یہ ان معنوں میں نہیں جو آپ کہتے ہیں اشهد انّ محمداً رسول اللہ یہ مرحلہ اول ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ یا ایھا الّذین آمنوا کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں تم گواہی دو کہ رسولؐ، اللہ کے پیغمبر ہیں یہ ہر مسلمان جانتا ہے آمنوا برسولہ خاص طور پر ولایت



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے حوالے سے فرمایا ہے یعنی مسلمان اس طرح ایمان لائیں کہ پیغمبرؐ جو حکم کریں ان کے سامنے سر تسلیم خم کرلیں کوئی چون و چرانہ کریں۔ چاہے احکام دینی ہو چاہے حکومت کے اجتماعی امور ہوں یعنی اگر پیغمبرؐ کہیں صبح کی نماز دو رکعت ہے تو سب کو چاہئے کہ اس حکم کی اطاعت کریں اور پیغمبرؐ یہ کہیں کہ ابھی جنگ کے لئے جاؤ تو سب کو اطاعت کرنا ہے اگر فرمائیں کے تمہارے لشکر کا سالار اٹھارہ سال کا جوان اسامہ ہوگا تو تمام مسلمانوں پر اس کی سپہ سالاری قبول کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ ابھی جوان ہے جب تک بوڑھے اور تجربہ کار افراد فوج میں موجود ہیں اسامہ جیسے جوان کو سپہ سالار نہیں بنانا چاہئے اگر کوئی یہ بات کرے سمجھ لو کہ وہ صدق دل سے رسولؐ پر ایمان نہیں لایا ہے۔ حکم ہے کہ اٹھارہ سالہ اسامہ بن زید لشکر کا سردار ہو اور باقی اصحاب لشکر کے سپاہی ہوں کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ رسولؐ کے حکم کی عدولی کے خلاف کرے۔ اگر آپ کو یقین حاصل ہوگیا کہ رسول خداؐ ہیں تو آپ کامیاب ہیں ان کے پیٹھ پیچھے کوئی اعتراض کریں تو آپ کا ایمان خطرے میں پڑ گیا خواہ وہ کوئی سے امور ہوں آمنوا برسولہ امام اور نائب امام بھی اسی حکم میں آتے ہیں ان کی صرف توضیح المسائل پر عمل کرنا نہیں ہے بلکہ اگر نائب امام آقائی خمینی یہ فرمائیں کہ مجلس خبرگان کو آپ ووٹ دیں تو آپ سب پر ووٹ دینا واجب ہے انتخابات میں حصہ لینا لازم ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی یہ کہے کہ آقا بھی بہتر نہیں ہے یہ سب لوگ حکومت سے خارج ہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نائب امام بھی اسی ولایت امام کا حامل ہے۔ ولایت امام وہی ولایت رسول اللہؐ ہے رسولؐ کی ولایت صرف احکام دینی پر مشتمل نہیں ہے حکومتی امور کے لحاظ سے بھی خاص طور پر اجتماعی امور میں بھی ان کی اطاعت واجب ہے۔ آمنوا برسولہ اطاعت کے عنوان سے ہے۔

دین کی جان ولایت ہے خدا کی قسم اگر کسی کے پاس ولایت نہیں ہے اس کے پاس دین نہیں ہے ولایت یعنی نفس اور ہوائی نفس پر خدا کی حکومت جو شخص اپنے نفس کے کہنے کا مطابق فعل انجام دیتا ہے وہ دیندار نہیں ہے جو حکومت کے ساتھ منسلک ہوتا ہے اس کو اپنے نفس کی پیروی نہیں کرنا چاہیے مصلحت پسندی ولایت سے خارج ہے اور حقیقت میں وہ دین سے خارج ہو جاتا ہے۔ اے ایرانی قوم کے لوگوں تمہیں آنکھ اور کان کھلے رکھنے چاہئیں مجھے امید ہے کہ آپ اپنے رہبر کی اطاعت سے جسے خدا نے آپ کے لئے نعمت کے طور پر بخشا ہے روگردانی نہیں کریں گے ہمیں ایک ہو جانا چاہیے اپنے اختلافات کو ایک طرف ڈال دینا چاہیے اگر کوئی اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرتا ہے تو آپ اس کو نصیحت کریں۔ اس کو بتائیں کہ ہوس پرستی حرام ہے۔ جاہ طلبی حرام ہے۔ مقام و مرتبہ کے پیچھے بھاگنا حرام ہے۔ صرف خدمت گذاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیں اپنے ملک اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں مشغول ہو جائیں۔

## دین دار شخص رحمت خدا سے دو فائدے اٹھاتا ہے

یؤتکم کفلین من رحمة خداوند کریم فرمارہا ہے کہ میں تمہیں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اپنی رحمت سے دو چیزوں سے بہرہ مند کروں گا پہلا فائدہ ایمان حقیقی کے لئے خود ایمان کا بھی بے حد ثواب ہے وہ ایمان قلبی عطا کرتا ہے جو انسان کے دل میں راسخ ہوتا ہے دوسرے تقویٰ کی توفیق عطا کرے گا وہ لوگ جو ایمان کے علاوہ تقویٰ الٰہی بھی اختیار کرتے ہیں زحمت اٹھاتے ہیں اپنی خواہشات نفسانی کو اپنی ٹھوکروں میں رکھتے ہیں گناہ ترک کرتے ہیں خدا تمہیں تمہارے سارے اعمال کا اجر عطا کرے گا۔ کفلین یعنی دو چیزیں تمہاری تقدیر میں لکھ دے گا۔

ویجعل لکم نورًا ۔اس کے بدلے جو تم اپنے حاکم رسولؐ خدا کے پیچھے ثابت قدمی سے کھڑے رہے علیؑ کی نصرت کی ان کے نائب برحق کی حمایت کی تم نے اپنا وظیفہ ترک نہیں کیا خدا بھی تمہیں ایسا نور عطا کرے گا کہ جس کی روشنی میں تم حق کا راستہ طے کرو گے تمشون بہ ابھی اور قیامت کے دن ایک نور تم کو عطا کرے گا کہ جب تم پل صراط پر چلو گے جہاں اندھیرا ہوگا تو تم اس نور کی روشنی میں پل صراط با آسانی پار کرلو گے۔ یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورھم بین ایدھم

## نور باطل سے حق کو پہچاننے کے لئے ہے

آپ اس وقت جو راستہ طے کر رہے ہیں روشنی کے ذریعے طے کر رہے ہیں آپ نا سمجھ نہیں ہیں جو کوئی بھی حق کے راستے پر مضبوطی سے جما رہتا ہے اور حق کو پہچان لیتا ہے ثابت قدم رہتا ہے خواہشاتِ نفسانی کو ترک



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کر دیتا ہے وہ لوگ جو حق کے پیچھے مضبوطی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ ظلم اور ظالم کی پہچان رکھتے ہیں اچھے اور برے افراد میں تمیز رکھتے ہیں اپنے اندر نور پیدا کرتے ہیں وہ شیطان جن وانس کے جال میں نہیں پھنستے لیکن وہ لوگ جنھوں نے اپنے امام اور رہبر کو چھوڑ دیا ہے یقین جانوں تم لوگ تاریکی میں ہو طمع اور لالچ میں پڑے ہوئے ہو تمہارے دائیں بائیں کئی گروہ پیدا ہو گئے ہیں اگر آپ اخبار پڑھیں تو معلوم ہوگا یہ لوگوں کا گروہوں میں بٹ جانا تاریکی در تاریکی ہے۔

پس جو دیندار مومن پیغمبر و امام کی ولایت کو تسلیم کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے۔ یجعل لکم نوراً وہ لوگ جو سو فیصد تقوئی کو اپنائے ہوئے ہیں ایماندار ہیں ولایت کی اور اپنے رہبر کی پیروی کرتے ہیں جب وہ جان چکے ہیں کہ یہ بزرگ نائب امام برحق ہیں خواہشات نفسانی کی پیروی نہیں کرتے ایسے ہی لوگ نورانی ہیں نورالٰہی کے حامل ہیں۔

جو بھی شیطان کے جال میں پھنس جائے گا اس کے پاس نور الٰہی نہیں ہوگا۔

## خداوند کریم کا دین دار مومن کو بخشنا

ویغفر لکم اور مغفرت خداوندی بھی تمہارے لئے ہے اس کے علاوہ جو تم ایمان لائے ہو ولایت کو قبول کیا خدا تمہاری ہمت و زحمت اور دینداری اور ولایت محمدؐ اور آل محمدؐ کو قبول کرنے پر دنیا میں تو تمہیں نور عطا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرے گا اور آخرت میں بھی تم کو نور عطا کرے گا تمہیں دوہری رحمت سے بہرہ مند فرمائے گا اور آخرت میں تمہاری مغفرت فرمائے گا۔

الٰہی چنان کن در انجام کار
تو خوشنود باشی و ما رستگار

خدایا ہمارا انجام ایسا نیک فرما کہ آخرت میں تو ہم سے راضی اور خوشنود ہو جائے اور ہم بھی کامیاب اور سرخرو ہو جائیں۔ خدا کی مغفرت عظیم ہے۔ نفس کے عیوب بہت زیادہ ہیں انسان کے گناہ بے حساب ہیں۔

واللّٰہ غفور رحیم اور خدا بہت زیادہ بخشنے والا مہربان اور رحیم ہے لئلا یعلم اھل الکتاب الا یقدرون علی شئی من فضل اللّٰہ وانّ الفضل بیداللّٰہ یوتیہ من یشآء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

## اہل کتاب گمان نہ کریں کہ مسلمان فضل خدا سے دور ہیں

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت میں لا زائدہ ہے یعنی لیعلم ای لیعتقد اور بعض کہتے ہیں لا نافیہ ہے یعنی لئلا یعتقد اھل الکتاب خداوند عالم ان مسلمانوں کو جو دین دار ہیں ولایت کو قبول کرنے والے ہیں ان کو اپنا نور اور روشنی عطا کرتا ہے دو رحمتیں ان کے حصے میں آتی ہیں تاکہ یہود و نصارا یہ گمان نہ کریں کہ مسلمان فضل خداوندی سے دور ہیں۔

اے یہود و نصاریٰ بدبختی اسلام سے بہت دور ہے تم گلزار گلستان سے بہت دور ہو تمہیں گلزار محمدی کی خبر نہیں ہے تمہارے خیال میں مسلمان



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہاں تم تو بہت اسپشل دین رکھتے ہو جو بیہودہ دین ہے ان، تورات اور انجیل کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے اگر کوئی پڑھے گا تو وہ اپنی ہنسی کو روک نہیں سکے گا سب کی سب مسخرہ بازی ہے اکثر قصے اس میں جھوٹ پر مبنی ہیں پیغمبروں پر الزامات اور تہمتیں لگائی ہوئی ہیں مقام انبیاء کو اتنا گرا دیا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے موجودہ صورت میں جو تورات لکھی گئی ہے اس لکھنے والے پر لعنت اور حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو کہتے ہیں نحن انصار اللہ احبآء اللہ، اولیآء اللہ عیسائی جنہوں نے اور بھی خرابی پیدا کی ہے وہ کہتے ہیں ابناء اللہ یعنی ہم بھی خدا کے بیٹے ہیں۔

## ان کا مطمع نظر اسلحہ فروخت کر کے مال کمانا ہے

اس پر ان کے غرور و تکبر کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے جہل مرکب سے مسلمانوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ مسلمان معارف اور علوم سے بے خبر ہیں اے یہود و نصاریٰ جو خود بے خبر ہو کیونکہ خداوند کریم نے مسلمانوں پر جو فضل و کرم کیا ہے تم اس سے دور ہو اس لئے کچھ نہیں جانتے لیکن خبردار یہ بات جان لو ہر دین دار مسلمان پر نور ہے سر تا پا نور اور روشنی میں ڈوبا ہوا ہے تم بدقسمت لوگ سر تا پا ظلمت اور اندھیروں میں غرق ہو اسرار خلقت نے تمہیں حیرت میں ڈالا ہوا ہے تم نے دنیا کو ایک اسٹاپ سمجھا ہوا ہے۔ انسانی زندگی سے بے خبر ہو تمہیں کیا معلوم انسانی زندگی کیا ہے؟ بس امریکہ یہ چاہتا ہے کہ بم بنائے اسرائیل کو دے تاکہ وہ لوگ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جنوب لبنان پر بمباری کر کے وہاں آگ اور خون کی ہولی کھیلیں کیا یہ انسانیت ہے؟ تم لوگوں کا کام صرف اسلحہ بنانا اور لوگوں کو قتل کرنا ہے تم لوگ تو وحشی ہو تم نے سازش کر رکھی ہے کہ خوب اسلحہ بکے تاکہ تمہیں مالی فائدہ ہو۔

رسد آدمی بجائیکہ بجز خدا سپید کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں آدمی نے خدا کے علاوہ کسی کو دیکھا ہو۔ تم نے اس فانی مال و دولت کے علاوہ بھی کوئی چیز دیکھی ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# تقریر ۴۴

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

لئلا یعلم اھل الکتاب الا یقدرون علی شئی من فضل اللّٰہ وان الفضل بیداللّٰہ یوتیه من یشآء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

(سورۂ حدید: آیت ۲۹)

ترجمہ: (یہ اس لئے کہا جاتا ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ یہ مومنین خدا کے فضل (وکرم) پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے عطاء فرمائے اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے۔

## یہود و نصاریٰ کے پاس فضل خدا میں سے کوئی چیز نہیں

ہماری گفتگو اس آیت شریفہ جو کہ سورۂ حدید کی آخری آیت ہے کے ذیل میں جاری ہے ہم نے اختصار کے ساتھ عرض کیا کہ 'لا' کو اکثر مفسرین نے لاء زائدہ قرار دیا ہے یہ تاکید کے لئے لایا گیا ہے 'لئلا یعلم' یعنی لیعلم



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اهل الکتاب الا یقدرون علی شئی من فضل اللہ۔ یعنی ہم نے مسلمانوں میں جو دین دار ہیں اور جو مطیع رسول اللہؐ ہیں ان کو ہم نے دو رحمتوں سے نوازا ہے تا کہ وہ نور کی روشنی میں اپنا سفر جاری رکھیں۔ تا کہ یہ یہود و نصاریٰ دیکھ لیں فضل خدا ان کے ہاتھ میں نہیں ہے کیونکہ یہود اس بات کا عقیدہ رکھتے تھے یقین رکھتے تھے کہ نبوت ان سے مختص ہے ہمارے علاوہ نبوت کہیں اور جا نہیں سکتی بلکہ یہ یہود کل بھی کہتے تھے اور آج بھی اسرائیلی یہی ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ روئے زمین پر وہی سب کے آقا اور مولا ہیں کوئی بھی انسان ان پر فوقیت نہیں رکھتا اور نبوت جو کہ فضل خداوندی ہے یہودیوں سے مختص ہے۔

عیسائی بھی تقریباً یہی بات کرتے ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ روئے زمین پر عیسائیوں سے زیادہ معزز اور شریف ترین کوئی نہیں ہے نبوت ہمارے درمیان تھی بلکہ نبوت سے بھی بالاتر ہستی حضرت عیسیٰؑ جو خدا کے بیٹے ہیں وہ ہم میں سے ہیں عیسیٰؑ کی امت ابنآء اللہ، احبآء اللہ اور اولیآء اللہ ہیں۔ فضل خدا عیسائیت سے مختص ہے۔ یہ آیت یہ بتا رہی ہے کہ نہ یہودی نہ عیسائی۔ اے اہل کتاب یہ بات اچھی طرح جان لو کہ فضل خدا اور نبوت تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ وہ نور جس کی روشنی میں انسان اپنا سفر طے کرے یعنی عقل و شعور کے منازل طے کرے روشن فکر بن جائے دانا بن جائے حیرت سے باہر آ جائے اور خلقت کے راز کو سمجھ لے زندگی کے ہدف و



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مقصد کو جان لے وہ کہاں سے آیا ہے اور اسے کہا جانا ہے وہ یہ دیکھ لے کہ وہ اس وقت سعادت کے راستے پر گامزن ہے یا شقاوت کے راستے پر چل رہا ہے اور یہ نور خدا کے فضل میں سے ایک ہے اے یہودیوں نہ یہ تمہارے ہاتھ میں ہے اور نہ ہی عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے۔

ان بے چاروں کے ہاتھ میں تو ان کی اصلی آسمانی کتابیں بھی نہیں ہیں اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ موجودہ تورات اور انجیل اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں ہیں وہ اصلی تورات جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی بخت النصر بعد میں جس نے بیت المقدس کو خراب کیا تھا اس کو آگ لگا دی تھی جتنی بھی تورات موجود تھیں سب کی سب جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئی تھیں ڈیڑھ سو سال عبد عزیز نے جو کچھ ان کے حافظ میں بچا کچھا تھا اس کو تحریر کیا اور اس کو تورات کا نام دیا اور اس کے بعد مزید تحریف ہوئی اور اس میں کئی واقعات کا اضافہ کیا گیا کاش یہ واقعات صحیح ہوتے! لیکن ایسے واقعات لکھے گئے جو عقل سے بہت دور پیغمبروں پر افترا پر مبنی تھے۔

اسی طرح انجیل کا بھی یہی حال ہوا جناب عیسیٰؑ کے بعد وہ عیسائیوں کے درمیان سے فاقد ہوگئی اور عیسائیوں کے بقول حضرت عیسیٰؑ کے سولی پر چڑھنے کے ۵۹ سال بعد متی نے انجیل کو تحریر کیا جو کچھ اس کے حافظے میں تھا وہ اس نے لکھ دیا اور وہ کتاب متی کی انجیل کے نام سے مشہور ہوگئی اور اسکے سو سال بعد مرقس پیدا ہوگیا اس نے بھی انجیل لکھی اور اس کے کچھ عرصے بعد



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

یوحنا ظاہر ہو گیا اس نے بھی ایک انجیل لکھ ڈالی خلاصہ یہ کہ بیس کے قریب انجیلیں لکھی گئیں اور ابھی کچھ عرصے پہلے پاپ نے اپنے حواریوں کو جمع کر کے ان میں سے جانچ پڑتال کر کے غیر مناسب اناجیل کو ختم کروا دیا مثال کے طور پر "انجیل برنابا"۔ کیونکہ اس شخص نے انجیل میں کچھ حق باتیں لکھ دیں تھیں جو دین اسلام سے مطابقت رکھتی تھیں اس کو ممنوع قرار دے دیا اور باقی انجیلوں کو اس نے ایک مکمل کتاب کی صورت میں عہد جدید کے نام سے تورات کی طرح جس کو عہد عتیق کا نام دیا گیا تھا چھاپ کر پیش کر دی۔

خلاصہ یہ کہ یہ جو کتب اس وقت ان کے پاس ہیں یہ آسمانی نہیں ہیں اس کے بیان کرنے والے لکھنے والے وہ افراد ہیں جنہوں نے پیغمبرؑ کے بعد خود ایجاد کیا اور قصہ کہانیاں گھڑیں انہوں نے اپنی حفظ کی ہوئی باتیں زیادہ لکھیں اور وحی الٰہی کو ترک کر دیا۔

## قرآن جو وحی الٰہی ہے مسلمانوں کے لیئے باعث فخر ہے

مسلمانوں نے اپنے شوق سے چھلکے جمع نہیں کیے بلکہ مسلمان وہ ہیں کہ جن کے پاس اصلی وحی الٰہی قرآن کی صورت میں موجود ہے کہ جس میں ایک حرف نہ زیادہ ہے اور نہ کم ہے اور یہ وہی قرآن مجید ہے جو خاتم انبیاءؐ پر نازل ہوا ہے۔

مسلمانوں کے تمام فرقہ اور ہر فرقے میں سینکڑوں گروہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو صدر اسلام میں تھا یہ وہی قرآن ہے



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کہ جس میں ایک واو کا بھی اضافہ نہیں ہوا یہ فضل خدا جو نبوت کی شکل میں ہے فضل خدا جو نور ایمان کی شکل میں ہے وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تم بے چاروں کے ہاتھ میں ہے لئلا یعلم اهل الکتاب یعنی: لیعلم اهل الکتاب۔ اہل کتاب جان لیں 'الا یقدرون علی شیء من فضل الله وہ فضل خدا میں سے کسی شے پر بھی قادر نہیں ہیں' وان الفضل بیدالله یوتیه من یشاء جو کچھ قدرت ہے وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے عطاء کرتا ہے' والله ذو الفضل العظیم اللہ تعالیٰ بخشش اور فضل عظیم کا مالک ہے اس مطلب کو اکثر مفسرین نے ذکر کیا ہے۔

## حرف زائد بلاغت قرآن کے خلاف ہے

لیکن بعض محققین خاص طور پر صاحب کتاب آلاء الرحمٰن فاضل اور بزرگوار ملا نراقی اعلی اللہ مقامہ جیسے عظیم مجتہد نے اپنے مقدمہ تفسیر میں کیا خوب بیان کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں قرآن میں ایک حرف بھی زائد نہیں ہے جو مفسرین یہ کہتے ہیں ما و لا زائدہ یا برائے تاکید نفی آیا ہے ان کو غلط فہمی ہے کئی مقام پر کہتے ہیں' لا اقسم بیوم القیمه. لا اقسم بالنفس اللوامة. میں یہ لا زائدہ ہے وہ فرماتے ہیں زائدہ کہنا قرآن سے میل نہیں کھاتا کیوں کہ حرف زائدہ فصاحت و بلاغت قرآن کے خلاف ہے۔

قرآن میں ایک حرف بھی زیادہ نہیں ہے جو یہ کہتا ہے کہ لا زائدہ



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے وہ ذرا اس کے معنی کو تو سمجھے بغیر سمجھے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ زائدہ ہے ذرا غور تو کریں تب آپ 'لا' کے معنی سمجھیں گے۔ خلاصہ یہ کہ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ لا زائدہ ہے وہ شرح فرماتے ہیں لا اپنے صحیح معنوں میں آیا ہے اور ان میں سے یہ بھی ایک آیت ہے 'لئلا یعلم اهل الکتاب' جس کے بارے میں فرماتے ہیں یہ لا نافیہ ہے اور صاحب المیزان نے بھی یہی فرمایا ہے۔

یعلم ، اعتقاد اور زعم کے معنی میں ہے. لئلا یعتقد اهل الکتاب، لئلا یزعم اهل الکتاب۔ تا کہ وہ گمان نہ کریں۔ خیال نہ کریں اہل کتاب جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمان فضل خدا سے بہرہ مند نہیں ہو سکتے اگر اس لحاظ سے لا نافیہ ہو تو لا یقدرون کی ضمیر پلٹے گی مومنین کی طرف' لئلا یزعم اهل الکتاب الا یقدر المومنون علی شی من فضل الله یعنی ہم نے مسلمانوں کو اپنے فضل سے نوازا ہے ان کو نور عطا کیا، معرفت عطا کی تا کہ یہود ونصاریٰ یہ گمان نہ کریں کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے یہ خیال نہ کریں کہ مسلمانوں کے پاس نبوت نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ہے نہ یہ کہ جو تم سمجھ رہے ہو وہ ہے جو فضل ہے وہ خدا کے پاس ہے خدا جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ انّ الفضل بید الله یوتیه من یشآء ۔ تم یہ کہتے ہو کہ ہم اولیاء اللہ ہیں ابناء اللہ ہیں یہ تمہاری خام خیالی ہے یہ تمہارا اپنا خیال ہے جو تم نے خود بنایا ہے۔

## کمالاتِ معنوی

ایک آیت میں ان معنوں کو خوب اچھی طرح ذکر کیا گیا ہے اے یہودیوں



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تم چاہے جتنا کہو کہ ہم اولیاء اللہ ہیں اور اے عیسائیوں تم جتنا کہو کہ ہم ابناء اللہ، واحباء اللہ ہیں۔ (اے مسلمانوں تم جتنا کہو کہ ہم علیؑ کے شیعہ ہیں ہم امام حسینؑ کے غلام ہیں) تم سب بے پر کی بات کرتے ہو نہ تم مسلمان صحیح کہتے ہو نہ یہ عیسائی اور نہ یہودی ان کی یہ باتیں منطق سے خالی ہیں بغیر دلیل کے ہیں۔

تم خواب دیکھ رہے ہو کہ ہم شیعہ ہیں اپنے دل کو خوش کر رہے ہو اور وہ عیسائی اپنے دل کو خوش کر رہے ہیں کہ وہ عیسیٰؑ کے پیروکار ہیں یہودی یہ کہہ کر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم موسیٰؑ کے تابع ہیں۔ یہ سب لوگ بے کار کی باتیں کرتے ہیں من یعمل سوء یجز بہ۔ کا اصل مطلب یہ ہے کہ تم میں سے جس نے بھی گناہ کیا ہے وہ اس کی سزا کا مستحق ہے اگر کسی نے چوری کی ہے چاہے وہ مسلمان کیوں نہ ہو خواہ یہودی خواہ عیسائی ہو عذاب خدا اس کے پیچھے موجود ہے آپ یہ نہیں کہہ سکتے ہم شیعان علیؑ ہیں لیکن اگر گناہ کیا ہے اس کی سزا اپنی جگہ ہے اس کے آثار وضعی موجود ہیں کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی یتیم کا مال کھاؤ اور آگ میں نہ ڈالے جاؤ شراب پیو اور پھر کہو کہ میں علیؑ کا شیعہ ہوں چاہے جتنا بھی دعویٰ کرو کہ میں شیعہ ہوں جو کوئی بھی کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا۔ چاہے کوئی بھی ہو مسلمان ہو یہودی ہو یا عیسائی شیعہ ہو کوئی فرق نہیں ہے عدلِ الٰہی اور قانونِ الٰہی میں کوئی فاصلہ نہیں ہے قانون الٰہی میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔

روایت میں ہے کہ ایک چور کو چوری ثابت ہونے کے بعد حد جاری ہوئی


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

حضور اکرمؐ نے حد جاری کرنے کا حکم فرمایا تو کسی نے اس سزا پر اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہؑ بھی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا (تفسیر برہان) یعنی قانون الٰہی کے سامنے چاہے اولاد پیغمبر ہی کیوں نہ ہو وہ بھی قابل معافی نہیں علیؑ" کا شیعہ لاکھ حسینؑ حسینؑ کہے اپنے آپ کو سید کہے وہاں یہ سب باتیں نہیں چلیں گی قانون قدرت کے سامنے سب یکساں ہیں مثال کے طور پر غیبت کرنا مردہ گوشت کھانے کے مترادف ہے غیبت کرنے والا جہنمی ہے تہمت ہلاک کرنے والی ہے میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نصارا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں وہ اس بات پر مغرور ہیں کہتے ہیں کہ فضل خدا ہمارے پاس ہے جو بھی عطا ہے وہ عطا پروردگار ہے جنت ہماری ملکیت ہے۔

## کیا حضرت عیسیٰؑ تین روز تک آگ میں جلتے رہے

عیسائی کہتے ہیں حضرت عیسیٰؑ" کو دار پر چڑھانے کے بعد قبر میں دفن کر دیا گیا وہاں سے نکل کر وہ (معاذ باللہ) جہنم میں چلے گئے اور تین دن اور راتیں وہاں رہے تا کہ ان کی امت کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جا سکے۔ یہ سب خرافات عیسائیوں کے ہاں ہیں انہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنالیا ہے۔

وہ یہ گمان نہ کریں کہ مومنین فضل خدا سے محروم ہیں۔ جو بھی فضل خدا ہے وہ ہمارے یہاں ہے خدا نے بے بصارت مسلمانوں کو قرآن عطا کیا ہے جو مطلق نور ہے مطلق علم ہے اور عیسائیوں کے پاس سوائے خرافات کے اور کچھ نہیں ہے وہ خرافات کے جو رسوا کنندہ ہیں تا کہ یہ لوگ جان لیں کہ فضل خدا ان کے پاس نہیں


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے۔ جان لیں کہ فضل خدا سے مومنین ہی بہرہ مند ہیں. 'وانّ الفضل بید اللّٰہ یو تیہ من یشآء' فضل خدا جو کہ آثار نبوت، معارف الہیہ اور کمالات انسانیہ سب پر نور ہیں ایسا نور جو خدا نے ہر مخلص دیندار مومن کو عطاء کیے ہیں۔ واللّٰہ ذوالفضل العظیم فضل خدا کے بارے میں چند جملے عرض کروں۔

## عطاء خدا اسی کی طرح بزرگ و برتر ہے

پہلی بات تو یہ کہ فضل لغت میں زیادہ کے معنی میں آتا ہے اور عطیہ کے معنی میں بھی آتا ہے اور بخشش کو بھی فضل کہتے ہیں یعنی تحفہ ہدیہ اس کے لئے جو جس قدر عمل انجام دے گا اس کو ہدیہ دینے والا ہے ایک ہدیہ غریب آدمی کا ہوتا ہے ایک امیر آدمی کا ایک ہدیہ بخیل آدمی کا ہوتا ہے ایک ہدیہ دینے والے حاتم طائی زمانہ ہے ہدیہ ہدیہ میں فرق ہے۔

انسان کا تحفہ اس کے اعمال کے وزن کے حساب سے ہے میں نے عرض کیا کہ رب العالمین کا ہدیہ اور عطیہ اس کی عظمت اور جلالت کے حساب سے ہے اس کی قدرت اور طاقت کے حساب سے ہوگا اسی لئے اس کے فضل کو فضل عظیم سے تعبیر کیا ہے فضل الٰہی بہت بڑا ہے آپ اس ہدیہ کو دنیاوی ہدیہ سے قیاس نہ کریں وہ عطا جو دنیا والے کرتے ہیں بادشاہ دیتے ہیں ان کی عطا کی کوئی حیثیت نہیں خدا کی عطا ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور دنیا میں جو کوئی سخی و کریم شخص ہدیہ دیتا ہے وہ فانی ہے اگر کوئی محل ہی کیوں نہ دے دیں بالآخر تمہیں اس محل میں ہمیشہ تو رہنا نہیں ہے بلکہ تمہیں تو قبر میں لے جایا جائے گا



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

جہاں تم حسرت اور یاس کے عالم میں ہو گے۔

جس کا محل جتنا شاندار ہے اس کی موت اتنی ہی تکلیف دہ ہے اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب تمہارے محل سے تمہیں بے دخل کر دیا جائے گا۔ عطائے خداوندی مخلوق کے عطا سے یکسر مختلف ہے عطاء خداوندی بزرگ و برتر ہے جس کو دے دی جاتی ہے اس سے واپس نہیں لی جاتی یہ اور بات ہے کہ وہ اس کا اہل نہ ہو اس کو سنبھال نہ سکے۔ منصب دے دیا جاتا ہے اس سے لیا نہیں جاتا وہ خود اس ہدیہ کو اپنے گناہوں سے خراب کر دے وہ اور بات ہے۔

عطیہ خداوندی ہمیشہ باقی رہنے والی شے ہے۔ واللّٰہ ذو الفضل العظیم اس آیت شریفہ میں جس فضل عظیم کو خدا نے بیان فرمایا ہے وہ کس کے لئے ہے اس مومن کے لئے جو خدا اور رسول کا وفادار ہے۔ جس نے خدا اور رسولؐ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے اگر کوئی مسلمان ہو گیا خدا اور رسولؐ پر ایمان لے آیا تو فضل خداوندی اسی کے لئے ہے نور خدا اس کے ساتھ ہے یجعل لکم نورا تمشون بہ۔ وہ نور کے ساتھ دنیا میں حرکت کرتا ہے وہ جہالت اور حماقت کی تاریکی سے دور ہوتا ہے۔ وہ عقل کی روشنی میں زندگی گذارتا ہے وہ ولایت اور ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی کو استوار رکھتا ہے اور اچھی طرح جانتا ہے کہ اسے کس طرح زندگی گزارنا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀



Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

# فہرست کتب

## مکتب اہل البیتؑ رضویہ سوسائٹی


۱۔ سجدہ گاہ ..........

۲۔ آئینۂ حقیقت ..........

۳۔ دُعائے کمیل ..........

۴۔ فقہی اصطلاحات ..........

۵۔ شیعہ عقیدہ ونظریات ..........

۶۔ دینیات ..........

۷۔ ہاتھی کا لشکر ..........

۸۔ شہزادی ملیکہ ..........

۹۔ گناہان کبیرہ .......... جلد اوّل/ دوم از آیت اللہ دستغیبؒ

۱۰۔ برزخ .......... از آیت اللہ دستغیبؒ

۱۱۔ ایمان جلد اوّل .......... از آیت اللہ دستغیبؒ

۱۲۔ ایمان جلد دوم .......... از آیت اللہ دستغیبؒ

۱۳۔ خصائص حسینیہؑ خصوصیات امام حسینؑ .......... حصہ اوّل

۱۴۔ خصائص حسینیہؑ خصوصیات امام حسینؑ .......... حصہ دوم (زیرطبع)

۱۵۔ قلب سلیم .......... آیت اللہ دستغیبؒ جلد دوم

۱۶۔ دارالاخرۃ .......... جلد اوّل/ دوم

۱۷۔ تہذیب نفس (تفسیر سورہ حُجرات .......... آیت اللہ دستغیبؒ

۱۸۔ قرآنی معارف تفسیر سورہ حدید ..........

۱۹۔ دُعا .......... آیت اللہ دستغیبؒ

۲۰۔ دلچسپ وسبق آموز حکایات .......... آغا اشتہاردی


Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org